بعون صانع بیچون مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و آسمان

عقدہ کشای دقائق و مشکلات کشاف غوامض و معضلات شرح نایاب کتاب نادر و کمیاب

موسوم بہ

شرح قصائد بدر چاچ

مصنفہ

ماہر ہمہ دان محسود اماثل و اقران علام و فہام جناب مولوی عبد المجید خان صاحب مرحوم متوطن قصبہ پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن خوبی چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی دے سخن کو میرے تو ایسا فروغ ؛ نور سے جسکے ہو نور بدر کا روشن چراغ ؛ خاک تیرہ کو تو ہی نے
دی ہی عقل و جان پاک ؛ تو نے انجم سے کیا افلاک کا گلزار باغ ؛ جسم خاکی کو دیے وہ بال و پر جو ہو گئے
مرغ اوڑے اجنحہ کے بال و پر بازی و لاغ ؛ ذوق و شوق احمدی سے ای مرے معطی کریم ؛ کر لبالب فضل سے
اپنے مرے دل کا ایاغ ؛ سرمۂ مازاغ سے تھین چشم انکی سرگین ؛ قاب قوسین او ادنیٰ کا کھلا جب
اُن پہ باغ ؛ السلام علیک یا ختم رسل با نطق خوش ؛ کہتے تھے کوہ و شجر وحش و طیور باغ و راغ ؛ آل اور
اصحاب کے بھی مدح سے ہو مقتبس ؛ تا چراغ گور ہو جائین ترے عصیان کے داغ ؛ بھیج صلواۃ و سلام
اُنپر بصدق دل مجید ؛ اور تحیت جسکا واجب تجھ پہ ہی ہر دم بلاغ ؛ کائین کائین پر فضولون کی ہرگز کان کھو ؛
کیا نہین تو جانتا ہی باز منہ نا دہ کلاغ ؛ اما بعد یہ ابجد درست نا کردہ سین و شین سے امتیاز نیافتہ ژولیدہ
بیانی عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت خدمت مین شیوا
زبانون سخندان کی گزارش گوہر کرتا ہی کہ میرے ایک عزیز با تمیز معز اللہ خان نے قطعۂ فہیم و سلیم و ذکی مثل
اُسکے ؛ ہوا ہو پیدا تو نہین اب کوئی ؛ بیان کیا کرون اُسکی اخلاص کا ؛ عجب یکہ دل ہی عجب گردوئی ؛

ثانی توی کا گذر اسمین کچھ ÷ سیکے سے نکلے ہی دو ئی سے دوئی ÷ قصا یہ بدر حاج میرے پاس لا کرا ستدعا
شرح اردو کی کی ہین مٔے جو اسکو دیکھا تو وہ سبا د محشی کے اشارات وکنایات سے معمور وآباد ان پایا مگر پوری
تقریر معنی سے خراب وویران یعنی اُن اشارات وکنایات سے ہر کسی پر سمجھنا معنی شعر کا آسان نتھا
نہ مذاق طلب طالبان معانی کا ایسی تحریر مختصر سے شیرین کام وشیرین روان اگر لکھتے تو خوب سے لکھتے
لیکن وہ مثل کہ شعر ہلک التائس حولہ عطشا ÷ وہو ساق یرہی ولا یسقی ÷ لاجرم اُس ناگفتہ کو مین نے
جتایا اور اُس خفتہ کو مین نے جگایا اسد تعالی سے امید قبول کی ہی اور اہل دید والانظر سے چشم داشت عفو
سہو وفضول کی قطعہ تیرہ سو تیرہ مین لکھی مین نے یہ شرح وسیع ÷ جو شرح وبسط مین اپنی بسیطا نہ دبسیط ÷ بدر نظم
بدر میری شرح اُسیر اسطح ÷ جیسے حرف ماہ کا ہو ماہ کامل پر محیط ÷ فقط ہو المستعان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ حمد آن سلطان عالم را کہ عالم پرورست ÷ اُنس او در راہ ایمان اُنس وجان را رہبرست ÷ اللغات
حمد تعریف وستایش عموماً وخصوصاً بیان جلال وجمال حضرت کبریای جل جلالہ بقول محققین ثنا کرنا کسیکا اسکی خوبی
اختیاری پر بنظر تعظیم اُسکے جیسے کہین زید خوش نویس ہی اصطلاحاً وہ فعل کہ تعظیم منعم مین ہو خواہ زبان سے
خواہ دل اور ہاتھ سے اور مدح ثنا کرنا زبان سے جو اسکی اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی بقول
بعض حمد ومدح برابر ہین اختیاری وغیر اختیاری شرط نہین عالم جسکی تعریف ہی العالم ما سوی اللہ انس
بالضم الفت وآرام پکڑنا کسی چیز سے بالکسر انسان یہ مفرد بمعنی جمع کے ہی ای آدمیان جان تبشدید نون
نام ابو الجن کا جیسے آدم ابو البشر ہین المعنی یعنی ساری خوبیان اور تعریفین ازل سے ابد تک
اُس سلطان عالم کو جو پیدا و پرورش کرنیوالا عالم کا ہی ثابت وسزاوار ہین جسکا عشق والنس تمامی
انس وجان کیواسطے راہ ایمان مین رہبر ورہنما ہی کہ بدون عشق والنس کے ایمان کو نہین پاتا
بس مصرعہ اول گویا ترجمہ ہی الحمد للہ رب العالمین کا بنا بر اتباع کلام پاک جیسا کہ قرآن مجید
مین ہی اور دوسرا مصرعہ ایما آیہ کریمہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے بحس ستے

[illegible] have thres no faith

مراد لیعرفون ہی پس ایمان مراد معرفت و عرفان سے ہی کہ جن و انس یہی دونون فریق قابل اسکے ہین
دونون کو عشق اسکا راہ ایمان کی بتاتا ہی اور بے عشق کے سب ہیچ ہی جیسا کہ جامی رح نے فرمایا ہی شعر
بہان بہتر کہ ما در عشق پیچیم ٭ کہ بے این گفتگو ہیچیم ہیچیم ٭ عالم عالم صنعت تکرار انس انس تجنیس تام حس انس
و جان متضاد قولہ عالم ایجاد او زاد اور نظام کائنات ٭ اہتمام نہ عرض و ز عہدۂ یک جوہرست ٭ اللغات
ایجاد پیدا کرنا وجود مین لانا نظام رشتہ جواہر و آراستگی ہر چیز کائنات موجودات اہتمام کوشش اور دل سے توجہ
کرنا کسی کام مین نہ عرض واضح ہو کہ سوائے واجب الوجود کے ممکن الوجود دو قسم ہی جوہر جو قائم بالذات ہی اور
عرض جو قائم بالغیر پس جوہر پانچ ہین جسم جو قابل ابعاد ثلثہ کے ہی کہ طول عرض عمق ہی ہیولی صورت نفس ناطقہ
اور عقل کہ حکما کے نزدیک یہ ایک فرشتہ ہی راہ راست بتانیوالا دوسری قسم جو عرض ہی یہ نو قسم ہی اول کیفیت
یہ دو قسم ہی جسمانی جو جسم سے عارض ہو جیسے سیاہی سفیدی حرارت برودت نفسانی کہ نفس ناطقہ کو
عارض ہو جیسے علم و جہل اور جود و بخل دوسرے کم اور یہ منفصل ہی اور متصل منفصل جیسے عدد کہ احاد سے
منفصل ہوتا ہی یعنی احاد جدا جدا اسمین موجود ہین متصل جیسے درازی کسی چیز کی کہ گز ہی تیسری این
کہ یہ ایک ہیئت جسم کو لاحق ہوتی ہی کسی مکان مین ہونے سے چوتھے متی کہ نسبت زمان سے جسم آدمی
کو عارض ہوتی ہی پانچوین اضافت جیسے نسبت ابوت کی درمیان باپ بیٹے کے کہ یہ بھی ایک لگاؤ ہی
چھٹے وضع کہ بسبب کسی امور داخلیہ یا خارجیہ کے ہو جیسے قیام و قعود و استلقا یعنی چت لیٹنا ساتوین فعل ہی
جو فاعل مین حاصل ہو بطریق تجدد وقت اثر کرنے فعل کے جیسے وہ کیفیت کہ ارہ کش مین ارہ کشی کے
وقت ہوتی ہی آٹھوین انفعال جو چوب مین آرہ کشی سے ہوتی ہی اور اسکا اثر قبول کرتی ہی نوین ملک
کہ وہ ایک ہیئت ہی جو حاصل ہوتی ہے جسم مین بسبب احاطہ کرنے کسی شی کے خواہ کل جسم مین خواہ جزو مین جیسے
برقع اور جبہ اور عمامہ و کلاہ المعنی یہ کہتے ہین کہ وہ سلطان عالم ایسا قادر مطلق صانع برحق ہی جسنے اس عالم
ایجاد کے واسطے آرائش و زیبائش رشتہ کائنات کے اہتمام نہ عرض کا ذمہ ایک جوہر کے رکھا ہی کہ وہ خواہ
نفس ناطقہ ہی خواہ جسم خواہ وغیرہم جہان جو جوہر ہو سکے یعنی ہر جوہر کے ساتھ تو عرض لگا کے اسکو رشتہ
کائنات مین پرو دیا ہی اور خود نہ جوہر ہی نہ عرض مگر اسکا جوہر عرض کرنا خالی حکمت سے نہین جوہر عرض کو حضرت

امیر خسرو نے کیسا اس شعر مین جمع کیا ہی شعر مرد بی دراز نیکو دیدم بشہر امروز ⁂ با خواستہ نشستہ از کرد خویش فیروز ⁂ اب اس شعر مین مرد جو ہر ہی دراز کم ہی نیکو کیفیت دیدم فعل بشہر این ظرف مکان امروز متی ظرف زمان خواستہ ملک نشستہ وضع کرد خویش اضافت فیروز انفعال ایجاد و کائنات اور انتظام داہتمام و عہدہ سبب مناسب یک گرہ حس دجہ ہر منعقد نہ ویک بسیاقۃ الاعداد قولہ دایہ مہر ورا بہر بلوغ سہ پسر ⁂ خوابگاہ چار زن در زیر این نہ شوہر ست ⁂ اللغات سہ پسر موالید ثلاثہ حیوانات نباتات جمادات چار زن اربع عناصر کہ سب سے اوپر کرہ نار کا ہی اسکے بعد ہوا کا ہوا کے نیچے آب و خاک نہ شوہر نہ آسمان مع کرسی و عرش عند الحکما ورنہ عند الشرع سات آسمان ہین کما قولہ تعالیٰ خلق سبع سموٰت طباقا پیدا کیے اُسنے آسمان طبق طبق المعنی یعنی مہر و محبت اُسکی اپنے مخلوق کی پرورش مین ایسی ہی جیسے دایہ کو بچہ پر ہوتی ہی اسلیے اُسنے خوابگاہ چار زن اربع عناصر کی نیچے ان نہ شوہر کے رکھی ہی تا دونون کے آمیزش و امتزاج سے سلسلہ توالد و تناسل کا جاری رہے اور حیوانات و نباتات و جمادات یہ تینون پسر وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے اور بلوغ و کمال کو پہونچتے رہین اس شعر مین سہ اور چار و نہ صنعت سیاقۃ الاعداد ہی دایہ و پسر و خوابگاہ و زن و شوہر باہم مناسب اور لفظ زیر کا باعتبار زن و شوہر کے کیسا خوب ہی قولہ در سیاست گاہ قہرش بر فضاے کائنات ⁂ قطب را دائم جنازہ بر سر سہ دختر ست ⁂ اللغات سیاست حد مارنا تنبیہ کرنا ڈرانا سیاست گاہ وہ جگہ جہان مجرم کو سزا دین کہ وہ اکثر چوراہہ اور بازار و گذرگاہ عوام ہوتی ہی فضا بالفتح میدان و فراخی و جاے فراخ قطب بالضم چکی کے کلے اور نام ستارہ اور یہ دو ہین شمالی و جنوبی شمالی نظر آتا ہی اسی پر بنا مسجد کی کرتے ہین جنازہ وہ چارپائی وغیرہ جس پر مردہ کو ڈالین سہ دختر مخفی نرہے کہ ایک شکل ہی ستارون کی شمال مین جو ہمیشہ گرد قطب شمالی کے رات دن پھرتے رہتے ہین اور یہ سات ستارے ہین جنکو بنات النعش کہتے ہین نعش اس اعتبار سے کہ منجملہ ان کے چار ستارہ بصورت چارپائی کے اور تین ستارے جو اس نعش کے نیچے ہین ایسے کہ گویا اس نعش کو سر پر اپنے اٹھائے ہوئے ہین انھین کو شاعر نے سہ دختر کہا ہی المعنی یعنی قہر اُسکا ایسا ہی جسنے سیاست گاہ اپنی فضاے کائنات پر جو فلک ہی مقرر کی ہی واسطے تنبیہ و اعلام جملہ موجودات کے کہ سب دیکھین اور متنبہ ہون اُسکے قہر سے چنانچہ ظاہر کہ قطب جیسے ستارہ کا کہ اپنی جگہ سے جو اُسنے بتا دی ہی جو بھر تجاوز نہین کرتا

تاہم چنانچہ اُسکا سہ دُختر ہر وقت سر پر رسّے گرد اُسکے پھرتی ہی رہتی ہین کہ ذرا اپنی حد سے تجاوز کرے فوراً سیاست کیا جاے اور گردن ماردی جاے **قوله** صبح خندان لب ز سہم تیغ قہرش ہر سحر ✣ با گریبان دریدہ زیر نیلی چادرست ✣ **اللغات** سہم بالفتح ترس و بیم و نیز بمعنی تیر گریبان مین گرے بکسر کاف عجمی دیا معروف گردن و بان بمعنی نگاہدارندہ ای نگاہ دارندۂ گردن چنانچہ یہ صفت گریبان مین ہی نیلی چادر آسمان **المعنی** یعنی اگرچہ صبح خندان لب ہی اور ہر کسیکو تفریح و تنشیط بخشنیوالی لیکن اُسکے ترس و بیم قہر سے ہر صبح سامان ماتمیون کا بنائے ظاہر ہوتی ہی یعنی گریبان دریدہ اور چادر نیلی بر سر کشیدہ کہ یہ صورت ماتمیون کی ہی سہم کے لفظ مین برعایت تیغ کے بمعنی تیر کے بھی ہی ایہام ہی اور صبح اور سحر صنعت ترادف گریبان اور چادر باہم مناسب **قوله** پادشاہ پادشاہان جہان نگار انس و جان ✣ آنکہ نامش بر زبان از آب حیوان خوشتر ست ✣ از برائے تشنگان راہ مہرش آفتاب ✣ بر سر این خم فیروزہ زرین ساغرست ✣ **اللغات** مہر عشق و محبت و آفتاب و خم فیروزہ فلک زرین ساغر آفتاب **المعنی** یعنی وہ سلطان عالم پادشاہ پادشاہون کا ہی اور معبود جان انس و جان کا اور ایسا کہ اُسکے نام پاک کو زبان آب حیات سے زیادہ خوش جانتی ہی اُسکی اُن لوگون پر کہ جو تشنہ اُسکی راہ محبت و عشق کے ہین یہ عنایت و نظر لطف کی ہی کہ آفتاب اُن کے لیے ایسا ہی جیسے ایک ساغر زرین خم فیروزہ پر رکھا ہوا تا ایسے ساغر زرین اور خم ہاے فیروزہ سے چاہین جتنا نوش کرین اور سیراب ہون پادشاہ پادشاہان بمصداق آیۂ کریمہ الیس اللہ باحکم الحاکمین کیا نہین ہی اللہ سب حاکمون سے حاکم تر لفظ مہر مین ایہام ہی بلحاظ لفظ آفتاب آفتاب کے اول آخر سے بھی آب حاصل ہوتا ہی اور جزا خیر بھی اسکا آب ہی مناسب بہ تشنہ فیروزہ مین لفظ روز برعایت آفتاب موجود زرین مین لفظ زر موجود جسکو کیمیاگر شمس کہتے ہین اور شمس مرادف آفتاب ساغر مین بھی سین رقم شمس کی ہی اصطلاح منجمون مین جان جان تجنیس تام **قوله** بر در عز تجلی و جمال کبریاش ✣ عاشقان را عقد مروارید بر طشت زرست ✣ **اللغات** عقد بالکسر لڑی موتیون کی عقد مروارید اشک طشت زر رخسارۂ زرد عاشقان **المعنی** یعنی اُسکی بارگاہ عزت مین تجلی و جمال کبریا کے در پر صدہا عاشق پڑے ہین اس ہیئت سے کہ مروارید اشک کے رخسار زرد پر جاری ہین دم بھر قرار نہین پکڑتے اور کیسے قرار پکڑین اسلیے کہ یہ مروارید غلطان ہین

اور مروارید غلطان ایک جگہ کب ٹھہرتا ہی الغرض مراد شدت وکثرت گریہ سے ہی کہ برابر چلے آتے ہین اور ڈھلکتے چلے جاتے ہین مروارید وطشت کی یہ مناسبت ہی کہ مروارید کو طشت مین اُسکی گولائی دریافت کرنیکو رکھتے ہین

قولہ چہرۂ زیبای انسان را بپرکار قدر * در شبستان عدمگاہ از ازل صورت گر است * اللغات پرکار بجیم عربی مشہور ہی بکاف فارسی صحیح ہی اس دلیل سے کہ اسکا معرب فرجار ہی پس اگر کاف عربی ہوتا تو اسکو جیم سے بدلنے کی کیا ضرورت تھی شبستان وہ مکان جو راتکو وہان رہین ازل کی تعریف الازل لا ابتداء لہ اور ابد کی الابد لا انتہاء لہ یعنی ازل کی ابتدا نہین اور ابد کی انتہا نہین المعنی یعنی دیکھو انسان کو کہ عدمگاہ کے شبستان مین تھا ای معدوم اُسنے اپنی پرکار کے اندازہ سے کیسا اُسکے چہرۂ زیبا کو نیا تُلا موزون مناسب بنایا ہی کہ جملہ ما یحتاج اُسکے اُسکی ذات مین موجود ہین اور یہ صورت گری ومصوری اُسکی روز ازل سے ہی کہ جسکی ابتدا غیر معلوم چہرہ جزو انسان کا مگر ارادہ اس سے کل کا ہی ای کل جسم چہرہ کو بنظر شرافت کے اور اعضا سے اختیار کیا ہی جیسا کہ فرمایا صورکم فاحسن صورکم چہرہ اور صورت صنعت ترادف مناسبت عدم کی شبستان سے باعتبار تاریکی وپوسیدگی کے ہی قولہ آن چنان آراستہ مشاطۂ تقدیر او * چشم وابرو را کہ گوئی در ہلالی اختر است * آن چنان پیراستہ پیرایۂ تدبیر او * زلف وعارض را کہ گوئی در بہشتی کافر است * حاجبان پیوستہ در محراب زان رو آورند * ترک مستی را کہ طفل ہندوش اندر بر است * اللغات مشاطہ بفتح میم وتشدید شین وہ عورت جو مانگ چوٹی عورتون کی سنبھالے ہلال ماہ نو کہ تین دن تک ہلال کہلاتا ہی پھر قمر پھر بدر پیرایہ بیاء معروف آرایش ولباس تدبیر انجام کار سوچنا کافر بفتح فا بھی جائز ہی حاجب دربان وابرو رو آوردن متوجہ ہونا ترک مست چشم طفل ہندو مردمک بر بغل المعنی یعنی اُسکی مشاطۂ تقدیر نے چشم وابرو کو کیسا آراستہ کیا ہی کہ جب اُسپر نظر پڑتی ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ گویا ہلال مین ستارہ رکھا ہوا ہی اب اسکی خوبی کو خیال کرو کہ ہلال مین ستارہ ہونے سے کیسے خوشنمائی ہوگی سو یہ خوشنمائی انسان کو حاصل ہی اور دیکھو انسان کی زلف ورخسار کو کہ گویا بہشت مین کافر ہی یہ بھی عجائبات سے ہی پس انسان کو اُسکے پیرایۂ تدبیر نے کیسا اُن سے آراستہ پیراستہ کرکے ایک عجیب غریب شے مخلوق کیا ہی چنانچہ خود بھی فرمایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم تحقیق پیدا کیا ہمنے

یعنے انسان کو نہایت ہی اچھی صورت مین اس شعر مین لف و نشر غیر مرتب ہی تیسرے شعر مین تجاہل عارفی
ہی یعنی ذات ابرو اور صورت ابرو اور مطلب یہ کہ ذات ابرو جو اس صورت محراب ابرو کیطرف منہ
کیے ہوئے ہی یہ وجہ ہی کہ اس محراب مین ایک ترک مست ہی کہ وہ چشم ہی اور اُسکی بغل مین ایک طفل ہندو
جو مردمک ہی بڑی خوبی کے ساتھ اسی کو یہ دونون جھکے جھکے جھانک رہے ہین کہ تعجب ہی ترک مست
کی بغل مین طفل ہندو کہان سے آیا بس اس سے بھی چشم و مردمک کی خوبی کے غرابت و عجابت مقصود ہی
اور بیان اُسکی صناعت کا منظور پہلے شعر مین آراستہ مطابق اُسکے دوسرے مین پیراستہ ایسے ہی پہلے
مین تقدیر موافق اُسکے دوسرے مین تدبیر اور چشم و ابرو اور زلف و عارض کیسے مقابل ہین حاجب کے
ساتھ پیوستہ کہ پیوستہ ابرو بھی ہوتے ہین اور لفظ رو سب مناسب پیوستہ مین ایہام بھی ہی ترک و ہندو
متضاد قولہ از سخایش ماہرویان را میان آفتاب ✤ درج در ناب از یک درہ یاقوت ترست ✤ اللغات
آفتاب بمعنی رخسار درج ڈبہ در و مرجان وغیرہ کا ناب خالص و دندان جنکو لیکی کہتے ہین یاقوت ترلب المعنی یعنی ایسی
سخا اُسکی ماہ رویون کے ساتھ ہی کہ اُنکے رخسار جو مثل آفتاب پر تاب کے ہین ان رخسار کے درمیان مین
ایک ڈبہ در خالص کا جو ایک درہ یاقوت تر سے ہی رکھا ہی ڈبہ در خالص کا دہن کہ یہ ڈبہ ایک دانہ
یاقوت تر سے ہی اور در خالص دندان ماہ و آفتاب درج و در اور درہ اور یاقوت تر سب باہم مناسب
ناب مین ایہام ہی کہ بمعنی دندان کے بھی ہی قولہ در بہارش گلعذاران را ببستان جمال ✤ بستہ مثل غنچہ و
بادام عین عبہر ست ✤ اللغات عین ذات و چشم عبہر بالفتح قسمے از نرگس المعنی یعنی وہ لوگ جنکے رخسار
گل جیسے ہین اُنکے باغ جمال مین اُسکے فیض بہار سے یہ حال ہی کہ اُنکا بستہ یعنی دہن تو مثل غنچہ کے ہی
اور بادام اُنکے کہ وہ چشم ہین خاص ذات نرگس کی ہی اس شعر مین شاعر نے صنعت کی ہی کہ ہر موصوف
مین دو صفتین پیدا کی ہین مثلاً دہن کو بستہ بھی کہا ہی اور غنچہ بھی اور چشم کو بادام بھی اور نرگس بھی لفظ
عین مین ایہام ہی اور بہار و گل و بستان اور غنچہ اور عبہر اور بستہ و بادام سب مراعات النظیر قولہ سبزہ زار
آسمان را وز بیادہ عدل او ✤ مرتع آہوے مادہ سینہ شیر نر ست ✤ اللغات مرتع چراگاہ آہو مادہ آفتاب
اسواسطے کہ کلام عرب مین اسپر اطلاق تانیث کا ہی جیسے والشمس وضحٰہا قسم ہی آفتاب اور اُسکے وقت چاشت کی

شیر نر برج اسد المعنی یعنی یہ سبزہ زار جو آسمان کا ہی جسمین شیر و آہو اور خرگوش وغیرہ سب ہی جانور ہین
لیکن اسکے عدل کی ایسی پناہ ہی کیا مقدور کوئی کسیکو آزار پہونچا سکے حتی کہ آہو مادہ کا چراگاہ شیر نر کا سینہ ہی
ورنہ شیر نر کا چراگاہ سینہ آہو مادہ کا تھا بسبب عدل کے معاملہ بالعکس ہو رہا ہی کہ غالب پر مغلوب غالب ہی
اور ظاہر کہ آفتاب کا خانہ اصلی برج اسد ہی اور سینہ اسکا مقعر اسکا سبزہ زار و مرتع اور برعایت آسمان
آفتاب و بلحاظ آفتاب برج اسد و باعتبار مرتع و سبزہ آہو مادہ و بپاس آہو شیر نر اور شیر نر مادہ باہم
متضاد اور نر مادہ کی قید باعتبار ضعف و قوت یکدیگر کے اسلیے کہ نر نسبت مادہ کے قوی تر ہی کما
قال اللہ تعالی الرجال قوامون علی النساء مرد زبردست ہین عورتون پر قولہ طوطی پران گردون در ہوای سحر
چرخ زن + دانہ جمع آرش سحر عنقاے زرین شہپرست + اللغات چرخ زدن چکر مارنا اور ناچنا ہوا عشق
دانہ ستارے عنقاے زرین شہپر آفتاب باعتبار شعاع زرین شہپر کہا ہی المعنی یعنی یہ طوطی سبز رنگ
پران گردون کے جو ہر وقت اڑان مین ہی اسکے عشق و شور سے مست ہوئی رات دن رقص اور
چکر مین ہی اور ہر سحر آفتاب کہ گویا عنقا زرین شہپر ہی اسکے واسطے دانے جمع کرتا ہی ایسے ادنی کا خادم
ایسا اعلی ہی سبز رنگی طوطی و آسمان کی ظاہر اور نیز چرخ زنی آسمان کی عنقا آفتاب کو اس مناسبت سے
کہا کہ رات کو گم جاتا ہی دانہ جمع آرا اس سبب سے کہ رات کو جو ستارے مثل دانہ کے بکھرے ہوتے ہین
انکو ہر سحر جمع کرتا ہی جس سے یہ صورت اسکی ہو جاتی ہی چنانچہ نظامی رح نے فرمایا ہی ع کلیچہ شد آنسیم کاورس
وار + طوطی ہوا برعایت پران دانہ عنقا شہپر سب مراعات باہمدگر قولہ آنکہ روز بار عامش در فضاے
ہر دو کون + حاجب دار الجلال خاص او پیغمبرست + اللغات روز بار عام قیامت فضا بفتح میدان
المعنی یہ شعر گویا ہی طرف نعت کے اور وہ سلطان عالم ایسا ہی کہ جسدن دونون جہان کے میدان مین بار عام
فرمائیگا کہ وہ قیامت کا دن ہی اور اسکے قہر و جلال کا تو اسکی بارگاہ جلال مین بسبب خوف و ہیبت کے
کسیکو مجال گذر کی نہوگی سواے پیغمبر یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی حاجب خاص اس بارگاہ
جلال کے ہونگے کما جاء فی القرآن من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کون ایسا ہی جو سفارش کرے گا
اسکے سامنے مگر اسکے اذن سے اور اذن کے واسطے آنحضرت ہی مخصوص ہین قولہ آن منزہ زادل تا آخر

کہ در بدن وجود نہ بہ عالم نہ آدم ز نور اول او انور ہست ٭ اللغات منزہ بضم میم و تشدید زا پاک و بری بدر بالکسر ابتدا آدم گندم گون ماخوذ ادمت بالضم سے اور حضرت آدم گندم رنگ تھے المعنی آور وہ پیغمبر ایسے کہ اول و آخر سے جو صفت حادث کی ہے پاک ہے قدیم کہ جب ابتدا اس عالم وجود کی ہوئی تو انکے نور سے جو سب سے اول تھا عالم بھی اور آدم بھی وولنات النور و منور ہوئے اگرچہ آدم عالم مین داخل تھے مگر تخصیص بنظر شرافت کے ہے چنانچہ فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم ہے آئینہ بزرگی دی ہمنے بنی آدم کو اور جو انکی ذات کو قدم کہا ہے باعتبار اسکے ہے کہ نور آپکا بیواسطہ نور خدا سے جدا ہوا انور و النور صنعت اشتقاق ہے قولہ

پیشوائے انبیا خورشید روے والضحیٰ ٭ آنکہ خاک مقدمش بر فرق شاہان افسر است ٭ سایہ اش نے سایہ حق آفتاب مہ شگاف ٭ آنکہ امت را شفاعت خواہ روز محشر است ٭ پیش ز آدم خاتم پیغمبری در دست داشت ٭ زان نگینش را ز بر جد در نسب نام آور است ٭ اللغات ضحیٰ وقت چاشت کہ زمان ترقی آفتاب کا ہے اور سورۂ والضحیٰ جسمین حق تعالیٰ نے قسم اسوقت کی کھائی ہے اور نیز کنایت روے مبارک آنحضرت سے مقدم سفر سے لوٹنا مہ شگاف باعتبار معجزۂ شق القمر خاتم انگشتری یہ لفظ بفتح تا بمعنی ما یختم بہ کی ہے یعنی وہ چیز جس سے مُہر کیجائے زبرجد ایک قسم جواہر کہ سبزی اُسکی مائل بزردی ہوتی ہے اور پدر جد المعنی یعنی وہ پیغمبر جو پیشوا انبیا کے ہین اور آفتاب صورت والضحیٰ کے جو خود روشنی اور ترقی آفتاب کا وقت ہے اُسکے یہ خورشید اور وہ کہ جنکی خاک قدم کی بادشاہون کے سر کی تاج سایہ اُنکا نہ تھا اور خود وہ سایہ حق کے تھے اور ظاہر کہ سایہ مثل ذات کے ہوتا ہے اور وہ آفتاب ماہ شگاف ہین جیسا کہ معجزہ شق القمر کا مشہور معروف ہے تشبیہ آفتاب کی مہ شگافی مین یہ کہ آفتاب بھی اپنے قرب روز مرہ مین اسکو گھٹا گھٹا کے ہلال کر دیتا ہے اور تشبیہ ادنی ملابست سے صحیح ہوتی ہے اور محشر کے دن امت کے سفارشی اور یہ وہ پیغمبر ہین کہ قبل جو آدم علیہ السلام سے جو ابو البشر ہین انگشتری پیغمبری کی انکے ہاتھ مین ڈالی گئی تھی اپنی خلقت و نبوت دونون مین آدم سے سابق ہین جیسا کہ فرمایا کنت نبیا و الآدم بین الماء و الطین مین نبی تھا اُس حال مین کہ آدم ابھی پانی و مٹی مین تھے اسی سبب سے اُس انگشتر پیغمبری کا نگینہ نسب مین زبرجد نام آور ہے یعنی آنحضرت سے حضرت آدم کو نامودی نسب کی ہوگئی کہ اُنکے نسب مین آپ مبعوث ہوئے پہلے شعر مین

خورشید زرد اور زرد بمعنی مناسب ہلدی گر متقدم ہو یہ لفظ قدم اور افسر مین سر اور فرق کیسے خوب ہین زبرجد مین
ایہام تناسب نگین اور اسکے مناسب لفظ نام جو نگین پر ہوتا ہی نفی اثبات سایہ کی کیسی خوب ہی اور ماہ و آفتاب
مہ شگافت کیسے ہین صنعت تلمیح مشتمل بر قصہ شق القمر قولہ ہر سرے کز خاک پایش آبروئے خود نجست * باد پیشانیست
کو چون بولہب در آذر ست * او شہنشاہ نبوت بود و منشورش کتاب * وین زمان قائم مقام او امام اکبرست
شاہ دین احمد ابو العباس امیر المومنین * آنکہ آل دودۂ عباس را سر دفترست * اللغات بولہب
نام عم آنحضرت صلعم منشور فرمان احسان کتاب قرآن دودہ عباس اولاد حضرت عباس کہ یہ بھی چچا
آپکے تھے خلفائے عباسیہ انہین سے منسوب ہین دودہ بمعنی خاندان المعنی یعنی جس شخص نے کہ انکی خاک پا
سے اپنی آبرو نڈھونڈھی وہ ایک بیہودہ کار اور مثل ابولہب کے آتش عذاب جہنم مین گرفتار ہی جیساکہ ابولہب
کی مذمت مین ہی سیصلی نارا ذات لہب قریب داخل ہوگا اس آگ مین جو شعلے مارنیوالی ہی اور آنحضرت
ملک نبوت کے شہنشاہ تھے اور فرمان انکا قرآن اور کیسا فرمان کہ احسان والا مگر اب اسوقت مین قائم
مقام انکا یہ امام اکبر ہی یعنی پادشاہ وقت یہ شعر گریز مدح پادشاہ مین ہی اور پادشاہ کیسا کہ پادشاہ دین کا ہی
یعنی احمد ابو العباس امیر مومنون کا اور ساری اولاد خاندان عباسیہ کا سر دفتر پہلے شعر مین خاک و آب
و باد و آتش چارون عنصر موجود خاک پا اور آبرو کیا ہی خوب ہی کہ اسمین پا اس مین رو اسمین خاک اسمین آب
قولہ آفتاب شرع و ملت آسمان ملک و دین * آنکہ ہر تخت خلافت را جلالش زیور ست * آنکہ از جان بیعت
فرمان او بر دل نوشت * پادشاہ شرق و غرب و حاکم بحر و بر ست * بو المجاہد ظل حق سلطان محمد کز جلال *
دود شمع بزم او شمع رواق اخضرست * اللغات سلطان محمد آقائے مصنف زیور اصل مین زیب ور تھی
شمع لفظ عربی ہی بفتح شین و میم بمعنی موم من بعد فارسی والون نے میم ساکن کرکے بمعنی فتیلہ مومی بنالیا
پس یہ لغت مولدہ ہی رواق بضم و بکسر خانہ بر یک ستون ساختہ و سقف خانہ و اول شب رواق اخضر
آسمان اور اگر مع شمع کہین تو آفتاب ہوگا المعنی اور یہ پادشاہ آفتاب شرع و ملت کا ہی کہ شرع اور ملت
دونون اسی سے روشن ہین اور آسمان ملک و دین کا کہ دونون پر اسی کا سایہ ہی اور ایسا جلال والا کہ جلال
اسکا ہر تخت سلطنت کی آرایش یعنی اسکے جلوس سے تخت کی زیب و زینت ہو جاتی ہی اور یہ وہ پادشاہ ہی

جسنے بیعت و اطاعت اُس بادشاہ کی جو بادشاہ شرق و غرب و بحر و بر کا ہی جان و دل سے اپنے دل پر ثبت کی ہوائی
جان و دل سے اُسکا مطیع ہی آور وہ بادشاہ کون ہی ابو المجاہد یعنے مجاہدین کا باپ اور سایہ خدا کا جسکا نام سلطان محمد
ہی کہ اُسکی بزرگی و جلال سے دھوان اُسکی بزم کی شمع کا شمع محل سنبر یعنے آسمان کا ہی آب خیال کر جس شمع کا
دھوان ایسا روشن کہ مثل آفتاب کے ہو تو روشنی اُسکی کس درجہ ہو گی آبو المجاہدین بلفظ آبو حسب محاورہٗ
عرب کے ہی کہ جس چیز کا جس چیز سے کمال اتحاد و اتصال پاتے ہین اُسکو اب و ابن اور اخ کرکے بولتے
ہین مذکر مین اور ام و بنت و اخت کرکے مونث مین اسلیے کہ اُسنے زیادہ کسی شی کا کسی شی سے اختلاط
اور ارتباط نہین ہی قولہ آن خضر علم و سکندر ملک بہرام احترام + کز شرف نعل سمندش بہ ز تاج قیصر ست
آنکہ ہر شب حور عین با گیسوان عنبرین + در سرایش تا سحر از خاکروبان در ست + شب بہانہ است و کی
ماہ ہم افسانہ است + با تو گویم راست انیمعنی کہ دل را باور ست + زہرہ را چادر سیہ گرد و قمر را دف شکست +
ورنہ عدلش کہ زان راقص بکام اژدر ست + اللغات خضر بفتح و کسر خا نام پیغمبر و ولی مشہور و بالکسر
نیز بہرام نام بادشاہ و نیز ستارہ مریخ کہ جلاد فلک ہی اور ترک فلک بھی کہتے ہین شرف بزرگی اور وہ شرف
جو ہر ستارہ کو اپنے وقت پر برج معین ہوتا ہی کہ اسوقت مین اسکا نور و قوت تاثیر زیادتی پر ہوتی
ہی قیصر لقب بادشاہ روم چاہے کوئی ہو اور وہ بچہ جو قبل اُسکے تولد سے مان اُسکی مرجاے اور اُسکو
پیٹ چاک کرکے نکالین چنانچہ وہ قیصر جس سے یہ لقب شروع ہوا اُسکی یہی کیفیت ہوئی تھی حور جمع حورا
وہ عورت جسکی سیاہ چیزین نہایت سیاہ ہون مثلاً چشم و مو اور سفید نہایت سفید جیسے جسم و رو عین بالکسر جمع
عیناء عورت بڑی بڑی آنکھون والی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی و حور عین کامثال اللؤلؤ المکنون
اور حورین بڑی بڑی آنکھون والی جیسے بڑے بڑے موتی روشن زہرہ نام ستارہ کہ لولی و مطربہ فلک ہی
قمر نام ستارہ کہ صباغ فلک ہی دِرّہ بالکسر تازیانہ حد زنی چادر سیاہ چادر ماتمی راقص ایک شکل ہی ستارون
کی تنین فلک مین واقع ہی تنین اژدہاے بزرگ اسیکو اژدر کہا ہی جو مخفف اژدرہا کا ہی المعنی آور وہ
بادشاہ خضر علم کا ہی ہرچند کہ علم سب کا خضر و رہنما ہی وہ علم کا رہنما ہی اور سکندر ملک کہ خشکی تری سب کا
بادشاہ اور بہرام ساحرمت عزت والا بہرام خواہ بادشاہ خواہ ستارہ مریخ جسکے گھوڑے کا نعل ایسا

باشرف ہی کہ تاج سر قیصر کا ہی اور ایسا بادشاہ ذی رتبہ کہ حورین اپنے گیسوِ عنبرین سے اُسکے گھر ہیشہ صبح تک
دروازہ کی خاکروبی سے ہین پس جس سرا کی خاکروب حورین اور جاروب اُنکے گیسو ہونگے اُس سرا کی
صفائی و ستھرائی مین کیا حال ہوگا اب آگے دونون شعر قطعہ بند ہین بادشاہ کے اتقا و احتساب کی صفت
مین یعنی لوگ جسکو رات کہتے ہین یہ ایک حیلہ و بہانہ ہی اور جسکو کمی ماہ کی بتاتے ہین یہ ایک افسانہ غیر معتبر
اصل بات اور ہی ہی وہ یہ کہ بادشاہ نہایت متقی و متبع شرع کا ہی رقص و سرود سے محترز لہذا اُسکے درۂ عدل نے
زہرہ کا تو ساز و سامان بگاڑ کے توڑ دیا کہ نیلی فلک ہی چادر سیاہ ماتمی اُڑھا دی ہی وہ چادر تو شب ہی اور ماہ کا دف
توڑ ڈالا ہی اس سبب سے کمی ماہ کی کہلاتی ہی ماہ مین تنایر فرضی ہی دائرہ ماہ کا علیحدہ اور ذاتِ ماہ علیحدہ اور
اُسی درۂ عدل کے خوف سے راقص منھ مین اژدہا کے گھسا ہوا ہی اور یہ نہایت مبالغہ خوف کا ہی کہ اژدہے کا
منھ ہر چند مامن نہین ہی مگر اس سے اُسکو بہتر سمجھتا ہی اور درہ کو بہتر نہین سمجھتا خضر و سکندر و ملک و علم
و بہرام اور نعل و ستمند حور و گیسو سرا دور شب و ماہ بہانہ اور افسانہ اور راست کہ مقام موسیقی کا نام بھی ہی
اور باور اور زہرہ اور قمر اور شب و چادر سیاہ اور دف و راقص و اژدہا شب مناسبات راقص کو بنظر مادہ
لفظ رقص کے انمین شامل کیا ہی قولہ گرچہ از عدلش سپر نفتاد از بازوے تیر ✽ تیر از سہمش مدام اندر کمان
تاب آورست ✽ تا درین نیلی قفس طاؤس شب پیماے را ✽ شاخ جدیش آشیان کرگس زرین پرست ✽ تا کمان
چرخ کیش تیر را مستقبل ہستا ✽ تا کمال بدر از اقبال شاہ خاورست ✽ حلقہ در گوش ورشہ باد ہر جا گردن ست ✽
خاک زیر پاے سلطان باد ہر جا سرورست ✽ اللغات سپر نا فتادن عاجز نہونا تیر عطارد بکسر را سپر مراد
آفتاب کہ اسمین اور عطارد مین ہمیشہ فاصلہ تیس درجہ کا رہتا ہی سہم ترس و تیر کمان برج قوس کہ خانہ و بال عطارد
کا ہی اور اصلی خانہ اسکا جوزا اتاب آور ای در پیچتاب نیلی قفس آسمان طاؤس شب یا ماہ جدی نام برج خانہ
وبال ماہ کرگس ہندوی گدھ یہ دو شکلین ہین طائر و واقع طائر اڑتا ہوا واقع جیسے پر سمیٹے اُترتا ہوا اور یہ قریب شاخ جدی
کے ہی کمانِ چرخ برج قوس جوزا ہفتم خانہ ہی قوس سے اور اتنے فاصلہ کو نجومی مستقبل کہتے ہین اور جوزا خانہ
عطارد کا ہی کیش ترکش و مراد از جوزا خانۂ عطارد و بدر نام مصنف و ماہ چہاردہم شاہِ خاور آفتاب و ممدوح حلقہ
در گوش غلام گردن معروف دہلوان المعنی یعنی اگرچہ عدلِ ممدوح سے سپر خود بازوسے تیر ای عطارد پر بھی

نہین گرمی بدستور اُسکے بازو پر ہی اور نہ یہ سپر وہی قرب آفتاب کا اس سے کہ بفاصلہ تیس درجون کے ہمیشہ
رہتا ہی تاہم اسکے یعنی آفتاب کے خوف و بیم سے کمان مین کہ برج قوس ہی اور ساتوان خانہ اسکا چھپتا ہی
مین رہتا ہی اور قوس خانہ وبال عطارد کا ہی قید عدل کی بدین وجہ کہ ممدوح ہی کا عدل خود مجوز زیادہ وبال
و نکال کا اسکے نہین ہوا اور عطارد کا لقب دبیر و منشی فلک ہی آب بعد کے شعر دعاے تابیدین ہین چنانچہ
کہتے ہین کہ جبتک اس نیلی قفس یعنی آسمان مین طاؤس شب بہا کو جو ماہ ہی اسکی شاخ جدی کی کہ قریب جدی
خانہ وبال ماہ کا ہی آشیانہ کرگس ای نسر طائر کا ہی کہ یہ نسر طائر قریب شاخ جدی کے ہی اور زرین پر باعتبار اشعہ اور جبتک
برج قوس جو مراد کمان چرخ سے ہی کیش یعنے جوزا کو جو خانہ عطارد کا ہی مستقبل ہی یعنی قوس سے جوزا ہفتم خانہ
اکیا اتنے فاصلہ کو نجومی مستقبل کہتے ہین اور جبتک کمال بدر کا اقبال شاہ خاور یعنے آفتاب سے ہی کہ
اس شب مین پورا مقابلہ ماہ و آفتاب کا رہتا ہی تحت و فوق مین اسیواسطے اقبال کہا ہی کہ اقبال یعنے
پیش آمدن کے ہی الحاصل جبتک یہ کیفیت بروج و سیارون کی رہے تبتک جہان کہین کوئی پہلوان ہو
کہ عبارت پادشاہ سے ہی وہ غلام پادشاہ کے دروازہ کا ہو اور جہان کہین کوئی سرور ہی وہ خاکپا سلطان
کا رہے اس قصیدہ مین دو ممدوح مصر کے ہین ایک کو پادشاہ کہا ہی ایک کو سلطان اور دونون کی مدح
کی ہی بس دونون کی دعا بھی ہی شیر بازو تیر سہم مین ایہام کمان تاب اسمین بھی ایہام کہ بل خم کے معنے
مین بھی ہی قفس طاؤس شاخ آشیان کرگس کیش کمان چرخ کہ چرخ بے گڑھی کمان کو کہتے ہین بدر مین
بھی ایہام کہ تخلص مصنف کا ہی اقبال شاہ خاور حلقہ در گردن مین بھی ایہام با سرور مین سہر سب
صنائع ظاہری ہین اور مراعات النظیر اور ایسے ہی مستعار معنی مین سب مناسب یکدگر فافہم
حلقہ در گوش اور در رشتہ اور خاکپا اور سرور کیسا خوب ہی قولہ ہر کجا روحانیان را مجلسی خاصہ بود ٭
لائق گوش سران این رشتہ پر گوہر ست ٭ جامہ زرین باد سیر ش بر عذار مہ بود ٭ ہر کرا سودا سے
مدحش ہمچو خامہ در سر ست ٭ مدحت آراے جناب شاہ شرق و غرب باد ٭ ہر کجا طوطی شکر خاے
و منی گستر ست ٭ اللغات روحانیان ملائک مجلسی مین یا وحدت کی ہی یا قائم مقام کسرۂ توصیفی کی
حسب قاعدہ متقدمین کے سران این رشتہ مراد قصیدہ سے جامہ زرین نقوش قلم جو مدعی

قلم پر ہوتے ہین عذار مد کا غذ سوداسیاہ وخیال مدحت بالکسر تعریف وستائش شاہ ممدوح المعنی یعنے جس جگہ کہ خاص مجلس مہ جانیون کی ہو اور ایسی مجلس کے بھی جو سزاوار ہین یہ قصیدہ میرا کہ لڑی موتیون کی ہو اُسکے کانون کے لائق ہو یعنے وہان پڑھنے کے قابل ہو یہ مبالغہ اپنے کلام کی صفت مین ہو جیسے سنت شعرا کی ہو اور جسکے سر مین قلم کیطرح سودا مدح ممدوح کا ہو اُسکا جامہ زرین ہو اور سیر اُسکے رخسار ماہ پر جو تمام جسم مین اعلی جگہ ہو یعنے خلعت زرین پائے اور ایسا رتبہ بو تربن یہ جیبن طلب ہو دوسرے پر ٹانکے اور جہان کہین کوئی طوطی شکرخا معنی گستر ہو ای شاعر گویا شیرین کلام وہ ہمیشہ مداح اس ممدوح کا رہے جو بادشاہ شرق و غرب کا ہو گوش و سر رشتہ وگوہر اور سودا و سر شاہ و شرق و غرب طوطی و شکر سب مناسبات ہین یہ قصیدہ بحر رمل مین تھا ارکان اسکے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

قصیدہ دوم ترہیب از تعشق بعشق مجازی و ترغیب بہ تشوق شراب حقیقی

قولہ از نام تو در کام و زبانہا شکر افتد + وز روے تو در گلشن جانہا شرر افتد + بر یاد تو نا ہید اگر چنگ سراید + صد قطب برقص آید و از چرخ در افتد + خورشید چنان مست شد از ساغر مہرت + کو را خبرے نیست کہ از بام در افتد + بہرام ز سہم تو چنان خستہ کہ ہر شام + بر چہرہ او خون جگر را گذر افتد + یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہو ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا فعولان اللغات شرر افتادن بیقرار ہونا ناہید زہرہ چرخ فلک و نیز رقص بہرام مریخ سہم خوف و ترس و تیر المعنی یعنے تیرا نام ایسا شیرین ہو کہ جسکے لینے سے کام و زبان مین شکر پڑ جاتی ہو اور شکرین ہو جاتے ہین اور صورت تیری ایسی با حسن و جمال کہ جسکی دید سے گلشن جان مین شرر پڑ جاتے ہین ای بیقرار ہو جاتے ہین اگر تیری یاد پر زہرہ جو لولی فلک ہو چنگ سرائی کرے تو سیکڑون قطب جسکو کہتے ہین از جا نہ جنبد تیری یاد کے اثر سے ایسا وجد و رقص مین آئے کہ چرخ سے گر پڑے یعنے آسمان سے یار قص مین ایسا چکر باندھے کہ چکرا کے گر پڑے جیسا کہ اکثر گھومنے سے آدمی گر پڑتا ہو خورشید تیرے ساغر مہر سے ایسا مست و بیہوش ہو گیا ہو جسکو اتنی خبر نہین کہ ایسا نہو مین بام آسمان سے گر جاؤن چنانچہ ظاہر کہ ہر شام گر جاتا ہو اور بہرام ای مریخ جو ترک و جلاد فلک ہو تیرے خوف و ترس سے ایسا خستہ و مجروح ہو کہ خون اُسکے جگر کا جو اندرونی زخم محبت سے ہو اُسکے منھ پر پھیلا ہوا ہو اور خون آلودہ ہو رہا ہو

اور مریخ کا رنگ بھی سرخ ہی جنگ یعنی دست اور سر اید مین سر اور انہ چرخ در افتد اور ساغر خورشید
کہ بصورت ساغر کے ہی اور دست و مہر جسمین ایہام ہی بام و در گو در زانہ ہی بہرام کے لیے خون اور علی ہذا جگر
کے واسطے کہ معدن خون ہی اور اسکے سبب خستہ اور جگر و چہرہ کیسے مناسبات لطیف ہین قولہ ہر دل کہ
نہ شد تشنہ دریاے وصالت * سنگیست کہ در شعلہ نار سقر افتد * وانجان کہ نہ شد سوختہ آتش مہرت *
خاکیست کہ از تحت ثری بر اثر افتد * در دائرہ مہر تو ہرگز نشود جمع * آنرا کہ نظر بر ورق ماہ و خور افتد *
چون صبح کہ زد یکنفس از سینہ پر سوز * کے میل بخواب آید و مہرش بخور افتد * اللغات تشنہ معروف و عاشق
سقر نام دوزخ سوختہ معروف و عاشق اثر بکسر نشان اقدام خور خورش المعنی یعنے جو دل کہ تشنہ اور مستسقی
تیرے آب وصال کا نہوا وہ دل نہین ایک پتھر ہی کہ بموجب وقودہا الناس والحجارۃ کے یعنے دوزخ کی جھپٹیان
آدمی اور پتھر ہین نار سقر مین ڈالا جائیگا ایسے ہی جو جان کہ سوختہ تیری آتش محبت کی نہوئی ایک خاک ہی کہ
تحت الثری سے پانون پر پڑتی ہی قید تحت ثری کی بلحاظ نہایت اسکی پستی و ذلت کے ہی کما قولہ تعالی
ثم رددناہ اسفل سافلین اور پانون پر پڑنے سے کمال نفرت و ناگواری یعنے وہ ہرگز عزیز نہوگی ذلیل ہی
رہیگی اور تیری محبت کے دائرہ مین ہرگز وہ جمع نہوگا یعنی تیرے عشاق کے زمرہ مین جسکی نظر ورق ماہ
و آفتاب پر پڑتی ہی یعنے رخسار ماہ جبینون پر کہ محض عاشق الفین کا ہی تیرے عاشق کا حال تو ایسا ہی
جیسے صبح کہ سینہ پر سوز سے ایک دم لیا اور فنا ہوگئی اسکو رغبت و خواہش خواب و خورش کی کب ہی تشنہ
و دریا شعلہ نار سقر اور سوختہ اور آتش اور نیز لفظ مہر بنظر حدت و حرارت اور خاک اور اثر و ثری
دائرہ مہر اور لفظ جمع بنظر مہر کہ اجتماع و اقران بھی خواص سیارگان سے ہی ورق مناسب دائرہ اور
صبح اور نفس کما فی القرآن المجید والصبح اذا تنفس سینہ پر سوز بدین اعتبار کہ آفتاب اس سے عیان
ہوتا ہی اور خواب و مہر و خورش سب لطائف ظاہر ہین قولہ ہر صبح خطابے کندم مرغ سحر خوان * چون آتش
جدتش ہمہ در بال و پر افتد * کاہی بدر کلید در عرفان بکف آور * زان پیش کہ نہ طارم ششم روزہ
ر افتد * اندیشہ از ان روز کہ از زلزلہ صور * منشق شود این گنبد و آن خشت زر افتد * تا چند
ترا از ہوس زلف دلارام * بر طشت زر از دانہ عنبر در افتد * اللغات کند مضارع ثم ضمیر منصوب منفصل

ای کند مرا مرغ سحرخوان بلبل وجد حال و عشق یعنی اور ای حاصل کن تازہ بہ سہ حرکت مد استغفت
ونہ طارم نہ فلک ششش روزہ بدین سبب کہ چھ روز مین پیدا ہوسے ہین عشق شگافتہ گنبد آسمان خشت زر
آفتاب طشت زر آفتاب بر رخسار زرد دانہ عنبر مردمک وردر اشکہا المعنی یعنی ہر صبح مجکو مرغ سحرخوان
کیسا خطاب لطیف کرتا ہی اُس حال مین کہ جب اسکے بال و پر مین بالکل آتش وجد و حال کی پڑ جاتی ہی
کہ ای بدر کنجی دروازۂ معرفت کی جا بقفل کیا اور خانہ دل کا کہ بیت اللہ ہی قفل کھول قبل اس سے کہ یہ نو
طارم ششش روزہ کہ نو آسمان ہین جو چھ دن مین پیدا ہوسے ہین بفحوائے خلق السموات والارض فی
ستۃ ایام پیدا کیے اُسنے زمین و آسمان چھ دن مین درہم برہم ہوجائین ای قبل از قیام قیامت اور
ڈریا سوچ اُس دن سے کہ بسبب زلزلہ صور کے یہ گنبد آسمان کا شق ہوجائیگا اور خشت زر بھی کہ آفتاب
ہی گر پڑیگی کما فی القرآن العظیم اذا السماء انشقت واذا الشمس کورت جسوقت کہ آسمان پھٹ جائیگا اور جسوقت
کہ آفتاب تاریک ہوجائیگا یعنے از کار رفتہ کہ بھی گر جاتا ہی تو کہتا کہ کسی زلف معشوق مجازی کے عشق پر رخسار زرد
پر مردمک سیاہ سے دُر اشک بہایا کریگا کیون نہین اس سے باز آتا کہ محض بیفائدہ ہی صبح و سحر صنعت
ترجمۃ اللفظ مرغ و بال و پر نہ و ششش سیاقۃ الاعداد گنبد و خشت و طشت و دانہ عنبر و زر کہ سیاہ و سرخ یا سپید
و زرد ہین متضاد اسواسطے کہ عنبر اشہب ای سپید اور خشخاشی ای زرد اور حبشی ای سیاہ تین قسم کا ہوتا ہی یہان
سیاہ مقصود ہی قولہ زان زلف پریشان مشو انجم صفت از مہر + کان زلف شبا نیست کہ گرد سحر افتد + ہندوی
سیاہیست کہ از جنبش بادے + از کنگرۂ ماہ نگونسار در افتد + ابروش کمانیست کہ ہر تیر کزان جست +
تا سینہ خبردار شود در جگر افتد + آن خال بلائیست سیہ کز سبب او + در عالم ایمان تو صد شور و شر افتد +
کام و لب شیرین خود اید وست مکن تلخ + آن دم کہ ترا در قدح می نظر افتد + کان ماہ دو ہفتہ است کہ با پنج بلا است +
ہر لحظہ درا جانب بیدین گذر افتد + اللغات سحر ز ماہ رخسار بلاے سیاہ بلاے سخت شر اگرچہ بہ تشدید
راہی فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہی المعنی یہ اشعار مذمت زلف و خال وغیرہ مین ہین چنانچہ فرمایا کہ اس
زلف کے مہر سے ایسا پریشان مت ہو جیسے انجم آفتاب سے ہوجاتے ہین اسلیے کہ یہ ہی تو شام لیکن نہ ایسی
شام کہ گرد سحر کے نہ واقع ہو جیسے ہر شام کے لیے سحر لازم ہی اسکے لیے بھی ضرور ہی اور وہ سفیدی مو کی ہی انجام

اور یہ ایک چوریا نٹ جبشی ہی کہ کنگرۂ ماہ یعنے رخسار پر معشوقون کے چوری یا معلق زری کو چڑھی ہوئی ہی اگرچہ جنبش باد سے کہ وہ تغیر زمانہ کا ہی اُس کنگرہ سے او نا جی گریگی یہی مطلب یہ کہ نگونساری اسکو لازم ہی مثل مشہور ہی جو چڑھیگا وہ گریگا آج خوب و خوش معلوم ہوتی ہی کل کو یہی ناخوب و ناخوش ہو جائیگی اور ابرو سے اُسکی دُر تازہ کہ یہ وہ کمان ہی کہ جو تیر اس سے نکلتا ہی غضب کا ہوتا ہی کہ سینہ جبتک خبردار ہو یہ جگر تک پہونچ جاتا ہی ایسے ہی خال اُسکا ایک بڑی کالی بلا ہی جسکے سبب سے عالم ایمان مین سیکڑون شور و شر پڑ جاتے ہین ایمان کی امن نہین رہتی اور اید دست تیر سے کام و لب اپنے خاصے شیرین ہین پھر قدح مَی مین نظر کرکے انکو تلخ کیون کرتا ہی یہ جان لے کہ اس قدح پر نظر پڑنے سے منھ تلخ ہو جائیگا میوشی تو در کنار کسو واسطے کہ یہ قدح ماہ دو ہفتہ ہی ای بدر اور اسکے ساتھ پانچ ہلال کہ وہ پانچون انگلیان ہین جو ہنگام قدح گیری خم ہو کے ہمشکل ہلال ہو جاتی ہین اور اس بدر کا ہر لحظہ پروین کیطرف گذر ہوتا ہی پروین دندان اور یہ بھی ایک منزل ہی منازل قمر سے اِن اشعار مین کیسی تعریف ہی کہ مَی اور قدح دونون پر مشتمل ہین زلفین سکے لیے پریشانی اور تشبیہ پریشانی کی انجم سے اور لفظ مہر اور شام و سحر اور رہند دسے سیاہ اسکے لیے کنگرہ اور لفظ ماہ مناسب مہر جسمین ایہام بھی ہی کمان و ابرو اور تیر و سینہ و جگر و کام و لب سب مناسب اور شیرین و تلخ متضاد دم کہ معنے جرعہ کے ہی اور قدح اور ماہ و ہلال اور پروین سب مناسبات اور دو ہفتہ کا ہفت اور پنج یہ سب سیاقۃ الاعداد قولہ در میکدہ رو کہ یکے قطرہ ز جامش ✦ گر عرش خورد تا باید بہ تحیر افتد ✦ ور نغمۂ اطرد بہ او چرخ زند رقص ✦ در عربدہ کہ کلاہ زرش از فرق سر افتد ✦ ور ابر برد بوے بخارش بہ سر کوہ دامن بسر آید ز عیانش کمر افتد ✦ در مجلس خسرو شہا تا کسی را ✦ زین قطعۂ شیرین ہوس بر شکر افتد ✦ چون بدر مدان کا ظلم اندر رہ النشا ✦ در تحیر سخن گر بہ از ین ور ترافتد ✦ بر گیر یکے را بدو در چار رو یکے کن ✦ کرش نو وش جانب و چل گذر افتد ✦ اللغات میکدہ مین یا تنکیر تو صیف موصوف سبب ہو سکتی ہی اطرد بہ بالضم و بضم راشتا د ساز ندہ و ساز چرخ زدن ناچنا کلاہ زر آفتاب و نیز کلاہ زرین کر پیکا اور پہاڑ ہی خرد انشانی چیز پیدا کرنا المعنی یعنے اس شراب و جام کو چھوڑ کے ایسے میکدہ مین چل کہ اُسکے جام کا ایک قطرہ اگر عرش جو سارے جہان پر محیط ہی پی لے تو ابد تک ہوش نہو تحیر پڑا رہے اور جو میکدون مین گانا بجانا

بھی ہوتا ہی اس میکدہ کا جو ساز ہی اسکا وقت نغمہ اگر چرخ سُن لے تو اسکے وجد مین آلیعنی رقص زنی کرے
کہ جس سے کلاہ زرین اُسکے سر سے گر جائے اور وہ خبر نہو کلاہ زرین آفتاب کہ ہر شام اسکے سر سے گر جاتی ہی
اور یہ بدستور ناچے جاتا ہی اور جو بو اُسکے بخار کی ابر سر کوہ پر لیجائے تو اُس بو سے کوہ مین ایسا تغیر پڑ جائے
کہ دامن کوہ جو اُسکی جڑ ہی سر پر آجائے اور کمر اُسکی میان سے گر جائے یعنے اپنے ٹھکانے سے ٹلجائے جیسے
سیدھا نہو سکے جیسے نات ٹلجاتی ہی ابیات یہ قطعہ تعریف سخن اور صنعت شعر امین ہی یعنے یہ قطعہ ایسا شیرین ہی کہ
فقط مجالس خسروی مین یہ شیرین ہوا کہ سبکو ہوس شکر کی نجاتی رہی ہی اور اُسکی شیرینی نے شکر سے بیزار نہ کر دیا ہو
بلکہ ہر کسی کا بالتحقیق یہ حال ہی کہ کسیکو اب شکر کی ہوس نہین رہی سب شکر سے سیر ہوگئے ایسا اسکی
شیرینی نے عمل کیا ہی اور یہ قطعہ بدر کا ہی میرا نہین تو مجکو اُسکی طرح فن انشا مین کامل مت جان وہ اس
فن مین کامل دیکتا ہی اگرچہ بحر سخن مین اُس سے بھی بڑھ بڑھ کے دُرِ تر مجکو ملجاتے ہین تاہم بدر کو کب پاتا ہون
کیسی خوبی کے ساتھ آنکو الگ بھی کیا ہی اور شامل بھی رکھا ہی شعر یا یہ بھا ہی یعنے کیے کو دو کے ساتھ ملا
کر کیے کے چالیس عدد ہین اور دو کے دس کہ کل پچاس ہوے جو جیم ہوا جسکے پچاس عدد ہین اور چار دیکے
مین کر جو جام ہی اسلیے کہ اسکے بیالیس عدد ہین جیم کے تین الف کا ایک میم کے چالیس مطلب یہ کہ شراب جام
مین کر نہ سے مراد پنج اسواسطے کہ نون کے پچاس ہوکے پانچ جو پنج انگشت ہین تو دو سے مراد پنجہ ہوا اسلیے
کہ نون کے پچاس واو دال کے دس سب ساٹھ عدد پنجہ کے ہوے یعنے پانچون انگلیون سے پنجہ کے اس جام
کو پکڑ کے دو جل یعنے دو لب چنانچہ دال کے چار واو کے چھ دس لام کے تیس بے کے دو سب بیالیس ہوے
ان دونون بیالیس کیطرف لیجا ای جام کو لبون سے لگا کے نوش کر میکدہ جام قطرہ چرخ رقص مراد ہی
اور چرخ مین ایہام فرق بر سر مراد ہی اور فرق کے معنے اگر مانگ کے لین تب بھی ذکر جزو سے ارادہ کل کا ہی سر کوہ دامن کوہ
کمر کوہ سب مناسب بلکہ بدر کامل کہ دونون کے لیے مناسب ہی جو خاص بدر ہی اور نیز تخلص مصنف
انشا و بحر و سخن اور دُرِ تر ای آب و تاب سب مناسب اور مع اسیاق الاعداد مین۔

قصیدۂ سوم

قوله ای یاد تو روح روح و ہے نام تو جان جان ٭ در کنہ جلال تو عقل و دل و جان حیران ٭ سرمست جمالت

راہرگز نبود جوے ٭ پنجم روح فزائیت راہرگز نبود دربان ٭ بیدا نسے جلالت را ہرگز نبود سرحد ٭ دریاے کمالت
راہرگز نبود پایان ٭ در بحر غمت غواص لالاے دو چشم ماست ٭ صد لولو تر اینک بر طشت زرش غلطان ٭
دوشینه مرا از عرش این ناله همی آمد ٭ کای بدرگه خسته ای تیره دل ناداں ٭ بر خوان کسان تا کی ناخوانده روی چون
خور ٭ بر خوان الٰہی شو یک نیم شبے مہمان ٭ یہ قصیدہ بحر ہزج مثمن اخرب مین ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول
مفاعیلن الطشات روح بالفتح خوشی و تازگی روح بالضم جان کنہ بالضم حقیقت شی صحو بالفتح ہشیاری
بیدا بالفتح دشت پایان ہندی تھاہ لالا غلام حبشی مراد از مردم چشم لولو مروارید کلان عبارت از اشک
اینک تصغیر این طشت زر رخسار زرد خور آفتاب المعنی ای محبوب حقیقی بے نیاز سے ابانا زتیری
یاد سے تازگی و خوشی روح کی ہی اور تیرا نام جان کی جان تیرے کنہ حقیقت مین عقل و دل و جان سب
حیران ہین جو تیرے وصال مین مست ہی ہرگز ہوشیاری نہین چاہتا اور جو تیرے فراق کا زخمی ہی ہرگز
علاج نہین مانگتا تیری بزرگی ایک ایسا جنگل ہی جسکی سرحد و کنارہ نہین اور تیرا دریا کمال کا ایسا کہ جسکی
تھاہ نہین تیرے دریاے غم مین دو لالا جو مردم چشم ہین ہمارے غواص ہین کہ سیکڑون لولوا اشک کے
انکے طشت زرد رخسار پر غلطان ہین اب کہتے ہین کہ رات عرش سے یہ نالہ زار بار بار مجکو آتا تھا کہ ای بدرخستہ جگر
اور ای نادان تیرہ دل لوگون کے خوان پر کب تک مثل آفتاب کے ناخواندہ مہمان بنیگا کہ گھر گھر بے بلاے
رونہ جاتا ہی خوان الٰہی کا مہمان تو بھی آ ایک دفعہ کسی نیم شب مین بن دیکھ تو کیا کیا نعمتین پاتا ہی اور لوگون سے
کیا حاصل وصول بلکہ محض فضول روح بروح تجنیس جان جان کیسا ابلغ ہی یاد نام دونون مناسب عقل و دل
جان کیسے جمع کیے کہ عمدہ چیزین انسان مین یہی ہین مست و صحو اور مجروح و درمان اور وصال و فراق
متضاد ایسے ہی بیدا اور پایان مین بیدا دریا کی رعایت سے کمال مین لفظ ما بمعنی آب لالا و لولو کیسے خوب ہین
اور لفظ بحر بھی اسکے لیے لفظ ما بمعنی آب لولو کے لیے طشت زر آفتاب کی ناخوانده روی کیسا خوب ہی لفظ
خور بنظر معنی خورش و خوان کیسا الطف ایہام نیم شب کی قید باعتبار اسکے کہ وقت تہجد ہی ٭ قولہ ٭ زلف
بستان کم شو آشفتہ کہ میدارند ٭ سر زیر و بهند دستے از طرت مہ آویزان ٭ بر خیرش بیچ از غم بر عارض شان
کان خط ٭ مار سیہ خفتہ بر گوشہ گلستان ٭ زان بستہ مرجان دش لب خشک مشو کافتہ ٭ مرجان

ترا اصد غم از دیدن آن مرجان + چون تلخی عمر تو زان پستۂ شیرین ست + چون پستہ مکن خود را بر آتش غم بریان +
آن چشم دران ابروز انست کہ تا بینی + محراب سیہ گشتہ از دود دل مستان + چوگان دو زلفش را یک
گوے دران چاہے + تا یوسف دلہا را زان چاہ کن زندان + اللغات کم بمعنی نیست مطلق شر زیر
سرنگون دو ہندو گیسو مہ رخسار مرجان مونگا اور موتی بھی پستہ دہن المعنی تو اے بدر ان بتونکی زلف
کا دیوانہ و شیفتہ مت ہو کہ یہ دونون طرف ماہ یعنے رخسار کے دو ہندو لٹکائے ہوئے ہین یہی حال تیرا
کرینگے تو انکے رخسار دون سے مارے غم کے اپنے اوپر پیچتا با کیون کھاتا ہی جیسے مار اپنے اوپر پیٹا بل کھاتا
رہتا ہی دیکھ تو انکے لالستان عکے جو چہرہ ہی گوشہ مین کیسا مار سیاہ سوتا ہی کہ وہ خط ہی پھر ایسی بلا عظیم سے
کیون نہین بچتا اور اُس پستۂ مرجان وش سے جو دہن ہی لب خشک مت ہو ای عشق اسکا ہر گز نہ
جو اُسکے دیکھنے سے خاص الخاص سیکڑون غم تیری جان پر پڑینگے اور ہر گاہ کہ عمر تیری عشق پستہ سے
گو کیسا ہی وہ شیرین ہی تلخ ہی تو پھر پستہ کیطرح آتش غم پر اپنی جان کو کیون بھونتا ہی آنکھونکی یہ کیفیت کہ صانع
قدرت نے زیر ابرو انکو رکھا ہی تا تو دیکھ لے کہ جو اُنکے مست ہین اُنھین کے دود دل سے یہ محراب سیاہ
ہو رہی ہی اور دونون زلفین جو اُسکی ہین یہ دو چوگان ہین اُن مین ایک گیند ہی کہ وہ زنخدان ہی اور اس
زنخدان مین چاہ سو اسی واسطے کہ دلون کے یوسف کو اس چاہ مین ڈالکے زندان کیطرف لیجاسکے
جیسا کہ حال یوسف کا مشہور و معلوم زلف کے لیے آشفتہ اور سر اور ہندو اور عارض و خط اور مار سیاہ
پستہ دہن اُسکے لیے لب مرجان مرجان تجنیس تام اور تکرار مرجان تلخ و شیرین متضاد اور پستہ بھی مثل بادام
کے تلخ و شیرین ہوتا ہی پستہ کو روغن مین بھونتے بھی ہین اور نمک مرچ سے کھاتے ہین چشم ابرو محراب سیہ گشتہ اور دود چاہ
اور یوسف و زندان یہ سب مراعات ہین قولہ اے بدر بدان چوگان خود را تو بچہ مفگن + بیحال مکن چو درا دچالگہ
ایمان + ہر دل کہ بیکی گو شد میدان شریعت را + در حال شود ایمن از ضربت نہ چوگان + گر جوہر جان
خواہی شو ساقی بزم عشق + ور شور جہان خواہی شو خاک در سلطان + اجرے دہ شام و روم جزیہ خور
ترک و چین + فرماندہ شرق و غرب یعنے شہ ہندستان + تا کاسۂ سیمین ست مہ بر طبق مینا + تا طشت
عقیقین ست خور بر سر این نہ خوان + از مائدہ داران باد دور مجلس او فغفور + وز حلقہ بگوشان باد برہ

او خاقان + دائم کنہ زرہ بے صدق باد رنگند خسرو + شیرین تر ازین قطعہ در معرفت یزدان + صد ملک سلیمانی بر باد شود تا حشر + ہرگز نشود تیرہ آب رخ این دیوان + اللغات بیحال خراب حالت حال ایک لکڑی ہوتی ہے کہ میدان مین قائم کرتے ہین تاجو کوئی گیند اس سے نکال لیجا سکے وہ بازی جیت جائے اور یہ لفظ دراصل بہائے ہوز تھا اسواسطے کہ جانے جلی فارسی مین نہین آتی مگر بتغیر لہجہ جا ہوئی در رحال فورا سور خوشی امین امالہ امن آجرے امالہ اجر + وظیفہ جزیہ سر بہلا ہندوستان بجائے ہند و اور ہند نام اس ملک کے آباد کرنے والے کا طبق مینا آسمان باعتبار سبزی طشت عقیقین باعتبار گولائی اور سرخی کے آفتاب مائدہ دار خادم فغفور نام بادشاہ چین بدینوجہ کہ فغ بمعنی بت و فور معرب پور بمعنی پسر چہ اسکو بعد پیدا ہونے کے فغ نامے بت کے سامنے ڈالا تھا لہذا یہ نام رکھا گیا یعنی پسر فغ در گہ مخفف درگاہ تیرہ تاریک اور گدلا آب رونق دور خشندگی و بمعنی معروف المعنی یعنے ای بدر اس چوگان زلف سے کہ قریب اسکے چاہ ہی تو دیدہ و دانستہ آپکو چاہ مین مت ڈال اور اس جانگاہ مین کہ جہان ہار جیت ایمان کی دیکھی جائیگی اسمین آپکو خراب حال مت کر چو دل کہ ایک گیند میدان شریعت کا ہوا کہ جدھر چوگان شریعت کا اسکو مارتا ہی ادھر ہی لوٹ پوٹ چلا جاتا ہی وہ فورا ضرب ان تہ چوگان سے جو نہ فلک ہین محفوظ ہو جاتا ہی کوئی آفت اسکو نہین پہونچتی اگر تو حور جنت کی چاہتا ہی تو ساقی بزم عشق کا بن یعنے اپنی ذات کیا اور ون کو بیہوش کرنے والا ایسا عشق مین کامل ہو اور جو سور دنسرو جہان کا چاہتا ہی تو خاک در سلطان کا بن اور سلطان وہ کہ جسکے وظیفہ خوار شام و روم ہین اور یہ سر بہلا کھانے والا ترک و چین کا کہ اسکو جزیہ دیتے ہین اور سر اپنا بچاتے ہین اور حاکم شرق و غرب کا یعنے شاہ ہندستان یہ شعر مدح مین ہی بعد کے دونون شعر دعا تابیدہ ہین یعنے جبتک کہ کاسۂ سیمین ماہ کا طبق مینا آسمان مین ہی اور جبتک طشت عقیقی آفتاب کا اس نہ خوان کے نیچے ہی یعنے جبتک کہ ماہ و مہر اور آسمان قائم ہین فغفور چین اسکے مجلس ہین خادمون سے ہو اور اسکی درگاہ پیر خاقان حلقہ بگوشون سے ہین یہ جانتا ہون کہ بادشاہ صدق کی راہ سے ہرگز یقین نہین کریگا کہ اس میرے قطعہ شیرین سے کوئی اور قطعہ بھی شیرین تر معرفت یزدان مین ہو ویسے چاہیے کسیکا دل خوش

کرسنے کو کہدے اور یہ بھی یہ کہ سیکڑون ملکا سلیمان کے سب حشر تک برباد ہوتے رہینگے مگر آب و دانق و خوبی
اس دیوان کا ہرگز کبہ لا و مکدر نہو گا ایسا ہی رخشندہ اور روشن رہیگا قطعہ پارۂ کلام جو قصیدہ پر بھی صادق
آتا ہی بس قصیدہ ہی مقصود ہی جمال خال تجنیس تام خور آفتاب و خورش مناسب خوان و طشت گر جوالخ
یہ شعر صنعت ترصیع مین ہی

قصیدۂ در توحید باری عز اسمہ و نصیحت خویش بحر مذکور الصدر مین

قولہ ای در دل ہر سنگے از مہر تو تاثیرے ✤ سر مست ہوائے تو در صومعہ ہر پیرے ✤ ظاہر شدہ بر عاشق از گرد
سر کویت ✤ ہر ذرۂ خاکی را خاصیت اکسیرے ✤ مستان صبوح آن غم کردند خروش آن دم ✤ کز صبح
جمال تو بنمود تباشیرے ✤ رنجور غمت مائیم عشق تو طبیب ماست ✤ از ادویۂ رحمت بفرست تباشیرے ✤
نتوان بفسون بستن مانند پریزادان ✤ دیوانۂ کویت را در خانۂ زنجیرے ✤ ہر چند سپر داری از آہ دلم بیترس ✤
کز سینۂ مجروحان ہر آہ بود تیرے ✤ اللغات صبوح وہ شراب جو صبح کو وقت خمار کے پیتے ہین اور جو شام
کو پیتے ہین اسکو غبوق کہتے ہین المعنی یعنے ای معبود مطلق انسان تو انسان تیرے عشق کی تاثیر ہر سنگ
مین بھی تو ہی کہ وہ مشہور ہی اور ہر پیر صومعہ گزین تیرے ہی شوق مین مست و مدہوش ہی عاشق پر تیری
گلی کی گرد سے خوب ظاہر ہی کہ جو ذرہ خاکی اُس گرد کا ہی وہ اکسیر ہی جسکے طلب مین ہزارون مر گئے اور بہت
جو مست صبوح تیرے غم کے ہین اُنھون نے جوش و خروش اُسی وقت سے مچایا ہی جسوقت سے کہ تیری صبح
جمال کی تباشیر ای رو تیرے دیکھلی ہی صبح جمال روز ازل یعنے ازل ہی سے مست و پر جوش پیدا ہوے
ہین ہم بھی بیمار تیرے مرض غم کے ہین جیسے اُنکو تباشیر اپنے جمال کی بخشی تھی ہمکو بھی وہ تباشیر اپنی
ادویۂ رحمت سے بھیج اسلیے کہ طبیب ہمارا تو ہی ہی تیرا دیوانہ ایسا نہین کہ جیسے جن و پری کو عامل لوگ
باندھ لیتے ہین اسکو بھی کوئی اپنے افسون سے باندھ کے خانۂ زنجیر مین کر دے اسکا بستہ ہونا دشوار و ناممکن
یہ تو تیرے باندھے بندھتا ہی اور تیرے کھولے کھلتا ہی اس شعر مین ہر ظالم کیطرف خطاب ہی کہ ہر چند
تیرے پاس سپر ہی وہ سامان بچاو کا لیکن میرے دل کی آہ سے ڈرتا ہی رہ کسواسطے کہ جو آہ مجروحون
کے سینہ سے نکلتی ہی وہ ایک تیر سپر شگاف ہوتی ہی مہر مین ایہام تباشیر تباشیر تجنیس تام گرد کو ذرہ خاک

الیسیر سب مناسبات قوله ای بلبل دل کم شو صبا بسنم خاکی ٭ کو بر ورق لاله دامی نهند از قیر سے ٭ چون مار
پیچم از غم بر خط سیاه او ٭ کو تا قطار مور نشست خنها زده بر شیر سے ٭ چون مردمک چشمش بینی تو بدان اوراه
در صورت آهوئے دو جادوئے کشمیرے ٭ مرغان الٰهی را با زقه روحانے ٭ در دام کجا آرد نفس از پی
انجیر سے ٭ بدر از جگر خسته خون خورد چهل سالی ٭ تا یافت ز حرف عشق سر رشته تدبیر سے ٭ اللغات
کم بمعنے نفی مطلق ورق لاله رو دام زلف قیر سیاه قافله بمعنی از سفر باز آینده تفاؤلاً رونده پراطلاق کرتے ہین
مور مونے خط شیر رخسار سفید جادو بمعنی جادوگر کے بھی ہے زقه بضم زا و تشدید قاف دانه جو پرندا اپنے منکے
سے نکال کے بچہ کے منھ مین ڈالتا ہے اور زده دوا جو دودھ مین ملا کے بچہ کے منھ مین ڈالین المعنی خطاب
مصنف اپنے دل سے ہے کہ اے دل تو ان خاکی بتون کا شکار مت بن جو ورق لاله ای رخسار پر ایک دام سیاه
زلف کا لگائے ہوئے ہین اور لوگون کو پھانستے ہین اسکو پھانسی ہی سمجھے نہ تو معشوقون کے خط سیاه
کے غم مین مار کیطرح پیچ و تاب مت کھا اسکو ایسا سمجھ لے کہ وہ ایک قافلہ مور کا ہر طرف سے شیر پہ چپٹا ہوا ہے
پھر جسمین جیونٹیان چپٹی ہون وہ چیز کس کام کی اور جو اسکے مردمک چشم کو دیکھے تو اسکو ایسا جان لے
کہ یہ دو جادوگر مکار کشمیری ہین جو بڑے مکار ہوتے ہین اور بظاہر مثل آہو کے غریب و مسکین اور یہ
سب باتین خوبی نفس سے ہین لیکن جو مرغ الٰهی ہین اور زقه روحانی پاتے ہین انکو یہ نفس ایک انجیر
دکھا کے دام مین کب پھانس سکتا ہے انجیر سے مراد شی قلیل یعنے دنیا جسکی صفت مین فرمایا ہے قل متاع الدنیا
قلیل یعنے متاع دنیا کی تھوڑی ہی ہے چنانچہ بدر نے بھی اپنے جگر خستہ سے چالیس برس خوب خونخواری
کی تب حرف عشق سے کچھ سر رشتہ تدبیر کا نکال پایا ہے آہو کا لفظ ذکر چشم مین کیا ہی خوب ہے اور نیز جادو
کہ سحر و ساحر دونون معنی مین ہے قوله الفاظ در اگوش عقد شکر آلوده ٭ از سحر حلالش خوان در صورت
تذکیر سے ٭ روشن شد قدسی جو از گلشن سبحانی ٭ کو را نبود بر رو گلگونه تزویر سے ٭ گوهر به نثار آرد در ها
همه یار آرد ٭ تا نقش خیال هیچ ز دیافته تحریر سے ٭ من ناوج سلطانم جا یم صف دربانان ٭ زین مرتبه
جا یم را بیرایه توقیر سے ٭ اللغات در اخفف اور اعق بالکسر لڑی از نوعیه ہے سحر حلال شعر و سخن تذکیر
پند دنیا تزویر مکر و فریب بیرایه لباس و آرایش المعنی یعنے عشق سے سر رشتہ کا یہ پایا جس سے الفاظ

اُسکے عقد شکر آلود ہوئے یعنے بدرے کہ اسکا وہ یرکے شعر مین بدر لکہا ہی اور آپکو غیر ٹھہرایا ہی اور سحر حلال کو جو بصورت پند و نصیحت کے ہی آب یہ دیوان میرا گلشن سبحانی ہی تو اسمین شاہد قدسی کو ڈہونڈہو کہ جسکے مقنعہ پر گلگونہ اور تزویر کا نہین ہی پاکیزہ ہیرا ہوا رکہے ہین سچے صاف حب سے خیال نقش مدح کے اُس سے صورت تحریر پائی تب سے بالکل گوہر نثار کے واسطے لا ادا دکے لایا ہی یہ شعر ایراد شکایت ہی سبب توقیر یا مین ہی یعنے حال میرا یہ کہ مدح تو سلطان کا ہون اور جگہہ میری دربانون کی صف مین گر گیا ہوا میرے وہ مرتبہ کو اسی سے لباس اور آرائش توقیر کی حاصل ہی کہ آخر ہون تو مداح سلطان کا گلیمن ہون

قصیدہ در مفاخرت از کثرت فضائل و رفعت احوال خود

قوله وجہ زر از روے دارد چشم لولو بار من ✦ قلب من نقد روان زان روست در بازار من ✦ ہند وے کیوان ہمین بفروخت شادی را از انکہ ✦ مشتری ننہاد نقدے رائجی در بار من ✦ پیش ازان کین بیضۂ زرین فتد بر طشت زر ✦ در خروش آید خروس از نالہاے زار من ✦ ہر سحر مانند شمع از اندکی عمر خویش ✦ صبح را در خندہ آرد گریۂ بسیار من ✦ یہ قصیدہ بحر رمل مثمن محذوف مین ہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن **اللغات** وجہ صورت و روز زینہ روے صورت و کاسنے قلب دل اور ناسرہ روان رائج و جاری و جان ہند و زحل و غلام حبشی اور حبشی ہمیشہ شادان رہتے ہین مشتری خریدار و نام ستارہ کہ سعد اکبر ہی بیضۂ زرین آفتاب طشت نہ آسمان **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ مین وہ شخص ہون کہ میری آنکھین لولو بار جو ہمیشہ گریان اور اشک ریزان رہتی ہین انکی کوئی وجہ زر کی نہین میری ہی صورت جو مثل زر کے زرد ہی یہی وجہ زر کی ہی اسی کو روزینہ یا ماہینہ زر کا جانتا ہون اسی سبب سے قلب میرا جو دل ہی اسکا نقد رائج میرے بازار یعنے وجود مین ہی مطلب یہ کہ زرد رنگی و اشکباری میری جو آثار عشق سے ہی یہی نقد روان میرے بازار دل کا ہی جو کام آئیگا ہند و کیوان نے کہ وہ ایک غلام حبشی سیاہ رنگ نحس اکبر ہی اور شادی و فرحت حبشیون کی مشہور و معلوم ساری شادی اپنی میرے ہاتھ بیچ ڈالی اس سبب سے کہ اُسنے دیکھا کہ اسکا کوئی مشتری نہین نہ مشتری نے کہ سعد اکبر ہی کوئی نقد رائج اسکی گرہ مین رکہا بس یہ نتیجہ اسی اشکباری و زرد رنگی عشق کا ہی کہ ایسی شادی مفرط مجہکو

غت ملگئی اور مین بھی وہ عاشق زار ہون کہ قبل اس سے کہ یہ بیضۂ زر جو آفتاب ہی طشت زرین آسمان
مین رکھا جائے میرے ہی نالون زار سے خروس صبح کا خروش مین آتا ہی خروسِ صبح منقول ہی کہ ایک
مرغ سفید عرش معلی کے نیچے ہی سب سے پہلے وہ آواز کرتا ہی اُسکی آواز سُنکر خروس دنیا کے بولتے ہین
بس اس سے سبقت بھی خروس عرش پر ظاہر ہی اور تاثیر نالون کی بھی کہ اُسکو خروش مین لاتی ہی نالۂ
میرے تو حال سُنا اب گریہ کا سُنو کہ جب صبح کو گریان ہوتا ہون اگرچہ وہ گریہ بسیار و بیحد ہوتا ہی مگر اس
گریہ کو میرے صبح ہر سحر دیکھکے تمسخر و استہزا سے کھلکھلا کے ہنستی ہی کہ گریہ عشق کی تو حد نہین اور تیرے
گریہ کی عمر اب شمع کی طرح بہت تھوڑی اتنی سی عمر اُس گریہ کو کیا کافی ہوگی اور کب بجا لا سکے گی اتو
صبح ہی ای زبان پیری اور وقت ختم عمر وجہ اور رو مرادف اور رو وجہ مین ایہام بھی کہ رو زنیہ اور کاتنے
کو بھی کہتے ہین برعایت لفظ زر ایسے ہی قلب در روان نقد و بازار ہندو کے لیے شادی اور کیوان و مشتری
کہ سوائے مناسبت کے دونون مین تضاد بھی ہی کہ کیوان نحس اکبر مشتری سعد اکبر ہی بیضہ و طشت مین یہ رعایت
کہ شعبدہ باز بیضہ کو طشت مین رکھکے اڑاتے ہین خروش خروس مین تجنیس اندک و بسیار خندہ و گریہ متضاد
اور علی ہذا واضح ہو کہ متن کے پہلے شعر مین فقط زان روسے لکھا ہی مین نے اسکو زانروست لکھا ہی کہ ضروری
معلوم ہوا قولہ ہیچو آہ سرد صبح و گریہ ہاے گرم شمع + آتش اندر خود زند دود دلِ افگار من + باہمہ مہرے کہ
دارد صبح خنجر میکشد + تا چہ بازیہا کند این بد گہر در کار من + خاکسارم باد بیجا آبرویم رفتہ است + کو بدولت
شادمان گردد دلِ اغیار من + گو روان شو در دو چشم از درد بے آبی مرا + دانہ دانہ خون دل از سینہ
پر نار من + گو سپر گیر آفتاب و گو عطارد تیر شو + سر نخواہد تافت این قد کمان آثار من + در کمان چرخ گر
آتش زند تیر سحر + خم نگردد حلقہ از جوشن مقدار من + اللغات خنجر کشی صبح کی اشعۂ آفتاب بد گہر بد ذات اشارۃ
با سلان المعنی یعنی سحر کی یہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین اور شمع کے گرم گرم گریے جو عشق حقیقی مین انکے
ہین جس وقت میرا دل افگار دیکھتا ہی تو اسکا دود دل بھی اُسمین آگ لگا دیتا ہی ای بیچین کر دیتا ہی ظاہر ہی
کہ عاشق جب کسی عاشق کی آہ و زاری دیکھتا ہی تو اُسکی بھی آگ دبی ہوئی بھڑک اُٹھتی ہی مین جو صبح کو
دیکھتا ہون تو مہر والی پاتا ہون اور ظاہر مہر رکھتی ہی مگر باوصف مہر کے خنجر بھی کھینچے ہوئے ہی اب مین

نہین جانتا کہ یہ بد ذات میرے کام مین کیا کھیل کھیلتی ہے یہ کھیل تو اسکا کہ مہر کے ساتھ خنجر کشی دیکھ رہی
رہا ہون اور خنجر کشی اشعۂ آفتاب سے ہین تو ایک خاکساز باد پیما مفلس تہیدست آب رو رفتہ ہون اگر کچھ
پروا نہین آبرو گئی تو گئی غیرون کا دل تو شاد ہوا یہی نفع مجھسے مخلوق کو پہونچا اور اگر میری آنکھون مین
درد بے آبی سے جو مجکو میسر نہین ہے دانہ دانہ خون دل جو مراد اشک خونی سحر سے ہے سینہ پر نار سے روان
ہو تو ہو مجکو ویسے آبی ہی خوش آتی ہے کھانا کسکا پانی بھی جو ایک از ان شی ہے چاہیے ملے چاہیے نہ ملے مین وہ راست کردار
ثابت قدم ہون کہ کیسے ہی حوادث ہون میرا کچھ نہین کرسکتے اگر تیرا دل چاہے تو امتحانا آفتاب سے
کہدے کہ سپر ہاتھ مین لیلے اور عطارد سے کہدے کہ تیر ہو جا اور میری لڑائی کو مستعد ہو جائین مگر میرا قد جو کمان
آثار خمیدہ ہے انسے سر نہین پھیریگا مقابل ہی رہیگا مصنف نے سر کہا ہے نہ رو اسواسطے کہ اکثر کمان کا سر
جو گوشہ ہے پھر جاتا ہے اور اگر کمان چرخ مین تیر سحر کا آگ لگا دے تو میرے اندازہ اور مقدار کی جو زرہ ہے
اُسکا ایک حلقہ بھی نہ ٹیرھا ہوگا اپنے حال ہی پر رہیگا تیر سحر آفتاب سر دگرم متضاد آہ و گریہ آتش دود
مہر صبح مناسب اور مہر مین ایہام خنجر شعاع مہر خاک باد آب آفتاب بصورت سپر اور عطارد تو خود تیر ہے
لفظ آثار بنظر ذکر حوادث کے بس مناسب قولہ صرصر ادوار فلک را ہفت دامن بر درد + ریشہ زرا غشتہ
نہ ہد گوشہ دستار من + خرمن ماہ ار فرو ریز د ز راہ کہکشان + کم نگرد دیک جوے از دخل استحصار من +
ربع ربع چار ربع و شش جہت را خمس یافت + عاشر نہ تختہ باغ از عشر یک انبار من + عرصۂ باغ
دو عالم را مساحت کرد ہم + بسوہ دیدش رقم در دفتر احرار من + نصف ربع عشر آمد در تراز و سے خرد
تر و خشک ہر دو کون از حاصل ادرار من + من چو در رفتم ہمی سبق بردم ز بر جبیس آفتاب + نہ لگن از تنگہا کے
لعل کرد ایثار من + اللغات صرصر باد تند ریشہ شے اندک خرمن انبار بزرگ بفتح بکسر معرب اسکا اسواسطے
کہ خر بمعنے بزرگ و من بمعنی انبار استحصار مال موجود دخل آمدنی ربع بالفتح آمدنی کشت ربع بالفتح والکسر
زمین بلند ربع بالفتح منزل و چار ربع عناصر اربع شش جہت تمام عالم خمس بالضم پانچوان حصہ عاشر
نہ تختہ باغ عاشر دہ یک گیرندہ نہ تختہ باغ نہ فلک و مجموع عاشر نہ تختہ باغ جبریل عشر بالفتح دہ یک ایضا عشر
بالضم دہ یک بسوہ بالکسر بیسوان حصہ جریب کا احرار بالفتح آزادگان و نویسندگان تر بہ تشدید رہ اہی

اور از وظیفہ سبق بردن غالب ہو جانا فتوی حکم شرع برجیس مشتری کہ قاضی فلک ہی نہ لکن نہ فلک
تنگہاے لعل ستارگان ایثار بخشش اور کسی کی حاجت اپنی حاجت پر مقدم کرنا المعنی مصنف بتائید صدر
لکھتے ہین کہ اگر صور کی باد تند سے ساتون دامن فلک کے پھٹ کے پارہ پارہ ہو جائین جیسا کہ قیامت کو یہ
واقعہ ہوگا مگر اس وقت پر آفت مین مجھ مین اصلا تغیر نہوگا ممکن نہین کہ میرا گوشۂ دستار کسیکو ریشۂ زر
کاغش آغشتہ دے اور زر آغش دکھونٹائی اس سے ظاہر ہو بدستور اپنے حال پر رہیگا اور ظاہر کہ قیامت
نے مجھے جبکے اور کونسا حادثہ ہی اور اگر خرمن ماہ کا جو خود ماہ یا ہالہ ہی کہکشان کی راہ سے نکل کے بکھر جاسے
تو بکھرا کرے میرے کھیت کی جو آمدنی موجود ہی اسمین سے ایک جو بھی کم نہوگا اور میرا ثبات وقرار نہین
بگڑیگا مین تو وہ شخص ہون کہ حاصل زمین چار ربع ای اربع عناصر کا جس سے خلقت سارے مخلوق
کی ہی اور شش جہت کا جس سے کوئی مخلوق باہر نہین ان دونون کی آمدنی و حاصل کو جب وہ یک گیر
تختۂ باغ سے کہ وہ جبریل ہین جنکی صفت عقل اول وعقل کل ہی دیکھا تو میرے ایک انبار کے دسوین
حصہ کے سامنے کہ ایسے ایسے جانے کتنے انبار ہین کل حاصل چار ربع اور شش جہت کو اس عشر کا خمس
پایا ہی اور وہم جو ہر جگہ پہونچتا ہی اسنے دونون جہان کے باغ کا جو میدان ہی سبکی مساحت کی من بعد میرے
محررون کا دفتر دیکھا تو اسمین اسکو ایک بسوہ لکھا تھا کہ اسکے میدان کا ایک بسوہ ہی یعنے جو گنجایش
مجھ مین ہی اور مین وہ کہان اور خرد نے جو اپنی ترازو مین تولا تو دونون جہان کا تر وخشک میرے وظیفہ
کے حاصل کا جو عشر ہی اسکا نصف ربع ہوا مین نے بھی فتوی لکھا اور برجیس نے بھی کہ قاضی فلک ہی مگر
مین اسپر سبقت لیگیا اور غالب ہوا لہذا آفتاب نے ہر تنگہ لعل یعنے فلک تنگون لعل یعنے ستارون کی
بھری مجکو بخش دین آفتاب کی خصوصیت ایثار مین بدین وجہ کہ اسکے نور سے جملہ ستارے روشن ہین
گویا مالک اُنکا ہی صرصر صور مین سر کلمہ صاد دامن وستارہ خرمن اسکی رعایت سے کہکشان کی کاہ اور
جو سبب مناسب ربع ربع ربع سب تجنیس و تصحیف چار و شش و دو یکے سیاقۃ الاعداد ایسے ربع وخمس
وعشر و عاشر تختہ باغ کے لیے مناسب عرصہ مساحت بسوہ رقم دفتر احرار پھر نصف ربع عشر سیاقۃ الاعداد
تر و خشک متضاد برجیس آفتاب تنگہاے لعل نہ لکن سب مناسب یکدیگر قولہ بست و یک دان بیکرز بغت

کسوت در شمال + سینہ پر نور شان گنجینۂ انوار من + قدسیان اندر نماز آیند و باشد دائما + سبحۂ اوراد شان
سمط در اشعار من + مصحف نہ جلد با ہفت آیت زر ماہ را + ہر مہے سیپارہ دید از غیرت انوار من + عقل
کل را در دبیرستان اسرار ازل + طفل ابجد خوان شمردہ جان معنے دار من + از شراب لایزالی دوستگانی بما
دہد + جان سرمستان حضرت را دل ہشیار من + شاہبازان رواق کبریا را زقہ داد + طوطی سدرہ نشین
از شکرین گفتار من + **اللغات** عہ سب اڑتالیس شکلین مع بارہ برجون کے آسمان پر ہین منجملہ انکے اکیس
شمال مین باقی جنوب مین اور سب زربفت لباس کسواسطے کہ سب ستارے نورانی ہین سبحہ دانہ تسبیح و نماز
نفلی و ذکر حق سمط بالکسر رشتۂ جواہر و مروارید مصحف نہ جلد نہ فلک ہفت آیت زر سبع سیارہ سیپارہ ماہ
باعتبار سی روز ماہ عقل کل جبریل دوستگانی اپنے حصہ کی شراب اور کو دینا رواق بضم و بکسر زقہ
بالضم و تشدید بچے کو بھرانا کبوتر کا طوطی سدرہ نشین جبریل علیہ السلام **المعنی** یعنے اکیس شکلین نورانی زربفت
لباس جو شمال مین ہین سبکا سینہ نورانی گنجینہ میرے اسرار کا ہی جو بھید انسے وقوع مین آتے ہین مجھی سے
ہین قدسی جب نماز پڑھتے ہین بعد نماز ہمیشہ وردہ میرے نظم کا انکے اوراد کا سبحہ ہوتا ہی یعنے میرے
اشعار انکا اوراد ہی مصحف نہ جلد نے جو نہ فلک ہین مع ہفت آیت زر کے کہ وہ سیارہ سبعہ ہین ہر مہینے
مین ماہ کو میرے انوار کے رشک سے سیپارہ ہی پایا ماہ کا سیپارہ ہونا باعتبار اسکے گھٹنے بڑھنے اور
تیس روز ماہ کے ہی میرا دل ایسا معنے دار ہی کہ جب مکتب خانہ اسرار ازل مین تھا تو عقل کل کو طفل ابجد خوان
جانتا تھا ہر چند کہ وہ مقرب و محرم راز ہین اور دل میرا ایسا مستغنی بھرا پرا ہشیار ہی کہ اسکو جو روز ازل
مین حصہ شراب لایزالی سے ملا تھا اسمین سے ان لوگون کی جان کو جو سرمست اس حضرت کے ہین
دوستگانی رکھتا ہی یعنے اپنا حصہ اورون کو دیتا ہی اور وہ لوگ جو شاہباز محل کبریا کے ہین جبریل انکو
میرے کلام شکرین سے کچھ چن چنا کے نیچاتے ہین اور ان شاہبازون کو اس شکر سے بھرتے ہین یعنے بڑے
بڑے سخن گو عالی محفل سنکے دل مین جو سخن القا کرتے ہین وہ میرا ہی سخن شیرین ہوتا ہی نہ جلد ہفت آیت
سیپارہ شاہباز زقہ طوطی سدرہ شکر سب مناسب یکدیگر **قولہ** من چو شمع از خود سرافرازم چراغ آفتاب
روز و شب پروانہ گرد و برسرا سے تار من + زان سوار یہا کہ باشد صادقان را نیم شب + صبح را در خون

ماندہ خاطر بیدار من ٭ در سر سودا نمائی مرغ گل خوار قلم ٭ جان عیسی می نگارد عطسہ افکار من ٭ ہر دو دائرہ عظمے راست در ہیات بیان ٭ حاوی ہر ہشت عظمی نقطہ پرکار من ٭ الاغات تار تار یک ماندہ ام گذاشتہ عطسہ ہندی چھینک اگرچہ فلک پر دائیرے بہت ہین مگر سب مین آٹھ دائرے عظمی ہین جنکا علم ہیات مین بیان ہی معدل النہار دائرۃ البروج دائرہ مارہ باقطاب اربعہ دائرہ افق دائرہ نصف النہار دائرہ ارتفاع دائرہ اول السموات دائرہ عرض المعنی یعنے مین مثل شمع کے کہ سارے جمع مین سرفراز ہوتی ہی بموجب مصرعہ جامی مرغ سیان جمع شمع آسا سرافراز ٭ خود ہی سرفراز ہون نہ کسیکا سرفراز کردہ اور ایسا سرفراز کہ چراغ آفتاب کا رات دن میرے اندھیرے گھر کا پروانہ ہی اور اسپر قربان ہوتا ہی پھر میرے روشن گھر کا کیا بیان وہ سواریان کہ صادق لوگون کو نیم شب مین کروہ جذبات حقیقی ہین جنکے ذریعہ سے وہ قرب الٰہی مین پہونچتے ہین ہوتی ہین مین اُنپر سوار ہوکر منزل مقصود کو پہونچا اور میری خاطر بیدار نے صبح کو کہ اوروں کے لیے وقت قبول کا ہی اور خود اُسکا تو کہنا ہی کیا سوتا چھوڑ دیا اور اس سے پہلے فائز المرام ہو گئے لوگون کے قلم کا مرغ تو اسی سر سودا نمائی مین پڑا ہوا ہی کہ گل خواری کرے جو عبارت مضامین رنگین بہار لکھنے سے ہی یا گل خواری کہ مراد سیاہی مداد سے واسطے کسی تحریر کے بس گل بفتح و بکسر دونون ہو سکتا ہی اور میرے افکار کا عطسہ جان عیسی کی تصویر بنا رہا ہی جس جان سے جانین مردہ زندہ ہوتی تھین عطسہ سے یہ مراد ہی کہ جب آدم کے قالب مین جان پڑی تو اُنکو چھینک آئی کچھ مادہ اُنکی ناک سے خارج ہوا وہی مادہ شکم مین حضرت مریم کے رکھا گیا جس سے حضرت عیسی ہوئے لاجرم میرا کام یہ نہین کہ عبارات سخن رنگین لکھون بلکہ عیسی کیا اُنکی جان کی تصویر بنانا میرا کام ہی جو محال در محال ہی ایسی تصویر کوئی بنا ہی نہین سکتا اور یون تو دوائر فلکی بہت ہین مگر آٹھ اُنمین عظمی ہین وہ آٹھون کو با این ہمہ عظمت جنکا علم ہیات مین بیان ہی میرے پرکار کا ایک نقطہ گھیرے ہوئے ہی جیسے نقطہ کو دائرہ گھیرے ہوتا ہی الغرض یہان تک اپنی تعلی کا بیان کیا آئندہ اِس سے اعراض و معذرت و استغفار ہی شمع چراغ آفتاب روز شب پروانہ سراتار نیم شب صبح خواب بیدار سر و سودا عیسی و عطسہ دائرہ ہیات نقطہ پرکار سب مناسبات عمدہ قولہ این دعاوے جملہ نا مشروع گفتم زان سبب ٭ ذیل عفو کردگار و دوست استغفار من ٭

خاک برسر باد و آتش در جگر کہ بعد ازین ٭ اینچنین جرات نماید نفس شیطان سامنی ٭ من کیم زان مو کہ
گوہرا حلقہ سازد قطرۂ آب ٭ شاہد اینحال شد اشک و تن بیمار من ٭ کمترم زان مور کورا سایہ نبود بر زمین ٭
نیست را ہستی بود در معرض آثار من ٭ باد پیما خاک بے آبی بدم گرد جہان ٭ بر در سلطان فرو شد یا
گاہ بار من ٭ تا نگشتم بر در حکمش چو خاتم حلقہ پشت ٭ چون نگین زرین نشد بام و در و دیوار من ٭ زرین
سیس گوش من و نعل سُم یکران شاہ ٭ حلقہ اشراف ملک و دانۂ شہوار من ٭ اللغات ٭ ماوست جمع
دعوی نامعنوع خلاف شرع سمار بمعنی بافند و سر معرض جای ظہور باد پیما ہرزہ گرد یکران اسپ اصیل
وبخصوص بران یک کس دانۂ شہوار موتی شہوار و بخن برآب و تاب المعنی یعنے یہ دعوی مذکور ما بعد خلاف شرع ایک
جو کہ وہ کیا مین بعد مین ہون اور میرے استغفار کا تھا اور لازم ہی اُسکو ذیل عفو کردگار کا یعنے دست
استغفار اور ذیل عفو کردگار لازم ملزوم غیر منفک ہو جائینگے پس مراد مصرعہ ثانی کی لزومی ہی اگر نفس میرا
کہ مثل شیطان کے ہی بعد اسکے اس قسم کی پھر جرات کرے تو اُسکے سر پر خاک پڑے اور خدا کرے اسکے
جگر مین آگ لگجائے زان مین حرف از نوعیہ ہی یعنے مین کیا چیز ہون قسم اُس مو سے ہون کہ جو قطرہ آب
سے سکڑ کر کے حلقہ ہو جاتا ہی متحمل ایک قطرہ کا نہین ہوتا چنانچہ گواہ اس دعوی کے خود میرے اشک
اور جسم بیمار ہی کہ لاغر جیسے مو ہو گیا ہون اور اشک سے حلقہ بنا گول ہی موتی پڑا ہون جیسے بیمار پڑے
ہوتے ہین مین تو اُس مور سے بھی کمتر ہون جسکا سایہ زمین پر نہین پڑتا اسلیے کہ کچھ وجود ہو تو سایہ پڑے
اور مین وہ ہون کہ جہان میرے آثار و علامات ظاہر ہون وہان نیست کو ہستی ہوتی ہی گویا نیستی مجھی
سے پیدا ہوتی ہی مین تو ایک ہرزہ گرد اور خاک بے آب ہی خاک خشک جو اُڑتی رہتی ہی ایسا تھا مارا
مارا پھرنے والا اب جیسے جہان گردی چھوڑ کے در سلطان پر آپڑا ہون اور اس دروازہ کی خاک بنا ہون
تب سے میرا کار و بار چمک گیا ہی اور جب سے اُسکے حکم کے دروازہ پر خاتم کی طرح حلقہ پشت ہو گیا ہون
یعنے ادب و خوف سے پشت خمیدہ بیٹھا ہون مثل نگین کے در و دیوار مین میری سب زرین ہو گئی ہین
ظاہر کہ نگینہ سب کے در و دیوار وہی اُسکے حلقہ کا دور خانہ ہی اور سب زرین ہوتا ہی میرا بھی یہی حال ہی اب
اسکے بعد میرا کان ہی اور نعل سم اسپ شاہ کا حلقہ آہنین بھی وا دلہ وہم کی ہی کہ ابھی حلقہ مین بد ہوگا

اور شرفا اہل کاہ کا حلقہ ابد میرے در تصوار یعنے اسی دروازہ پر حلقہ زن ہوگئے گر ہر شاہوار ست حلقہ شرفا کو زیب و رونق دیتا ہے ہونگا قدر تصوا بکلام عمدہ پر آب آسکے دوسرے مصرعہ مین بھی واو لزوم کی ہے خاک کے لیے سر اور آتش کے لیے جگر کیسا خوب ہے نیست کی ہستی کیا ہی ابلغ ہے باد دیا خاک بے آب تینون سے باد خاک آب حاصل ہوتے ہین جو عناصر سے ہین آدر علی ہذا القیاس

قصیدہ

قولہ تا تنگہاے لعل شد بر تخت مینا ریختہ ✤ بر روے روز از کف شب مشک بیشمار ریختہ ✤ دید کام دیوے ہفت سر بین لعبتان سیمبر ✤ خاک سیہ زین غم نگر بر فرق دنیا ریختہ ✤ مہ در نسیج یکشبہ بزاز سیمابی کلاہ ✤ یا بہ در فوطہ تہ بتہ ہنگام سودا ریختہ ✤ این چنگ بین مصبوغ دف از بہر تا مطرب در شرف ✤ بل ماہی دان کز تنبہ گوہر بر اعضا ریختہ ✤ موے سر غولست شب یا زلف مرغولست شب ✤ بل مشک مخلولست شب بر دشت و صحرا ریختہ ✤ شب زنگی سیمین سرش بچگان رومی در برش ✤ وز زعفرانی معجرش شد آب دیبا ریختہ ✤ قصیدہ بحر رجز مثمن سالم مین ہے ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہشت بار اللغات تا ابتدائیہ تنگہاے لعل کواکب رخشان تخت مینا افلاک مشک سیاہی دیو ہفت سر آسمان لعبتان سیمبر ستارگان نسیج بافتہ بزاز پارچہ فروش کسواسطے کہ بز معنی پارچہ کے ہے بزاز سیمابی کلاہ آفتاب فوطہ ازار نادوختہ پوتہ خزانہ سودا سیاہی چنگ ہلال دف آفتاب مطرب زہرہ گوہر ستارے خانۂ ماہ سرطان خانہ زہرہ ثور و میزان غول ایکقسم دیو کہ ہر صورت مین متمثل ہو سکتا ہے مرغول موے پیچیدہ مشک مخلول شب بچگان رومی ستارگان سیمین سر باعتبار ماہ زعفرانی مہتاب ای چاندنی دیبا شعاع المعنی یہ توطیہ بیان شب مین ہے یعنے جسوقت سے کہ تنگے لعل کے جو ستارے ہین تخت مینا فلک پر ریختہ ہوتے ہین جیسے جوہری تخت پر لعل و جواہر انبار کرتے ہین روے روز پر زلف شب سے ہر جگہ مشک بکھرا ہوا ہے کہ وہ سیاہی شب کی ہے دیکھ تو اس دیو ہفت سر کو جو افلاک ہین اسکے منھ مین لعبتین سیمبر یعنے ستارے کیسے دبے ہوئے ہین اسی غم و افسوس سے ساری دنیا خاک سیہ سر پر ڈالے ہوے ہے کہ وہ سیاہی شب کی ہے ماہ اسوقت مین بافتہ یکشبہ پہنے ہوے ہے یعنے پہلی رات کا ہے اور بزاز سیمابی کلاہ نے کہ وہ آفتاب ہے اسنے

ایک زرد نقطہ تہ بتہ سیاہی مین ڈال دیا ہی یعنے کیسہ کہ جرم نورانی ماہ کا ہی اور نسبت آفتاب کی بدین نظر کہ ماہ آفتاب سے روشنی پاتا ہی اور زر اس چنگ کو دیکھ کہ وہ ہلال ہی جسکا خانہ سرطان اور زنگا ہوا دف کا کہ وف آفتاب ہی اور اسکا زنگا ہوا بدین سبب کہ ہلال اسی سے نور پاکے کمال کو پہونچتا ہی اور یہ ہلال اسوقت خانہ مطرب یعنے زہرہ مین جو ثور و میزان ہین شرف پا رہا ہی پھر کہتے ہین نہین چنگ نہین ہی بلکہ ایک ماہی ہی چنانچہ شکل ہلال کی بصورت ماہی کے بھی ہی جو صدف سے گوہر اعضا پر ڈالے ہوئے ہی اور یہ سب استعارات تخئیلیہ ہین اور اس کتاب مین بالکل یہی ہین صدف مراد فلک و گوہر عبارت ستارون سے اب کہتے ہین یہ شب سیاہ ہی یا غول کے سر کے بال ہین یا زلف مرغول محبوب کی ہی یا مشک حل کیا ہوا کہ تینون چیزین ازبس سیاہ ہوتی ہین جو دشت و صحرا پہ پھیلی اور بکھری ہوئی ہی رات کو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک زنگی سیاہ ہی جس مین سر باعتبار ماہ کے کہ بچگان رومی ای ستارے بغل مین لیے ہوئے اور ایسی زعفرانی اوڑھنی اوڑھے ہی جو چاندنی ماہ کی ہی جیسے آبرو دیبا کی بگاڑو می لعل و مینا متضاد و متناسبت رو و زلف مشکین چنگ دف مطرب مشک محلول زنگی رومی زعفرانی ظاہر قولہ اطفال ہین زرین سلب در مہد مینا خشک لب ✤ وز مہر شان پستان شب شیر مصفا ریختہ ✤ بین زنگی و رومی بہم این در دق وآن در ورم ✤ وز حلق شان ہر صبحدم زرین غصہ صفرا ریختہ ✤ زرین صدف تا در برہ نقرہ بعنبر ہمسرست ✤ وز ابر دریا در برست لولوہ بر جا ریختہ ✤ آن نقطۂ یاقوت سان چو بر الف گردد روان ✤ اوراق گل ہینی ازان بر لوح غبرا ریختہ ✤ چون رومی زرین سپر کردہ حمائل در کمر ✤ زنگی ز دست انیخبر از معدہ سودا ریختہ ✤ چون کیش تیر از جرم خور بیش کمان دار و سپر ✤ بینی ز شمشیر سحر برق آتش آسا ریختہ ✤ آن شاہد تب لرزہ وار در سر طانش چون ساز دنزار ✤ آتش شود بر خاک و خار از لف حمرا ریختہ ✤ اللغات سلب لباس اطفال زرین لباس ستارگان مہد مینا آسمان سبز پستان شب ماہ شیر مصفا چاندنی زنگی شب رومی روز بہم صبح و شام دق بیماری مراد کمی ورم مراد بیشی غصہ غم صفرا شفق یا روشنی آفتاب زرین صدف آفتاب برہ بچہ بز و برج حمل نقرہ روز عنبر شب ابر دشت لولو قطرات نقطۂ یاقوت سان آفتاب سرخ الف علامت برج ثور کہ حمل سے برج اول ہی غبرا خاک رومی زرین سپر آفتاب حمائل

دوال شمشیر زنگی شب جو سودا سیاہی دست سبب و غلبہ کیش ترکش برج جوزا تیر عطارد مقابل قوس شمشیر سحر آفتاب برق گرمی شاہد تپ لرزہ وار تراز حاجب المعنی آور دیکھ ان اطفال زرین لباس کو جو ستارے ہین اِس مہد سبز فلک مین اور خشک لب کہ جنکی شدت محبت کے باعث پستان شب یعنے ماہ سے شیر مہتاب رہا ہی کہ وہ چاندنی ہی غرض ستارے کھلے ہوئے ہین اور چاندنی پھیلی ہوئی ہی اور دیکھ زنگی و رومی کو جو مراد رات دن سے ہی کیسے بہم ہین جیسے صبح اور شام کو جمع ہوتے ہین کہ اسوقت مین ایک کو دق ہوتی ہی اور دوسرے کو ورم ای بیشی جیسے شام کیوقت دن کو دق ہی شب کو ورم اور صبح کو بالعکس اور انکے حلق سے ہر صبح و شام مارے غم کے صفرا اٹھتا ہی کہ وہ زردی شفق کی ہی اس شعر مین کیفیت اختلاط رات دن اور شفق کا بیان ہی شعر بعد مین مجکو بڑا شک ہی نسخہ مطبوعہ مین تو ایسا ہی لکھا ہی جیسا کہ مین نے متن مین لکھا لیکن رعایت سجع کی کہ سارے قصیدہ مین چلی آئی ہی اور اہم و ضروری فوت ہوتی ہی یعنے پہلا لفظ برہ ہی دوسرا ہمبر دوسرے مصرعہ مین بر کہ مخالف سجع کے ہی اگر تینون جگہ برہ ہی ہو تو موافق سجع کے بھی ہی اور نیز تجنیس تام اور معنی یہ کہ زرین صدف جو آفتاب ہی جیسے برہ ای برج حمل مین ہی نقرہ اور عنبر یعنے دن اور رات دونون ہمبر اور ہم جسم ہین کہ مراد برابر ہونے سے ہی چنانچہ برج حمل نقطۂ اعتدال ربیع کا ہی اور ابر دریا سے ہر بر یعنے دشت و صحرا مین ڈھ پڑ رہے ہین مطلب یہ کہ بہار کا وقت ہی رات دن برابر بہار می برس رہا ہی اضافت ابر کی دریا سے بدین مناسبت کہ ابر بخارات دریا سے پیدا ہوتا ہی تو قطرات بارش آور جب یہ نقطہ یاقوت شکل جو آفتاب ہی الف پر کہ عبارت برج ثور سے ہی جو اول برج حمل سے ہی اسی واسطے اسکی علامت الف ہی روان ہوتا ہی یعنے حمل سے ثور کو جاتا ہی تو اوراق گل کے خاک پر گرنے لگتے ہین یعنے خزان کی آمد ہو جاتی ہی اور جب رومی زرین سپر نے کہ آفتاب ہی اور لفظ سپر تیغ یا سپر فرضی جرم آفتاب شمشیر کمر سے لگائی گو یہ بھی تیغ نا مذکور شعاع اسکی ہی زنگی شب نے غلبہ اس خبر کی ہیبت سے جو کچھ سودا اسکے معدہ مین تھا سب گرا دیا اور ظاہر کہ طلوع آفتاب سے سیاہی شب کی مطلق نہین رہتی اور جب کیش جو برج جوزہ خانہ عطارد ہی جرم آفتاب سے سامنے کمان کے کہ برج قوس ہی سپر رکھتا ہی یعنے آفتاب برج قوس مین جاتا ہی تو اسوقت مین تیغ سحر آفتاب سے برق آتش کیطرح ٹپنے لگتی ہی اور سخت گرمی ہو جاتی ہی

اور جب شاہ تپ لرزہ دار یعنے آفتاب کہ تپ اسکی ظاہر ہی اور لرزہ اس سبب سے کہ نظر اسکی طرف کرنے
سے لرزتا ہوا معلوم ہوتا ہی برج سرطان مین آتا ہی تو نزار ہو جاتا ہی اور اسکی حمی کی گرمی سے آگ نفاق و خارزم
پھنکنے لگتی ہی اسمین بھی شدت گرمی کی مقصود ہی اطفال مہد زرین یعنا مہر کے لفظ مین ایہام پستان شیر زنگی
رومی دق و درم متضاد اور انکی رعایت سے صفرا بر و برہ تینون جگہ تجنیس زائد صدہمن عنبر کہ اکثر عنبر
اسمین رنگ تھے ہین آبرو و دریا در تبرہ مین لفظ در متشابہ بدر لولو نقطہ الف لوح سپر حمائل کمر دست معدہ کشش
تیر شمشیر برق آتش تپ لرزہ حمی نزار سب مناسبات و صنائع ہین دوال بر کمر کیسا خوب ہی کہ شعاع آفتاب کی
کمر ہی پر معلوم ہوتی ہی قولہ آن آہوی آتش فشان شیرش چہ گیرد در دہان + زرد آب خون گردد از ان
در جوف خارا ریختہ + در چاہ زہرہ ز آفتاب دلو زر آرد ماہتاب + تا گردد آب التہاب از روے گرما ریختہ +
میزان ز مہر زر کافور را با مشک تر + یک وزن کردہ ہر سحر زر بیجا با ریختہ + چون دست خورشید کرم جمشید
افریدون علم + آن ہر دم از خاک قدم آب مسیحا ریختہ + مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین + ہم برد
آب آبتین ہم فر دارا ریختہ + چون از خلیفہ شاہ را منشور آمد با لوا + شد باز نور والضحی بر فرق طاہا ریختہ +
کفر از جہان برداشتہ تخم سعادت کاشتہ + جودی کہ در دل داشتہ بر فرق دنیا ریختہ + اللغات آہوی
آتش فشان آفتاب شیر برج اسد زرد آب روشنی آفتاب خارا سنگ سخت چاہ زہرہ سنبلہ کہ اسکے ہبوط
کا خانہ ہی التہاب گرم و شعلہ زدن مہر زر آفتاب کافور روز مشک تر شب زر روشنی آفتاب بیجا بمعنی منبع
آب آبرو آبتین نام پدر فریدون خلیفہ بغداد شہنشاہ شاہ ممدوح لوا بکسر نشان والضحی و طاہا سورہ قرآنی
المعنی وہ آہوی آتش فشان کہ آفتاب ہی جب شیر کہ برج اسد ہی اسکو منھ مین پکڑتا ہی مطلب یہ کہ برج اسد
مین جاتا ہی تو اُس سے زرد آب خون کا جوف خارا مین پھیلتا ہی ہر چند خارا نہایت سخت دل ہی تاہم اسکے
دل مین اسکے دھوپ کی تپش سے خون پیپ پڑ جاتا ہی اور چاہ زہرہ مین جو سنبلہ ہی خانہ ہبوط زہرہ کا ماہتاب
دلو زر آفتاب کا لاتا ہی تا آب شعلہ زنی کی رو سے گرما سے بجھ جائے حاصل یہ کہ جب ماہتاب و آفتاب سنبلہ مین
جمع ہوتے ہین گرمی و بارش ہوتی ہی میزان نے محبت مہر زر یعنے آفتاب سے کافور و مشک تر کو ایک وزن
یعنے رات دن کو برابر کیا کہ سال بھر مین دو دفعہ رات دن برابر ہوتا ہی اور زر بیجا حصر ک بٹوایا کہ وہ شعاع ہی

مطلب یہ کہ ربیع مین برج حمل اور خریف مین برج میزان دونون محل اعتدال لیل و نہار کے ہین آینده
ہیج یعنے ایسا زر بہجا باٹویا جیسے دست خورشید کرم جمشید فریدون علم کا جو ممدوح ہی بٹور رہا ہی او وہ خورشید
کرم جسکی خاک قدم سے آب روے مسیحا کی بٹوئی اور شرمندہ کیا اور وہ خورشید کرم مولی ہی سبب اسکے غلام
اور امیر مومنون کا یعنے سلطان محمد بادشاہ دین کا جسنے آبرو آبتین کا بھی بٹودی اور فر دارا کی بھی
کھودی جب خلیفہ سے شاہ کو فرمان بانشان آیا تو اسکا آنا ایسا ہوا کہ گویا لوٹ کے نور والضحی کا سر پر چاہ کے
بٹ یا گیا طہٰ نام آنحضرت کا بھی ہی اور سورہ والضحی انپر نازل ہوئی اور یہ بادشاہ بھی خلفاے عباسیہ
سے ہی یعنے آنحضرت کے چچا کی اولاد بس اس فرمان روشن کا اسپر آنا گویا والضحی کا حضرت پر نازل ہونا ہی
ایسا بزرگ فرمان اور ایسا عالی شان بادشاہ ہی جسنے کفر کو جہان سے اٹھا کے تخم سعادت کا بو دیا اور جیسا
جود والا دل رکھتا تھا ویسا ہی جود فرق دنیا پر نثار کیا آہو شیر آفتاب و اسد زر داب خون چاه دلو زہره
آفتاب آب اور التہاب مین آب و ماہتاب مین ماہی اور آب بھی زرد روے یعنی کا سے نسبت مناسبہ
پھر پھر تجنیس کا فور مشک تضاد میزان کے لیے وزن مسیحا کے لیے دم اور خاک و آب کیسے خوب ہین اور
نور و والضحی و طہٰ کہ نام سورتون کے ہین کیسے الطف

مطلع ثانی

قولہ آمد مہ من بر شفق عقد ثریا ریختہ ✤ بر لالہ از بادام تر لولوی لالا ریختہ ✤ بر لعل غلطان زیبقش بر گل دوان
دہ فندقش ✤ وز عنبر افشان زورقش بر خاک دریا ریختہ ✤ بادام او بر گلستان عناب او سر گفشان ✤ بجگان
رومی وش ازان ہندوے بینا ریختہ ✤ از زخم ناخن بر عنب ماہ از شفق کردہ سلب ✤ من ساغر غم از تعب
بر جان شیدا ریختہ ✤ گفتم ولت غمگین چرا ماہ نوت پر چین چرا ✤ وان رشتہ پروین چرا بر ماہ رخسار ریختہ ✤
گفتا کہ در بزم طرب بی من مست عشقت روز و شب تو باد نرگس از طرب در جام صہبا ریختہ ✤ یاد آر آن نو شیر
لبان چون گل بخاک اندر خزان ✤ وان سنبل مرغول شان از روے زیبا ریختہ ✤ گر بایدت جام طرب از
ساقی وحدت طلب ✤ کان ہیشو و بیدست ولب در کام جانہا ریختہ ✤ اللغات شفق و لالہ روے
سرخ عقد ثریا دلولوی لالا اشک لالہ رخسار بادام چشم لعل لب سرخ زیبق سیماب مراد دندان سفید فندق

تام میوہ مراد از انگشتان زورق کشتی و زورق عنبر افشان مردمک ہر کہ حوض مراد چشم پر اشک سے عناب لب
بچگان رومی سرشک سرخ عنب بکسر عین و فتح نون انگور و شراب مراد از رخسار باعتبار نزاکت و شراب بلحاظ
سرخی سلب لباس ماہ نو ابرو رشتہ پروین اشک سفید صہبا شراب انگور مرغول پیچیدہ المعنی یعنے ماہ میرا کہ
عبارت محبوب سے ہے میرے پاس آج آیا اس حال سے کہ چہرہ رنگین پر عقد ثریا یعنے اشک بٹاتا اور لالۂ رخسار
پر بادام تر چشم سے لولوے لالا ای مروارید روشن کہ یہ بھی اشک ہی ہین بہاتا مطلب یہ کہ روتا تھا اور اسحال سے
کہ لعل جیسے لب پر زیبق ای دندان سفید ضحاک ہو رہے تھے اور دونون پورون سے جو فندق تھی باعتبار سرخ
رنگی کے گل انار رخسار کو نوچتا تھا اور اُسکی عنبر فشان زورق یعنے مردمک سے خاک پر ایک دریا بسبب اشک
کے بہ رہا تھا یعنے غم و غصہ سے ہونٹھ چباتا منھ نوچتا آنکھون سے اشک کا دریا بہاتا تھا آنکھین اُسکی ایسی
پُر اشک تھین کہ گویا ایک حوض اور عناب لب سے تلخ و ترش باتین نکلتی تھین اور رومی بچے اشک کے ہندوے
مردمک سے بہ رہے تھے غرض آنسو آنکھون مین بھرے ہوے تلخ و ترش باتین بکتا تھا اور روتا تھا ایسے
زخم ناخن کے عنب رخسار پہ بارے تھے کہ گویا ماہ کو لباس سرخ شفق کا پہنا دیا تھا یعنے رخسار لوہو لہان
ہو رہے تھے اور میرا یہ حال کہ رنج کے مارے ساغر غم کا جان شیدا پر ہٹوئے ہوے یعنے نہایت ہی غم مین سرشار
اور ڈوبا ہوا ہین نے اُس سے پوچھا کہ تو غمگین کیون ہے اور تیرے ابرو جو ماہ نو ہین پرچین کیون ہین اور
یہ اشک پروین کی سی لڑی تیرے ماہ سے روشن رخسار پر کیون بہ رہی ہین یہ سُنکے اُسنے کہا حیف ہے
کہ مین تو بزم طرب مین رات دن تیرے عشق مین مست ہون اور تو اور دن کے ساتھ خوشی سے
یہ میخوشی کرتا ہے اور جام صہبا سے بھرتا ہے تو ان نوشین لبون کو بھول گیا کیون نہین یاد کرتا جو مثل گل کے تھے
اور خاک خزان مین مل گئے یعنے مرکے خاک ہو گئے اور بال انکے جو سنبل مرغول تھے اُنکے رو سے زیبا سے
گر گئے ای نادان تو اگر جام طرب کا خواہان ہے تو ساقی وحدت سے کیون نہین مانگتا ان ساقیون کی کیفیت تو
دیکھ چکا اور جام وحدت کی وہ شراب ہے کہ نہ ہاتھ سے چھوؤ منھ سے لگاؤ بے دست و لب کے کام جانون تک
جا پہونچتی ہے اور اثر کر جاتی ہے ماہ شفق ثریا عقد لالہ بادام لولوے لالا لعل زیبق زورق دریا ہر کہ سیکہ رومی
ہندو زخم ناخن ماہ شفق غم لعب ماہ نو پروین بزم طرب جام و صہبا گل خزان سنبل دست و لب کام جان

سب مناسبات و مراعات قوله دان باده بے پیمانہ دان دان شمع بے پروانہ دان ✤ درکام ہر بیگانہ دلان زرہیجا
ریختہ ✤ میداد مے پندم آن صنم وز سوز سینہ دمبدم ✤ بر زعفران آب بقم از چشم شہلا ریختہ ✤ بگرفتمش در بر چو چنگ
من در نوازش او بجنگ ✤ صد عنبر زنجیر رنگ از مشک در پا ریختہ ✤ گفتم منم در روے تو آشفتہ تر از موے تو
ای ہر شب از گیسوے تو چشمم ثریا ریختہ ✤ بکر یست خم مریم سیر مہد مسیحش جام زر ✤ خون دل مریم نگر در پای ترسا
ریختہ ✤ جام ست عیسی بیگمان بل بہر قوت جسم و جان ✤ مرغ گلیش از دہان یاقوت حمرا ریختہ ✤ اللغات
محابا و مدارا و مواسا بالضم آشتی کرنا رعایت کرنا فارسی مین تا انکے آخر سے گر جاتی ہی عربی مین مستعمل ہی زرنگو
زعفران رخسار زرد بقم ہندی مجیٹھ مراد اشک سرخ شہلا بالفتح زن میش چشم و مائل بسرخی نوازش مہربانی نوازن
زنجیر عنبر رنگ مو مشک زلف ثریا ایک منزل ہی منازل قمر سے مراد اشک مریم سیر ای زائیدہ بے شوہر ترسا
نصرانی و آتش پرست خون دل مریم شراب مرغ مسیح شب پرک کہ حضرت عیسی نے بنایا تھا اور وہ حکم
خدا سے زندہ ہوکے اڑا تھا مراد صراحی سے یاقوت حمرا شراب سرخ المعنی اور وہ شراب وحدت کی بے
پیمانہ ہی اور شمع بے پروانہ اور جو اس سے بیگانہ ہین انھین کے منہ مین یہ زرہیجا باڈالیگئی ہی ای شراب
ظاہری الغرض وہ صنم ایسی ہی نصیحتین مجکو کرتا تھا اور سوز سینہ سے چہرہ زعفرانی یعنے زرد رنگ پر آب
بقم ای اشک خونین چشم شہلا سے بہاتا تھا مین نے اسکو چنگ کی طرح آغوش مین لیا مین تو نوازش کرتا تھا
وہ مجھسے جنگ مین تھا اور سیکڑون عنبر زنجیر رنگ جو موے معنبر ہین مشک زلف سے پانون پر بکھرے
ہوے تھے یعنے موے مسلسل زلف دراز کے پانون تک تھے مین نے کہا کہ مین تیری صورت سے عشق
مین آشفتہ تر تیرے بالون سے ہون اور ہر رات تیرے گیسو کی یاد مین میری آنکھین ثریا ٹپکتی یعنے
اشک ریزی کرتی ہین خم ایک بکر مریم سیرت ہی جو بے شوہر کے زائیدہ ہوئین اور اس خم کا جو جام زر ہی
وہ مہد مسیح مریم کی ہی پس مسیح مریم شراب اور جام زر کہ عبارت آفتاب سے ہی مہد اسکا پس مسیح مریم کی
جنس سے خون دل مریم کا کہ اس سے بھی شراب مراد ہی کیسا پاے ترسا مین کہ ترسا بھی پیالہ سے مراد ہی بیٹا
ہوا ہی یا گفتہ ترسا اس سبب سے کہ اونڈیلنے کیوقت پیالہ صراحی کے نیچے ہوتا ہی جام بیشک عیسی ہی جس سے
مردے زندہ ہوتے ہین بلکہ واسطے قوت جسم و جان کے مرغ گلی حضرت عیسیٰ کا ہی کہ اسکے منہ سے یاقوت حمرا

ریختہ

ای شراب سرخ ٹپتی ہی مرغ گلی وہی شیشہ مصنوعی حضرت عیسیؑ کہ مراد صراحی سے ہی آئین سے اوپر کے شعر مین
بجای بکر نیست کے جو بمعنی زن شوہر نادیدہ کے ہی بکر نیست لکاف عجمی متن مطبوعہ مین لکھا ہی مگر محشی
نے نہ معنے اسکے لکھے نہ کوئی ربط اُسکا میری سمجھ مین تو غلطی ہی بادہ اور پیمانہ شمع و پروانہ دمیدم مین دم سینہ
کے لیے کیسا خوب ہی نوازش مین کیسا خوب ایہام ہی عنبر مشک زرد مو گیسو شب خم مریم مسیح مہد جام ترسا یعنی
مرغ گلی سب مراعات النظیر قولہ شکل حباب از روے می چون بر گل رخسار خوے ✤ می آتش و بر فرق او
صد انجہ گویا ریختہ ✤ آن ساغر پروین فشان بر پنج ماہ نو روان ✤ ہر دم شفق را از دہان روز تماشا ریختہ ✤
مایم بر خاک درت سرگشتہ تر از عنبرت ✤ ای آتش باد آورت آب رخ ما ریختہ ✤ بر لالہ آن سنبل نگر در چنگ
زاغی گل نگر ✤ چون من دو صد بلبل نگر بر شوقت آوا ریختہ ✤ خالت بچشم آن کافرست کز چہر آن مردم پرست
یک زنگی آتش پرست آب دولا ریختہ ✤ تو سرو بالا از شکر قفلی نہادہ بر درر ✤ من بیل با لا سیم زر بر شاہ
والا ریختہ ✤ سلطان محمد کز ظفر تیغش گرفتہ بحر و بر ✤ خصم از شبہ بر طشت زر درہاے بیضا ریختہ ✤ اللغات
خوے بواو معدولہ ہندی پسینہ انجہ بروزن بخچہ زر و نقرہ و تنکہ مراد حباب پروین فشان قطرات ریزندہ
پنج ماہ نو انگشتان شفق شراب سرخ روز تماشا روز جشن عنبر مو آتش لب باد سخن ما بمعنی آب آوا بتخفیف
آواز دولا امردناک شکر لب قفل در وندانہا بیل بالا تودہ بسیار بلند شبہ پوتھ مراد مردمک طشت زر رخسار زرد
درہاے بیضا اشک سفید المعنی روے می پر جو حباب ہین وہ ایسے ہین جیسے رخسار گل پر پسینہ اور می ایک
آتش اور حباب اُسکے سر پر گویا سیکڑون انجے اُسپر پڑے ہوے ہین یعنے تنکہ مدور اور وہ ساغر جس سے
پروین ٹپتی ہی یعنے قطرات شراب یا پر رونق ہوتی ہی جو پنج ماہ نو پر روان ہو رہا ہی یعنے پنجہ سے پکڑ پکڑ کے
ایک دوسرے کو دیتے ہین اُسنے جشن کے دن اپنے منھ سے ہر دم شفق ہی اُگلا ایک ہم ہین کہ تیری
خاک در پر تیرے بالون سے سرگشتہ تر بیٹھے ہین اور ای محبوب یہ تیرے آتش ای لب باد آور یعنے گویا وہ
ہین کہ جنھون نے آب آبرو کی بہائی ہی یا اب ہماری دیکھ تو اُس لالہ رخسار کے رخسار پر کیسی زلف
پڑی ہوئی ہی جیسے گل پر سنبل یا ایسا سمجھ کہ زاغ کے پنجہ مین گل اور مجھ جیسے سیکڑون بلبل کو دیکھ جنکی
تیرے شوق مین نالہ و فغان سے آواز اپنے حال سے گر گئی یعنے پڑ گئی ہی خال شہزادہ کافر ہی چہرہ

جسکے ظلمت مخاوق نے زبانی نیابی وہ ایک زنگی آتش پرست ہو جسنے آب دوالا است بہایا جو مردمک چشم ہو یعنے کوئی مردمک ایسی نہیں جو خال کے عشق مین نہ روتی ہو آتش پرست خال کو کہنا اس وجہ سے ہو کہ رخسار اُسکے مثل آتش کے ہین اور اُنپر یہ خال موجود تو سہرو بالا ہو اور شکر یعنے لب سے ذر دانہ دندان پر نقش لگائے ہوئے اور مین نے تو دیکھے تو دست سیم وزر کے شاہ والا پر قربان کردیے اور وہ شاہ والا سا قطان مجید ہو کہ بسبب مددگاری ظفر کے تیغ نے اُسکی بحر و بر کو لیلیا یعنے خشکی و تری سب پر محیط ہو گیا کہ اس رشاک وغم سے دشمن نے اپنے شبہ سے جو مراد مردمک ہین الشت زرامی رخسار زرو پر موتی سفید چو اشک ہین بہا دئے زرد رخسار حباب گل شعر ثالث مین خاک آتش باد آب ارجع عناصر سبب مناسب یکدیگر یا یعنے آب ترجمۃ اللغۃ فردم کا لفظ لا است کے واسطے کیسا خوب ہو اور یک و دو سیاق الاعداد

بالا و الا جیسے اللف ہین شبہ تور متضاد

مطلع ثالث

قولہ ای دست آب ماٹے کیم از پنج دریا ریختہ ۔ تیغت شرارات ستم بر جان اعدا ریختہ ۔ در حلق خشک دشمنان از آتشین آب روان ۔ وز چشمہ نوک سنان زہر مفاجا ریختہ ۔ نصرت چو شمشیر آختہ بر فرق چرخ انداختہ ۔ سوزن زلف بگداختہ از جیب عیسیٰ ریختہ ۔ لطفت بقہرت ضم شدہ دیجنبر بعالم شدہ ۔ احراق دوزخ کم شدہ اوراق طوبیٰ ریختہ ۔ از سم اسپ آراستہ گرد از جہان برخاستہ ۔ خورشید چون مہ کاستہ نورش ز اعضا ریختہ ۔ کلکت تباشیر سر دادہ باہل بحر و بر ۔ تیغت تباشیر ظفر شرقا و غربا ریختہ ۔ آن رومی بزنگی جبین از شام رفتہ سوے چین ۔ در پیش تو در ثمین از مشک سارا ریختہ ۔ اللغات پنج دریا پنج انگشتان باعتبار فیض آتشین آب تیغ سوزندہ نوک در فارسی سر قلم و سر سنان و سر خار و بر آرد و بواو مجہول مفاجا ناگاہ سقوط تا مفاعلۃ کا روا ہی جیسے مدارا محابا نصرت بالفتح مدد تو آختہ آختن سے تلوار تولنا سوزن بالضم معروف جینبر نکلکست شدہ ای رفتہ تباشیر فسلو چین روشنی رومی قلم سخ زنگی جبین بنظر مداد شام دوات چین کاغذ در ثمین در گرانبہا مراد حروف سارا خالص اور یہ لفظ عنبر و مشک کے ساتھ ترکیب پاتا ہی غیر مین المعنی یعنے

اے ممدوح تیرے دست کرم نے اپنے پنج دریائے کہ وہ پانچ انگلیان ہین فیض وسخا مین آبرو سمت بدر کی
کہ وہ مجموع سبع بحار کہلاتے ہین بہادی اور تیری تیغ نے وہ شرارے غضب کے جان اعدا پر ڈالے جنسے
حباب ہی ہوسکا دشمنون کے حلق مین کہ شدت رنج وغم سے خشک ہورہا تھا آتشین آب روان سے جو
تیغ ہے اور چشمہ نوک سنان سے زہر کا گہانی ٹپکا دیا تیغ وسنان کو زہر مین بجہاتے بہی ہین جسوقت تیری
مدد نے تلوار لوی اور آسمان کے سر پہ لگائی اُسکی حرارت وگرمی سے سوزن عیسی کی گل گئی اور جیب عیسی
سے گر پڑی اس شعر مین تلمیح قصہ عیسی علیہ السلام سے ہے کہ جب یہ چوتھے آسمان پر پہونچے حکم الٰہی ہوا دیکھو
کچھ اسباب دنیا سے تو انکے پاس نہین ہے چنانچہ تلاشی کرنے سے ایک سوزن نکلی جسکے سبب اوپر جانے سے
رہ گئے زیادہ نہین بڑہ سکے اے ممدوح تیرا لطف وقہر دونون آمیختہ ہوکے حلقہ فلک مین جو محیط عالم ہے گئے لطف
کے اثر سے سوزش دوزخ کی جاتی رہی اور قہر کی تاثیر سے طوبی پت جھاڑ ہوگیا اس شعر مین از سم اسپ
آراستہ کی جگہ در مت سپہ آراستہ بہی نسخہ ہے مین اسیکو اختیار کرتا ہون کہ اسمین صورت گرد شدید
اُٹھنے کی ہے نہ صرف اسپ اور اسمین فک اضافت بہی نقص ہے یعنے تیری رزم نے جسوقت سپاہ جنگی کو
آراستہ کیا ایسی گرد جہان سے اُٹھی کہ خورشید ماہ کیطرح گھٹ گیا اور لوز اُسکے اعضا کا بٹ گیا چنانچہ کثرت
گرد وغبار سے آفتاب تاریک ہوجاتا ہے کلک نے تیرے تباشیر ہنر کی جملہ بحر وبر کو دی یعنے ہنرمند کردیا
مثلاً مردم آبی جنمین استعداد ہنر کی نہین تہی ہنرمند ہوگئے چنانچہ تیر بناتے ہین اور تباشیر کہ یہ ایک دوا
مقوی دل ودماغ ہے کلک ہی کی قسم سے جو بانس دنگالی ہے اُس سے نکلتی ہے اور تیغ نے تیری روشنی
ظفر کی تمام شرق وغرب مین پھیلادی ہے تیرا رومی زنگی جبین جو مراد قلم سرخ مداد بر روئے ہے شام سے
چین کو گیا یعنے دوات سے کاغذ پر روان ہوا پھر مشک خالص سے تیرے سامنے کیسے کیسے دُر گرانبہا
بکھیرے کہ وہ حروف ہین پس اس شعر مین صفت قلم ودوات سیاہی کاغذ اور تحریر ممدوح کی ہے پہلے شعر
کے دوسرے مصرعہ مین نسخہ مطبوعہ متن مین شرار آب ستم لکھا ہے میری دانست مین شرارات ستم ہے چنانچہ مین نے
ایسا ہی بنالیا ہے دست اور پنج دریا جو پنج انگشت ہین حلق آب روان چشمہ زہر سوزن اور عیسی
احراق اور راح دوزخ طوبی خورشید ماہ نور تباشیر تجنیس رومی زنگی شام چین سب مراعات

قولہ ۔ مہ چو آن زرینہ تیر آویزہا بندد ز قیر ÷ طفلی بود بر روی شیر اندیدہ سودا ریختہ ÷ آن اژدہاے سر سیہ
رقص شدہ بر روے مہ ÷ چون ماہ نو در دست شہ بر صبح شب را ریختہ ÷ ای یوسف خورشید چہر ای آرش
ابرش سپہر ÷ نعل تو مہ بر روے شب در روز غوغا ریختہ ÷ آن کوہ تن دریا پرست کابش بسان آتش است
در معرکہ از زخم دست انجم ز جوزا ریختہ ÷ قصر ترا ہفت آسمان کسرے نشستہ آستان ÷ زد کرد حسرت
بر زبان بر طاق کسرے ریختہ ÷ روح الامین در عصمتت چرخ برین در خدمتت ÷ گرد براق حشمتت
بر اوج ادنی ریختہ ÷ اللغات مہ کاغذ زرینہ تیر قلم آویزہ حروف قیر روغن سیاہ مراد مداد شیر کاغذ
سودا مداد اژدہاے سر سیہ قلم رقص نام شکل کواکب مناسب بہار روے مہ کاغذ ماہ نو قلم صبح کاغذ شب
مداد آرش بالمد نام پہلوان ایرانی لشکر منوچہر سے کہ تیر انداز بے نظیر تھا ایک دفعہ تیر شبنم سے بھر کے وقت
طلوع آفتاب لگایا تھا چالیس کوس گیا تھا ابرش وہ گھوڑا جسکی اعضا پر نقطے مخالف رنگ اعضا کے ہون
غوغا انبوہ و شور مراد جنگ کوہ تن اسپ دریا پرست قطرات عرق ریزی معرکہ بفتح را و ضم آن جا سے
جنگ زخم دست ضرب تازیانہ انجم قطرات جوزا ایک شکل ہی اشکال جنوبی سے اس صورت پر کہ جیسے
کوئی دو کرسیون پر پٹکا باندھے شمشیر سامنے رکھے ہو اور نیز بصورت اسکے کہ دو مرد ننگے پشت سے پشت ملائے
ایک دوسرے سے ہون کہ اسکو توامان بھی کہتے ہین کسرے یعنے کم طاق عمارت خمیدہ روح الامین جبرئیل ع
عصمت پناہ براق مرکب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسپر شب معراج مین سوار ہو کر گئے تھے کہ وہ گدہے
سے بڑا خچر سے چھوٹا تھا حشمت بالکسر شرم و غضب اوج ادنیٰ فلک اول المعنی بہر وصف قلم و تحریر ممدوح کا
ہی کہ جب ماہ پر جو کاغذ ہی تیر زرین قلم کا گوشوارے سیاہی کے لٹکاتا ہی یعنے کچھ تحریر کرتا ہی تو یہ جانا جاتا ہی کہ
یہ قلم ایک طفل ہی کہ اسنے روے شیر پر اپنی آنکھون سے سیاہی بٹوئی ہی پھر وہی مضمون ہی دوسرے پیرایہ
مین کہ قلم کیا ایک اژدہا سیاہ سر ہی باعتبار مداد اور روے ماہ پر کہ وہ کاغذ ہی رقص امی رقص کنندہ اور
ماہ نو کیطرح دست شاہ مین صبح پر شب کو بطور ہار ہی صبح کاغذ شب سیاہی اب التفات ہی کہ ای ممدوح
تو یوسف چہر ہی اور تو وہ آرش ہی کہ تیرا ابرش جسے سپہر ہی سواے تیرے کسیکا مطیع و رام نہین اور اس ابرش یعنے
گھوڑے نے جو مراد نعل سے ہی بروز جنگ وہ قیامت برپا کی کہ ماہ کو روے شب پر ڈالا یعنے دونون گڈمڈ ہو گئے

جیسے کہ قیامت کو ہو جائینگے اس شعر مین بھی برعایت سجع دوسرے مصرعہ مین بجانے شب کے جیسا کہ نسخ مطبوعہ مین لکھا ہی مین مہر کو اچھا جانتا ہون تا رعایت سجع کی کہ اہم ہی فوت نہو تیسرے صفت اسپ کا ہی کہ وہ ایک کوہ تن ہی برعایت جسامت وتنومندی کے دریا پرست بلحاظ عرق ریزی گرم روی سے اور پانی اُسکا ایسا تیز کہ گویا آگ سی ہی جیسا کہ تیز جانور کی صفت مین کہتے ہین کہ اسکا پانی بہت تیز ہی جسوقت معرکہ جنگ گاہ مین زخم دست یعنے ضرب تازیانہ کی کھاتا ہی تو انجم جوزا کے گراتا ہی اور ایک جست مین جنت تک پہونچتا ہی زخم دست یہان بھی ضرب تازیانہ کو ہاتھ مارنا کہتے ہین شعر آیندہ مین صفت قصر ممدوح کی ہی کہ قصر تیرا ایسا عالیشان جسکی ہفت آسمان پوری ایک خشت بھی نہین بلکہ کسرے کم خشت آستان سے کہ جس سے گرد حسرت کی ہردم طاق کسرے پر پڑتی ہی کہ افسوس مین ایسا ہی بلند بنا ہوتا پنجم صفت ممدوح کی ہی کہ روح الامین جو اورون کے عاصم ہین خود تیری عصمت مین ہین اور چرخ برین جو سب پر حاکم ہی خود تیرا چاکر اور تیری خدمت مین اور تیرے براق حشمت کی گرد اوج اولی یعنے فلک اول پر پڑتی ہی اسواسطے کہ حشمت تیری اس سے زیادہ تر عالی درجہ ہی تیر مین ایہام ہی برعایت ماہ کہ عطارد کو بھی کہتے ہین راقص مناسب اژدہا کہ شکل راقص کی اسی اژدہا مین ہی کوہ دریا آب آتش کسرے کسرے تصحیف اور علاوہ اسکے سب مناسبات ومراعات قولہ در شان آیات کرم برخوانتہ انواع نعم ✤ برجانت انوار قدم ایزد تعالی ریختہ ✤ در صحن بارت ہرکران صفہا زدہ موسی وشان ✤ برطور تخت بیگمان نور تجلا ریختہ ✤ ای مہدی آخر زمان باآن کف دریا فشان ✤ آب سلاطین جہان یا بردہ یا ریختہ ✤ از مشتری انگشتری در عنصر خنصر گزین ✤ مہرت چو بر مہر نگین سعد موفا ریختہ ✤ تا یوسف زرین سلب از گرگ سیمابی ذنب ✤ بر صدرہ عودی شب اشک زلیخا ریختہ ✤ باد ملک بیکران تو اوج سما میدان تو ✤ وز قبہ ایوان تو عرش معلا ریختہ ✤ افضل کہ از فرمان او بیرون نشد خاقان اوی آب رخ دیوان او ✤ زین شعر غرا ریختہ ✤ اللغات موسی وشان ای پیغمبران تجلی کی نیا کا بدل الف سے مرداہی مشتری نام ستارہ کہ قاضی فلک ہی عنصر ذات سے مراد ہی خنصر انگشت کوچک تکین بر وزن زمین بکاف تازی نام ایک بادشاہ کا سعد بالفتح نیکبختی ونام بادشاہ موفا یعنی بسیار سلب لباس گرگ سیابی ذنب صبح کاذب صدرہ بالضم سرسینہ وپیراہن سینہ پوش بکران بکاف تازی اسپ اصیل

قبہ بتشدید گنبد آیوان بالکسر صفہ برزگ ریختہ ای ذلیل شدہ المعنی ای ممدوح تیری شان مین آئین
کرم کی اور تیرے خوان پر قسم قسم کی نعمتین اور تیری جان پر نور قدم کے حق جل وعلی سے نازل ہین
تیرے صحن بارگاہ مین موسی دش ہر کنارہ پر صف باندھے کھڑے ہین اور تیرا تخت جو عزت وحرمیت طور کی
رکھتا ہی اُسپر نور تجلیات کے بٹ رہے ہین تو مہدی آخر زمانہ کا ہی جنکا آنا قرب قیامت مین ثابت ہی کہ
تونے اپنے کف دریا سے رونق وآب سلاطین جہان کی کھودی اتنا کوئی کسیکو اُسنے کچھ نہین جانا مشتری
سعد اکبر قاضی فلک جو انگشتری اپنی تیری نذر کرے تو قبول کرے اور تیرے عنصر یعنے ذات شریف کی
جو خنصر ہی اُسمین ڈال لے کسواسطے کہ تیری مہر نے تو مہر تکین پر پوری پوری نیکنامیان جاری کی ہین
تکین نام بادشاہ آب دعا سے تابید ہی کہ جب تک یوسف زرین لباس آفتاب گرگ سیاہی دم آفتاب
سے کہ صبح کاذب ہی صدرہ سیاہ شب پر جو مراد صدرہ سیاہ سے ہی اشک زلیخا کے کہ مراد کواکب سے ہی
بکھیرے پریشان کرے یعنے جبتک مہر وانجم اور صبح کاذب جہان مین رہے تب تک فلک تیرا کیران ہو
ای مخصوص تیری ران کے واسطے اور میدان آسمان کا تیرا جولانگاہ اور تیرے ایوان کے گنبد سے
عرش معلا ریختہ ہو شعر مابعد مین اپنا فخر اور ایک قسم کی خواستگاری ہی یعنے ایک افضل ہی ای خاقانی ایک
مین ہون اُسکا خاقان اُسکے حکم مین رہا کبھی اُس سے عدول نہ کیا اور حال یہ ہی کہ میرے اشعار غرا نے
رونق اُسکے دیوان کی لگاڑ دی اور خراب کردی ادب مانع ہی کہنے کے نہین کہہ سکتا کہ تو بھی حق مین میرے
خاقان کیطرح ہو شان آیات کے واسطے کیسا خوب ہی ایسے ہی خوان ونعم اور جان وقدم موسی طور تجلی
اور مشتری انگشتری عنصر خنصر مہر مہر تجنیس تکین وسعد کہ دونون نام بادشاہون کے ہین اور نیز لفظ سعد
مناسب بمشتری اور یوسف وگرگ وذنب صدرہ زلیخا صبح کاذب کو ذنب گرگ کہنا موافق حدیث
شریف کے ہی چنانچہ فرمایا کانہ ذنب السرحان گویا کہ وہ دم بھیڑیہ کی ہی بیرون مین لفظ بیر بمعنی چاہ اور
زبان مین لفظ ما یعنے آب کیا ہی لطف ہی

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق کہ بادشاہ ہندستان کا تھا

قولہ در بربرہ الیصنم آہوسے نو درچرا خورست ✦ جام طلب کہ بدر را بیخ ہلال در خورست ✦ صبح کاہچو صوفیان

خرقہ سبز صبح بردہ ما این ہمہ آہ سرد ش از بہر پیالۂ زر ہست ؛ زال پلاس پوش را گر ست رگ و پوست ؛
این ہمہ نالہ در رکوع از غم فندق تر ست ؛ بر لب عیسوی نفس مردہ بازار جان ما ؛ با ہمہ آرزو ببک می زندہ
لب تشنہ ترست ؛ طفل دریدہ گوش زار در ستے طلبا بچہ خوار بین ؛ نالہ کنان نوا طلب تا کہ بچنگ ما درست ؛
آہجو ملک مسیح را میل فلک از ان شدہ ؛ کو ستا خمی کہ روز و شب خشت زرش بر سرست ؛ می خور و ترک
زہگیر زانکہ بگرد ہفت خم ؛ خندہ ازان ہمیزند صبح کہ بر سر خور ست ؛ یہ قصیدہ بحر رجز میں ہے ارکان اسکے
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن (اللغات) بر تبل برہ برج حمل حرا بالفتح چریدن سے و بمعنی پرلیسے
چہ خورا آفتاب بدر پیالہ پنج ہلال پنج انگشت در خور بواو معدولہ لائق خرقہ بالکسر گدڑی پیالۂ زر آفتاب
زال پلاس پوش چنگ ما کہ غلاف اسکا موٹے کپڑے سے ہوتا ہے رگ باعتبار تار اور پوست اسپر منڈھا
ہوتا ہے نالہ آواز گریہ رکوع خمیدگی اسکی فندق تر انگشت بربط نام ساز معرب بربت ای سینہ بت کہ یہ ساز
مشابہ بسینہ بت ہے عیسوی نفس باعتبار آواز خر ہندی کھرچ کہ اسکے نیچے تار طنبور وغیرہ بندھے ہوتے ہیں
طفل دریدہ گوش دف نوا توشہ و آواز چنگ ما در مطرب خشت زر آفتاب ہفت خم ہفت فلک خور
آفتاب کنایہ شراب المعنی یعنی اے صنم یہ ایسا وقت ہے کہ برہ کی بغل میں آہو زرچرا آفتاب ہے مطلب
یہ کہ آفتاب حمل میں ہے جو وقت بہار کا ہے اور بہار کے وقت میں میخواری کی بھی کیفیت اور بہار ہے لہذا جام
کا طالب ہوا اسلیے کہ جام بدر ہے اور کیسی خوبی و زیبائی بدر کی ہے کہ جب اسکے گرد میں پانچ ہلال بھی ہوں
کہ وہ پانچ انگلیاں ہیں جنسے جام پکڑتے ہیں کہ اسوقت میں انگلیاں بصورت ہلال خمیدہ کے ہوتی
ہیں بس بدر کے مناسب یہی بات ہے دیکھو تو صبح کو جو صوفیوں کیطرح خرقہ سبز پھاڑتی ہے تشبیہ صبح سے
صرف خرقہ پھاڑنے سے ہے اور سبز کی رعایت برعایت صوفیوں کے اور آہیں سرد بھرتی ہے کہ ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا آتی ہے اسکی ٹھنڈی سانسیں ہیں یہ کیوں ہے خاص پیالۂ زر کیواسطے ہے کہ وہ آفتاب ہے
بمعنی شراب آرزو دیکھو زال پلاس پوش کو جو چنگ ہے موٹے غلاف میں لپٹا بوڑھیوں کے
مثل کپڑا کہ ضعف و لاغری سے فقط رگ و پوست ہی اسمیں رہا ہے جو تار و پوست منڈھا ہوا اسکا ہے
دہرے ہوا ناسے جو رکوع کی صورت ہیں ہیں اسی غم سے تو ہیں کہ کوئی خندق تر اپنی مجکو لگا دے تو نالے اپنے

سنائن کہ مقتضائے بہاریہی ہی تر کی قید فندق کے ساتھ اس سبب سے ہی لرزہ فندق ہو جو نغمات
تر لکالنے کے واسطے کہ ہر فندق نہین لکال سکتی بربط جو عیسی نفس ہی اگرچہ مردہ ہی لیکن ہزار دن جان
کے ساتھ بسبب نغمات جان بخش کے اسکا یہ حال کہ بالکل آرزو مرگ کی بن رہی ہی اور باوجود این ہمہ آرزو
صحبت خر مین زندہ ہی کہ یہ خر کی میخ اسکے آواز کی ہی اور طفل دردیدہ گوش ہی بہ وجہ کہ اسکے دائرہ کے دونون
جو بصورت گوش کے ہی شگاف ہوتا ہی اس طفل کو تو دیکھ کیسے تیا پنچے کھاتا ہی اور نالے کرتا ہی اور
جسوقت تک مادر کے چنگ مین رہتا ہی نوا ہی ڈھونڈھتا ہی اپنے راگ اور فرشتون کے مثل حضرت عیسی
کو رغبت فلک کی کیون ہوئی جو فلک پر چلے گئے ضرور انھون نے فلک کو ایک خم می ایسا سمجھا ہی
کہ جسکے سر پر خشت زر رکھی ہو اور خشت زر آفتاب اکثر خم کو خشت رکھ کے ڈھانکا دیتے ہین بس جب
یہ کیفیت ہی تو شراب خواری کر زہد پرہیزگاری چھوڑ دے اس سبب سے کہ صبح جو گردن خم کے خندہ زن ہی
انھین خمون کی خوشی مین خوش ہی کہ برسر خور ہی ای خورش بر تبرہ تجنیس زاید خور آفتاب دوسرا خور
بمعنی لایق تجنیس تام صبح صوفی خرقہ سبز آہ سرد زال گ اپوست عیسی نفس مردہ زندہ گوش رو تپانچہ
چنگ مادر سب مراعات خور مین کیسا ایہام ہی کہ آفتاب و شراب دونون معنے مین ہی قولہ ہیچو حباب برخیز از سر بادہ
و مبدم ❊ گو چو مدام زین قبل بر سر خون شنا ورست ❊ تا شب دل سیہ رود صبح سفید روے را ❊ بر سپہر طاس
لاجورد از زر سرخ ساغر ست ❊ روز بہیچ مجلسی بلبلہ دم نمیزند ❊ زانکہ دہان بلبلہ بستہ بحکم داورست ❊ دالی
عرصہ جہان سایۂ حق خدایگان ❊ زانکہ چراغ دولتش تا بابد منورست ❊ جا لم طول و عرض ارض
آنکہ دوام ملک او ❊ ہم ز ازل مقدم و ہم ز ابد موخرست ❊ شاہ محمد آنولی عہد خلیفۂ زمان ❊ کو چو امام
چارمین شہر علوم را درست ❊ صفدر عرش آستان آنکہ سرادق فلک ❊ در حرم جلال او زاویۂ محقرست ❊
طائر وہم چون رسد سوے جناب حضرتش ❊ زانکہ ہزار سالہ رہ زان سوے طاق اخضرست ❊ اللغات
مدام شراب قبل بکسر و فتح بانند دو جانب مراد سبب سے شعر بعد مین را بمعنی تبرائے روز ای در رد و بلبلہ
بضم ہر دو با صراحی خم دو اور حسالم ولی عہد مین فک اضافت جائز ہی امام چارم بھی حضرت علی مرتضی بموجب
حدیث شریف انا مدینۃ العلم و علی بابہا فرمایا آنحضرت نے مین شہر علم کا ہون اور علی اسکا دروازہ مراد

یعنی معرب سراپردہ جناب آستانہ درگاہ آنسوائے بالا تر طاق اخضر آسمان المعنی تو حباب کو نہین
دیکھتا کیسا خون یعنے شراب پر ہمیشہ تیرتا ہی نبس یہی سبب تو ہی کہ وعیدم تجکو جتاتا ہی کہ خبردار حریف بادہ کے
مست اللہ اور علی، دونو میری طرح ہر وقت اسکے سر پر بیٹھا رہ اور تیر اگر آوز یہ جو طاس لاجورد پر زنگ فلک
ہی ساغر زرین رکھا ہوا ہی یعنے آفتاب کچھ جانا کس غرض سے ہی یہ ہی کہ شب دل سیاہ کی سیاہی صبح
سفید رو سے جاتی رہی یہ آگہی کا صبح سفید رو کی روسفیدی کے واسطے ہی لیکن وہان مین کوئی مجلس
ایسی نہین ہی جسمین صراحی دم زنی کرسکے اور اسکا قلقل سننے مین آئے اس سبب سے کہ وہ بھی
صراحی کا حکم داور سے بسعنہ ہی دم نہین مار سکتی الغرض یہ اشعار سب ذکر بہار و لوازم میخوشی مین تھے
اور شعر ہذا گریز مدح مین کہ آئندہ ہی یعنے وہ داور دالی میدان جہان کا ہی اور سایہ حق و خدا ایگان
اس سبب سے کہ چراغ اسکی دولت کا ابد تک روشن ہی بخلاف اور والیون اور خدایگان کے
اور مالک طول و عرض زمین کا اور ایسا مالک کہ صاحب ملک دوام کا جو ازل سے بھی مقدم ہی
جس کی تعریف ہی لا ابتدا لہ اور ابد سے موخر کہ اسکی صفت لا انتہا لہ ہی الحاصل مقدم سے مقدم موخر سے موخر
اور منقول ہی کہ جو بادشاہ عادل باذل رعایا پرور صاحب ایمان ہین عالم آخرت مین بھی بادشاہ ہونگے
اور نام اسکا شاہ محمد ہی اور خلیفہ زمانہ کا ولیعہد خلیفہ وہ ہی جو مثل امام چہارم کے کہ شیر خدا علی مرتضی
ہین شہر علوم کا دروازہ اور وہ ایسا صفدر عالیشان عرش آستان ہی جسکے حرم جلال و بزرگی کے یہ
سراپردے فلک کے باوجود ہمہ وسعت و فسحت ایک حقیر سے گوشے ہین طائر وہم کا تو اسی طاق اخضر آسمان
تک پہونچتا ہی اور اسکی بارگاہ کا آستانہ ہزار برس کی راہ اس سے اودھر ہی پھر طائر وہم اس کی بارگاہ تک
کب پہونچ سکتا ہی مصرع دم مین لفظ دم کہ بمعنی خون کے ہی برعایت لفظ خون کیسا مناسب ایسے ہی بدام کہ
ایہام حباب شب و راز سر بادہ اور راز سر خون کہ بادہ بھی سرخ ہوتی ہی کیا لطف بعد کے شعر مین سیاہ
و سفید لاجورد سرخ رو و سر طاس و ساغر شب و صبح کیسے مناسب بلبلہ کا دہان بستہ کیا ہی بلیغ کہ
دہان بستہ ہونا بھی ہی و نیز بمعنی خاموش طول عرض ارض ازل ابد مقدم موخر سب متضاد و سرادق
حرم زاویہ جناب حضرت طاق اخضر جملہ مناسبات و مراعات بلیغ و فصیح قولہ ایکہ کمینہ ادہمت مفتی جان

ملت مست ٭ و یکہ کہینہ چاکرت مالک ہفت کشور ست ٭ شش جہت وسہ بعد را چو تو سزا و یک خلعت ٭
تا کہ بزیر گنبد پدر جنبش چار مادر ست ٭ بحر سخاوت ترا قلہ قبہ حباب ٭ از سر موج اوج این ہفت محیط
برتر ست ٭ ہست میان معرکہ تیغ تو تیر آسمان ٭ زانکہ بہر کجا رسد منزل او دو پیکر ست ٭
سیف تو شد تموز کین پاسج تست تیر مہ ٭ زانکہ کمان چرخ از و گوشہ نشین و مضطر ست ٭ تیر زسہم
تیر تو تاب گرفتہ در کمان ٭ از پی آتش این زمان میل بسوے آذر ست ٭ روے زمین چو تیر شد
راست بہ پیش کاکت تو ٭ جز کژی کہ در کمان ابروے طاق دلبر ست ٭ اللغات چار ملت
ملت محمد مصطفی و عیسی و موسی و داود علیہم السلام کشور سالوان حصہ ربع مسکون کا شش جہت
شرق غرب جنوب شمال تحت فوق سہ بعد طول عرض عمق پدر یعنی آسمان چار مادر اربع عناصر قلہ سر کوہ
قبہ گنبد ہفت محیط ہفت آسمان و ہفت دریا تیر حرف جر و جنگل تیر معروف و عطارد دو پیکر مراد ف جوزا
کہ خانہ عطارد کا ہی یہان مراد زخم دو پارہ سے ہی سیف نوعی از شمشیر و ر از تموز نام اول ماہ تابستان
و سخت گرمی پاسج بکسر سین مہملہ و جیم ابجد تیر پیکان دار اور وہ تیر جسپر پادشاہ اپنا نام لکھدین و بجیم فارسی
نیز تیر ماہ ہندی ساون کمان چرخ برج قوس سہم بیم و تیر تاب پیچید گی کمان وہی برج قوس اور یہ خانہ
وبال عطارد کا ہی آذر بضم و فتح ذال منقوطہ آتش و نیز نام نہم ماہ شمسی کہ اس مہینہ مین آفتاب برج
قوس مین ہوتا ہی اور جب عطارد قوس مین جاتا ہی آذر ماہ شروع ہوتا ہی آور آتش سے تیر کو سیدھا
کرتے ہین کژی خم المعنی ای ممدوح مفتی جو چار ملت کا ہی تیری تشرع اور دین پروری کا ادنی مداح ہی
اور ادنی چاکر تیرا وہ ہی جو مالک ہفت کشور کا ہی شش جہت جو تمام عالم ہی اور ابعاد ثلاثہ طول عرض
عمق مین کہ ان سے کوئی مخلوق خالی نہین تجسا فرزند صالح کوئی پیدا نہین ہوا نہو جب سے اور جبتک کہ
ان نو آبا ے علوی کے نیچے جنبش ان چار مادر یعنے اربع عناصر کی ہی جسنے ہر شی مخلوق ہوئی ہی اور
ہوتی ہی تیرے دریاے سخاوت کا ادنی حباب ایسا عالی مرتبہ ہی جسکے گنبد کا سر قلہ اس ہفت محیط
یعنے ہفت سمندر کی اوج موج سے بالا تر ہی نسخہ مطبوعہ مین ہفت محیط کے معنے صرف ہفت آسمان
لکھے ہین میری دانست مین یہان آسمانون سے کچھ مناسبت نہین ہی بلکہ ہفت دریا جنکو یہان ہی کے

محاورہ مین سات سمندر کہتے ہین اور بحقیقت سمندر سات دریا ہین بھی جنیسا کہ قرآن مجید مین
ہی سبعۃ ابحر اور بعض سمندر کا مشہور بھی ہی کہ اُس سے سخاوت کی تشبیہ کرتے ہین تو آسمان سے علاوہ
اسکے حباب موج وغیرہ الفاظ اسکے مناسب ہین یعنے ادنی حباب تیرے بحر سخاوت کا ایسا ہی کہ اسکو
اُونچی اونچی موجین سمندر کی کہین پاتین تیغ تیری جنگ گاہ مین ایک آسمانی تیر ہی جو خطا نہیں کرتا
اس سبب سے کہ جہان کہین وہ بھونکتی ہی اُسکا گھر دو پیکر ہی ہی جیسے تیر کا گھر جو عطارد ہی دو پیکر
ہی ہی جوزا مطلب یہ کہ جسپر پڑتی ہی دو ٹکڑے ہی کرتی ہی سیف تیری بنظر حدت و حرارت کے کہ تیغ
کو اکثر شرربار و آتش انگیز سے موصوف کرتے ہین ایسی گرمی و حرارت رکھتی ہی کہ اُسکو کینہ کا تموز
کہین جو اول مہینہ گرمی کا ہی اور پانچ کو تیرے تیرماہ جو ساون کو کہتے ہین کہ اسمین سخت بارش ہوتی
ہی جس سے کمان چرخ نے بھی جو برج قوس ہی گوشہ پکڑا ہی اور مضطر ہی گوشہ پکڑنا کمان کا ظاہر کہ
گوشہ اُسمین ہوتا ہی اور مضطر اس سبب سے کہ کمان برسات مین خراب ہو جاتی ہی پس جب پانچ اسکا
تیرماہ یعنے شدت برسات کا مہینہ ہی تو کمان چرخ گوشہ نشین و مضطر کیون نہو تیر یعنے عطارد نے
تیرے تیر کے سہم و خوف سے اپنی کمان مین جو برج قوس ہی بل و پیچیدگی اُٹھائی اسواسطے کہ قوس خانہ
وبال عطارد کا ہی لہذا اپنے بل نکل جانے کے واسطے اُسکو رغبت آگ کیطرف ہی جیسا کہ آگ پر لکڑی کے
بل نکالتے ہین اور آگ مراد برج قوس سے جسکو آذرماہ کہتے ہین کہ نوان مہینہ سال شمسی سے ہی
اور آفتاب اس مہینہ مین برج قوس مین ہوتا ہی اور زمان شدت گرما اور عطارد جب اس برج مین
جاتا ہی آذرماہ شروع ہوتا ہی یعنے تیر فلک کا تیرے تیر کے خوف سے صد ہا پیچتاب مین پڑا ہی ساری
روے زمین یعنے تمامی اہل زمین تیر کیطرح تیرے قلم کے سامنے سیدھے تنگا ہو گئے کسی مین کوئی
کجی نرہی جو حکم وہ لکھتا ہی سب اُسکے مطیع و منقاد ہین البتہ اب جو کجی ہی تو طاق ابروے دلبر مین
ہی اور کہین نہین ہی کہ اسمین ہونا ہی چاہیے پہلے شعر مین صنعت ترصیع ہی چار و ہفت سیاقۃ الاعداد
ایسے ہی شعر بعد مین شش سہ یک نہ چار خلقت پدر مادر بحر حباب موج ہفت محیط پیر تیر مین
لفظ بہ بمعنی مثل مشعر بہ ایہام و لفظ تیر برعایت بحر اور تیغ و تیر آسمان منزل دو پیکر اور سیف

وتیر تمبو نوہ تیرماہ کمان وحیرخ کیسہ جیلی کمان کو کہتے ہین منہدی ڈول گوشہ سہم مین ایہام تاب آتش آذرماہ
زانست گجی طاق ابرو دلبر سب صنائع بدائع سے ہین قولہ خنجر اگر بجنگ تو نا سے زنست جان ربائ
بر سر نیزہ خصم تو راقص و کام اژدر ست ٭ خشک لبے کہ سرکشد از خط حاکم تو دمی ٭ چہرۂ زرد او سیہ چون سرخامہ
خوشتر ست ٭ در بر بحر کف تو زنگی زرد جامہ را ٭ سہ ختنی مہ لقا جانب روم رہبر ست ٭ بر سر دشمنان
تو کاسۂ لعل و خوان زر ٭ دیدۂ خون گرفتہ سرخ گونہ زرد سے اصفر است ٭ گرد نہنگ نیلگون حلقہ زدند
ماہیان ٭ قلزم پنج شاخ را قطرۂ آب در بر ست ٭ بر سر طاس سیگون یک شبہ داشت خصم تو ٭
وان شبہ ہر شب از عنا کان ہزار گوہر ست ٭ اللغات جنگ ساز و چنگل نا سے گلو دنی راقص
شکل شمالی و رقص کنندہ اژدر اژدہا و تیغ و مار فلک بر لعل و چنگل کہف دست او رجیا کب دریا زنگی
زرد جامہ قلم زرد با مداد و سہ ختنی مراد از سہ انگشت سرخ روم کاغذ سفید گونہ رنگ و رخسار بہر دو
معنی مناسب اصفر زرد و نہنگ نیلگون شمشیر ماہیان جوہر شمشیر قلزم پنج شاخ دست فیاض ممدوح
قطرہ آب تیغ بر بمعنی کنار و طاس سیگون ماہ و چشم سفید شبہ سنگ سیاہ کنایہ از مردمک عنا رنج گوہر اشک
المعنی یعنے ای ممدوح خنجر تیرے جنگ مین بدین صفت موصوف ہی کہ جسکو نا سے زن وجان ربا کہین
کہ فی الواقع وہ ایسا ہی ہی اور نیزہ تیرا ایسا ہی جیسے اژدرای یا مار فلک اور خصم ایسا جیسے اسمین راقص
کہ اس اژدر کے دہن مین رقص کر رہا ہی یعنے نیزہ مین چھدا ہوا راقص کیطرح گھومتا ہی جو خشک لب کہ
تیرے خط فرمان سے دم بھر کو سرکشی کرے اور حکم کو نمانے اسکا چہرہ زرد اور مانند سر قلم کے سیاہ ہی
اچھا خشک لب اور زرد چہرہ پہلے سے کہنا بطر تشاوم کے ہی کہ آخر یہ صفت مرنے سے اسمین پیدا ہوگی
مثل مین قتل مبتلا ہکے ہی تیری کف جو ایک بحر نوال ہی اور اسکی بغل مین ایک زنگی زرد جامہ کہ وہ قلم ہی ہی اور
زنگی باعتبار مداد اس زنگی کے تین ختنی ای باشندے ختن کے سرخ و سپید و مہ لقا روم کے جانب راہبر ہین
روم کاغذ سفید اور ختنی سہ انگشت جنسے گرفت خامہ کی ہی یہ صفت ممدوح کے قلم و کاغذ و تحریر کی ہی
تیرے دشمن ایسی خواری خرابی مین گرفتار ہین کہ انکے سر پر کاسے لعل و خوان زر کے رکھے ہین کاسہ
لعل انکی آنکھین خون گرفتہ کہ کسی وقت خون انکو نہین چھوڑتا گویا خون مین منڈھ گئی ہین مارے غم کے

خون روتے روتے اور رخسار و رنگ چہرہ کا زرد ہی اُنکے خور رو تو تن کے یہی کا ہے اور خوان ہین جو
سر پر میلے پھرتے ہین گویا یہی روزی اُنکی ہی تیر مثل تیغ کیا ایک نہنگ ہی مردم خوار اور نیلگون با عتبار
اصالت آہن کے جسکے گرد مچھلیان حلقہ زن ہین کہ وہ جوہر اُسکے ہین تیرے قلزم پنج شاخ ہین کہ
کف دست ہی با عتبار پنج انگشت کے ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے ایک قطرہ آب اُسکی بغل مین ہو قطرہ
آب با عتبار نہایت صفائی اور بے آمیزش کے خاک وغیرہ سے محفوظ اور اسے مرجع خصم تراجا نیس
خواہ دنا دار ہی ایک طاس سیگون اور اُسپر ایک شبہ سیاہ رنگ جس سے چشم سفید اور مردم سیاہ
مراد ہی رکھتا تھا سو اُس شبہ کا یہ حال کہ مارے رنج کے کان ہزار ون گوہر کی ہو رہا ہی رات بھر
اشکباری کرتا ہی نا سے زن اور جا نر با ہین برعایت جنگ اور رقص واژدرین کیسے ایہام ہین
لب اور سر اور چہرہ ایسے ہی زرد و سیاہ سب مناسب اور بلحاظ لفظ خشک کے خوشتر مین لفظ تر
متضاد بحر و بر بھی متضاد اور زبر مین بھی بلحاظ معنی جنگل کے ایہام علی ہذا لقیاس مین بمعنے جھاگ زنگی ختنی
روم مین بھی تضاد کاسہ خوان لعل زرد بیضہ زرد خون سرخ اصفر گونہ سب مین مراعات معنی یکدیگر نہنگ
ماہیان قلزم قطرہ آب شبہ گوہر کان شبہ شب بمناسبت دریا **قولہ** روز مصاف خنجرت لالہ فروز گنبد نا ست
گاہ طواف دلدلت بر سر کوہ صرصر ست ٭ کوہ مگو اگرچہ او سنب در آب افگند ٭ ماہی چرخ خوان کہ او
منزل سعد اکبر ست ٭ شیر بدور حکم تو غاشیہ دار روبہ است ٭ باز بعہد عدل تو دانہ کش کبوتر ست ٭
کار زمانہ قلب شد از کف تو کہ این زمان ٭ بحر غناست مفلسی آنکہ گدا تو نگر ست ٭ طاق تو گفت عرش
را کز تو بسے فروترم ٭ گفت کہ خاک پاے تو با سر من برابر ست ٭ **اللغات** لالہ خون گنبد نا سبز طواف
گردش سنب سم ماہی چرخ برج حوت خانہ مشتری غاشیہ دار خدمتگار و غلام دانہ کش دانہ لانے والا
قلب بدلنا طاق محراب **المعنی** یعنے خنجر زہر آب دادہ تیرا اگرچہ گنبد نا سبز ہی مگر لڑائی کے دن لالہ
افروز بسبب خونریزی کے اور دلدل تیرا اگرچہ جسامت و تنومندی مین کوہ ہی لیکن کاوہ کے وقت مثل
آندھی سر کوہ کے ایسا تیز قدم و سبکرو پھر کتے ہین کہ تو اُسکو کوہ مت کہ جیسا کہ اوپر کے شعر مین کوہ کہا
ہی اگرچہ وہ گھوڑا مصاف کے وقت سنگ در آب افگن ہی یعنے صاحب تمکن و استقلال اپنی جگہ سے

نہ ملنے والا اگر نہین ہا ہی چرخ یعنی برج حوت کہ جو خانہ مشتری سعد اکبر کا ہی کہ عبارت ممدوح سے ہی اس شعر مین
عجیب حال ہی نسخہ مطبوعہ مین سنب در آب افگند لکھا ہی اور محشی نے صرف سنب کے نیچے سم
لکھدیا ہی اور کچھ نہین لکھا مین اسکو سنگ در آب افگند جانتا ہون اور معنی وہ جو اوپر لکھے گئے
چنانچہ حضرت نظامی رح نے فرمایا ہی ع چہ کوہ افگنم سنگ خود را در آب ٭ تیرا وہ حکم نافذ ہی جسکے دور
مین ہا شیر غاشیہ بردار اور غلام و سائیس روباہ کا ہی کہ غاشیہ لیکر ساتھ ساتھ دوڑتا ہی میری دانست
مین تبغائر فرضی غاشیہ پوست جسم شیر علحدہ و شیر بذات خود علیحدہ کہ اسی غاشیہ پر جو شیر پر ہی سوار
ہوتی ہی اور اسکو جہان چاہتی ہی بچھاتی لیٹتی ہی کہ یہ سوار ہونا اور بیٹھنا لیٹنا اسکا سب جسم شیر پر
ہی ایسا شیر اسکا مطیع ہی اور باز اسکے عہد مین مزدور دانہ ڈھونڈنے والا کبوتر کا تیرے دست سخاو فیض
سے زمانہ کا حال پلٹ گیا چنانچہ یہ حال ہی کہ مفلسی تو بحر غنا ہوگئی اور حرص جو کبھی سیر نہین ہوتی
گدا تھی تو تونگر ہوگئی ایسا کچھ اسکے عطا و سخا سے حاصل کیا تیرے طاق محراب نے عرش سے کہا مین
تجھسے فروتر ہون کہا ایسا فروتر ہی کہ خاک تیرے پانون کی میرے سر کے برابر ہی لالہ گندنا کوہ صرصر
سنگ آب شیر و روباہ و دانہ و کبوتر مفلسی و غنا و گدا و توانگر سب مناسب و متضاد قولہ تا کہ سپہر آبگون
لاف غلامے تو زد ٭ از سر حسرت آتشے بر سر شاہ خاور ست ٭ بکر گران بہاے من عقد در بیست یکشبہ ٭
با تو نکاح کردنش زانکہ بغمزہ دلبر ست ٭ سرو قدان حسن را بر لب جوے دلبری ٭ تا کہ نبات سبز شان
رستہ بگرد شکر ست ٭ باد چو عمر روز و شب دلبر ملک و در برت ٭ کائتہ ابقای تو تا دم صور الوبرست ٭
دل چو تراشہ پارہ باد ار نہ چو ذرہ بمہر تست ٭ سینہ چو مہ دو نیم باد ار نہ ز مہر تو بر ست ٭ اللغات
تاکہ مین تا ابتدائیہ ہی شاہ خاور آفتاب گران بہا گران بکسر ضد ارزان یکشبہ ای در یک شب گفتہ ام
نبات خط دم صور قیامت تراشہ ریزہ زر بر بمعنی کشادہ المعنی جب سے اس سپہر آبگون نے دعوے
تیری غلامی کا کیا ہی اس حسرت سے شاہ خاور جو آفتاب ہی ایسا جل رہا ہی کہ اسکے سر پر آگ لگی
ہوئی ہی بکر یعنی یہ سخن جو کسیکا کہا ہوا نہین ہی نکوئی اسکا شوہر ابتک ہوا ایک گران قیمت موتیون
کی لڑی ہی میری ایک رات کی پروئی ہوئی اسکا عقد مین نے تیرے ساتھ کیا اور تجھسے نا مردی تو

جو کہ دنیتہ خوشی کا ہی کہ بادشاہ کو خلیفہ سے خطاب آیا ہی لہذا لفظ جام کا لائے این عروسی صبح کی کہ
بڑی مہر آور ہی نگل کیطرح بیدہن کھلا کے ہنستی اور عجب تر یہ کہ باوصف بیدہنی کے خندہ زنی اور
مارے خوشی کے ایسی خندان ہوئی کہ اشرفی زر کی کہ آفتاب ہی منھ سے نکل پڑی اور ظاہر کرتا ہے
ہنسنے سے منھ کی چیز نکل پڑتی ہی رات مین آسمان ایک چتر مروارید بن رہا تھا اور آفتاب کنارہ کش
تھا اور پھر یہ باز زرین ہر کہ آفتاب ہی ہی اس چتر مروارید کیطرف اڑ گیا اسکی یہ وجہ ہی کہ مرغ صبح کو اس
کی یاد مین نالہ سے دم بھر کو چین و آرام نہ تھا اُسیکے اثر نے اسکو پھر بلا لیا یہ سب خیالات شاعری ہین
آرامش مین شین مصدری ہی ماقبل اسکے فتح بھی روا ہی اور دہ باتین کہ صدق و سداد کے ساتھ
پہلی ہی ملاقات مین صبح دومی یعنے صبح صادق اور ماہ مین ہوئین اول پیغام اُن مقالات کا یہ تھا
جو شعر آئیندہ مین ہی کہ رات جسوقت کہ شاہ زرین چتر مشرق کو لباس آل عباسی کہ سیاہ ہوتا ہی پہونچا
جانب شام سے یعنے شام ہوئی اور آفتاب نے لباس سیاہ پہنا جو شب ہی زحل مشتری سے کہتا
تھا کہ اندونون کے قرب کو بھی قران السعدین کہتے ہین کہ جب بیعت نامہ خسرو کا کہ مراد عریضہ سے ہی جو پیش تخت
خلیفہ کے پیش ہوا تو خلیفہ نے اسکا بہت اکرام کیا اور جب خلیفہ اُسکے مضمون سے واقف ہوا کہ خدا
ہفت اقلیم پر جو اُسکی جاگیر ہین اسکا فرمان جاری رکھے تو یہ فرمان اُس امام دین کا ہوا اس شعر کا
دوسرا مصرعہ دعائیہ ہی اور بیان فرمان امام دین کا آئیندہ شعر مین ایہام برعایت لفظ تیغ کہ بمعنی
سپر کے بھی ہی لفظ مہر اور کیسا خوب ہی کہ صبح مہر یعنے آفتاب کی لانیوالی بھی ہی مرغ صبح مین کیسی خوبی
ہی کہ بلبل و صبح دونون معنی مین ہو سکتا ہی دم کا لفظ صبح کیواسطے مناسب ملاقات و مقالات نوعی
تجنیس اول دوم نخست صدق واسطے صبح کے آل مین ایہام ہی کہ رنگ سرخ و اولاد ایسے ہی عباسی
رنگ و اولاد حضرت عباس قولہ سریر از فرق جمشیدش بساط از تاج خورشیدش * علم اقبال جاویدش
لقب سلطان ایامش * دو صاحب ثلث و ثمنش دو حاجب غز و تمکینش * دو نائب عدل و احسانش
دو کاتب فکر و الہامش * فراز کائنات آنجا نہ الوان قدرش را * کہ نتواند مساحت کرد بال مرغ اوہامش
وزیر مملکت شہ را ز حضرت مرحمت این شد * کہ بر منشور بر و بحر جاری باد اقلامش * ز رسم خاص خسرو را

زواہب این خطاب آمد ٭ کہ زلف عارض مہ باد تحریرات ارقامش ٭ برای مطبخ جاہش امام الملک تعیین کرد ٭ کہ نقد ہر دو عالم باد ربع عشر انعامش ٭ اللغات علم نشان صاحب وزیر حاجب دربان مساحت بکسر پیمایش مطبخ باورچیخانہ تعیین مقرر المعنی آب شعارہ مدح مین امام کی ہین یعنے وہ امام ایسا ہی جسکا تخت فرق جمشید ہو گیا یعنے اُسکے سر پر بیٹھنے والا اور ایسا عالی قدر کہ تاج خورشید اُسکا بساط ہی اور اقبال جاوید اُسکا نشان یعنے جہان نشان اُسکا دیکھا جان لیا کہ اقبال جاوید آتا ہی اور لقب اُسکا سلطان ایام ملت و دین یہی اُسکے دو وزیر ہین اور عزت و تمکین اُسکے دربان عدل و احسان یہ دونون نائب اور فکر و الہام کاتب یعنے جو کچھ لکھتا ہی الہام سے لکھتا ہی قضا و قدر کو حکم ہی کہ اُسکے ایوان قدر کو وہان لیجاو کہ جہان حد بلندی کائنات کی ہی جسکی باز و مرغ وہم کے پیمایش نہ کر سکین یعنے ایسا بلند قدر کرو جو وہم مین نہ آئے پس اس بادشاہ کی بارگاہ سے اس وزیر مملکت کو یہ بات بخشی گئی کہ اسکا قلم فرمان بحر و بر پر جاری رہے پھر کہتے ہین یہ خاص دبیر خسرو کا ہی اسلیے اُسکے واہب سے یہ خطاب آیا کہ وہ زلف جو عارض ماہ پر ہی تیرے رقمون کی تحریرات سے ہو یعنے اہ تک تیری تحریرات ہو جلین اور امام الملک نے واسطے خرچ باورچیخانہ اسکی جاہ کے ایسا مقرر کیا کہ نقد دونون عالم کا جسکے انعام کے عشر کا ایک ربع ہی یعنے دسوین حصہ کا چوتھا حصہ پہلا شعر صنعت ترصیع مین ہی ایسے ہی دوسرا قولہ امیر المومنین فرمود تا ہر جمعہ بر منبر ٭ بہفت اقلیم میخوانند شاہنشاہ اسلامش ٭ زہے رستم کمان جمشید آرش تیر بہرامے ٭ کہ پیش تیغ او چوبین نماید خنجر سامش ٭ باستقبال فرمانیکہ از پیش امام آمد ٭ برہنہ پا و سر کردہ چو ایمان شد ز اسلامش ٭ خلایق پیش و پس پویان ملایک ذکر حق گویان ٭ ز جزع شہ شدہ غلطان گہر بر نقرہ خامش ٭ گہ از شکر و ثنای حق شکر میریخت یاقوتش ٭ گہی بر لعل میبارید مروارید بادامش ٭
اللغات منبر آلہ بلندی میخوانند کہتے رہین آرش نام پہلوان تیر انداز ایسے ہی بہرام اور سام زر اسلام مین زر سیم ہی جزع بالفتح و بالکسر مہرہ سیاہ و سفید مشابہ بچشم شکر کلام شیرین یاقوت لب لعل لب مروارید اشک بادام چشم المعنی اور امیر المومنین نے حکم دیا کہ ہر جمعہ منبر پر ہفت اقلیم مین اُسکو شہنشاہ اسلام کے ساتھ پکارین یعنے خطبہ اُسکے نام پڑھا جائے شعر بعد اسکی مدح مین ہی کہ یہ بھی عجب

جمشید رستم کمان ہی اور بہرام آرش تیر تخصیص انہ دونون کی تیر و کمان سے بدینوجہ کہ رستم نے تیر شغاد پر چلایا اُسنے درخت کی آڑ پکڑی تیر درخت سے پار ہوا اور شغاد درخت مین چہد کے رہگیا ایسے ہی ایک گور کو ایک شیر دبوچے ہوئے تھا بہرام نے تیر مارا اُس سے بھی دونون چہد کے رہگئے تھے آرش تیر اس سبب سے کہ اسکا تیر چالیس کوس گیا تھا تینون امر عجیب و غریب ہوئے تھے اور کمان رستم قوس قزح کو بھی کہتے ہین اور ایسا تیغ زن جسکی تیغ کے سامنے خنجر سام کا چوبین ہی جو کسیکو کاٹ نہین سکتا واضح ہو کہ تیغ تلوار و خنجر اور چھری وغیرہ سب معنون مین ہی تا خنجر سے تشبیہ ہو سکے آیندہ دوسرا بیان ہی یعنے جب یہ فرمان امام کے پاس سے آیا تو اسکے استقبال کے واسطے برعایت اپنے اسلام کے سر و پا برہنہ مثل ایمان کے گیا ایمان کو سر و پا برہنہ کہنا موافق حدیث کے ہی کہ فرمایا ایمان برہنہ ہی اور لباس اسکا تقوی آور اس حال سے گیا کہ مخلوق آگے پیچھے دوڑتی جاتی تھی فرشتے ذکر حق کر رہے تھے اور بادشاہ کی آنکھون سے خوشی کے مارے یاد جاہ جال سے گہر نقرہ خالص پر جاری تھے یعنے اشک رخسار سفید رنگ پر کبھی شکر و ثناے حق سے اُسکے یاقوت ای لب شکر بُو تے تھے کہ مراد کلام شیرین سے ہی کبھی رخسار لعل پر بادام اُسکے مروارید بکھیرتے تھے کہ عبارت اشک چشم سے ہی اور رخسار سے زرد ہے مین لفظ زہ کیسا مناسب بکمان رستم جمشید آرش بہرام اور لفظ چوبین سے بہرام چوبین کہ یہ بھی ایک پہلوان تھا اور سام اور علی ہذا کمان تیر تیغ تیر سب مناسبات آور نیز اس شعر مین صنعت ترصیع اور ممدوح کو ایمان سے تشبیہ دینا کیسا لطف مبالغہ ہی اور لفظ اسلام مناسب اسکے شکر و شکر تصحیف گہر یاقوت لعل مروارید بادام سب مراعات قولہ چو شہ پوشید خلعت را برنگ مردم دیدہ ✤ میان روز میدیدیم شب را بامہ تامش ✤ فلک را دیدم آن ساعت بشہ دامن درست زر ✤ نثار افشان بہر جانب روان در زیر اعلامش ✤ زآئینہا کہ شد بستہ ندیدم یکسر موئے ✤ سر ہر قبہ را فرقم ز ہفتم طاق و نہ بامش ✤ حسود ملک را دیدم زرد روے غم لیس افتادہ ✤ پریشان حال و شوریدہ چو گیسوے دلارامش ✤ کف شہ پنج دریاے در و یک قطرۂ آبی ✤ کہ حلق خشک خصمان را ببایدشست ناکامش ✤ مرج مریخ زان بر جست کہ خورشید الوزرا ✤ تشبیہ کرد با چتر سفید آل بہرامش ✤ محمد شاہ بن تغلق کہ چون بر تخت حکم آید ✤ کند

الہام ربانی زراز غیب انماش ہد اللغات شب جامہ سیاہ ماہ تمام سلطان محمد ہے دامن نہ فلک درست اشرفی مراد کواکب اعلام نشانہا سے شاہ آئین بندی وہ آرائش کہ ہنگام مرور سواری پادشاہ کوچہ بازار کی منڈیرون اور چھتون پر ہر قسم کا کپڑا عمدہ رنگ برنگ ڈالکے کرتے ہین پنج دریا پنج انگشت سرخ شرمندہ آل بہرام سلطان محمد ہو مناسب نزع المعنی جب شاہ نے وہ خلعت سیاہ کہ مثل مردم دیدہ کے مایہ بصارت تھا پہنا تو عجب کیفیت تھی کہ ہم دن مین شب کو مع ماہ کامل دیکھتے تھے بس شب خلعت اور ماہ تمام ممدوح اور فلک کا یہ حال کہ دونون دامن مین اشرفیان نثار کی بھرے اسکے جھنڈون کے تلے نثار کرتا ہوا ہر طرف رواں تھا نہ دامن اور فلک مین تغائر اعتباری ہی اشرفیان کواکب اور یہ مضمون مال فلک سے ظاہر اور جو جو آئین بندیان اور آرائشین شہر کے کوچہ و بازار مین ہوئین انکا کیا بیان ادنی یہ کہ مین نے سر ہر گنبد مین جو جزو اسکا تھا اور ہفتم آسمان اور اسکے بام مین یک سر موفرق نہیز دیکھا اور کل گنبد کا تو کہنا ہی کیا یہ حال فلک کا تھا ان حسود ملک کو البتہ مثل گیسوا پنے دلارام کے غم کے مارے پریشان وشوریدہ حال وپس افتادہ دیکھا کہ یہ تینون صفتین گیسو کی ہین ہتھیلی شاہ کی پنج دریا ہی جو مراد پنج انگشت سے ہی اور اسمین ایک قطرہ آب کہ وہ تیغ ہی اور یہ قطرہ آب اس مین کیون نہو اسواسطے کہ چار ناچار دشمنون کے حلق خشک کو بھی تو اسے دھونا اور تر کرنا ضروری مریخ کہ جلاد فلک ہی اور رنگ اسکا سرخ سو بوجہ خجالت کے جیسے کہ کہا ہی الحمرۃ للخجل یعنے سرخی ندامت کی نشانی ہی اور خجالت یہ کہ اسنے خورشید انور کی تشبیہ چتر سفید آل بہرام سے کی تھی اس غلط فہمی کی خجالت سے رخ اسکا سرخ ہو رہا ہی اور وہ آل بہرام کون ہی محمد شاہ بن تغلق کہ جب تخت حکومت پر بیٹھتا ہی تو الہام ربانی راز غیب سے اسکو الہام کرتا ہی یعنے چھپی چھپائی باتین سب اسپر ظاہر ہو جاتی ہین مردم دیدہ کی خلعت سیاہ سے کیسی لطیف تشبیہ ہی اور یہ غرابت کیسی عجیب کہ دونون شب وماہ کا ہونا ثابت کیا ہی سر موفرق یک ہفتم مین ہفت ونہ سیاقۃ الاعداد اور نیز طاق و بام پس افتادہ کیسا مناسب گیسو اور حاسد کے ہی خلق و ناکام مین کام دریا و آب و قطرہ آل بہرام مین بہرام کا لفظ برعایت مریخ حکمرانی کے وقت الہام راز غیب کیسا ابلغ ہی الغرض صنائع بدائع سے سب اشعار بھرے ہین قولہ محیط

نقطهٔ عالم کرباآن پر ونسے بدریا ✤ ہمہ تن آب شد از شرم فیض بخشش عامش ✤ الا تا شاہ انجم را بدین
نہ قلعہ مینا ✤ نہد تاجے ززر برسر چہارم تخت واجرامش ✤ دواج عمر در بر باد و تاج سلطنت بر سر ✤
فلک در پایۂ تختش ملک در صف خدامش ✤ الا تا آتشین شیر پلنگ اندام را ہر شب ✤ چو زر ریختہ متیا ✤
درست قلب از خامش ✤ سیہ روسے کہ چون خامہ کشد سر از خط حکمش ✤ زبان بریدہ باد و شق
چو کلک زرد اندامش ✤ بدین در بدر چاچے را سخن شیرین غلامی دان ✤ اگرچہ خسرو عالم کند
فخر الزمان نامش ✤ اللغات محیط احاطہ کنندہ آب شد ای شرمندہ شد فیض روانی آب وجود شاہ
انجم آفتاب قلعہ مینا آسمان سبز چہارم تخت فلک چہارم اجرام آن کواکب دواج بروزن رواج لحاف
آتشین شیر برج اسد خانۂ آفتاب پلنگ منقش بکواکب درست اشرفی مراد قمر سے قلب نام منزل
ماہ و ناسرہ خام نا پختہ وجرم فخر الزمان لقب مصنف المعنی یعنے ایسا فیض عام اسکی بخشش کا ہی
کہ محیط یعنے سمندر کہ نقطۂ عالم کو گھیرے ہوسے ہی اور نہایت دل والا اسکا فیض دیکھکر مارے شرم کے
ہمہ تن پانی پانی ہوگیا آئندہ دعا تابید تا اسمین انتہائیہ ہی یعنے جبتک کہ اس نو قلعون سبز مین چوتھا
تخت اور اسکے اجرام یعنے فلک چہارم اور اُسکے کواکب تاج زر کا شاہ انجم کے سر پر رکھے جو آفتاب ہی
شاہ انجم و تاج زرین فرق اعتباری ہی جرم آفتاب اور اسکی ذات لحاف عمر کا تو اسکے یعنے ممدوح کے
جسم پر رہے اور تاج سلطنت سر پر فلک اُسکے تخت کا پایہ بنے ملک اُسکے خادم اور خادمون کی صف
مین ہون دوسری دعا ہی کہ جبتک آتشین شیر پلنگ اندام کے چہرے جیسے ہر رات اشرفی قلب مثل زر پختہ
کے چمکاتی رہے آتشین شیر برج اسد پلنگ اندام باعتبار ستارون کے درست قلب اشرفی کھوٹی
عبارت ماہ سے زر پختہ زر جید اور کھرا کھوٹا اس سبب سے کہ کبھی ہی کبھی نہین اور کبھی گھٹتا ہی کبھی
بڑھتا ہی اور جسقدر روشن ہوتا ہی وہ پختہ ہی بس اس زمانہ تک کہ یہ کیفیت قیامت تک رہیگی جو روسیاہ
کہ خامہ کیطرح اُسکے خط حکم سے سرکشی کرے زبان اُسکی مثل کلک زرد ممدوح کے بریدہ اور سینہ دریدہ
رہے اور بدر چاچی کو اُسکے دروازہ پر ایسا جان جیسے ایک غلام شیرین سخن اگرچہ خسرو عالم نے
لقب اُسکا فخر الزمان کیا ہی مگر وہ اپنے دل سے غلام ہی اس درگاہ ہی بادیا چو باآن او دریا مین ہین

کیسے خوب ہین یہ تخلی دریا کے ظاہر ہمہ تن آب کیسا لطیف ہے دریا آب شاہ انجم تاج دواج بر سر
وغیرہم سب مراعات ومناسبات ہین سنے ابتک محسنات لکھے کہ انہین بھی لکھنے سے بہت زیادہ چھوٹ
گئے صرف یہ ایک اطلاع تھی کہ اسیطرح ہر بیت ہین غور وتامل سے دریافت کرلین اب آیندہ ضروری لکھونگا
باقی کو متامل کے ذہن وتلاش پر چھوڑ دونگا

در تہنیت رسیدن خلعت وفرمان خلیفہ عباسیان بشاہ ہند

قولہ جبرئیل از طاق گردون البشروا گویان رسید * کز خلیفہ سوے سلطان خلعت وفرمان رسید *
ہمچنان کز بارگاہ کبریاے لایزال * از پی عز محمد آیت قرآن رسید * عز سلیمان راکہ کوس رب ہب لی
زد نخست * بر سر بہرش مصحف از داؤد خوش الحان رسید * شاہ را بہ کل عالم حکم مطلق داد امام * این خبر
در ہفت کشور بر ہمہ شاہان رسید * نسخہ فرمان شاہان جہان منسوخ شد * کاصل توقیعات دار الملک
جاویدان رسید * جامہ چاہ سار را چو چاہ یوسف بے آب کرد * خلعت مصری کہ از کنعان بہندستان
رسید * حاسد آتش نژاد از خاک بر سر کن چو باد * کز خضر سوے سکندر چشمہ حیوان رسید *
اللغات یہ قصیدہ بحر رمل مین ہے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن البشروا خوش ہوا کہ
تو کو رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من قبل ای رب میرے دے تو مجکو ایسا ملک اور کسی کے لایق نہو
زبور کو مصحف کہا ہے جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی تھی خبر امام سوے در ترکی آب المعنی جبرئیل
آسمان سے البشروا کہتے ہوے آئے کہ بشارت ہو تمکو ای لوگو اسبات کی کہ خلیفہ کیطرف سے سلطان کو
خلعت وفرمان پہونچا اور اس خلعت وفرمان کا پہونچنا ایسا ہوا جیسے کہ واسطے عزت محمد کے بارگاہ
لایزال جناب کبریا سے آیات قرآن کی نازل ہوئی تھین کہ اس فرمان سے اسکی عزت بڑھی یا ایسا
جیسے حضرت سلیمان جنہون نے نقارہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من قبل کا پہلے سے بجایا تھا
مصحف سر بمہر داؤد خوش الحان نے پہونچا یعنی آیت کے ای رب میرے مجکو ایسا ملک دے کہ مجھسے
قبلہم کوئی اسکے سزاوار نہوا ہو چنانچہ یہ معاملہ بھی ایسا ہی ہوا کہ امام وقت نے کل عالم پر بادشاہی کو
حکم مطلق عطا کیا جیسے کہ حضرت محمد مصطفے کی رسالت مطلق تھی چنانچہ قرآن مین ہے قل یا ایہا الناس

انی رسول اللہ الیکم جمیعا یعنے کہہ ای محمد لوگون سے کہ مین رسول اللہ کا ہون تم سب کی طرف اور
جیسے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت مطلق تھی بس ایسے ہی بادشاہ کو حکم مطلق ملا اور یہ خبر ہفت
کشور کے بادشاہون مین پھیل گئی اب نسخجات فرمان جو شاہان جہان کے پاس تھے نسخ ہو گئے اسلیے
کہ اصل فرمان جو سب فرمانون کی جڑ ہی دار الملک جاودان کا ہی ای بارگاہ امام وہان سے آیا جسکے
آنے نے جاہ حاسد کو مانند چاہ یوسف کے بے آب و بے رونق کر دیا کہ حضرت یوسفؑ کے سبب سے چاہ
بے آب ہو گیا تھا اور وہ کیا تھا خلعت مصری جو کنعان سے ہندستان کو آیا پس کہتے ہین کہ ای حاسد
ای آتش نژاد اپنے سر پر خاک ڈال جیسے ہوا سر پر خاک ڈالتی ہی اسواسطے کہ خضر سے سکندر کو
چشمہ حیوان کا ملگیا خضر امام و سکندر بادشاہ جو کہ امام یعنے خلیفہ وقت خلفاے عباسیہ خاندان
رسول مقبول صلعم سے ہی اسواسطے ایسے مضامین و الفاظ ان اشعار مین جمع کیے لفظ محمد کیسا خوب ہی کہ جزو نام
بادشاہ کا بھی ہی سوے کا لفظ آخر شعر مین بزبان ترکی آب کے معنے مین ہی پس اس شعر مین چارون عنصر جمع ہین
قولہ ملک را بازوے قوی شد دین سرافرازے نمود + شرع را حرمت فزون شد رونق ایمان رسید + کیش داران
ضلالت را ہواے دین گرفت + پیشوایان شریعت را حیات جان رسید + راست عید مومنان آمد کہ در سالی
دو بار + از امیر المومنین خلعت سوے سلطان رسید + زان نثار اتیکہ بر فرق رسولان کرد شاہ + چرخ را از تنگہاے
سرخ نہ انبان رسید + آسمان با ہفت دامن از طرب در چرخ شد + صبح با یک طشت زرین آستین افشان
رسید + آن یکے پیغمبرست و آن دگر باشد رسول + نیست کفران مے توان بر سر این پنہان رسید +
ہم بتاریخی کہ ماہ از سال ہفصد شد فزون + زین سفر ماہ محرم سابق شعبان رسید + راست گویم
ماہ حق سوے جناب ظل حق + صبح دار از آفتاب ملک دین خندان رسید + اللغات کیش مذہب
تنگہاے زر اشرفی انبان بدرہ کہ جسمین لاکھ اشرفیان ہوتی ہین در چرخ شدن رقص کرنا آستین
افشاندن رقص کرنا اور بخشش کرنا پیغمبر فرمان کہ جسمین پیغام مندرج ہون رسول قاصد زین سفر وہ
مسافت کہ درمیان مرسل و مرسل کے تھی سابق شعبان رجب ہی کہ بفتحتین بمعنی بزرگ داشتن کے
ہی و نام ماہ و نام قاصد نیز ماہ حق رجب جسکو شہر اللہ کہتے ہین اور ہندی مین خدا کا چاند المعنی پہلے

دونون شعر صاف ہین محتاج بیان کے نہین تیسرے شعر کے معنے کیسے ٹھیک یہ بات ہے کہ خلعت کا آنا
مومنون کی عید ہے کہ سال بھر مین دو دفعہ خلعت امیر المومنین کے پاس سے سلطان کے واسطے
آیا جیسے عید سال مین دو دفعہ ہوتی ہے اب وہ نثار و انعام کہ شاہ نے دسولون کے سر پر کیے کچھ بیان
نہین ہو سکتے منجملہ اُنکے چرخ کو بھی نہ انبان اشرفیان زر سرخ کی ہو نچین انھون نے بھی اپنے انبان
بھر لیے آسمان مع ہفت دامن کے فرط طرب سے ناچنے لگا ہفت دامن ہفت طبق آسمان اور صبح بھی ایک
طشت زرین نثار کو لیے ناچتی نثار کرتی آئی کہ وہ آفتاب ہے اور اُن فرمان و رسول دونون مین ایک
پیغمبر ہے یعنے فرمان کہ جسمین پیغام مندرج ہے اور دوسرا رسول اور اگر کوئی کہے کہ رسول اُسکو کہتے
ہین یہ کفر کی بات ہے تو ہم کہینگے کفر نہین کہ ہماری مراد رسول اصطلاحی سے نہین ہے جسکی تعریف ہے بعثہ
اللہ تعالی لتبلیغ الاحکام الی الخلق بلکہ رسول لغوی جو بمعنی قاصد کے ہے بس اس بھید نہان کو سمجھنا
چاہیے اور یہ فرمان و خلعت اُسوقت مین آیا کہ سات سو ہجری پر ایک مہینہ بڑھ گیا تھا یعنے اسی ماہ محرم
کے سفر کے بعد جو مراد اُسکے گذر جانے سے ہے مقصد یہ سابق شعبان کہ رجب ہے رجب بھیجا اور رجب نام قاصد
جو خلعت و فرمان لایا ہے محشی نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ بجاے ماہ کے نہ بھی آیا ہے نہ سال یہ نہ سال مصنف
کی عبارت سے کب ثابت ہوتے ہین کہ زین سفر ماہ محرم کہا ہے یعنے جب ماہ محرم سفر کر گیا تو بس ایک ہی
مہینہ ہوا اور یون تو نہ کی جگہ بست وسی و چہل و شصت سب کچھ کہہ سکتے ہین لیکن فضول فضول ہی
ہوتا ہے پھر کہتے ہین مین سچ بات کہتا ہون کہ ماہ حق کا طرف جناب ظل حق سے صبح کیطرح آفتاب ملک و دین
سے خرم و خندان آیا ماہ حق خدا کا چاند کہ وہی رجب ہے ظل حق اور آفتاب خلیفہ سفر کا لفظ کیسا
خوب ہے کہ تلفظ مین صفر کا مشابہ ہے ماہ حق کیسا بلیغ ہے جسکے معنے خدا کا چاند قولہ دف بکف رایت بدوش
اطروبہ وحدت بچنگ ٭ رقص زنان ماشند چرخ از صاحب دوران رسید ٭ قبہ چتر سیاہ آن بہرام انجم
زمان ٭ بر سر ایوان ہفتم طارم کیوان رسید ٭ آفتاب ظلم بر چرخ تغلب تیز بود ٭ رفت تاب تیغ او
چون سنان نیزہ داران رسید ٭ آستین عدلش انہ دامن افلاک خواست ٭ عذر سر تاسیے کہ از جہتا بہت
بر کتان رسید ٭ از تعجب گفتہ اند اسپ سلیمان ست باد ٭ تا بیک روزہ دو ماہہ راہ رابتوانی رسیدہ

این عجب تر بین که یکران شهنشه دم بدم * چار ماهه بعد را در یک قدم آسان رسید * از سم یکران او
گاو زمین آن بار یافت * کز فشارش چون طبق در پای او کوهان رسید * اللغات آطر و بہ بالضم
نشاد کمند و مراد ساز صاحب دوران امام طارم پنجم را بام خانه و گنبد کتان ایک قسم کپڑا کہ مہتاب
سے پھٹ جاتا ہی چار ماہہ کنایہ از چہار نعل اسپ فشار بکسر و فتح دبانا طبق بفتحتین نام بیماری کہ گھوڑے کے
پاؤن مین ہوجاتی ہی المعنی آورده قاصد باین شان امام وقت کے پاس سے آیا کہ دف ہاتھ مین
لیے تھا اور نشان کندھے پر اور ساز وحدت کا جنگ مین جسج کیطرح ناچتا اسکے آنے سے اب قبہ یعنے
کلس جسپر سیاہ آل بہرام کا ساتوین بام فلک پر جو مقام زحل کا ہی پہونچا بالفعل آفتاب ظلم کا آسمان
تغلب پر خوب تیز و گرم ہو رہا تھا اب اسکے آفتاب کی تاب و گرمی سب جاتی رہی اسواسطے کہ سایہ
یزدان کا آپہونچا اور وہ وقت ہی کہ آستین عدل ممدوح نے دامن فلک سے عذر ہر تاب کا جو ماہ سے
کتان کو پہونچے ہی چاہا کہ کتنی دفعہ تیرے ماہ کی چمک نے کتان کو اپنے ظلم سے پارہ پارہ کیا ہی اسکا کیا
عذر رکھتا ہی بعد کے دو شعر قطعہ بند ہین یعنے لوگون نے تعجب سے یہ بات کہی ہو کہ حضرت سلیمان کا گھوڑا
ہوا تھی جسپر دو مہینہ کی راہ ایک دن مین طی کرتے تھے جیسے کہ قرآن مجید مین ہی غدوہا شہر و رواحہا شہر
یعنے صبح اسکی ایک مہینہ کی راہ تھی اور شام اسکی ایک مہینہ کی راہ لے دیکھ ہم تجکو اس سے زیادہ تر تعجب
کی بات بتائین کہ ہمارے شہنشاہ کا گھوڑا چار ماہ کے بعد کو ایک قدم مین کیسا آسان پہنچ جاتا ہی کہ وہ
چار ماہ چار دن نعل اسکے ہین گھوڑا اسکا ایسا تنومند عظیم الجثہ ہی جسکے سم سے گاو زمین پر ایسا بوجھ پڑا
کہ ہان اسکا دبکے اسکے پاؤن کا طبق ہوگیا جو قسم بیماری سے ہی کہ گھوڑے کے پاؤن مین ہوجاتی ہی یعنے
اور گھوڑون کے پاؤن مین تو طبق ہوجاتا ہی اسکے گھوڑے کے پاؤن مین زمین کا کوہان بمنزلہ طبق کے ہوگیا
چار ماہ چارون نعل بوجہ مشابہت ہلال کے کہا ہی اور لطف یہ کہ مہینہ ہلال ہی سے شروع ہوتا اور ایک
قدم مین یہ چارون ہلال ہین بھی قولہ گرد سمش توتیا در چشم مہر و مہ فشاند * صیت نعلش ہم بگوش قیصر
خاقان رسید * بدر ناگہ شمع بزم شاہ را گفت آفتاب * شمع را بر سر زغیرت آتش سوزان رسید * لاف
رفعت چتر دے بر فرق گردش لاجرم * سر زنشہا سے گران بر چرخ سرگردان رسید * از بن دندان ہر نشیم

آرزوے تخت عاج * چون نشست خصم بر پیل از سر دندان رسید * ہر کہ از خشم چو تیرش گوشہ گیرد
چون کمان * زود ترکش گیر کاج بادکیش را قربان رسید * کوہ را کاہی شمر آندم کہ سوے او افغان گرفت *
بیشہ را یک ریشہ دان چون تیشہ بران رسید * اللغات قیصر لقب شاہان روم خاقان لقب شاہان
چین رفعت بالکسر بلندی از بن دندان بکمال طوع و رغبت ترکش گیر یعنے اسکو ترک کر المعنی
اور وہ گھوڑا ممدوح کا ایسا ہی جسکے گرد سم نے سر سپہر و ماہ کی آنکھ مین لگایا ہی اور اُسکے نعل کی شہرت
حلقہ گوش قیصر و خاقان کی ہوئی ہی بدر سے یہ غلطی ہوئی کہ ناگاہ اُسکے بزم کی شمع کو آفتاب کہہ
بیٹھا ہوں غیرت سے شمع کے سر مین بوجہ عدم ہمسری کے آتش سوزان پہونچی کہ اُس مین جلتی ہی
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ چرخ سر گردان شیخی اپنی رفعت کی اُسکے گرز کے سر پہ مارتا تھا جب تو بھاری
بھاری سر زنشین اسکو پہونچی ہین جنسے سرگردان ہی اور ظاہر کہ سر کی ضرب سے آدمی چکر مین
پڑ جاتا ہی مجکو بہت آرزو تھی کہ تخت عاج مجھے ملتا اب جو دیکھتا ہون کہ سر دندان فیل پر تیرے
دشمن کی نشست ہی تو وہ آرزو میری میرے بن دندان سے نکل گئی یعنے پاک و بالکل حتی کہ بن دندان
مین بھی نرہی اور دشمن کی نشست ہنگام تعذیب کہ سلاطین جبار گنہگار کو ہاتھی کے پاؤن مین
ڈالتے ہین اور اُسکے دانتون سے کچلواتے ہین جو کوئی اُسکے حکم راست ہو چو تیر سے کمان کیطرح گوشہ گیر ہووے
تو فوراً اُسکو ترک کر دے اسلیے کہ اب اُس بدکیش کے قربانی کا حکم آ پہونچا قربان کیا جائیگا اسلیے کہ حکم اُسکا
ایسا قاہر و غالب ہی جیسے صور قیامت کہ جب وہ شور مین آئیگا تو کوہ کاہ ہو جائینگے ای بے وزن و سنگ
تنکے کیطرح اُڑتے پھرینگے یا تیشہ بران کہ جب تیشہ اپنا عمل کرتا ہی تو بیشہ کو ایک ریشہ کر دیتا ہی از بن
دندان اور مقابل اسکے سر دندان کیسا خوب ہی ترکش گیر مین کیسا ایہام ہی بیشہ تیشہ تصحیف ریشہ لکھا ہون
قولہ ذرذ اسلامے کہ در سر داشت شاہنشاہ عصر * از ولی السلاطین این در دہا در زبان رسید * آسمان
تا خلعت عباسیان در بر کشید * شاہ مشرق را چو سر یک نوبت جولان رسید * از خلیفہ بد نوالی باد
سلطان را خلع * ہیچنان کز مہر انور بر مہ تابان رسید * کافرم گر در سر البستان ہندستان چو بد ز ر *
طوطی گویاے قرآن خوان معنی دان رسید * دوش گز دوش سحر گیسوے شب یکسو فکند * ایش

خطاب خوش بگوش ہوش این بیزبان رسید ✽ شاد باش ای بدر که بفضل آن بذل شاه ✽ محنت دوران گذشت و نوبت احسان رسید ✽ اللغات شاه مشرق آفتاب خلعت عباسیان خلعت سیاه توالی پی درپی دوش دیشب و کتف بیزبان بہر سه حرکت اندوہناک المعنی یعنے شہنشاه وقت کے سر مین جو درد اسلامی تھا یعنے اسلام کا ضعف دیکھکے درد مند ہورہا تھا اب اُس درد کا درمان یه پادشاه جو دلی مسلمانون کا ہی اور غمخوار اسلام کا خوب ملگیا اب بخوبی قوت اسلام کو ہوجائیگی آسمان نے جیسے خلعت عباسیون کا پہنا ہی ای لباس سیاه تب سے ایسا تیز گرد ہوگیا ہی که شاه مشرق کو که بطی السیر ہی جو سال بھر مین ایک دوره کرتا تھا مثل ماه کے سریع السیر ہوگیا اور مہینه مین ایک دفعه کے جولان مین جمله برجون مین مثل ماه کے پھر آتا ہی آینده دعا ہی یعنے جیسے یه خلعت و فرمان آیا ہی ایسے ہی پی در پی خلعت آتے رہین جیسے مہر تابان کا پرتو ماه منیر پر برابر پڑتا رہتا ہی جیسا که کہا ہی نور القمر مستفاد من الشمس کالزم ✽ قسم ہی یعنے مین کافر ہون اگر جھوٹ کہون که بستان سرا ہندستان مین کوئی طوطی گویا قرآن خوان معنی دان بدر جیسا نہین ہوا شعر آینده قطعه بند ہی یعنے رات جب گیسوے شب کے دوش سحر سے ایک طرف اور علیحده ہوگئے یعنے صبح ہوئی تو مجھ بیزبان کے کان مین یه خطاب پہونچا که ای بدر اب خوشیان کر که خدا کے فضل اور پادشاه بذل سے محنت کے دن گئے اور اب احسان و عطا کی باری آئی

دوش و دوش تجنیس تام

قصیده در تہنیت رسیدن خلعت بنی عباس بپادشاه ہند و تعریف جشن و آئین بندی شہر دہلی

قوله دوش آن زمان که خسرو زرین قباے خور ✽ در میکشید خلعت عباسیان ببر ✽ شاه نسپاه ہند که باہست نام او ✽ برکرد طشتہاے زہر دو دست زر ✽ یعنے رسید خلعت و فرمان سلطنت ✽ از حضرت خلیفه بدار اسنے بحر و بر ✽ والی عصر احمد عباس امام حق ✽ وارث دہر وارث پیغمبر بشر ✽ فرمان صدور یافت که آئین دلفریب ✽ پیدا کنند کله نگاران بے ہنر ✽ در جوف چار تیه بآئین که بسته شد ✽ نہ چرخ بود یک مگس سبز در نظر ✽ ہر قبه نو عروس زر اندوده پیرہن ✽ ہنگامه دار مجلس حوران نغمه گر ✽ خیاط چرخ دوخته بر دامن قباش ✽ از نیره ہاے سبز زر اندوده آستر ✽ اللغات یه قصیده

بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان خوز آفتاب زرین قبا
باعتبار اشعہ خلعت عباسیان خلعت سیاہ ہند شب سیاہ ہند کواکب طشتہاے زمرد افلاک درست
زر کواکب خلعت کپڑے یا کوئی چیز کہ کوئی بزرگ کسیکو پہنائے دارآے بحر و بر بادشاہ احمد عباس ای احمد بن
عباس آئین یعنے خیمہ و آرایش کلہ بالکسر و تشدید پردہ تنک و پشہ خانہ زر اندودہ استر مراد ستارون
سے المعنی یعنے کل جسوقت کہ آفتاب زرین قبانے خلعت عباسیون کا پہنا تھا یعنے شام ہوئی تھی
اور بادشاہ عنایاہ ہند کا جسکا نام ماہ ہی آہستہ طشت زمرد کے کہ وہ افلاک ہین زر کی اشرفیون سے
جو کواکب ہین بھرے اسلیے خلعت و فرمان سلطنت کا حضرت خلیفہ سے سلطان بحر و بر کو جو خلیفہ کی طرف سے بادشاہ
ہی پہونچا اور خلیفہ کون ہی والی اپنے وقت کا یعنے احمد بن عباس امام حق پادشاہ زمان وارث پیغمبر
تمامی بشر کا جیساکہ قرآن مجید مین ہی قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا کہ تو ای محمد لوگون سے
کہ مین رسول اللہ کا ہون مبعوث تم سبکی طرف تب اسکے پادشاہ سے حکم صادر ہوا کہ ایسی آئین بندی
کرین جسکو دیکھنے سے ہر کسیکا دل فریفتہ ہو اور کلہ نگار پُر ہنر جو خیمہ مین نقش و نگار بناتے ہین اپنے
اپنے ہنر ظاہر کرین بس اس جوث فلک مین چار تبے ای خیمے ایسی آرایش و زیبایش سے قایم کیے گئے
جنکی عظمت و رفعت کے سامنے نہ فلک ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے ایک مگس سبز ہین ان قبون کا
کیا بیان کرون جدا جدا ایک نو عروس زرین لباس تھا اور انمین حورین نغمہ گر جمع تھین انکی مجلس
کا ہنگامہ تھا خیاط چرخ نے انکی قبا کے دامن پر سبز پردون زر اندودہ کا استر لگایا تھا اب اسکو
خیال کرو وہ کیسا ہوگا قولہ بہر بساط صحن سرایش کہ جستے ست + طاؤس ہشت بال مرصع کشادہ پر
در بر جہاش طارم نہ طاق سایہ جو + ہر حوضہاش کوثر فردوس رشک بر + در صفہاش شعر طرازان
شعر پوش + در طاقہاش نغمہ طرازان زہرہ فر + فراغش آستان درا وبہ آستین + صدران با عمامہ
وشاہان با کمر + و زگرہ او براے تماشاے خلق را + اظہار کرد ہر فرق آئین خو تر + بانی این عمارت
و آئین نگار او + روح القدس بام شہنشاہ نامور + اللغات طاؤس ہشت بال مرصع عرش
بہشت بال ہشت فلک جو اسکے تحت ہین ہین مرصع باعتبار کواکب نہ طاق نہ آسمان صفہ جبہ شعر

بالکسر سخن منوزون شعر بالفتح پارچہ ریشمین سیاه و موطاق محراب صدر سردار و مسند نشین عمامه بکبر و ستار
روح القدس جبرئیل المعنی یعنے اُسکا صحن کہ ایک جنت ہی اُسکے بچھونے کیواسطے عرش نے اپنے پر کھولے
تھے برج اُسکے ایسے عالیشان تھے ین سقف نہ فلک کی سایہ ڈہونڈہتی تھی حوض ایسے تھے جنپر کوثر فردوس
کا رشک کرتا تھا جیجون کے نیچے شاعر شعر پوش بیٹھے ہوے محرابون مین نغمہ طراز زہرہ جمال فراش
اُسکی آستان درکے مسند نشین عماموں والے اور بادشاہ جو باکمر تھے یعنے پٹکا باندہے اپنی آستینین چڑہائے
اور گرد اُنکے واسطے تماشا مخلوق کے ہر فرقہ نے ایک خوبی و خوشنمی کے ساتھ ایک آرایش کررکھی تھی بالغرض
بانی اس عمارت کے اور آئین نگار اسکے موافق حکم شہنشاہ نامور کے روح القدس تھے کہ وہ عقل
کل ہین اُنکے اہتمام سے یہ عمارت اور آئین نگاری ہوئی تھی آستان آستین نوعی از تجنیس خلق این
را زائدہ ہی قولہ این جشن شادیست کہ از حضرت امام ✣ آوردہ اند خلعت و فرمان معتبر ✣ مضمونش آنکہ
در کنف حفظ شاہ باد ✣ برروے خاک آبی و بادی و خشک و تر ✣ اقلیم ترک و روم و خراسان و چین
و شام ✣ مامور امر شاہ بد و نیک و خیر و شر ✣ گر چتر سبز بایدش اینک لباس چرخ ✣ ور تاج لعل بایدش
اینک عذار خور ✣ القاب شہ کہ برسر منبر برد خطیب ✣ سلطان شرق و غرب شہنشاہ بحر و بر ✣
سلطان دین محمد تغلق جہان عدل ✣ ماہ زحل مکانت و شاہ مسیح فر ✣ خلعت برنگ مردمک چشم
داد امام ✣ تا نور شرع در دل مردم کند اثر ✣ ای بر قباے جاہ تو از روے کبریا ✣ از اختران لآلے
وا زمہ ترنج زر ✣ اللغات کنف بفتحتین پناہ آبی بادی آتش و جن خشک و تر بر و بحر مکانت مرتبہ کبریا
بزرگی لآلی جمع لولو المعنی چوتھے شعر کے معنے اگر اسکو چتر سبز کی ہوس ہی تو لباس چرخ کا موجود ہی اور اگر تاج زر
تو رخسار خور کے حاضر بعد کا شعر امام نے اُسکو خلعت سیاہ مردم چشم کیطرح دیا تا بمناسبت مردم کے مردم
مین نور شرع کا اثر کرے آب کہتے ہین ای ممدوح بمقتضاے تیری بزرگی و تیری جاہ کے قبا پر موتیون کی جگہ
ستارے ٹکے ہین اور ترنج کے موقع پر ماہ قولہ ای برکنار گوشۂ کند ورے سخات ✣ خوان ہزار کاسۂ چرخ
ماحضر ✣ در بیشۂ مہابت عدل تو ز اہتمام ✣ امین شدہ است آہوے مادہ ز شیر نر ✣ تا در ریاض حسن و
جمال بتان بود ✣ بادام عین نرگس و پستہ پُر از شکر ✣ بادا بلعل حل شدہ اند دہ خصم را ✣ بام و در و سرا

بر مردم بصر ÷ رویش سیاه باد و زبانش بریده باد ÷ چون خامہ ہر کہ از سر حکمش کشیدہ سر ÷ تاز یرتیر چرخ
کہ تابش بود بقوس ÷ ہر ماہ گہ سپر شود و گہ کمان قمر ÷ پی بردہ باد و در دل بے مہر دشمنان ÷ پیکان انتقام
تو چون ناوک سحر ÷ زاقبال آفتاب کمالے ببدر باد ÷ کز نقص روزگار دگر نه بیند اثر ÷ اللغات
کندور بے بالفتح دستارخوان زیر تیر چرخ فلک اول قوس خانہ وبال عطارد پی نشان و سراغ المعنی
پہلا شعر بھی مثل شعر صدر مقصد ربند ہی اور وہ اور یہ دونون شعر مابعد سے مربوط ہیں یعنے ای ممدوح تیرا
دستارخوان سخا کا تو بڑا وسیع وفسیح ہی اسکا کیا بیان مگر اسکا جو کنارہ ہی اسکے یہ نہ خوان ای نہ فلک ہزار کا سہ
انکے ما حضر ہین ای شی قلیل و حقیر سو تیرے عدل کی ہیبت کا جو بیشہ ہی اسمین آہو مادہ شیر نر سے
نہایت ہی بیخوف و بیدھڑک ہی آیندہ دعا تا بید یعنے جبتک کہ باغ حسن و جمال معشوقون مین
بادام یعنے چشم کو عین نرگس کہین اور دہن کو پستہ پر از شکر تب تک دشمن کے مردم بصر کے سر اپنے
کے بادام و در لعل حل شدہ سے لسے پستے طیار رہے اور لعل حل شدہ اشک سرخ خونی اور ہمیشہ
اسکا منھ سیاہ اور زبان اسکی بریدہ رہے جو شخص کہ خامہ کیطرح اسکے سر حکم سے سرکشی کرے
اور جب تک کہ تیر چرخ کے نیچے کہ فلک اول ہی اسلیئے کہ تیر فلک دوم پر ہی اور خانہ اسکے وبال کا قوس کہ
اسمین تپ و تاب پاتا ہی اور جب تک کہ ماہ فلک اول پر ہی کبھی سپر ہوئے جیسے کہ بدر اور کبھی کمان جیسے
ہلال تب تک پیکان تیرے تیر انتقام کے دل بے مہر دشمنون مین ایسے پی بردہ سراغ یافتہ ہو جیسے ناوک
سحر کا کہ مراد تیر دعا ہی انہوں نے ہی اور اقبال آفتاب سے ایسا کمال بدر کو نصیب ہو کہ پھر زمانہ کے
نقص سے اسکو مطلق اثر نہ پہونچے

قصیدہ در مدح سلطان ہند

قولہ بر سر این سبز خوان خور چو نہد قرص زر ÷ خشک لبان را مباد مائدہ جز لعل تر ÷ طاسک سیمین ماہ
تیرہ و بے آب شد ÷ صبح چو برکف نہاد ساغر زرین خور ÷ در نظر اختران سایہ نمود آفتاب ÷ راست چو سیم
بر فراخت چتر شہ بحر و بر ÷ ماہ دو ہفتہ است جام پنج ہلالش غلام ÷ باشفق اورا مدام سوے تبر با گذر ÷
چون خروس آر بیش بیض کہ از حلق زاغ ÷ بیضہ زرین کشد طوطی طاؤس پر ÷ بلبلہ مرغیست کش در زمیر

ستار خون ۱؛ ہے چکد و سپیدار زن تر سر اختر * کشتی زر در شکم دارد مقلوب بے یم * خیز و رو اے شمس
بر سر سبو اب اے سیمبر * یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اللغات
سبز خوان فلک قرص زر جرم آفتاب خشک لب عشاق لعل تر اشک سرخ طاسک ہندی کٹوری
سایہ نمود یعنے آفتاب مثل سایہ معدوم شد. ماہ دو ہفتہ بدر پنج ہلال پنج انگشت شفق
شراب سرخ ثریا دندان خون خروس شراب زاغ شب بیضہ زرین آفتاب طوطی طاؤس
پر آسمان بلبلہ صراحی ارزن قطرہ اختر قدم و پاکشتی زر پیالہ مقلوب یم بے سیمبر محبوب المعنی یعنے صبح
کو جب اُس مخوان سبز آسمان پر آفتاب ٹکیا زر کی جو بتغایر فرضی جرم آفتاب ہے رکھتا ہے تو عاشقون کا
مائدہ بجز لعل تر کے جو اشک خونین ہین کچھ نہین ہوتا طاسک سیمین ماہ کی تیرہ اور بے آب ہو جاتی ہے
اے بے نور جس وقت کہ صبح ساغر زرین آفتاب کا ہاتھ مین لیتی ہے آفتاب مین کیسا روشن ایہام ہے کہ
بمعنی شراب کے بھی ہے آب آئندہ شام کا بیان ہے کہ چتر شاہ کا سیدھا ہوا اور اسنے سر بلند کیا تو ستارون
کی نظر مین آفتاب سایہ ہوگیا یعنے سیاہ یہ چتر ایسا روشن نورانی تھا اور سایہ در گویا شام نہ تھی
چتر شاہ کا سایہ تھا جو کہ شب میکشی کا وقت ہے لہذا کہتے ہین جام پادشاہ کا دو ہفتہ ہے اور پانچ ہلال
اُسکے غلام کہ وہ پنج انگشت ہین جنسے جام پکڑتے ہین کہ خمیدہ بصورت ہلال کے ہو جاتی ہین اور ہلال
نام غلام کا تھا بھی اور اس بدر کی شفق کو جو شراب ہے ہمیشہ طرف ثریا کے گذر ہے اے طرف دندان کے
مدام مین بھی ایہام ہے کہ بمعنی شراب کے ہے اور خون خروس جو شراب ہے سامنے لا اور خون خروس
اس سبب سے کہ اکثر صراحی بصورت خروس و بط و طاؤس کے ہوتی ہے قبل اس سے کہ حلق زاغ شب
سے یہ طوطی طاؤس پر بیضہ زرین نکالے یعنے طلوع آفتاب سے پہلے شب مین بلبلہ گویا ایک مرغ ہے کہ اُسکی
منقار یعنے ٹونٹی سے خون ٹپکتا ہے اور ارزن تر جو قطرات شراب ہین اپنے پائون پر ڈالتا ہے اکثر
شراب اونڈیلنے کے وقت اُسکے نیچے کو بھی بھاتے ہین کشتی زر پیالہ جو اپنے شکم مین یم مقلوب یعنے
بحر رکھتی ہے بس اے محبوب اُٹھ اور جلدی اسکو لب کیطرف روان کر یعنے پی لے لب کے لفظ مین نظر ہم
بمعنی کنارے کے ایہام ہے قولہ اے شب آشفتہ را بستہ بگرد سحر * پستہ لعل ترا رستہ نبات از شکر * روئے بر دیم

به آئینه سان رو انگیز ÷ آن طبق لعل را از بر طشت زر ÷ سفرهٔ زرین یکے کاسۂ نقره است دو ÷ در تک
هر کاسۂ یک شبه و صد گهر ÷ آن گهر آرامش شورش آرام دل ÷ و آن شبه آسایش صحن سرای
بصر ÷ مردم چشم منی سبب سبب بیچو اشک ÷ دور ز چشم مشو آب زر و یم مبر ÷ زلف چه زنجیر تو کرده
چو خصم شهم ÷ آئینه وش رو برو قفل صفت در بدر ÷ **اللغات** شب آشفته زلف سحر رخ پسته لعل دہن
نبات سبزه شکر لب طبق لعل روئے سرخ معشوق طشت زر روئے عاشق سفرهٔ زرین روئے زرد
کاسۂ نقره دو چشم از کثرت گریه سفید شده شبه مردمک گوهر اشک شورش پریشانی آئینه وش حیران و
ملاقی المعنی یعنے ای معشوق تو که شب آشفته سیاه کو گرد سحر کے ڈالے ہوئے ہی یعنے زلف کو گرد رخ
کے اور تیرے دہن لعل تر کے نبات ای سبزه شکر یعنے لب سے جا ہی نبات مین بلحاظ شکر ایہام ہی کہ
بمعنی مصری کے بھی ہی میرے منھ پر منھ رکھ اور فرط محبت سے پیش آ اور آئینہ کیطرح اس طبق لعل
کو جو تیرا رخ ہی سرخ رنگ میرے طشت زر سے جو میرا روئے زرد ہی اٹھائے مت آئینہ سان سے
یہ مراد کہ آئینہ مین دونون صورتین یعنے عکس و اصلی مقابل ہوتی ہین پس شعر مابعد جواب ندا کا
ہی میرا یہ حال کہ چہره میرا ایک دستار خوان زرین زرد ہی اسپر دو کاسے سفید ہین یعنے آنکھین جو شدت
گریہ سے سفید ہو رہی ہین اور ہر کاسہ کی تہ مین ایک شبہ ہی ای مردمک اور اس مردمک مین صدہا
گہر ہین ای اشک پس یہ گوہر آرام و چین ہین واسطے شورش آرام دل کے یعنے جب دل مین شورش
و پریشانی پڑتی ہی تو رونے اور اشک بہانے سے چین پڑ جاتا ہی اور وہ شبہ آسایش صحن سرائے بصر کا ہی
ای محبوب تو تو میری آنکھون کی پتلی ہی لہذا بے سبب اشک کیطرح میری آنکھ سے دور مت ہو
اور میرے روکی آب مت کھوئے وے تیری زلف ہیچو زنجیر نے میرا وہ حال کیا ہی جو حال کہ دشمن شاه کا
ہی یعنے آئینہ کے مثل رو برو ای حیران ہر ایک کا منھ تکنے والا اور ہر دروازه کا قفل یعنے در بدر
خوار خستہ پھرنے والا **قولہ** سوزن عیسی کشود چشمہ پر و یم بنه ÷ پیرهن غم مدوز پرده شادی مدر ÷ ورنه زجور
و جفات پیش شہنشاه عصر ÷ آیم و بوسم زمین باز رسانم خبر ÷ مہدی ہلو اقتدا شاه سلیمان ظفر ÷
احمد یوسف لقا حیدر اوریس فر ÷ ای شه جمشید بخت وے مه خورشید تخت ÷ دسنے بت نا ہمید

رخت بزم ترا جلوه گر + خیر و شر تا ثبات راے ترا منتظر + خشک و تر کائنات خوان ترا ماحضر +
خامه تو ماه را پاے نهد بر جبین + خنجر تو کوه را زخم زند بر جگر + چند دل حاسدان تیغ تو آزرده است +
چون همه عمرش بود در دل دشمن گذر + دشمن اگر همچو مار سر نه نهد بر خطت + کژدم مرگش زند بر رگ
جان نیشتر + اللغات بخیه برو نهادن پرده داری کرنا هو و نام پیغمبر علیه السلام ناهید زهره ثابتات
ستاره ثوابت جو بذات خود متحرک نهین ماحضر جو کچھ موجود هو مراد قلیل و حقیر سے ماه کاغذ المعنی یعنے
ای بیرحم سوزن عیسی بن اور میری پرده داری کر پیرهن غم کا مت سی پرده شادی کا مت پھاڑ
پیرهن کے لیے پرده کیسا خوب هی نهین تو تیرے جور و جفا سے پاس شهنشاه عصر کے جاونگا اور بعد
زمین بوس کے خبر تیرے جور و جفا کی اسکو پهونچاونگا اور وه پادشاه مهدی هو دا اقتدا هی که هود بھی اسکے
مقتدی نهین اور سلیمان ظفر هی سو کون احمد یوسف لقا اور حیدر ادریس فراس شعر مین صنعت
ترصیع هی اور ای ممدوح تو پادشاه جمشید بخت هی اور وه ماه جسکا تخت خورشید نه یه ماه جو خود تخت خورشید
کا هی باعتبار استفاده نور کے خورشید سے اور وه معشوق جو ناهید رخ هین تیری بزم مین جلوه گر
اسمین بھی صنعت ترصیع هی اور تو وه پادشاه هی که جمله ثوابت جو متحرک نهین هین یهی باعث هی که تیری
راے کے منتظر هین که موافق اسکے حرکت کرین اور جو کچھ خشک و تر کائنات کا هی تیرے خوان کا ماحضر
یعنے سب تیرے خوان پر موجود خامه تیرا ماه کی پیشانی پر قدم رکھتا هی که وه کاغذ هی اور خنجر تیرا وه که
کوه کے جگر کو پھاڑتا شگاف کرتا هی مین حیران هون تیغ تیری کهانتک نه دل دشمنان کا راضی و خوش
کرے گی تمام عمر تو دل دشمن هی مین گذر کرتے گذر گئی دشمن اگر مار کیطرح سر تیرے خط فرمان پر نه رکھے
اور نافرمانی کرے پس اگر کژدم مرگ کا اسکے رگ جان پر نیش مارے پهلے شعر مین مشو وحسه بصیغه نهی
لکھا هی اور عجب یه که محشی حاشیه مین لکھتے هین که پرده داری بکن بخیه بر دیم کے معنے مین مین نے
بصیغه امر بنا لیا که معنی مین تخلف هوتا تھا اور بنتے نهین سکتے قوله در زمن عدل تو زید که زد عمرو
را + نیست بجز مبتدا هیچ کسی را خبر + خامه ز دست تو ریخت ابر ز آب حیات + برگ بنفشه و مه
گرد عذار قمر + بر زبر برف خشک برق دسے ابر پاش + در شکن دام مشک مرغ دلی دست بر

یک الف از پنج نون تا زدو عوسے میم ٭ سر بخطش ناورند جملہ حروف دگر ٭ مار زر اند و دہ ہین درّ و شر
مشک تر ٭ مورچہ ہین صد ہزار در پئے او بر قمر ٭ زرد قبا زنگی آبکش زرمیان ٭ تا بکشد ہر کسے سلسلہ
نازش کمر ٭ وقت دویدن کشد خال سیہ بر جبین ٭ گاہ غنودن نہد آئنہ در زیر سر غیاث اللغات بنفشہ
بضم و نیز بکسر نام ایک گل کا مراد خط سے قمر کاغذ برق خشک کاغذ برق قلم ابر مداد دام سطور دست
یعنے دست اُسکے بر ہین الف قلم پنج نون پنج انگشت میم دوات مار زر اندود قلم مورچہ حروف قمر
کاغذ آبکش مطیع کمرای در کمر خال سیہ قطرہ مداد آئینہ کاغذ المعنی یعنے اُسکے زمان عدل ہین زدو ضرب
بالکل مسدود ہی کوئی اسکا نام نہین لیتا اور یہ جو ضرب زید عمرو لاہی یعنے زد زید عمرو را یہ ایسی بات ہی
کہ اس سے سوا سے مبتدا سکے اور کسیکو کچھ خبر نہین فقط ایک ترکیب فاعل مفعول سمجھانے کو ہی کسی
نے کسیکو مارا نہین ہی آگے اشعار صفت کاغذ و قلم و تحریر ممدوح مین ہین کہتے ہین کہ قلم نے تیرے ہاتھ
سے ابر آبحیات کا بہایا یعنے وہ ابر جس سے آبحیات برسے کہ برگ بنفشہ کے رخسار قمر پر پیدا ہوے
یعنے حروف کاغذ پر حاصل یہ کہ تحریر تیری روانی و خوبی مین یہ پانی کیا آبحیات کی اصل ہی اور
جو کچھ کاغذ پر لکھا دہ ایسا خوشنما جیسے رخسار ماہ پر بنفشہ پھر کہتے ہین کہ کاغذ ایک برق خشک ہی
اور اسپر قلم برق کیطرح کمال تیزی و تندی سے روان لیکن ابر باقی ہی کہ وہ حروف ہین اور آنکھین
دام مشک مین جو سطرین ہین وہ قلم ایک مرغ ہی کہ پر اُسکے ممدوح کا ہاتھ ہی اسمین صفت تیز روانی
قلم کی ہی پھر وہی مضمون ہی ایک الف جو قلم ہی جب تک پانچ نون پنج انگشت سے طرف میم مداد
کے نجائے سارے حروف اُسکے خط پر سر نرکھین اور مطیع نہون یعنے اگر کارخانہ تحریر کا نہو تو کوئی
کسیکی اطاعت نہ کرے اب دوسرے پیرایہ مین وہی بات ہی کہ دیکھ تو قلم کو کیسے مار زر اندودہ ہی باعدا
افشانی ہو نیکے اور اس مار کے منھ مین مشک تر ہی اور لاکھون مورچے کہ وہ حروف ہین اُسکے
پیچھے قمر ای کاغذ پر اور یہ قلم ایک زنگی زرد قبا ہی غلام وآبکش زرمیون کا کہ اُنگلیان سفید ہین
تو ویسے کیطرح ہر کوئی اُسکی کمر پکڑ کے کھینچے جیسے کہ قلم کی کمر پکڑتے ہین جس وقت کہ وہ دوڑتی ہی خال
سیاہ اُسکی پیشانی پر ہوتا ہی خال سیاہ مداد اور جب سوتی ہی آئینہ سر تلے رکھتی ہی جو کاغذ ہی قولہ

ماہی زرد بدہن عنبر تر کرد و خواست ÷ تا بسوے مہ برد تحفہ گرفتہ بسر ÷ سیر ہلال فلک نیست مگر تا شفق ÷ رفتن آن ماہ نو ہست ز شب تا سحر ÷ رفت بیک تاختن از جبشہ تا بچین ÷ داد بکافور خشک طبلہ از مشک تر ÷ حاسد شہ بینوا است لاغر و زرد و سیاہ ÷ دست زدہ شیفتہ سر زدہ و مختصر ÷ تا کہ بہنگام سیر شیر کند این ندا ÷ کا ہوے مادہ گریخت بدہن شیر نر ÷ شام در ایوان تو زنگی سیمین کمان ÷ صبح بمیدان تو رومی زرین سپر ÷ اللغات ماہی زرین قلم عنبر تر مداد مہ کاغذ ماہ نو قلم شب مداد سحر کاغذ جبشہ دوات چین کاغذ کافور خشک کاغذ مشک تر مداد آہوے مادہ آفتاب شیر نر برج اسد سیمین کمان ماہ نو زرین سپر آفتاب المعنی پھر وہی مضمون قلم کا ہے کہ قلم ایک ماہی زرسی ہے جو عنبر تر منھ مین لیا ہے اور چاہا کہ ماہ کیطرف یہ تحفہ اپنے سر پر رکھکے لیجاؤن مناسبت عنبر و ماہی سے یہ کہ عنبر بھی گاو دریائی کا فضلہ ہے ماہی بھی دریائی ماہ ماہی تجنیس زائد اور سر پر ہونا عنبر تر کا باعتبار مداد بر سر قلم پھر کہتے ہین ہلال فلک کی سیر تو شفق تک ہے پھر نہین رہتا اور اس ہلال کی سیر ہی شب سے صبح تک جو مداد و کاغذ ہے ایک تاخت اسنے کی اور جبشہ سے چین تک پہونچی ایسی سیر دوات جبشہ دوات چین کاغذ اور کافور خشک کاغذ کو ڈبہ مشک تر کا دیا یعنے سیاہی کا گویا یہ قلم مثل حاسد شاہ کے ہی دونون ایک صفت کے یعنے بینوا ای مفلس اور لاغر و زرد و سیاہ دست زدہ اور شیفتہ اور سر زدہ اور مختصر مفلس اس سبب سے کہ بصورت ایک دست خالی کے ہے لاغر ظاہر زرد سیاہ باعتبار رنگ اور شیفتہ کہ کبھی دوات مین کبھی کاغذ پر آیندہ رہتا باید جب تک کہ وقت گردش کے شیر ای برج اسد یہ ندا کرے کہ آہوے مادہ دہن شیر نر مین بھاگ گئی یعنے آفتاب برج اسد مین یا آہوے مادہ بہ رعایت شیر اور بلحاظ اسکے کہ آفتاب پر اطلاق تانیث کا ہے تب تک شام تو تیرے ایوان مین ایک زنگی سیمین کمان ہو کر وہ ہلال ہے براے حفاظت و پاسبانی اور صبح تیرے میدان مین رومی زرین سپر یعنے وہ آسکا محافظ و پاسدار رہے

غرض رات دن کی محافظت کیواسطے سیاہی و پاسدار ہوتے ہین سو رات دن تیرے خود محافظ و پاسبان بنین

در تعریف جشن شاہ ہند و مدح ابو الربیع سلیمان عباسی و ثناے محمد شاہ تغلق

قولہ بعید نیست کہ این جشن جنت الماوی ست ٭ صف ملائکہ اینک بستادہ از چپ و راست ٭
ہزار اختر خورشید تاج در سجدہ ٭ ہزار صفدر جمشید تخت بر یکپاست ٭ صفیکہ چون مژہ در پیش
حاجبان بینی ٭ ہزار کوکبہ ہر کوکبہ ہزار لواست ٭ فضاے عرصہ دیگر ستون بارگہش ٭ محیط از بعض
ہفت قلعہ بالاست ٭ سپہر بر در او پردہ نگار بینی ٭ کہ راہ بستہ مدام از پی مخالف راست ٭
درون پردہ بہر گوشہ کہ چنگ زنے ٭ ہزار مطرب گویا و عندلیب نواست ٭ ز پیل کوہ روان بین
ز بوق نفخہ صور ٭ قیامتست کزین ہر دو در جہان برخاست ٭ اگر نہ خلد برین ست این ہزار
ستون ٭ چرا فضاے درش عرض گاہ روز جزاست ٭ یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات ماوی جاے بازگشت حاجبان ابروہا اخ
کوکبہ فوج ہزار لوا کہ ہگی دس لاکھ نیزہ ہوتے ہین فضا کشادگی عرصہ میدان عرصہ دیگر افلاک بعض
بفتحتین شہر پناہ قلعہ بالا افلاک گوشہ معروف مناسبت سرود بوق کرنا ہزار ستون نام بارگاہ عرضگاہ
جاے ظہور المعنی یعنے یہ جشن جو شاہ ہند نے کیا ہی اگر اسکو جنت الماوے کہون تو کچھ بعید نہین ہی
دیکھو کو صف ملائکہ کی اس جشن مین چپ و راست سے کھڑی ہوئی ہی مبالغہ یہ ہی کہ سواے انسانون
کے ملائکہ بھی اسکو دیکھنے آتے ہین اور ظاہر ہی کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کراما کاتبین ہر وقت ہر حال
مین موجود رہتے بھی ہین بعید مین لفظ عید برعایت لفظ جشن کیسا مناسب ہی ہزارون ستارے
جنکے تاج خورشید جیسے ہین سجدہ مین پڑے ہین کمال بندگی و طاعت سے اور ہزارون صفدر
جو تخت جمشید کے مالک ہین ایک پاؤن سے کھڑے ہین اختر اُن کو بنظر کم رتبے کے اُنکے کہا یعنی مقابل
ممدوح کے اور وہ صفین جو مثل صف مژگان کے حاجبون کے سامنے صف باندھے کھڑی ہین
ہزار کوکبے ہین اور ہر کوکبہ مین ہزار ہزار جھنڈے جسکی دس لاکھ فوج ہوئی حاجب کے لفظ مین
ایہام ہی کہ دربانان و ابرو دونون معنی مین ہی پس مناسب بمعنی ابرو ایسی ہی لفظ بینی بمعنی وسعت و
کشادگی دوسرے میدان کی ہی نہ زمین کی جسمین یہ کوکبے صف بستہ اور ستون اُسکی بارگاہ کے

گھڑے ہین جو محیط ہر نو زبعض قلعہ بالا یعنے ہفت آسمان کی ہر مطلب یہ کہ فضا وہ ہی جو بہ زبعض
دہ ہفت قلعہ آسمان کو گھیرے ہوے ہی یہ شہر جو پیش نظر ہی یہ تو اُس بارگاہ عالی کے دروازہ کا
ایک پردہ منقش ہر کہ آمد رفت مخالف کی ہمیشہ راہ بند کیے ہوے ہی اس شعر مین در و پردہ اور
بستہ نگار اور راہ و مخالف و راست سب مراعات راگ کے ہین اب اُس پردہ کے جس گوشہ مین
تو ہاتھ ڈالیگا ہزار ہا دن گویے گانے والے عندلیب نواہی پائیگا اس شعر مین بھی پردہ گوشہ چنگ مطرب
اور گویہ کہ گفتن بمعنی گانے کے بھی ہی گویہ کو بھی کہتے ہین جیسے قوال اور نوا برعایت راگ ایراد کیے
ہین پیل جو چل پھر رہے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا کوہ چل رہے ہین اور کرنا جو بجتے ہین گویا صور بج رہا
ہی کہ ان دونون سے جہان مین ایک قیامت برپا ہی اور قیامت کے دن پہاڑ روئی کے سے گالے
اُڑتے پھرینگے بھی آپ کہتے ہین اگر وہ بارگاہ ہزار ستون خانہ نہین ہی تو کسواسطے اُسکے دروازہ
پر ہجوم مردم کا ایسا ہو رہا ہی جیسے قیامت کے دن در جنت پر ہوگا قولہ بلے چنان حرم آباد آنچنان
شاہ ہست ٭ کہ او متابع امر خلیفہ دنیا ست ٭ ابو الربیع سلیمان خلیفہ برحق ٭ کہ آستان درش آسمان
عز و علاست ٭ امام امت احمد کہ خسرو ہندش ٭ بجان غلام و بتن چاکر و بدل مولی ست ٭ ابو المجاہد
غازی محمد تغلق ٭ کہ ہندو در او پادشاہ چین و ختا ست ٭ امیر بار وی ست آصف سلیمان دل ٭ ندیم
خاص وے استاد بو علی سینا ست ٭ زہی سکندر کشور کشاے عالمگیر ٭ کہ لعل مرکب او بہ زافسر
دارا ست ٭ ز طول و عرض جناب تو یک سر انگشت ست ٭ مسافتے کہ خرد ما میان ارض و سما ست
اللغات امیر بار بمعنی میر توزک سر انگشت ای اندک المعنی بتائید صدر کہتے ہین کیون نہ ہجوم ہو
یہ بارگاہ ہی بھی تو ایسے بادشاہ کی کہ وہ تابع حکم خلیفہ دنیا کا ہی اور وہ خلیفہ کون ہی ابو الربیع سلیمان
خلیفہ برحق جسکے دروازہ کا آستانہ عز و علا کا آسمان ہی اور امام امت احمد کا کہ بادشاہ ہند اُسیکا
جان سے غلام اور بتن چاکر اور بدل مولی ہی اور وہ بادشاہ ابو المجاہد غازی محمد بن تغلق جسکے
در کے غلام و پاسبان بادشاہ چین و ختا کے ہین اور میر توزک اور آصف سلیمان دل ہی اور
مصاحب اُسکا کیسا کہ استاد بو علی سینا جیسے حکیم کا اور خود بھی سکندر کشور کشا اور عالمگیر ہی

جیسے گھوڑیکا نعل دارا کے تاج سر سے بہتر ہی ای ممدوح تیرے آستانہ کا ایسا طول وعرض ہی کہ یہ
مسافت جو درمیان زمین وآسمان کے ہی اُس طول وعرض کے سامنے ایک سر انگشت ہی
قولہ سپاہ عدل تو تا صف کشیدہ گرد جہان ✤ ز بہر آنکہ عدو در میانہ ناپیدا است ✤ کشادہ پنجہ برین
باز شیر بر چرخ است ✤ کشیدہ تیغ و کمر بستہ کوہ در صحرا است ✤ زبان تیغ تو جز حلق خصم تر نکند ✤ از آنکہ قطرۂ
اسپ میانہ دو دریاست ✤ قلم کہ زرد قبا ہندو یست در کف تو ✤ اگرچہ انگشت رومیان ماہ قفاست ✤
ہزار بار سیہ کردہ چہرۂ مہ را ✤ ہنوز در سر او امتلاے این سوداست ✤ نگینہ وار نشستہ
بچار بالش زر عدو چو حلقہ بدر تو ہر کرا کہ پشت دوتاست ✤ کشادہ گویم عیدیست خلق را آن دم ✤ کہ بستہ
گردن خصمت برائے قربان راست ✤ ہمیشہ تا کہ ز تاثیر مجمر زرین ✤ بہار غالیہ دان نسیم باد صباست ✤
گل سعادت از خار نحس باد بعید ✤ کہ سرو ذات تو بستان ملک را آراست ✤ اللغات
کشادن زبان بیرا اہل زبان کی بکاف فارسی ہی شیر برج اسد کمر بستہ مستعد دریا کف جود شاہ ہندو
غلام رومیان انگشتان ماہ قفا باعتبار ناخن مہ کاغذ امتلا پری سودا سیاہی کشادہ گویم ای
ظاہر گویم راست مین را زائدہ ہی مجمر زرین آفتاب غالیہ بوے خوش المعنی تیرے سپاہ عدل نے
جیسے گرد جہان کے صف کھینچی ہی اور گھیرا ہی اسواسطے کہ یہ نہین معلوم کہ انمین دشمن کون ہی
اسلیے سبکو گھیرا ہی تا انمیں نکل کے جانے نپائے اب شعر مابعد کا اس سے مربوط ہی یعنے آبادی
مین تو عدل گھیرے ہوے ہی اور آسمان پر شیر پنجہ کھولے منھ پھیلائے اور جنگل مین پہاڑ تیغ کشیدہ
اور کمر بستہ ہی تیغ و کمر کوہ کے واسطے از بس مناسب اسلیے کہ تیغ کوہ پہاڑ کی چوٹی اور کمر کوہ پہاڑی
کو کہتے ہین تیری تیغ کی زبان سوائے حلق خشک دشمن کے اور کو تر نہین کرتی اسواسطے کہ وہ تیرے
کف مین کہ مثل دریا کے فیض بخش ہی مثال ایک قطرہ کے ہی اور شفاف بے آمیزش گرد وغیرہ پس
یہ قطرہ مخصوص بدشمن ہی نہ بغیر دشمن پھر قلم کی صفت ہی کہ اگرچہ زرد قبا ہی لیکن ایک ہندو ہی تیرے
ہاتھ مین ای غلام اگرچہ مطیع و بانی بہتر والی رومیون کی ہی کہ وہ انگلیان ہین ماہ در قفا باعتبار
ناخن اس قلم نے ہزارون دفعہ چہرۂ ماہ کو کہ کاغذ ہی سیاہ کیا جیسے کہ سیاہی چہرہ ماہ پر ظاہر ہی

اور ابھی تک اسکے شکم مین امتلا اس سودا کا ہی یعنے سیاہی یا سودا مراد خیال سے اب دوسرا مضمون ہی یعنے جو شخص کہ تیرے دروازہ پر طاعت و بندگی مین حلقہ کیطرح دوہرا ہو رہا ہی اور پشت خضوع و خشوع سے جھکائے ہوے ہی اُسکی نگینہ کے مثل چار بالش زر پر جگہ ہی چار بالش وہ مسند کہ جسمین چارون طرف تکیہ ہون کہ یہی حال انگشتری کا ہی کہ چار پہلو ہوتے ہین مطلب یہ ہی کہ فارغ البال مسند زرین زر پر تکیے لگائے بیٹھا ہی اب مصنف کہتے ہین لو مین کھلکے کہے دیتا ہون کہ مخلوق کو اُس وقت بڑی عید ہو جاتی ہی کہ جسوقت تیرے دشمن کو گردن بستہ قربان کے لیے دیکھتے ہین قربان بمعنی قربانی کے بھی آیا ہی اور رزآزادہ ہی آیندہ قطعہ دعا تابید کا ہی یعنے جب تک کہ تاثیر مجمر زرین آفتاب سے بہار غالیہ دان نسیم و صبا کی ہی یعنے نسیم و صبا اس غالیہ دان بہار سے ہر کسیکو خوشبو پہونچائین گل تیری سعادت کا خار نحس سے دور رہے یعنے تجکو سعادت ہی سعادت رہے نحوست تیرے پاس نہ آنے پائے اس سبب سے کہ تیری ذات ایک سرو ہی جسنے بستان ملک کو آراستہ کیا ہی

قصیدہ در مدح سلطان

قولہ دوش چو شاہ حبش آئنہ در دہان گرفت ✤ مطربہ پنج شوے را مہر سہ خواہران گرفت ✤ باز سفید شد نہان زاغ سیاہ از طرب ✤ پر زدہ بیضہاے زر جملہ در آشیان گرفت ✤ ترک نسیج پوش مہ ترک کلاہ زر وگفت ✤ قطب چو زاطلس سیاہ خرقہ طیلسان گرفت ✤ قرص شکستہ می نہد بر سر سفرہ ہشتیر ✤ دور فلک کہ طشت زر ابر سر ہفتخوان گرفت ✤ کرد سپاہ ترک را لشکر ہند منہزم ✤ مہر چو خدایگان از ان ملک ہمہ جہان گرفت ✤ خیز کہ باز باز زر بر سر چتر نیلگون ✤ گشت پدید باز مرغ از غم دل فغان گرفت ✤ داشت در آستین نہان پارۂ زر آسمان ✤ صبح دریدہ جیب از ان دامن آسمان گرفت ✤ یہ قصیدہ بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن اللغات شاہ حبش شب آئنہ آفتاب در دہان گرفت یعنے منھ مین رکھ لیا مطربہ زہرہ پنج شو مراد پنج ستارون سے سواے آفتاب کہ اسپر کلام عرب مین اطلاق تانیث کا ہی باقی پانچ یہ ہین

قمر عطارد و مریخ مشتری زحل اسکے سوا عطارد کو بھی جیز لکھا ہی ستہ خواہران بنات النعش کہ وہ تین تارے
ہین جنکے سر پر نعش ہی باز سفید آفتاب اور ایک قسم باز بیش باشہ زاغ شب تیرہ دون یعنی ماہ
زرکواکب نسیج بافتہ کلاہ زرد کنایہ روشنی سے قطب نام ستارہ اطلس سیاہ شب کہ آسمان چادر قرص
شکستہ کواکب طشت زر آفتاب ہفت خوان ہفت آسمان سیاہ ترک روشنی آفتاب لشکر ہند سیاہی
شب خدایگان ممدوح باز ہزار آفتاب چتر نیلگون آسمان پارہ زرد آفتاب الحق یعنے رات کو
شاہد حبش نے آئینہ کہ وہ آفتاب ہی منہ مین لیلیا یعنے آفتاب چھپ گیا تو مرطربہ تاب جو زہرہ ہی جسکے
پانچ شوہر ہین ای سیارہ خمسہ قمر عطارد مریخ مشتری زحل اس مطربہ کو محبت تین خواہرون سے
گھیرا جو بنات النعش کے تین ستارے ہین خواہر زہرہ بنظر لفظ بنات انکو کہا ہی زہرہ مین تانیث
لفظی یعنے تا موجود اور زہرہ و بنات رات مین سب جمع ہوتے ہین لہذا ادعائے محبت کہا ہی اب یہ
کہتے ہین باز سفید جو دن ہی نہان ہوا تو زاغ سیاہ شب کا بیغم ہو کے بڑی طرب و مستی سے اڑنے لگا
اور سارے بیضے زرین کواکب کے اپنے آشیانہ مین رکھا ہی یعنے اپنے تحت مین کر لیے ماہ کہ وہ
ایک ترک نسیج پوش کلاہ زرد سر پہ رکھے تھا کہ روشنی اسکی ہی اس کلاہ کو اسنے ترک کیا یعنے نور
اسکا ختم ہوا اور قطب نے اطلس سیاہ سے خرقہ چادر کا اوڑھ لیا اسواسطے کہ دور فلک طشت
زر کا ہفت خوان فلک سے کہ ہفت آسمان ہی مین جو سر پر رکھے پھرتا ہی اکثر اسکی عادت بھی
ہی کہ قرص شکستہ ہی اپنے سفرہ پر رکھتا ہی اور قرص شکستہ ماہ کہ سوا چودھوین تاریخ کے
شکستہ ہی رہتا ہی پھر کہتے ہین کہ سیاہ ترک کو جو آفتاب کی شعاعین ہین لشکر ہند یعنے شب کی سیاہی نے
بھگا دیا اس سبب سے ماہ نے مثل خدایگان ای ممدوح کے تمام ملک جہان کو گھیر لیا جیسے کہ شب
چہاردہم مین کیفیت ماہ کی ہوتی ہی اب کہتے ہین کہ اٹھ پھر باز زرین آفتاب کا چتر نیلگون آسمان پر
نمایان ہوا اور پھر مرغ صبح نے غم دل سے شور شروع کیا یعنے صبح ہوئی باز بانکین آسمان ایک ٹکڑا زر جیسا
کہ آفتاب غروب کیوقت زرد ہو جاتا ہی اپنی آستین مین چھپائے دبائے تھا اب اسکو صبح ورینہ جیسے
سے کہ صفت صبح کی ہی دامن ای کنارہ آسمان پر ٹانک دیا قولہ صبح جو تاج زر گرفت از کف خازن فلک ؂

سوے جناب شہ شد و روے بر آستان گرفت ٭ پادشہ جم اعتلا احمد موسوی لقا ٭ آنکہ پاے چتر او بر سر مہ مکان گرفت ٭

مطلع ثانی

خیز کہ برہ در دہن لالۂ زرفشان گرفت ٭ لالہ ز ژالہ در جبین لولوی بیکران گرفت ٭ بسکہ سحاب بر وجہ
بر سر کوہ موج زد ٭ کشتی لعل پارہ را بر سر بادبان گرفت ٭ غنچہ چو دید آئنہ سرمہ کم و سفیدہ جش ٭
حقۂ غازہ در سر چنبہ وسمہ سان گرفت ٭ گیسوے شب برابر قامت ترک روز شد ٭ مہچہ زر سرخ بدا
خود شرف این زمان گرفت ٭ قد بنفشہ چون سر زلف بتان شکستہ شد ٭ سرو پیادہ جامہ دنبل
زرنج آن گرفت ٭ سرو روان ما نگر بر لب جوے دلبری ٭ در خم سنبل دوتہ گونۂ ارغوان گرفت ٭
اللغات تاج زر آفتاب خازن فلک کو باعتبار ستارون کے کہا ہے کہ خزانچی انکا ہے بر آستان گرفت
اد بر آستان نہاد مکان جاے برہ برج حمل لالۂ زرفشان آفتاب کشتی لعل لالہ بادبان پردہ کشتی
کنایہ شاخ سے آئنہ آفتاب سرمہ شب سفیدہ روز حقہ غنچہ غازہ گلگونہ کہ عورتین منہ پر ملتی ہین چنبہ
وسمہ سان شاخ سبز مہچہ ایک کٹوری کہ سر علم پر نصب کرتے ہین سرو پیادہ ایک قسم سرو سرو روان
معشوق سنبل دوتہ زلف ارغوان نام گل سرخ رنگ المعنی اوپر کے اشعار سے صبح کا ہونا ظاہر ہین
جب صبح نے خزانچی فلک سے تاج زر حاصل کیا تو سیدھی پادشاہ کیطرف چل دی اور منہ آستانہ پر
رکھدیا اور وہ پادشاہ جم اعتلا ہی کہتے ہین جمشید کی صورت نہایت پر فروغ و تابان تھی اسیواسطے
اسکو جمشید کہتے ہین کہ جم اور شید دونون بھی آفتاب کے ہین گویا دو آفتاب کی چمک دمک اس
ایک کی صورت مین تھی اور نیز جم حضرت سلیمان و سکندر کو بھی کہتے ہین بس سلیمان و سکندر رسا
علو مرا الا ایسے ہی موسوی لقا کہ حضرت موسیٰ کی صورت بھی ازبس روشن تھی نقاب پڑی رہتی
تھی اقل ہی کہ انکی بی بی نے جب نہایت اصرار نقاب اٹھانے مین کیا حضرت موسیٰ نے کہا کہ آنکھین
تمھاری بے بصر ہو جاینگی انھون نے کہا کہ مین ایک آنکھ بند کرکے دوسری آنکھ سے دیکھونگی القصہ جب
نقاب اٹھایا جس آنکھ سے دیکھا تھا مارے فروغ کے بے بصر ہو گئی مگر یہ انکی صورت پر ایسی بیصبر و
فریفتہ ہو گئین کہ بکمال شوق دوبارہ نقاب اٹھوا کر دوسری آنکھ سے بھی دیکھا وہ بھی بے نور ہو گئی

حق تعالی نے شبطرا نکی صداقت کے پھر ایسی آنکھیں عطا کیں جو متحمل انکے نور چہرہ کی تھیں شاعر نے اسیواسطے
موسوی نقا کہا ہی اور ایسا پادشاہ عالی رتبہ جسکے ہما جیسے چتر نے ماہ کے سر پہ جگہ پکڑی ہی اکثر چتر پر
ہما کی تصویر بنا دیتے ہین برعایت تفاول اُسکے سایہ کے اور ماہ ممدوح جسکے سر پہ چتر ہی آئینہ
دوسرا مطلع ہی کہ اُٹھ بہار آئی اور آفتاب برج حمل مین گیا اور لالہ یعنے آفتاب نے ژالون سے
چمن مین لولوے بیکران بھر دیئے چنانچہ اسوقت مین تاثیر آفتاب سے مینہ بھی اکثر برستا ہی اور اولے
بھی پڑتے ہین اور اسی مینہ کی بارش سے موتی بھی پیدا ہوتا ہی آز بسکہ ابر بحر و بر نے سر کوہ پہ
موج زنی کی اس سبب سے سر کوہ نے کشتی لعل پارہ یعنے لالہ کی سر بادبان پر لگائی مطلب یہ کہ سر کوہ پر لالہ
جیسے کھلا کشتی پھول اُسکا اور شاخ بادبان ابر بحر و بر قید اتفاقی ہی شبطرا سکے کبھی خشکی پہ برستا ہی
کبھی تری پہ کبھی علی العموم اسوقت مین غنچہ نے جو دیکھا کہ بسبب آئینہ یعنے گردش آفتاب کے سرمہ جو شب کا
ہی کم ہی اور سفیدہ جو روز ہی زیادہ کسواسطے کہ انھین دنون سے رات گھٹتی ہی دن بڑھتا ہی
اسواسطے گلگونہ کا ڈبا اپنے پنجہ وسمہ سان یعنے سبز مین لیلیا تا کمی بیشی کا لحاظ کرے پنجہ وسمہ سان
وہ پتیان سبز جو غنچہ پہ ہوتی ہین اور اندر اُسکے پنکھڑیان پھر جب گیسو شب کے برابر قدر ترک
روز یعنے آفتاب کے ہو گئے جو مراد رات دن برابر ہو جانے سے ہی تو مجھے ڈر کہ آفتاب ہی اسوقت
مین خود مشرف اسکو ہو جاتا ہی اور قد بنفشہ کا مانند سر زلف معشوق کے شکستہ ہو جاتا ہی اسبا
رنج سے سرو پیادہ نے کہ ایک قسم سرو خود رو سے ہی جامہ نیل مین ڈالا اور ماتم دار بنفشہ کا ہوا قد بنفشہ
کا شکستہ ہونا مرجھا کے اسکا پیچ و تاب مین پڑ جانا لیکن ایسے وقت مین ہمارے سرو روان یعنے
معشوق کو دیکھ کیسا کنارہ جو سے دلبری کے کھڑا ہی سنبل دوتہ یعنے زلف کے خم مین گویا رنگ
ارغوان پکڑے ہوئے ہی مطلب یہ کہ رخسار سرخ سرخ کیسے زلف سیاہ کے نیچے دبک رہے ہین
مثل بنفشہ کے قد شکستہ اس شعر مین بجاے گونہ کے گوشہ متن مین غلط لکھا ہی قولہ مجمر باغ و بوستان
انبہ سر زلف آن پریست + لاجرم از برا سے آن نکہت بوستان گرفت + گل چو کشاد طشت زر صبح
کشید تیغ خور + بلبل ازین قبل نگر وقت سحر فغان گرفت + بلبلہ گفت از شرم نیمہ چرا بریدہ شد +

گفت قدح کز مرا خون دل رزان گرفت + فاختہ گفت بید را لرزہ چرا است در برت + گفت صبا
کز مرورا دیخ غم خزان گرفت + گفت سمن کہ لالہ را خرقہ چرا است غرق خون + گفت چمن کہ مرورا قہر
خدا ئگان گرفت + آنکہ بروز معرکہ فرق لواے رفعتش گوشہ آفتاب را چون خط دلستان گرفت +
تیر ز سہم ناوک جعبۂ انتقام او + قامت خود ہزار پی در صفت کمان گرفت + بر سر قصر قدرش از بیم
مساس آسمان + شکل خم ہلال را قامت پاسبان گرفت + راہ پر از ستارہ شد خنجر او چو برق زد + خود
تیر دو پارہ شد سہم چو در کمان گرفت + ای تو محیط کہ خنجرت صدمت ہفتخوان شکست + تیغ تو شہی کہ
چاکرت ملک ہفت خوان گرفت + اللغات مجمر بالفتح و بالضم و فتح میم ثانی عود سوز ہندی انگیٹھی نکہت
بالفتح و کاف عربی بوے خوش طشت زر باعتبار زر گل تیغ خور شعاع خور قبل بکسر سبب بلبلہ صراحی
خمرہ برجسم بلبل تیر عطارد سہم بیم جعبہ ترکش پی بالفتح مرتبہ دو بارہ عصب مساس چھونا ستارہ جوہر
برق زدن ای بر آید خود کلاہ سہم تیر ہفتخوان دہ عقبہ یعنے راہ دشوار گذار کہ رستم اُس راہ سے مازندران کو
گیا تھا اور کیکاؤس کو قید سے چھوڑایا اور راہ میں بہت دیوون کو مارا اور ہر منزل میں مہمانی کی
تقی المعنی اوپر زلف معشوق کی صفت پر چھوڑا تھا بتائید اُسکے کہتے ہیں کہ مجمر باغ و بوستان کی
بوے سیر زلف سے اُسکی بھری ہوئی ہی اسواسطے ضرور یہ بات ہی کہ نکہت بوستان کی بند ہوگئی
بس گرفت لازمی معنے میں ہی جیسے آواز گرفت ای بند شد یہ بھی جانا کہ بلبل صبح کو شور و فغان
کیون کرتی ہی یہ وجہ ہی کہ گل غنچے تو بمقتضاے خلق اپنا طشت زر کھولا گل کے کھلنے سے
زر اُسکا کھلتا ہی اور صبح نے ناحق اُسپر تیغ آفتاب کی کھینچی اس ناحق پر بلبل راضی نہو کے فغان
کرنے لگی الحاصل یہ خیالات صبح ہونے اور گل کھلنے اور آفتاب نکلنے اور فغان کرنے بلبل کے باندھے
ہین اور علی ہذا بلبلہ نے کہا کہ میرا غنچہ سر کیون کاٹا گیا پیالہ نے کہا کہ تجکو خون دل انگورون نے گھیرا ہی اس
موا خندہ میں تجکو غنچہ سر کیا ہی فاختہ نے بید سے پوچھا کہ تیرا جسم کیون کانپتا ہی صبا نے کہا کہ اسکو غم رنج
خزان نے گھیرا ہی سمن نے لالہ سے پوچھا کہ تیرا خرقہ خون میں کیون ڈوبا ہی چمن نے کہا کہ اسیر قہر
خدا ئگان یعنے ممدوح کا ہی یہ گریز طرف مدح ممدوح کے ہی اور اسیکی تمہید میں سب اوپر کے خیالی ہوان

دجواب آوردہ خدایگان وہ ہی جسکی لوائے رفعت کی چوٹی نے لڑائی کے دن گوشہ آفتاب کو ایسا گھیر لیا ہی جیسے خط کبھی دلستان کا اُسکے گوشہ رخ کو گھیر لیتا ہی یا دلستان صفت خط کی اور ظاہر کہ لڑائی کے گرد و غبار سے آفتاب کسیقدر چھپ بھی جاتا ہی اور اُسکی ترکش انتقام کے خوف سے کہ ایسا نہو کوئی ناوک جگر دوز اُس سے نکلے تیر جو عطارد ہی ہزارون دفعہ اُسنے صفت کمان کی پکڑی یعنے خمیدہ وزار و نزار ہوا واضح ہو کمان خانہ وبال عطارد کا ہی بس اُسمین ہمیشہ یہ جاتا ہی اور وبال سے زار و نزار ہوتا ہی لہذا ہزارون دفعہ وبال مین پڑنا ثابت ہی بالفعل شاعر نے ادعا ممدوح کے خوف وشہم کے ساتھ کیا ہی قصر قدر ممدوح کا ایسا عالی وبلند ہی کہ آسمان نے با این ہمہ رفعت اپنی قامت مین ہلال کا سا خم اختیار کیا ہی کہ مبادا مجھ ناچیز کا قامت اُس عالی محل کو چھوجائے کہ مین اس قابل نہین ہون اور خمیدگی آسمان کی ہر عیان قامت پاسبان گرفت سے یہ مراد کہ اسی سبب سے ایسے قامت ہلالی کو اسنے اپنا پاسبان بنایا ہی کہ نہ سیدھا ہوگا نہ اسکو چھوئیگا اور جہان اُسکے خنجر نے اپنی برق گرائی راہ ستارون سے بھر گئی یعنے اُسکے جوہر سے جیسے برق کے گرنے سے آگ پھیل جاتی ہی اور جہان تیر اُسنے کمان مین جوڑا ماہ کو دو ٹکڑے کیا جیسے کہ ماہ کے درمیان مین الف تیر کیطرح لفظ ماہ کو دو پارہ کیے ہوئے ہی ای ممدوح تو ایسا ماہ ہی کہ تیرے خنجر نے صدمہ ہفت خوان کا خورد و شکستہ کر دیا اور تو ایسا بادشاہ ہی کہ تیرے ادنی چاکر نے مملکت ہفتخوان کی لیلی جہان سے رستم جیسا شخص بڑی تذرد تھاپیون سے کیا تھا اور بچا تھا پہلے مصرعہ مین ہفتخوان ہفت فلک دوسرے مین ہفتخوان رستم نسخہ مطبوعہ مین صدمہ ہفتخوان پہلے مصرعہ مین لکھا ہی میری دانست مین صدمت ہی بمقابلہ مملکت اور صنعت ترصیع بھی ہوجائے قولہ قطرۂ آب در بر بحر کف تو موج زد + آتش غصہ خصم را جگرش خان مان گرفت + خامۂ زرد جامہ چون خصم تو کرد سر کشی + دہر سیاہ کرد رخ دہرہ سر زبان گرفت + کلک ہلال قامتت بہر صلاح ملک و دین + از حبشہ بلال وش سجدہ کنان اذان گرفت + برق سحاب خنجرت دید عدو سے تیرہ دل + بر لب بام چشم اذان ہر مژہ ناودان گرفت + سبزہ ز شاخ زعفران ریختہ آب ارغوان + تیغ تو چون حسود را دل بدرید و جان گرفت + پرچم سیر تو شد گیسوے ہفت خواہران

چون مہر ابتیت بہ خور وزو غا قران گرفت + ولولہ جیست در جہان انیکہ شہنشہ زمان + تیغ نفاذ
عدل زد ملکت جاودان گرفت + تا کہ بود بہر سحر مشعلہ عروس صبح + انیکہ عروس صبحدم مشعلہ در دہان
گرفت + ورد زبان انس و جان باد ہمین کہ شاہ ہند + پایۂ تخت بخت را بر سر فرقدان گرفت +
اللغات قطرۂ آب تیغ بر آغوش ودشت غصہ غم دشرہ بروزن بہرہ نام حمد بہ ہلال قامت ای قامت
ادمثل ہلالست جبشہ دوات بلال نام غلام حبشی آن حضرتؐ اذان صریر قلم نادان پر نالہ سبزہ
تیغ شاخ زعفران زرد قد دشمن آب ارغوان خون پرچم جو نیزہ پر ہوتا ہی برق نشان ہفت
خواہران بنات النعش بسبب بلندی ولولہ شور وغا بفتح جنگ مشعلہ روشنی انس و جان آدمی
و پری المعنی یعنے جسوقت کہ آتش خشم دشمن کی مشتعل ہوتی ہی تیغ تیری کہ قطرہ آب ہی یعنے
بوند بنی ہوئی تیرے کف بحر صفت مین موج زن ہوکے جملہ خان ومان آتش خشم خصم کو گھیر لیتی ہی
اور غرقاب فنا کرتی ہی بر مین ایہام بمعنی بغل و دشت آور علاوہ دشمن کے جو شی تجھسے سرکشی کرتی
ہی اپنا کیا پاتی ہی مثلاً خامہ زرد جامہ باعتبار نقش ونگار مصنوعی کے اسنے بھی دشمن کیطرح
سرکشی کی دیکھو زمانہ نے کیسا اُسکا منھ کالا کیا اور چھری نے کیسی اُسکی زبان کتری چنانچہ سرکشی
اور سیاہ روئی اور قطع زبان جو قط ہی ظاہر اور زمانہ کو ان صفتون کا فاعل ٹھرانا بھی صحیح کہ سب
لوگ یہ حال قلم کا کرتے ہین اور سرکشی اُسکی دوات کا آنا جانا اب دوسری طور پر بیان قلم کا ہی یعنے
وہ قلم جو ہلال قامت ہی تیرے سامنے خمیدہ اُسنے واسطے آراستگی ملک و دین کے بلال کیطرح حبشہ
سے جو دوات ہی سجدہ کرتے ہوے اذان اختیار کی اذان اُسکی صریر بس یہ صفتین بھی قلم مین
واقعی ہین خنجر تیرا کہ مثل سحاب کے خون برساتا ہی اُسکی برق دشمن تیرہ دل نے دیکھی ہی اس سبب
سے پلکین اُسکی جو لب بام چشم پر ہین پرنالے اشک کے ہوکر بہاتی ہین یعنے از حد گریان ونالان ہی
پھر دشمن کا بیان ہی کہ وہ ایک شاخ زعفران تھا یعنے رنج ومحن سے زرد اُس زرد شاخ سے تیرے سبزہ رنگ
جوہر تیغ و خنجر زغیرہ ہی زہر آب کا ڈوبا آب سرخ ارغوان رنگ کہ وہ خون ہی بہایا مطلب یہ کہ جب تیغ
نے تیری دل دشمن کا پھاڑا اور اُسکی جان لی تو نظر بدشمن اور بہ تیغ و خون کی یہ کیفیت ظاہر ہوئی

جو اوپر کے مصرعہ مین مذکور کی ہی نشان تیرا ایسا بلند با لیشان ہی کہ لڑائی کے دن جو بلند کیا گیا اور رہا ہیچ اُسکا ہمقران آفتاب کا ہوا تو پرچم اُسکی گیسو ہفت خواہران اسی بنات النعش کی بنی یعنے چوٹے آسمان سے بھی گذر کے آٹھوین آسمان تک پہونچا بعد کا شعر بطریق تجاہل عارفانہ کے یعنے جان کے انجان بننا مصنف کہتے ہین مین نہین جانتا کہ جہان مین یہ کیسا شور و شہرہ ہو رہا ہی کہ شہنشاہ زمانہ نے تیغ نافذ عدل سے مملکت جاودان لیلی یعنے دنیا تو تھی ہی ببرکت عدل عقبی کی مملکت بھی لی اس شعر مین کیسا اس مضمون کو اورون کی زبان سے ادا کیا ہی اور ضرور ہی جو بادشاہ عادل ہین عقبی مین بھی وہ بادشاہ ہونگے آب دعاے تابید ہی جب تک خروس کا یہ مشغلہ ہر سحر کے ساتھ ہوتا رہے کہ دیکھو صبح نے مشعل منھ مین پکڑی جیسے بعض کتے مشعل منھ مین لیکے آگے آگے چلتے ہین اور اسکی مشعل آفتاب تب تک تمام انس و جان کی زبان پر یہ ورد جاری رہے کہ پایہ تخت شاہ ہند کے بخت کا سر فرقدان سے جالگا فرق باعتبار لفظ سر جو فرقدان مین ہی بس مناسب

در مدح سلطان محمد و تعریفات صبح و توصیفات محبوب

قولہ بر رق لاجورد نقطہ زر بند رقم ✤ سوے لب ما میار جز خط جام ای صنم ✤ زاغ سیہ تا نہاد بیضہ زر از دہان ✤ بلبلہ را میچکد از سر منقار دم ✤ کف چو برآمد ز جام جام برآمد ز کف ✤ داشت چو زرین صدف سینہ پر از قلب یم ✤ جام چو ماہ تمام شد سوے پروین روان ✤ ماہ نوش در قفا ہم شفقش در شکم ✤ نقد روان دہ بہا و ز ز قلب آر لعل ✤ تا دلت از غم رہد خاتم او ساغر خم ✤ خیز کہ وقت سحر غم زدہ را امید ہند ✤ می ز خمستان عشق ساقی بزم قدم ✤ ز لب تشنہ دلان طاس فلک برکشید ✤ ساغر زرین خور از دہن صبحدم ✤ یہ قصیدہ بحر بسیط مین ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن یا فاعلان اللغات ورق لاجورد آسمان نقطہ زر آفتاب سوے بتر کی آب خط جام یہ کہ جام جمشید مین ہفت خط تھے اول جور دوم بغداد سوم بصرہ چہارم ازرق پنجم اشک ششم کاسہ گر ہفتم فرودینہ زاغ سیہ شب بیضہ زر

آفتاب بلبلہ صراحی خبر دوم خون مراد از شراب سرخ راست تحقیق یم کا قلب می پروین دندان ماہ تمام
بدر باد نو ہلال شفق می سرخ روان رائج وجان زر قلب زر لعل شراب خم دہان خور آفتاب وتناول
المعنی یعنے ورق لاجورد شب پر نقطہ زر کا جو آفتاب ہی رقم ہوا اب ہمارے لب پر سواے خط جام
کے اور ضنم کچھ مت لا خط جام ذکر جز وسے ارادہ کل کا ہی اور جام سوے ترکی مین آب کو کہتے ہین ایسے ہی
لفظ ما کہ عربی مین بمعنی آب کے ہی مناسب لب زاغ سیاہ شب نے جیسے بیضہ زر کا جو آفتاب ہی منہ
سے نکال کے باہر رکھا ہی کہ شب مین اسکو منہ مین رکھ لیا تھا تب سے بلبلہ کی منقار یعنے ٹونٹے سے خون
اشک بہا ہی اور شراب سرخ کہنا اچھا ہی کہ جب جام سے ظاہر ہوے جیسا کہ شراب انڈیلتے وقت
بجھا گہ جام مین پڑ جاتے ہین اور وہ جام ہاتھ سے ساقی کے آیا تو وہ جام ایک زرین صدف تھا جسکا
سینہ قلب یم سے جوہر ہی بھرا ہوا تھا صدف بمعنی پیالہ خرد بینوشی کے بھی آیا ہی اور صدف ایک شکل
بھی ہی مثلث تین ستارون سے دور قطب پر کہ اسکو صدف قطب کہتے ہین پس صدف زرین اگر
پیالہ کے معنے مین لین تو خود ظاہر اور اگر صدف قطب کے معنے مین لیکر مبالغۃً پیالہ اس سے مراد لین
تب بھی ہو سکتا ہی اب نہین معلوم محشی نے جو داشت کی جگہ راست قایم رکھکے معنے تحقیق کے لکھدیے
ہین کیا سمجھے ہین تقریر معنے کی کچھ لکھی نہین مین نے تو راست کو داشت بنا لیا اگر کسی کے نزدیک
راست کے معنے ہر طرح راست آجائین تو راست بنا دین میرے دانست مین تو صفت جام وشراب
کی ہی یعنے جام ایک زرین صدف تھا اور اپنے سینہ کو قلب یم سے بھرا رکھتا تھا اس شعر مین صنعت
تبدیل موضوع ومحمول ہی کف مین تجنیس تام ہی اور جب جام مانند ماہ تمام کے جو بدر ہی پروین کیطرف
کہ مراد دندان سے ہی روان ہوا کہ یہ روانگی اسکی ایسی تھی جیسے بدر کی پروین کیطرف کہ پروین
ایک منزل ہی منازل قمر سے تو اسوقت مین ماہ نو جو انگلیان ہین خمیدہ ہو اسطے گرفت جام کے
اسکے پیچھے اور شکم مین جام کے شفق بھرا تھا یعنے شراب سرخ نقد روان خواہ نقد رائج خواہ نقد جان
قیمت مین دیدی اور زر قلب سے جو زر ہوا یعنی درخت انگور سوانگور سے لعل ای شراب سرخ لا
اور حاصل کرتا دل تیرا غم سے نجات پائے اور وہ خاتم یعنے مہر جو صراحی پر لگی ہی اُسے ایکطرف جھکا دے

اور شراب اونڈیل جیسا کہ بعض ڈھکنے صراحی وغیرہ کا لگا بھی رہتا ہی اور اُٹھ بھی جاتا ہی خاتم مین لفظ
خم موجود اور تا مقلوب بھی یعنے آت جسکا قلب تا ہوتا ہی تو سحر خیزی اختیار کر اگر طالب شراب
خمستان عشق کا ہی اسلیے کہ ساقی بزم قدم کے جو قضا و قدر ہین ہر غم زدہ کو صبح کے وقت ہی شراب
عطا کرتے ہین اور عاشقون کی صبوحی اُنہی سے ہوتی ہی دیکھ لے یہ ساغر زرین آفتاب کا جو صبح
کے منھ سے نکالا جاتا ہی اور طاس فلک کا اسکو نکالتا ہی یہ اُنھین تشنہ دلون کیواسطے تو ہی جو
غمزدہ عشق کے ہین قوله دوش کہ قوس ہلال چون زہ سیمین نمود + گشت پر از گوے زر جیب قبائے ظلام +
در عوض تاج لعل داد مہ از کہکشان + قطب سیہ پوش را جبہ زرین علم + شب ہمہ شب آسمان آبلہ رو ہندوئیست
حلقہ بگوش از ہلال بر در شاہ عجم + سایۂ لطف اله خسرو عالم پناہ + ماہ ستارہ سپاہ شاہ محمد علم +

مطلع ثانی

گرنگشید سے ز زنگ زلف تو بر چین حشم + ترک تو پیکان نار آب نداد سے بسم + آتش گویا سے تست
تکیہ گہ در خشک + سنبل بویای تست خم زدہ گرد بقم + اللغات گوے زر کواکب ظلم تاریکی تاج لعل
آفتاب قطب پھر سے حرکت ستارہ معروف علم نقش ہندی بوٹہ آبلہ رو باعتبار نجوم محمد علم الٰہی لواے
محمدی ہندی محمدی جھنڈا از نگ سیاہی و شب چین سفیدی و روز ترک چشم پیکان مژہ سم زہر آتش گویا
لب در خشک دندان سنبل زلف بقم روے سرخ المعنی رات جسوقت ہلال کی کمان نے اپنا چلہ زرین
ظاہر کیا یعنے طلوع ہوا تو تاریکی کی قبا نے اپنے جیب مین گوے زرین بھر لین یعنے زرین گھنڈیان جیسے
صدری وغیرہ مین ہوتی ہین یعنے اُس تاریکی سے ستارے نمود ہوے اور اُس تاج سرخ کے عوض
مین جیسا کہ شام کو آفتاب سرخ ہوتا ہی ماہ نے کہکشان سے قطب کو کہ پہلے سے سیہ پوش ہورہا تھا
جو مراد انہد ھیری راتون سے ہی کہ قبل طلوع ہلال سے تعین جبہ زرین بوٹہ دار عطا کیا بوٹہ دار باعتبار
کواکب کہکشان کی نسبت قطب سے یہ کہ کہکشان کا خط دونون قطبین جنوبی و شمالی کے درمیان
مین ہی رات مین تمام رات آسمان کہ ایک ہندو آبلہ رو ہی اور ہلال سے حلقہ مثل غلامون کے کان مین
ڈالے شاہ عجم کے دروازہ پر پاسبانی کو حاضر رہتا ہی گویا چوکیدار اگرچہ آسمان ہر وقت ہر جگہ موجود

مگر قید شب کی بلحاظ تاریکی و سیاہی اور بیاسیائی اور آبلہ روئی کے ہی آبلہ مراد ستارون سے ہی اور حلقہ بگوشی ہلال کی کہ یہ صفتین رات ہی مین ہوتی ہین آبلہ رو چیچک رو کہ یہ مرض بھی مخصوص بہند ہی اور ملکون مین بہت کم اور ہندو برعایت زحل بھی کہ ہندوی چرخ اسکو کہتے ہین اور رنگ اسکا سیاہ ہی اور اقلیم اسکی بھی ہند جہان کے آدمی سیاہ رنگ ہین اور وہ شاہ عجم سایہ لطف خدا اکا ہی اور خسرو عالم پناہ اور ماہ جسکی سیاہ ستارے ہین منور ومزین اور بیشمار او بادشاہ محمدی علم ہی لفظ محمد کیسا ایہام ابلغ ہی کہ اسکا نام بھی ہی مطلع ثانی کے یہ معنے کہ زلف سیاہ تیری جو زنگ ہی چہرہ سفید پر کہ وہ ایک چین ہی بکھری ہوئی ہی یہ خیال ہوتا ہی کہ زنگ نے چین پر لشکر کشی کی ہی والا ترک چشم اپنے مژہ کے پیکان کو زہر مین کیون بجھاتا اس شعر مین زلف و رخ اور چشم و مژگان کی صنعت ہی بکمال بلاغت مثل زید عدل کے اور ناز کے بعد لفظ را محذوف یا ناز مفعول معنوی آتش گویا تیری کہ وہ لب ہین در خشک دندان پر تکیہ لگا کے ہوے ہی اور سنبل خوشبو کہ وہ زلف ہی بقم کے گرد جو چہرہ سرخ رنگ ہی خم کیے ہوے ہی یعنے حلقہ زن اس شعر مین بھی نہایت بلاغت ہی اور نیز صنعت ترصیع قولہ مہ بکمند آورد سنبل تو ہر نفس + لخچہ بدید آورد آتش تو دمبدم + ہست بر اثبات حسن چشم تو نص جلی + دار دازان سوے نون بر سر صادی رقم + چاہ زنخدان تست از لب ما خشک تر + چند بر دآب چاہ چاہ تو از قلب یم + دیدۂ بدر اختران ریختہ زو ہرت چو دید + روے تو از خور فزون لعل تو از ذرہ کم + شحنۂ ابروے تو داوہ بحاجب کمان + تا نبرو ترک مست دست بہ تیغ ستم + خاصہ بعہد شہی کو بسر تیغ زد + گردن بیداد را چون سر خامہ قلم +

	مطلع ثالث	

ای کف و شمشیر تو قطرۂ آبی و یم + قطرۂ تو نار بار از یم تو بحر نم + بحر زدست تو خاک بر سر خود کرد ازان + گرد جہان آن نشان شد بجزیرہ علم + رومی و سود ایست کلک تو کز راہ بحر + مشک بچین مے برد از حبشہ دمبدم + اللغات مہ رخسار سنبل زلف لخچہ لخشہ شعلہ آتش ذ اخگر آتش آتش لب نفس راندن نص جلی آیۂ واضح رو بمعنی سبب و رخسار نون ابرو صاد چشم با بمعنی آب آب بمعنی ابرو چاہ زنخدان

قلب یم می اختران اشکہا قلم زدن قلم کردن ای بریدن المعنی یعنے زلف تیری ماہ کو ہر دم اپنی پہانسی
مین پہانسے ہوئے ہی اور آتش تیری دمبدم تجھے ظاہر کرتی ہی کہ وہ لب ہین تجھے کلام تند تیز یا شبیہ
اخگر و شعلہ کے کمال حسن کا تیرے ہی واسطے ثابت ہی اور اسپر نص جلی تیری صاد چشم کہ اسکے اوپر
نون ابرو کا ہی جو مجموع نص ہوا اور اسی سبب سے یہ نون اس صاد پر لکھا ہی تا تیرے حسن و
خوبی پر نص قطعی ہو جاوے نہ خندان تیرا ایسا خشک ہی کہ ایسے ہمارے لب بھی نہین لیکن قلب یم
یعنے می نوشی سے ایسا تر و پر آب ہو رہا ہی کہ آبرو چاہ کی بگاڑے دیتا ہی یہ ایسا کب تک کریگا
خشک و تر متضاد ما بمعنی آب نیز مناسب چاہ بدر کی آنکھون سے اختر اشک کے گر رہے ہین
بسبب عشق و محبت کے جب سے اسنے تیری صورت دیکھی ہی کہ آفتاب سے بڑھکے ہی اور لب
تیرے دیکھے ہین جو مراد دہن سے ہی کہ وہ ذرہ سے بھی کم ہی گویا معدوم لفظ بدر کا شاعر اور
ماہ و دو ہفتہ دونون کو شامل ہی چاہے جس پر معنے قایم کرین آبرو تیری کہ وہ ایک حاکم ہی جسکے
سب ایما پرست ہین اسنے تیرے حاجب کو ایک کمان دے رکھی ہی اسواسطے کہ ترک تیرے چشم
مست کا کسیکے قتل پر آمادہ ہوکے تیغ ستم کیطرف ہاتھ نہ لیجاے اور ڈرے کہ اگر مین کسی پر
ستم کرونگا تو ابرو مجکو اپنے کمان کے تیر کا نشانہ بنائیگی حاجب و ابرو مین آنا یہ فرضی ہی اور
صنعت ترجمۃ اللفظ اور خصوص ایسے بادشاہ کے عہد مین جسنے سر تیغ سے گردن بیدادی
مثل سر خامہ کے کاٹ ڈالی ہی مطلع ثالث کے معنے ای ممدوح تیرے کف و شمشیر باہم ایسے ہین جیسے
قطرۂ آب و دریا قطرہ آب تیغ بوند بنی ہوئی جو آگ برساتی ہی اور کف وہ دریا کہ دریا یعنے سمندر جسکی
نم ہی دریا نے تیرے دست سخا یا سخا کے سبب سے مارے غم کے خاک اپنے سر پر اوچھال لی ہی لہذا
یہ جو جزیرے تمام جہان مین مشہور ہین انھین خاک اوچھلی ہوئی کے نشان ہین جزیرے کیسے
کاکل تیری ایک رومی سوداگر ہی ای سوداگر کہ دریا کی راہ سے جو تیرا ہاتھ ہی مشک حبشیہ چین کو
لیجاتی ہی مشک سیاہی حبشیہ دوات چین کاغذ مبہم ہین لفظ دم بمعنی خون بھی مناسب مشک
کے ہی قولہ تیغ ترا با قضا سر قدر در میان * خنگ ترا چون قلم ماہ بزیر قدم * قدر ترا جاے باد بر

ایوان عرش ٭ خصم تو صاحب فراش زان سوے کتم عدم ٭ ملک بتو لائق ست ہلاک بدشمن بلے ٭
فرق فریدون و تاج کاوہ و سندان و دم ٭ در ربض ملک تو صورت حال عدو ٭ خوک و ریاض بہشت
حایض و بیت الحرم ٭ آتش موسی و دود باد مسیحا و گرد ٭ آبلہ و روے خور شورہ و باغ ارم ٭ خیر و شر
ملک و دین تابع فرمان تست ٭ تا بتو تفویض یافت ملک امام الامم ٭ ای ز خلیفہ ولی گاہ نفاذ
امور ٭ وے ز لطیفہ علی گاہ عطا و کرم ٭ و رایت و رداے ترا نام گرفتہ امام ٭ شمس سما الہدی ظل الہ
النعم ٭ اللغات قضا حکم مجمل قدر حکم مفصل خنگ اسپ سفید رنگ ماہ بنسبت بقلم کاغذ و نسبت
بخنگ نعل صاحب فراش بیمار کتم نہان شدن ہلاک بالضم نیستی کاوہ نام آہنگر جو فریدون کو ضحاک
کے سر پر لایا سندان بالکسر ہندی نہائی دم بالفتح دھوکنی ربض دیوار شہر پناہ شورہ زمین شور نعم
نعمتہا المعنی یعنے تیغ تیری قضا سے بھید قدر کے کہتی ہے گویا اسباب مرگ سے ہے جیسا کہ قدر اسباب
قضا کے درست کر دیتی ہے پھر قضا اپنا کام کرتی ہے اسواسطے کہ قدر مامور ہے اور قضا امر ہے اور
تیرے خنگ کے قدم کے نیچے مثل قلم کے ماہ ہے اے نعل اور قلم کے قدم کے نیچے ماہ کاغذ لفظ میان
کا بلحاظ تیغ کیسا خوب ہے تیری قدر کا تو سر ایوان عرش پر ٹھکانا رہے دشمن تیرا پردہ عدم مین
پوشیدہ ہوئے لیکن وہان بھی چین نپائے صاحب فراش ہی رہے اے رنجور و بیمار تیرے لائق ملک
ہے اور دشمن کے لایق ہلاک اے ہلاک و نیستی جیسے فریدون کا سر سزاوار تاج کے ہے اور کاوہ لایق
اُسی نہائی دھونکنی کے تیرے ملک کے جو حدود ہین اُنمین دشمن کے حال کی یہ صورت ہے جیسے
خوک اور باغ بہشت اور حایض اور خانہ کعبہ کہ ایسون کو ایسی جگہون مین کون چھوڑتا ہے کہان
آتش موسی کی جسکی ہدایت سے تجلی الہی کو پہونچے تھے کہ قصہ اسکا معلوم و معروف اور کہان دھوان
اور کہان باد مسیح اے دم عیسی اور کہان گرد اور کہان آبلہ گو کیسا ہی جھلکتا ہو اور کہان صورت
آفتاب کی اور کہان کھاری زمین کہان باغ ارم یہی حال تیرے ملک مین دشمن کا ہے کہ محض
بے محل و بے موقع ہے قابل قلع قمع اب خیر و شر ملک و دین کی تیری ہی حکم کے تابع ہے اسواسطے کہ امام الامم
نے ملک اپنا تیرے سپرد کر دیا تو خلیفہ کیطرف سے نائب ہے وقت نافذ کرنے امور کے جاہیے جیسے

نافذ کرے اور اے ممدوح تو ایک لطیفہ غیبی کا ہی ہنگام عطا و کرم کے جیسا کہ سعدی رح نے فرمایا ہی شعر
جوانمردا اگر راست خواہی ولیست + کرم پیشہ شاہ مردان علیست + چنانچہ تیری رایت اور
تیری راے کا نام امام نے شمس سماء العدل اور ظل آلہ النعم رکھا ہی یعنے جھنڈا آفتاب آسمان
ہدایت کا ہی اور راے سایہ آلہ نعمتوں کی قولہ فتح تو تا نصب کرد بیرق رفع جدد + گاہ بجر ست قید
گاہ بکسر ست ضم + پیش ضمیرت چو صفر ہیچ حسابے نیافت + بر سر لوح بیان عقدہ جذر اصم + راست
شد از عدل تو روے زمین آنچنانکہ + چشم نمی بیند بجز ابروے دلدار خم + گوئیا فراش تست صبح کہ وقت سحر
قبہ زر میزند بر سر نیلی خیم + گرچہ بمیدان خاص بستہ براسپ تنگ + حامل تخت تو باد صہوۂ گران جم +
چرخ کلید نفاذ در کف حکمت نہاد + در بدر آمد چو قفل دشمن تو لاجرم + کیسہ زر یافتہ از کمر ترک روز +
بر سر ہندو نہد مہر لگن پر ورم + ہر کہ قراضہ مثال بیعت شہ را شکست + با وجو زر درست چہرہ
روز شب ورم + تا لگن آسمان مشعلہ دار شب ست + دود چراغ تو باد شمع سراسے قدم + حاسد
بد مہر باد در تب و لرزہ چو مہر + در تن خود تا کشد روز دق و شب ورم + اللغات نصب قایم
رفع دور کرنا جر کشیدن کسر شکستن ضم پیوستن صفر خالی بدین شکل ہ اور نیز اس موضع پر جو
عدد سے خالی ہو لکھتے ہین قبہ زر آفتاب نیلی خیم افلاک صہوہ بفتح میان پشت اسپ یکران
اسپ اصیل جم حضرت سلیمان کیسہ زر روشنی ترک روز آفتاب ہندو شب لگن بر وزن چمن
طشت بے آفتابہ و شمعدان نیز ورم ستارے درستا اشرفی درتمام و زر بکسر افسردہ و غمگین و سیاہ
و آشفتہ دق کمی ورم زیادتی المعنی یعنے تیری فتح نے جب سے جھنڈا رفع کرنے دشمن کا اٹھایا ہی
تب سے وہ کبھی تو کشاکشی مین گرفتار ہی کبھی توڑ پھوڑ سے پیوستہ ہی باقی مراعات اعرابی ظاہر
اور جذر اصم یعنے جذر تحقیقی کہ ازبس محال ہی اُسنے تیرے دل چھانی کے سامنے کچھ حساب نہ پایا یعنے
کسی شمار مین نہ ٹھہرا تیرے دل ہونے بکمال آسانی اُسکو لوح بیان پر لکھدیا اور اسی جذر
تحقیقی کے مقابلہ مین جذر تقریبی ہی کہ وہ ازبس آسان ہی چنانکہ جذر دہ کا تین صحیح اور ایک
سبع ہی تیرے عدل سے روے زمین ایسا سیدھا ہو گیا کہ اب کہین خم و کج سواے ابروے دلدار کے

باقی نرہا سب اہل زمین سجدے ہو گئے کہین خم نظر ہی نہین آتا صبح گویا تیری فراش ہی کہ ہر سحر کلس زر کا اِس نیلے خیمہ پر رکھکے آراستہ کردیتی ہو اور قبۂ زر آفتاب ظاہر صورت آسمان کی بشکل خیمہ اور آفتاب کی مشابہ کلس کے ہو اگرچہ میدان خاص مین تیرے گھوڑے کی پشت پر تنگ باندھا ہی لیکن مین یہ چاہتا ہون کہ تیرے تخت کی اُٹھانے والی پشت یکران مہم کی ہو یعنے حضرت سلیمانؑ کی کہ اُنکے تخت کو ہوا اُٹھاتی تھی یکران بکاف تازی وہ گھوڑا کہ ایک شخص کیواسطے مخصوص ہو چنانچہ باد کا گھوڑا مخصوص بحضرت سلیمان تھا چرخ نے کنجی نفاذ کی تمھارے حکم کے ہاتھ مین دیدی لاجرم دشمن مثل قفل کے در در مارا مارا پھرتا ہی کہین ٹھکانا نہین پاتا اور ایسا نفاذ حکم کا ہی کہ ماہ نے جو کیسہ زر کا ترک روز کی کمر سے پایا ہی کیسی لگن پر درم خود ہندو کے سر پہ جو چور کو کہتے ہین رکھے پھرتا ہی جو کوئی قراضہ کیطرح بیعت شاہ کی شکست کرے اُسکے روز کا چہرہ جو آفتاب ہی اشرفی زر کیطرح زرد و سیاہ رہے اور جب آفتاب زرد ہوجاتا ہی ڈوب جاتا ہی اور گہن کیوقت بھی سیاہ ہوجاتا ہی اب دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ لگن آسمان مین مشعل شب کی جو ماہ ہی رکھی جاے یعنے ماہ و آسمان رہین تیرا چراغ بھی روشن رہے اور ایسا کہ اُسکا دھوان شمع سراے قدم کا ہو یعنے ہمیشہ روشن رہے اور جو حاسد بدمہر ہین آفتاب کے مانند ہمیشہ تپ لرزہ مین رہین جب تک کبھی روز و تب مین مبتلا ہو اور شب درم مین اور کبھی بالعکس جو مراد انکی کمی بیشی سے ہو

قصیدہ در مدح پادشاہ ہند

قولہ بیا کہ رایت سلطان شہنشہ عالم + گذشت از فلک چار طاق و نہ طارم + بیا کہ حلقۂ درگاہ شاہ دائرہ ایست + کہ در میانش کم از نقطہ بود عالم + بیا کہ مرکب شہ را چگونہ وصف کنم کہ باد کوب نعلش نگین خاتم جم + کہ دید بادی شعتش میان آب روان + کہ ہشت ماہ مسافت رود بیک دو قدم + زہے سکندر دارا غلام سام حسام + زہے محمد موسی کف و مسیحا دم + زہے سراے تو ایوان کبریای ازل + زہے درِ تو حریم سرادقات قدم + غلام حلقہ بگوش تو پادشاہ عرب + گداے ترہ فروش تو مقتداے عجم + نگینہ وار بود چار بالش زرنیش + کسیکہ دست ترا بوسہ داد چون خاتم +

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن **اللغات** چار طاق
چار آسمان نہ طارم نہ سقف مراد نہ آسمان سے یہان نجم بقرینہ لفظ خاتم کے مراد حضرت سلیمان ہے
سام نام پہلوان مقتدا المعنی سر دادا المعنی شاعر اپنے دل سے کہتا ہی کہ ای دل آباد شاہ وقت
کی مدح کرین کہ یہ وقت مدح کا ہی اسلیے کہ پادشاہ نے ایسا عالی رتبہ پایا ہی کہ خود بھی شہنشاہ عالم ہی اور
ایسا مرتبہ والا کہ جھنڈا اسکا چار طاق و سقف نہ طارم سے بڑھگیا دیکھو تو آفتاب عالمتاب باین ہمہ
صفات اسنے بھی تو ایسا رتبہ نہین پایا اسکا جھنڈا تو چار طاق ہی تک رہا اور نہ اسکا نہ طارم تک
پہونچا پھر کہتا ہی یہ وہ بادشاہ ہی جسکی بارگاہ کا حلقہ ایک دائرہ ہی جسمین یہ عالم ایسا ہی جیسے دائرہ
مین نقطہ بلکہ نقطہ سے بھی کم پھر کہتا ہی اسکے گھوڑے کا وصف کرنا چاہتا ہون آ بتا تو کیسے وصف کرون کہ
خدا کرے اسکی نعل کا کوکبہ ای مثل نگین انگشتری سلیمان کا بنے نگین کے تابع جملہ مخلوق جن و بشر
وحش و طیر وغیرہم سب تھے باد کا لفظ اس شعر مین کہ مرکب سلیمان کی تھی کیسا بلیغ ہی آب اسپ
کی صفت مین کہتا ہی کہ بتا تو ایسا گھوڑا کہ باد ہی کسنے دیکھا ہی کہ جسکی شصت درمیان آب کے روان ہی شصت
مراد سین سے ہی اور جب سین کو درمیان آب کے روان کرینگے اسپ ہو جائیگا یعنے ہوا کیطرح آب پر روان
ہوتا ہی اور ایک دو قدم مین مسافت آٹھ مہینہ کی طے کرتا ہی اسکی یہ صورت کہ چارون نعل اسکے
ہم شکل ہلال کے ہین جس سے مہینہ شروع ہوتا ہی بس ایک قدم مین چار مہینے طے ہوے علی ہذا
دوم قدم مین آٹھ مہینے اور حضرت سلیمان کا مرکب جو ہوا تھی اسکی صفت مین تو غدوہا شہر و رواحہا
شہر ہی آیا ہی یعنے صبح کو ایک مہینہ کی راہ اور شام کو ایک مہینہ کی راہ اب اشعار مدح کے ہین کہ پادشاہ
ایسا ایک سکندر ہی جسکا دارا غلام ہی اور شجاع ایسا جسکی حسام مثل حسام سام کے اور عجب بادشاہ
ہی کہ محمد اسکا نام ہی جسکا ہاتھ ید بیضا ہی موسی کیطرح اور جسکا دم دم عیسی ہی عجب گھر تیرا ہی جو ایوان
کبریاے ازل کا ہی اور عجب تیرا دروازہ ہی جو حریم پر دون قدم کی ہی یعنے ایسے مقام و محل والا ہی
پادشاہ عرب کا تیرا ایک غلام حلقہ بگوش ہی اور سردار عجم کا تیرے شہر کے تره فروشون یعنے سباگ
بیچنے والون کا گدا جسنے حسن اخلاص سے تیرے ہاتھ کو بوسہ دیا مثل خاتم کے جیسے وہ چوم رہی ہی

آسکے چار بالش نگینہ کے مثل زرین ہوگئے سب صفتون مین تشبیہ تام ہی قولہ ہزار بچہ رومی ابہ شتری
زاید + زنجیر خدمت تو آسمان ہفت شکم + چو دید دولت بیدارت از جہان بگریخت + گرفتہ دست
براد راجل بخیل و حشم + نہ فتنہ ماند و تعدی نہ ظلم ماند وجفا + نہ سقم ماند و تکبر نہ جور ماند و ستم + الم ندید
ز نطق تو زبان استفہام + کزان الم خبرے نیست مبتدا را ہم + زبان بریدہ و تن زرد و روسیہ
باد آنکسے کہ سر کشد از حکم خط تو چو قلم + بکارخانہ گردون ز رفعت در تست + کہ رخت بخت خرد مشتری
بہ بیع سلم + بر آستان تو یک حج و راے صد عمرہ است + کہ پایگاہ تو آمد چو پیشگاہ حرم + اللغات
بچہ رومی ستارے براد راجل خواب ہی الم رنج نطق گویائی مشتری خریدار و نام ستارہ سعد بیع سلم
قبل پیدا ہونے کسی چیز کا خریدنا اور قیمت دیدینا وراے زیادہ عمرہ بالضم زیارت دیکھے از ارکان
حج المعنی یعنے یہ آسمان ہفت شکم اپنے ساتون شکم سے ہزارون بچے سفید رنگ رومی ہر شب
جنتا ہی تا تیرے خدمتگار رہوئین ایسی ہوس تیری خدمت کی اسکو ہی اب خیال کرو ہر رات اسکے
جننے کو اور اُنکی کثرت کو کہ کسقدر ہوئی اور وہ بچے رومی ستارے ہین گرفتہ دست براد راجل سبب
لقب دشمن کا ہی یعنے دشمن نے جو تیرے بخت بیدار کو دیکھا تو اپنے خیل و حشم سمیت جہان سے
بھاگ گیا براد راجل خواب بتحہ اسے النوم اخ الموت اب فتنہ اور تعدی و ظلم وجفا و سقم و تکبر اور
جور و ستم جہان مین کچھ نرہا سب نکل کے باہر ہوے ای ممدوح تو ایسا خلیق و خوش سخن ہی کہ تیری گویائی
سے زبان استفہام نے کچھ رنج نہین دیکھا یعنے استفہام کو جو پوچھنا اور سمجھنا کسی بات کا ہی اسکو
تیری نطق سے ذرا بھی رنج انتظار کا اُٹھانا نہ پڑا کہ دیکھیے نطق اُسکی کب جواب دے بلکہ قبل پوچھنے
سے وہ سمجھ کے جواب دیدیتا ہی بلکہ اس الم سے مبتدا کو خبر نہین کہ کیسے اس بات کی ابتدا کرون اسلیے
کہ اگر اسکی ابتدا ہوتی تو مبتدا کو خبر ہوتی اب دعاے بد ہی سرکش کے حق مین کہ جو کوئی سرکشی تیرے حکم
یعنے فرمان سے کرے خدا اسکو مثل قلم کے زبان بریدہ رکھے اور تن زرد و ای نزار و بیمار اور سیاہ رو خط فرمان
مراد اُس خط سے ہی جو تمہیان راعی اپنے گلہ کے گرد کھینچکے جمعہ کی نماز کو شہر مین آتے تھے کہ نہ
اُس خط کے اندر کوئی بھیڑیا جا سکتا تھا نہ کوئی بکری اُس سے نکل سکتی تھی تیرا دروازہ عالی ایسا

رفعت والا ہے کہ کارخانہ گردون مین نظر اُسکی رفعت کے مشتری جیسا ستارہ کہ سعد اکبر ہے اپنے بخت کا
رخت سعادت بیع سلم سے خریدتا ہے اور قبل وجود شی کے قیمت دیتا ہے ایسا اُسکی رفعت پر غش ہے تیرا
آستانہ فیض آشیانہ ایسا کرم معظم ہے کہ اگر ایک حج اسکا کوئی کرے تو سیکڑون عمرون سے بہتر ہے کہ
جسکے بدون حج کامل نہین ہوتا اسلیے کہ جو تیرے آستانہ کی ادنی و پائین جگہ ہے وہ حرم کی پیشگاہ ہے یعنے
بالاتر اور خاص جگہ قولہ لواے فتح ترا آنچنان نصب کردند * کہ افسر سر غول ست طاسک پرچم *

مطلع ثانی

چو ترک امرومہ شد سوار بر ادہم * سپہر بر سرش افشاند طشتہاے درم * کلاہ نقرۂ خامش با ختران
مصنوع * قباے اطلس سبزش بکہکشان معلم * رداے عودی او از تریج زرپاشی * ضیاے
چہرۂ او از طلوع صبح دژم * کشاد تابش او تنگہاے یخچۂ زر * کشیدہ بر سر او شام سایبان ظلم *
چو چنگ میشود از قرب او دف و لیک رباب * فزون ترست ز مہر دو باتفاق امم * گہی شود چو کمان و گہی سپر گہ تیر *
چو روے و ابروے و زلف زرہ نگار صنم * بگر شہنشہ ہندستان نہد بر سود * ہزار کرسی زرین برین کبود خیم *

مطلع ثالث

چو ماہ من کشد اند ہند گرد ترک حشم * ز ہاے سینہ برآرد دمار لشکر غم * اللغات فتح کشودن
وز بر نصب بمعنی برپا وز بر غول بواو معروف ایک شکل ہے کواکب سے کہ اُسکو سر غول بھی کہتے
ہین و نوعے از جن کہ جا ہے جسکی شکل بنجاے طاسک کٹوری پرچم موے سر نیزہ ترک امرو ہلال ادہم
اسپ سیاہ و آسمان و شب نقرہ سیم بگداختہ خام خالص مصنوع صنع کردہ شدہ ہندی کام دار
اطلس جامۂ معروف و فلک نہم کہکشان نام شکل کواکب دژم افسردہ یخچہ ژالہ ظلم تاریکی چنگ
نام ساز عراد ماہ خمیدہ دف آفتاب رباب نام ساز و ابر سفید رداے عودی شب تریج زرپاش
آفتاب امم گروہہا تیر تاریک کرسی زرین کواکب کبود خیم افلاک المعنی یعنے لوا اُسکی فتح کا
قضا و قدر نے ایسی بلندی پر برپا کیا ہے کہ اُسکی پرچم کی کٹوری جو بالاے پرچم ہوتی ہے تاج
سر غول سے ہے جو فلک ہشتم پر ہے دوسرے مطلع کے یعنے جب ترک امرو ماہ کا جو ہلال ہے سیاہ ادہم

کہ شب ہی یا آسمان سوار ہوا اسپر سے طشت درم کے جو کواکب ہین اسکے سر پر نثار کیے گئے اور
بکھرے ہوئے ہین مطلب یہ کہ ہلال نکلا تو گویا نقرہ خالص کی جو شعاع اسکی ہی ستارون سے جڑی ہوئی
تھی اور قبا اطلس سبز کی کہکشان سے بوٹہ دار چادر سیاہ اسکی کہ شب ہی تریخ سے جو مراد آفتاب
سے ہی زرپاش تھی زرپاشی روشنی اسکی اور آفتاب بسبب اس وجہ کہ نور ہلال کا آفتاب سے ہی
اور ضیا اسکے چہرہ کی طلوع صبح سے افسردہ تابش نے اسکی تنگے زرالہ زر کے بھیلا دیئے تھے جو کواکب
ہین اور شام نے اسکے سر پر سائبان تاریکی کا تانا تھا جب دوسرے کہ آفتاب ہی اسکو قریب ہوجاتا
ہی تو چنگ ہوجاتا ہی ای خمیدہ جیساکہ اخیر تاریخون مین ہوجاتا ہی لیکن چنگ دونون دونون سے زیادہ
بہت زیادہ ہی بمقتضاے سرود بھی و نفع رسانی بھی اسپر سب گروہون کا اتفاق ہی رباب سے مراد
ابر سفید رحمت سے ہی کبھی کمان ہوجاتا ہی اور کبھی سپر اور کبھی تیر ای تاریک جیسے ابرو اور رو اور
زلف زرہ نگار معشوق کی بس کمان ہنگام ہلالیت اور سپر وقت بدریت اور زلف وقت محاق
اب مصنف کہتے ہین مین جانتا ہون شاید یہ بھی شہنشاہ ہندستان کا ہی کہ جیسے اسکی نہر و لشکر
کرسیان زرین ان نیلے خیمون مین آسمان کے پڑے ہین ایسے ہی اسکی بھی پڑی ہین مطلع
مطلع ثالث یعنے جب ماہ میرا ہندوے زلف سے گرد ترک چشم کے لشکرکشی کرتا ہی اور لشکر اسکے
سوے سیاہ تو ملک سینہ سے لشکر غم کا ہلا کی اٹھادیتا ہی قوله شفق مثال بخونناب دل کنم ہر دم +
کتابہاے غمش را کتابہاے علم + زہے لبت گہر تر نشاندہ در یاقوت + خطت از غالیہ زنجیر بست
گرد بقم + بپستہ تو دل شور بخت ما بریان + ز حلقہ سر زلف تو کار ما درہم + بجز وہان تو ای آفتاب
مہر انگیز + کہ دیدہ ذرہ کہ پیوین در و بود مدغم + بجز دو زلف تو ای زہرۂ ہلال ابرو + کہ دید سایہ کہ
برآفتاب گیرد خم + کہ آمدی و نشند تیرہ بدر از پی آنکہ + تو ماہی و چہ عجب باشد از مہ آید کم + چو کلک
خسرو ما راست تا خط سبز لبت + کہ ہر دو بر ورق ماہ میکشند رقم + خدایگان سلاطین محمد تغلق شہ
گزیدۂ خلفا بوالمجاہد اعظم + اگر سحاب بکف او نمے نمیداشت + ز خشک سر نشدی از نہال کرم کرم +
مسہبا نمانہ عمر تو دیے تیرہ + اگرچہ صورت بے چار صد برآرد دم + اللغات خوننناب وہ خون کہ گرچکے

پانی ہوجاوے دم وقت اندک وخون کتا بہاوے علم وہ نقش جو جھنڈون کے پھریرون پر لکھتے ہین
مثل آیۃ الکرسی وغیرہ کے گہر دندان یاقوت لب غالیہ مو لقم چہرہ پستہ دہن مہر دوستی وفا آفتاب
ذرہ دہن پروین دندان ہلال خم ابرو پیوستہ آفتاب چہرہ تیرہ مکدر ورق ماہ روے ثمر میوہ ثمر بفتحتین
مشہور کرم بالفتح انگور کرم جود و بخشش المعنی یعنے شفق کیطرح جیسے وہ آسمان پر رنگینی پھیلاتا ہی
ہم اسکی غم کی کتابون کو کتابین علم کی بناتے ہین یعنے رنگین و منقش ای معشوق عجب لب و دندان
تیرے ہین گویا درہ یاقوت ہین گوہر جا بجا اور جڑے ہوے ہین اور عجب خط و رخسار تیرے ہین گویا
لقم پر غالیہ سے ہین زنجیر پڑی ہوئی لقم رخسار باعتبار سرخ رنگی تیرے پستہ سے جو دہن ہی دل شور بخت
ہمارا اُلجھن کرتا ہی اور حلقۂ زلف سے کام ہمارا درہم برہم اور پریشان آے آفتاب مہر انگیز بخلاف
اس آفتاب کے کہ قہر انگیز ہی کوئی مقابل نہین ہوسکتا سوا تیرے دہن کے کسی نے کب ایسا دیکھا ہی
کہ ذرہ مین پروین کھوے ہوے ہو کہ وہ دندان ہین اور ای زہرہ ہلال ابرو ایسا کس نے دیکھا
کہ سایہ اپنے خم مین آفتاب کو لیے ہو کہ وہ چہرہ و زلف ہی تو کم بدر کے پاس آیا اور بدر اس کمی سے مکدر ہوا
اسواسطے کہ اُسنے بھی جان لیا کہ تو ماہ ہی پھر اگر ماہ کم آوے تو کیا عجب ماہ کہین روز تھوڑے ہی ہوتا ہی
جیسے کہ ماہ کی خاصیت ہی مین خیال کرتا ہون تو یہ خط سبز جو تیرے لب پر ہی اور کلک خسرو دونون
ایک سے ہین کہ دونون کی تحریر ورق ماہ پر ہی ماہ سے مراد کاغذ سفید اور وہ خسرو کون ہی یعنے
تمامی سلاطین کا خدایگان محمد بن تغلق اور جملہ خلفاے عباسیہ مین چھوٹا ہوا جسکی کنیت ابوالمجاہد ہی یعنے
مجاہدان راہ خدا کا باپ اور سب سے اعظم و بزرگتر اور ایسا کریم کہ اگر ابر اُسکے کف نوال کا پانی نہ دیتا
تو درخت انگور کرم کا ثمر رسانی مین ہرگز مشہور نہوتا اب جو کرم فیض رسانی مین مشہور ہی اُسکے
ابر کف سے فیضیاب ہوا ہی مطلب یہ کہ خود کرم اُسکا پرورش یافتہ ہی بس خدا کرے کہ آئینہ تیری
عمر کا کبھی مکدر و تیرہ نہو اگرچہ صورۃ بدون چارصد کے ومزدی کرے جو کہ حرف تے کے چارسو عدد
ہین بے تے کے کرنے سے صور رہجایگا یعنے قیامت تک بھی مکدر نہو جان آنکہ قیامت کو ہر شی فنا
ہوجائیگی کدورت و تیرگی کیسی

در خیالات صبح و شب و تعریف قلم و مدح بادشاہ

قولہ باز کبود یست چرخ بال زنان در ہوا ✤ مار سفید یست صبح مُہرۂ زر در قفا ✤ مرغ سر اند از شد
بلبلہ دمساز شد ✤ زاغ سیہ باز شد در قفس انزوا ✤ گرگ سحر نوک دم بر سر جبار زد ✤ کاہوے زرد
اسد با برہ شد در چرا ✤ شاہد رو بیست روز امرد ہندیست شب ✤ این متالم بدق وان بورم مبتلا ✤
سر و صراحی ودق آبلہا بر سرش ✤ دق رود اما کہ نیست آبلہا را دوا ✤ آبلہ جام نیست تا بدمی بہ شود ✤
انگشتش خود ابر رگ چنگ آزما ✤ پستہ لبے را نشان در لبں بادام چنگ ✤ تا دہد ابریشمش فندق
تر را نوا ✤ سوے مہ چاردہ پنج مہ نو فرست ✤ تا سوے پروین رود از شفق تر عطا ✤ یہ قصیدہ
بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اللغات بال زدن اڑنا مُہرۂ زر
آفتاب سر انداز شدای مست شد بلبلہ صراحی زاغ شب شد بمعنی رفت انزوا گوشہ نشینی
گرگ سحر صبح کاذب نوک بالفتح وبالضم خطا کلب الجبار ایک شکل ہی کہ صبح کو نکلتی ہی آہوے زرد
آفتاب اسد برج اسد خانۂ آفتاب برہ برج حمل دق کی ورم درازی آبلہا ستارے آبلہ جام حباب
پستہ لب معشوق نشان امر نشانیدن سے بادام چنگ بوجہ مشاکلت ابریشم تار چنگ فندق تر سر انگشتہا
ماہ چاردہ پیالہ پنج ماہ نو انگشتہا پروین وندان شفق تر شراب المعنی یعنے اب ایسا وقت ہی کہ آسمان
تو ایک باز کبود ہی جو ہوا مین چرخ مار رہا ہی اور صبح ایک مار سفید ہی جسکے پیچھے مہرۂ زر لگا ہوا ہی اور
ظاہر کہ صبح کو آفتاب زرد ہوتا ہی اور آسمان نیلگون بسبب نہ ہونے ستارون کے اور ایک قسم کا
مار بھی ہوتا ہی کہ اُسکے پیچھے گردن کے زہر مہرہ ہوتا ہی غرض صبح کا وقت ہی مرغ شب جو بول رہا تھا
اُسنے نیشۂ مستی سے سر جھکا لیا اور بلبلہ یعنے صراحی لوگون کی دمساز ہوئی کہ وقت صبوحی کا ہی اور
زاغ سیاہ جیسے چھپا رہتا ہی حسب معمول قفس گوشہ نشینی مین پھر گوشہ نشین ہوا گرگ سحر نے
کہ وہ صبح کاذب ہی دُم اپنی سر کلب الجبار پر ماری اور صبح کاذب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کانہ ذنب السرحان گویا کہ وہ دم گرگ کی ہی یعنے کلب الجبار بھی طلوع ہوا کہ یہ صبح کو نکلتا
ہی اور یہ جتایا کہ آہوے زرد اسد کا جو آفتاب ہی اور خانہ اسکا اسد برہ کے ساتھ چر رہا ہی یعنے برج

حمل مین ہی روز تو ایسا سمجھو کہ ایک شاہد رومی ہی اور شب ایک امرد ہندی شب کو تو اسوقت مین
دق عارض ہی یعنے کمی اور رون ورم مین مبتلا کہ ہر روز بڑھتا ہی تعجب یہ کہ شب سرد مزاج ہی پھر
دق اسکو کیسے ہوئی اور آبلے اسکے سر پر کیون ہوے یہ تو گرم مزاجون کے خواص ہین اور حال یہ
کہ دق تو اسکی جاتی بھی رہتی ہی لیکن آبلے لا دوا ہین یہ نہین جانتے کہ وہ ستارے ہین اسواسطے
کہ یہ آبلے آبلے جام کے جو حباب شراب ہی نہین ہین جو پھونک مارنے سے اچھے ہوجائین بنن اسوقت
مین نغمہ نوا کا چنگ کے رگ پر آزما اور لگا یعنے نغمہ و سرود مین مشغول ہو کسی پستہ لب ماکو پیچھے بادام
چنگ کے بٹھا اور ظاہر کہ بجانے والا ہر باجے کے پیچھے ہی ہوتا ہی چنگ کی تشبیہ بادام سے بنظر
بستا گلت کے ہی خبر دربزرگ سے کچھ غرض نہین تا ابریشم اسکا فندق ترکو نوا بخشے یعنے سازسامان
کہ مراد نغمات رنگین سے ہی فندق مراد انگلی کی پورون سے اور ماہ چاردہ کی طرف جو بدر ہی مراد
جام شراب سے پانچ ماہ نو کو جو انگلیان خمیدہ ہلال آسا جام اٹھانیکے وقت ہوجاتی ہین بھیج تو
شفق تر سے جو شراب ہی پروین کو عطا ہو بچے پروین دندان **قولہ** جام کو آبیست خشک آتش تر درشکم
دروہنش خاک باد ارنکند میل نا ٭ زین قدح ازیکدو دم نوش کنی صبحدم ٭ ازکف ساقی مہر در حرم کبریا ٭
عقل توگیرد کمال جان تو یابد وصال ٭ غم شود ت پائمال دل شود ت پرصفا ٭ مستی جان بادیت میکدہ روکہ ہست
مطرب او روح قدس ساقی او مصطفا ٭ ور تو بدنیا بہشت میطلبی رو ببین ٭ مجلس سلطان عہد سایہ لطف خدا ٭

مطلع ثانی

سہ ختنی شب روند آئنہما در قفا ٭ سیم طلب درمیان زنگی زرین قبا ٭ زردہ شمشاد وش سرکش
سہ تن غلام ٭ آبجور او بہند تاختنش تاختا ٭ **اللغات** آتش شراب دم جرعہ ہندی گموبیٹھ مہر
عشق الٰہی میکدہ معرفت الٰہی سہ ختنی انگشتان مانند مردم ختن سفید شب رو باعتبار روانی بحروف
آئنہا در قفا باعتبار ناخنہا سے مدور سیم طلب بلحاظ کاغذ زنگی زرین قبا قلم سیاہ بوجہ نقش زرزردہ
اسپ زرد مراد قلم شمشادی راست سہ تن سہ انگشت آبجور چشمہ ہند دوات تاختنش تاختن او ختا
تمام ملک کہ آدمی وہان کے سفید رنگ ہوتے ہین مراد کاغذ سے اور خطاب لغت مین نہین ہی

المعنی یعنے جام کردہ ایک آب خشک ہی اور شکم مین اُسکے آتش تر یعنی شراب کسواسطے کہ آتش محلول
بھی اسکو کہتے ہین کہ رہی ہو کہ جو ہماری طرف رغبت نہ کرے اُسکے منھ مین خاک لفظ با معنی آب
برعایت لفظ آب کیسا با آب ہی شعر با لبد قطعہ بند ہی یعنے یہ وہ قدح ہی کہ اگر اس سے صبح ہی صبح
دو ایک گھونٹ تو پیلے لیکن ساقی اُسکا عشق ہو جو حرم کبریا مین پہونچاتا ہی تو عقل تیری کامل ہو
ورنہ شراب سے عقل زائل ہوتی ہی اور جان تیری واصل نعم پائمال اور دل پر صفا ہو جاسے بس
اگر تجکو مستی جان کی درکار ہو تو اُس میکدہ مین چل جہان کے مطرب روح قدس ہین اور ساقی
وہان کے مصطفی آور اگر دنیا مین بہشت ڈھونڈھتا ہی جسکا ملنا جیتے جی دشوار تو مجلس سلطان عہد
مین چل جو سایہ لطف خدا کا ہی تا کہیے بلا شک بہشت ہی ہر شی موجود یعنے مطلع ثانی اگر تو ممدوح کو
وقت تحریر کے دیکھے تو یہی کہے کہ تینون اُنگلیان تو اُسکی تین ختنی سفید رنگ ہین اور کیسے کہ شب رو
یعنے سیاہ سیاہ حروف پیروان جنکے پیچھے آئینہ کردہ ناخن صاف شفاف مدور ہین اور ابتدا زمان
سکندر مین آئینہ وہی بنایا گیا ہی اور ان تینون کے درمیان مین ایک زنگی زرین قبا کہ قلم
منقش سے مراد ہی سیم طلب ہی اور کاغذ سفید یا ایک گھوڑا زرد رنگ ہی شمشاد کیطرح سیدھا اور سرکش کہ
جملہ صفات قلم کے ہین تینون تن کا جو وہی تین اُنگلیاں ہین غلام و مطیع جیسا کہ حال قلم کا ہی اور
اُسکے پانی پینے کا گھاٹ ہندوستان یعنے دوات اور تاخت اُسکی ایکدم مین ختا تک کہ باعتبار
سفید رنگی کے وہی کاغذ ہی نسخہ مطبوعہ مین ہندکو نہند لکھا ہی قولہ کہ زرنج قیرگون فرق کشد بر قمر ؛
گاہ کند سرنگون در بہر دو بحر آشنا ؛ سلسلہ بند و ز شام بر سحر این ماہ نو ؛ غالیہ سا یہ بدام عاج بدین کہربا ؛
اول او بالی دو شمہ پنجہ دوم ؛ سوم او چاردہ ہست برین جل گوا ؛ از صدد ہفتاد و اگر فگنی اندکی ؛
باقی او را توان خواند یکے بیریا ؛ تختگہ ماہ را خسرو شیرین سخن ؛ دستگہ شاہ را نو خط فرمانروا ؛
تا بزند بر دلی چشم تو تیر جفا ؛ قوس ترا مشتری ست زہرہ بہ بیع وفا ؛ زہرہ و ماہ نو ند ہر دو ہم در قران ؛
شد مہ تو منخسف از غم رصد ساز را ؛ زلف تو از روے تاب سایہ خورشید پوش ؛ لعل تو در آفتاب
ذرہ پرورین قفا ؛ اللغات قیر بمعنی قمر کاغذ بر کاغذ بحر دوات آشنا شناور ہی سلسلہ سطور شام

مداد سحر کاغذ ماہ نو قلم غالیہ سا دو آم ہمیشہ عاج کاغذ کہربا قلم تختگاہِ ماہ کاغذ خسرو شیرین قلم دستگاہ
جاسے دست و اسباب ساز و سامان نو خط معشوق سبزہ آغاز قلم قوس ابرو مشتری خریدار و ستارہ
کہ خانہ اسکا قوس ہی مہ نو قلم کہ سیاہی اسکا خسوف ہی رغم خلاف عادت تاب پیچیدگی خورشید روسے
معشوق لعل لب آفتاب روشنی پروین دندان رصد ساز منجم المعنی یہ بھی صفت قلم کی ہی
کہ کبھی وہ اپنے رخ سیاہ رنگ سے جو سیاہی دوات سے ہوتا ہی سر اپنا ماہ پر کہ وہ کاغذ ہی رکھتا ہی
کبھی سرنگون ہو کر بر و بحر مین تیرتا ہی یعنے بحر و بر پر فرمان جاری کرتا ہی یا بر کاغذ بحر دوات یہ بھی
کہتے ہین قلم ایک ایسا ماہ نو ہی کہ سحر پر شام سے سلسلہ بندی کرتا ہی کہ یہ صنعت اس ماہ نو سے
دینا بس بعید کہ شام سے سحر پر سلسلہ بندی کر سکے کسواسطے ماہ نو سحر تک رہتا ہی کب ہی بس سلسلہ
اسکا سطور شام سیاہی سحر کاغذ اور عاج کہ یہ بھی کاغذ ہی اس کہربا یعنے قلم زرد و زرین سے ہمیشہ
غالیہ سائی کرتا ہی غالیہ بھی سیاہی یعنے کاغذ غالیہ اپنے بالون مین ملتا ہی آیندہ اشعار صنعت
معماین ہین یعنے قلم کا اول کہ وہ قاف ہی مال دو کا ہی کسواسطے کہ دال دو اور دو لون کے
دس عدد ہوے اور دس کو دس مین ضرب کرنے سے سو ہوتے ہین کہ یہی اسکا مال ہی اور
سو عدد قاف کے ہین بس قاف ہوا اور پنجہ کا نصف دوسرا حرف قلم کا ہی بس پنجہ کے ساٹھ عدد
ہوے ساٹھ کا نیمہ تیس جو لام کے تیس عدد ہین اور تیسرے کے چاردہ یعنے چار دہائیان جسکے
چالیس عدد ہین بس میم ہوا کہ اسبات پر یہ چالیس گواہ ہین دو ر چار بھی نہین دوسری صورت
یہ ہی کہ قلم کے کل ایک سو ستر عدد ہین انہین سے اگر اندک کو گرا دیا جاے جو مراد قل سے ہی یعنی
قلیل تو پھر جو باقی رہیگا وہ یکے ہوگا یعنے میم جسکے چالیس عدد ہین اور یکے کے بھی چالیس
ماہ کے تختگاہ کا کہ وہ کاغذ ہی خسرو شیرین سخن ہی یعنے قلم اور بادشاہ کے ہاتھ مین ایک نو خط
یعنے معشوق فرمانروا الو خط اس سبب سے کہ نئے نئے خط لکھتا ہی اور فرمانروائی بھی اسکی ظاہر
اور اسواسطے کہ چشم تیری کسی پر تیر جفا کا نہ لگاوے اور دلکو اُسکے زخمی نکرے تیری قوس یعنے
ابرو کی زہرہ مشتری ہی بیع وفا کے ساتھ یعنے زہرہ ہر اشارہ کی تیرے خریدار ہی زہرہ اور

ماہ نو دونون قران مین یعنی زہرہ کاغذ باعتبار سفید رنگی کے اور ماہ نو قلم اب منجم تعجب مین ہی کہ
اس قران مین ماہ نو کو خسوف کیون ہی اسواسطے کہ خسوف ہلال کا ثابت نہین اور خسوف سیاہی
ہونے قلم کی زلف تیری جو خیال کرتا ہون تو حجاب کی روسے ایک سایہ ہی جو خورشید
یعنے تیری صورت کو چھپائے ہوئے ہی اور لب تیرے اس آفتاب مین ایک ذرہ ہین کہ مراد دہن
سے ہی اور دندان اس ذرہ کے پیچھے پروین یعنے دندان پس سایہ اور آفتاب اور لعل و ذرہ اور پروین
سب تیری صورت مین جمع ہین قوله بر رخ بدر اختران زان شفق آلوده اند ؛ کز طرف روے روشن
زدوده نا شد وجا ؛ خط تو بر گرد گل مار شکن در شکن ؛ چشم تو در باغ حسن آهوے نرگس چرا ؛ مار
سیاه هست مورچه زرد کرد ؛ وامن آمد به شاه سلیمان لوا ؛ شاه فلک آستان ماه ملک آشیان
مهدی ثانی عیسی جبین موسی حجم اعتلا ؛ آنکه ز فیض عطاش آز گدا شد غنی ؛ وانکه ز فرط سخاش بحر غنا شد
گدا ؛ روز وغا چون گرفت قطرهٔ آبی بکف ؛ بحر ز سهم آب شد بر تن خود چون هوا ؛ وقت سخا
برفشاند بر کف او چه در ؛ پر عرق سرد شد عارض ابر از حیا ؛ هست فلک رخش او کز لگن لک بخش
او ؛ پیر زدر سست زرست روے زمین چون سما ؛ اللغات بدر تخلص شاعر اختر اشک شفق
کنایہ خون سے روز رخسار معشوق وجی تاریکی مراد خط سے مار سیاہ خط مورچہ زرد مراد حقیر سے
کہ زرد چیونٹی بہت حقیر ہوتی ہی حجم سلیمان قطرہ آب شمشیر سہم بیم عارض رخسار و ابر متفرق
حیا شرم و باران سخت رخش اسپ لک ہندی لاکھ اللغات بدر کے چہرہ پر جو اختر ہین ای اشک
اور شفق یعنے خون آلودہ کہ غایت رونے کی ہی اس سبب سے ہین کہ اب اسکا روز جو چہرہ ہی اسکے
اطراف سے سیاہی رونما ہوئی یعنے خط نمود ہوا یعنی بدر کہ عاشق اسکی صورت کا ہی لالہ آنسوؤن
سے روتا ہی کہ اب چہرہ اسکا ویسا صاف و سادہ کب رہیگا خط تیرا تیرے چہرہ کے گرد ایک مار ہی
شکن در شکن ای پیچ در پیچ گرد گل کے اور چشم تیری باغ حسن مین ایک آہو نرگس چرا یعنے نرگس چرنے
والی بڑا مشبہ بہ چشم کا ہی اب تیرے مار سیاہ نے جو خط ہی اپنی خوشنمائی سے مجکو مورچہ زرد بنا دیا ہی
آخر امن وہ بیداد کی تیری داد شاہ سلیمان لوا ضرور ہی دیگا اور وہ شاہ ایسا ذی رتبہ ہی کہ آسمان

اُسکا آستانہ ہی اور ایسا ماہ ہی کہ اُسکا آستانہ ملک آشیانہ ہی یعنے سب لوگ وہان کے نوری ہین اور
پاک اور مہدی عیسی جبین ہی کہ اندونون کا زمانہ آخر زمانہ مین قریب قریب ہی ہوگا اور سلیمان کا سا
علو و اعتلا رکھتا ہی کہ جن و بشر وحش طیر سب کے پادشاہ تھے کسی نے ایسا علو نہین پایا اور ایسا
فیاض کہ حرص جیسی گدا کبھی سیر نہین ہوتی اُسکے فیض عطا سے غنی و بے پروا ہوگئی اور ایسا
پادشاہ جسکے افراط سخا سے دریا غنا کا گدا ہو گیا ایسی سخاوت اُسنے کی کہ بالکل غنا ہر ایک کو
بانٹ دی سب غنی ہوگئے اور شجاع ایسا کہ لڑائی کے دن جہان اُسنے تلوار پکڑی دریا مارے
خوف کے ایسا پانی پانی ہوا کہ آب مجسم ہو گیا اب معلوم نہین ہوتا ذات دریا کون ہی یہ مضمون
باعتبار تغائر فرضی ذات و جسم دریا کے ہی جیسے ہوا کہ ہر شی کو پہونچتی اور مس ہوتی ہی مگر نہ جسم نظر آتا ہی
نہ ذات اُسکی پھر سخاوت کی صفت یہ ہی کہ جس وقت بحر جود اُسکا دُر افشانی کرتا ہی رخسار ابر کا مارے
شرم کے ٹھنڈے ٹھنڈے پسینون سے تر ہو جاتا ہی یہ برسنا اُسکا نہین ہی بلکہ عرق شرم ہی عارض
و حیا مین کہ بمعنی ابر و باران سخت بھی ہین کیسے ایہام بلیغ ہین یہ فلک اُسکا رخش ہی مطیع و رام
جدھر چاہے اُدھر اُسکی باگ پھیرے ورنہ یہ کسکا مطیع ہی سب اسیکے تابع اور کف لکہ بخش اُسکی
ایسی جسنے روے زمین کو زر کی اشرفیون سے ایسا بھر دیا جیسا کہ آسمان بھرا ہوا ہی اور آسمان
کی اشرفیان ستارے جنکا شمار ہی نہین **قولہ** کفش گدای درش چون فگند میخ نعل + خاتم و تیغش
کند حاتم دست سخا + بر سر والی روم چاکر او تاج نہد + بر سر خاقان چین بندہ او پادشا + ای شدہ
ز انعام تو در چمن از زرکشی + دامن خاتون گل پارہ ہفتاد جا + چشمۂ خورشید را کز دو طرف میرود +
بند کند خیمۂ تو بر سر آب دجی + گرمی خورشید تو ژالہ فشان ابر شد + خنجر خون ریز تو لالہ فشان
گندنا + گوشۂ ایوان تو حاوی ہفت آسمان + بندۂ دربان تو خواجہ ہر دو سرا + گرد فضای
ہر دگر ز تو یک حملہ کرد + از اثر قہر شد خصم تو گرد فنا + تا کہ بود اوج خور بر سر ایوان ماہ + باد در اوج شرف
مملکت را بقا + ہر مہ یکسال او مدت یک دور چرخ + ساعتی ہر روز او ہفتہ روز جزا + اللغات
دو طرف مشرق و مغرب لاے ہندی کیر لا دجی تاریکی خورشید روز ژالہ قطرہ عرق لالہ خون گندنا

باعتبار سبزی ایوان ماہ سرطان روز جزا قیامت المعنی تیرے سخا کا بیان ہے کہ اگر کفش اسکی جو اس
در کا گدا ہے میخ اپنے جوتیکے نعل کی پھینکدے تو یہ حاتم مشہور کیا چیز ہے وہ حاتم جو خود سخا کے
ہاتھ کا ہے اس میخ کو اپنے ہاتھ کی خاتم بنائے خواہ بوجہ بیبہا و بے قیمت ہونے اس میخ نعل
کے کہ ایک ادنی چیز ہے خواہ بوجہ فخر کے کہ میرے سخا نے ایسے دست سخا کے گدا سے یہ انگوٹھی
بنائی ہے اور اکثر نشانی کیواسطے انگوٹھی دیتے بھی ہین اور ایسا عالی رتبہ کہ جاکر اسکا موالی روم
کے سر پہ تاج رکھتا ہے اور خاقان چین کے سر پہ بندہ اسکا بادشاہ ہے اے ممدوح تیرے انعام سے
ایسی زرکشی ہوئی ہے کہ چمن مین دامن خاتون گل کا ستر جگہ سے پھٹ گیا ستر سے مراد کثرت ہے
نہ عدد معین اور گل کے پاس زر ہے بھی جسکو زرورد کہتے ہین اور دامن بھی اسکا پھٹا ہوا ہے چشمہ
خورشید کو کہ دو طرف سے جاری ہے یعنے شرق و غرب جب سر پر کیچڑ اندھیر کی بہو بختی ہے تو احتیاط
وہشیاری اسکی مینڈھ باندھ دیتی ہے تا بسہولت گذر جاے اور آفتاب کو مغرب مین ایک اندھیر
پیش بھی آتی ہے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے تغرب فی عین حمئۃ ڈوبتا ہے وہ ایک چشمہ گرم دلدل مین
تیرے خورشید یعنے صورت کی گرمی ایک ابر ژالہ فشان ہے جس سے ژالے پڑتے ہین اور ژالے سے قطرے
عرق کے اور ظاہر کہ خورشید ہی کی گرمی سے بخارات اٹھکے ابر متکون ہوتا ہے اور خنجر خونریز تیرا ایک
گندنا سبز لالہ فشان ہے خنجر کو گندنا سبز بلحاظ اصالت آہن کے کہا ہے کہ اچھا فولاد نیلگون ہوتا ہے لالہ
بنظر خون تیرے ایوان کا ایک کونہ ساتون آسمان کو گھیرے ہوے ہے ایسا وسیع و فسیح ہے اور جو ادنی
بندہ تیرے در کے دربان کا ہے وہ خواجہ دونون عالم کا ہے تیرے گرز نے فضاے نبرد مین ایک ہی حملہ کیا کہ
تیرے قہر کے اثر سے دشمن گرد فنا کی بنگیا یعنے فنا نے اسکی دھول اڑادی آیندہ دعا تاجید ہے
یعنے جب تک کہ آفتاب ایوان ماہ کے سر پہ جو سرطان خانہ ماہ کا ہے بلندی پاتا رہے تیری مبارک
کی بقا اوج شرف مین رہے یعنے اعلی علو شرف مین اور بقا ایسی کہ اسکی جو ایک سال ہو اس کا
ہر مہینہ مدت دور چرخ کا ہو کہ وہ ستر ہزار اور پچاس ہزار اور تیس ہزار برس ہین اور اسکے
ہر دن کی ساعت ہفتہ روز جزا کا ہو جو روز قیامت ہے ہفتہ اس سبب سے کہ وہ دن پچاس ہزار [illegible]

برس کا ہوگا اسواسطے کہ وہان کا دن دنیا کے ہزار برس کا ہوتا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی کالف
سنۃ مما تعدون خاتم حاتم تصحیف خواجہ کے واسطے سرا کا لفظ کیسا مناسب ہی کہ خواجہ سرا
ہوتے بھی ہین گرد گرد سب تجنیس متن مطبوعہ مین تھی کو مع یا ضافت لکھا ہی میری دانست
مین یہ اضافت ٹھیک نہین ہی بلکہ یاے وحدت ضرور ہو ساعت کا لفظ کیسا ایہام بلیغ کے
ساتھ ہی کہ نام قیامت کا بھی ہی

در فتح قلعہ نگرکوٹ و تعریف و توصیف او

قولہ چو پادشاہ جہانگیر عالم بالا + بفرد خانۂ سرو وزیر شد تنہا + کشاد حصن نگرکوٹ راکہ سنگین
بود + کہ شد زمانہ بتاریخ ادخلوا فیہا + زہی حصار کہ ربعی ز حلقۂ در اوست + محیط نہ ربض
ہفت قلعۂ مینا + چہ قلعہ ایست کہ فرشے بود ز رفعت او + فضاے عرصہ بام رواق او ادنی + چو بام
ہچشم بلندست و ہچو مردم چشم + ازان سواد وے آمد میانۂ دریا + نہاد او ز صفا بود وآن صلابت
داشت + کہ مرور انسکندر گرفت نے دارا + برون او ہمہ دیوان منجنیق انداز + درون او ہمہ
حوران آفتاب لقا + کبار او ہمہ جاموس کر گدن گردن + صغار او ہمہ طاؤس عندلیب نواہ
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان
اللغات پادشاہ جہانگیر آفتاب فرد خانہ خلوتخانہ سرد سرطان کہ برج آبی ہی وزیر ماہ کہ نائب آفتاب
کا ہی ربع بالضم چہارم حصہ نہاد ذات قلعہ منجنیق معرب من چہ نیک اور وہ فلاخن کے مانند ہوتا ہی
کہ جس سے قلعہ شکنی کرتے ہین جاموس معرب گاومیش المعنی جب پادشاہ جہانگیر عالم بالا کا
کہ آفتاب ہی خلوتخانہ سرد وزیر کہ وہ برج آبی سرطان خانہ ماہ ہی اور ماہ نائب آفتاب کا گیا
تو قلعہ نگرکوٹ کا کہ نہایت سنگین تھا خواہ سنگ سے بنا ہوا یہ معنی خواہ مراد غایت استحکام سے
پادشاہ زمانہ نے فتح کیا جسکی تاریخ ادخلوا فیہا ہی یعنے داخل ہو اسمین یہ عجب قلعہ ہی کہ اسکی
دروازہ کے حلقہ کا جو چہارم حصہ ہی وہ ان ساتون قلعون مینا کے کہ ساتون آسمان ہوے
تو ان دیوارون کو گھیرے ہوے ہی واضح ہو کہ شرعاً آسمان سات ہین جیسا کہ فرمایا خلق سبع سموٰۃ

طبا قاً پیدا کیے اُسنے سات آسمان طبق در طبق آٹھوین کرسی نوین عرش اور حکماان سبکو نہ آسمان ٹھہراتے ہین
نواں کرسی نہ عرش اور عرش ان سب پر محیط ہی باقی سب آسمان اسکے عمق مین طبق در طبق ہین اور عرش
کی گردش سے سبکو گردش ہی اسلیے خاص چرخ اُسیکا نام ہی باقی مجاز البس اسصورت مین کہ سب
ایک دوسرے کے پیٹ مین ہین دیوار ہونا ایک دوسرے کا ایک دوسرے کیواسطے ظاہر
اسلیے یون بعض کہا ہی اور کیسا قلعہ عالیشان ہی کہ جسکی رفعت سے میدان عرصہ بام محل ادادنی کا
ایک ادنی فرش ہی اب اُسکی بلندی کو غور کرو کہ رواق اوادنی کی بام جب اسکا ادنی فرش ہی تو اُسکے
بام کی بلندی کہانتک ہوگی اس شعر مین اقتباس ہی آیۂ کریمہ سے فکان قاب قوسین او ادنیٰ یعنی رہا فرق
دو گوشہ کمان کا یا اُس سے کمتر کا اور وہ قلعہ مثل بام چشم کے بلند ہی اور بام چشم ابرو اور خود اسمین
ایسا جیسے مردم چشم اسی سبب سے سیاہی اسکی درمیان دریا کے ہی حاصل یہ کہ یہ قلعہ دریا مین واقع
ہی ایسا جیسے کہ مردم چشم کے گرد سفیدی بمنزلہ دریا کے ہی اور خود اُسمین ایسا جیسے آنکھ کی پتلی یعنے
بسبب رفعت کے آنکھ کا سا تارہ نظر مین آتا ہی اسکی بنیاد تو صفا سے ہی لیکن سختی و مضبوطی اسمین
ایسی تھی جسکی وجہ سے نہ سکندر نے اسکو لیا نہ دارا نے ہر چند بڑے اولوالعزم تھے کہ سکندر بر وجہ
سب پر محیط ہو گیا تھا باہر سب تو اُسکو دیو منجنیق انداز گھیرے ہوے ہین دیو باعتبار جسامت و
تنومندی اور اندر بالکل حورین آفتاب لقا بھری ہین جو کبار وہان کے ہین وہ تو سب ایسے ہین
جیسے جاموس جنکی گردنین گینڈے کی سی ہین اور لڑکے وہان کے سب طاؤس کیطرح زیبا خوش
لقا اور عندلیب نوا ای خوش شمایل خوش آواز قولہ فریق او ہمہ سرخیل کاروان جحیم + طریق او ہمہ
بر حد بتاہ راہ فنا + سگان او ہمہ شیران آسمان بیشہ + کسان او ہمہ غولان اژدہا سیما + بزین جمادِ
معظم شہنشہ عالم + بشب در آمدہ باصد ہزار عز و علا + قطار موکب اقبال او دہ توجہ روے +
سوار لشکر ارواح در فضاے قفا + صفی کہ چون مژہ در پیش حاجبان معرفت + ہزار در کوکبہ ہر کوکبہ
ہزار لوا + زدود مشعلہا بنوشت بر مہ تیرہ + سواد آیت اسری بعبدہ لیلا + نسبا حدار سہیل و
کلاہدار قمر + نسیا ہدار سپہر و کلاہدار خدا + اللغات جحیم نام دوزخ توجہ روشنے رو برد موکب

از دولی کا لشکر از دوج ملائک حاجب ابر ز دو دربان کوکبہ لشکر تیغ عطارد و منشی فلک المعنی یعنے جو
زبون وہان کے تھے سب سردار قافلہ جحیم کے تھے یعنے کافر اور طریق ان سبکا موافق حد شداد کے
ای سزاے شرعی پادشاہ کی انکو راہ فنا کی تھی ای سب گردن زدنی یا راہ ان سب کی شاہراہ
فنا کی حد تھی یعنے سب کشتہ ہوئے تھے وہانکے سب شیر جنکا بیشہ آسمان باعتبار بلندی قلعہ
اور نکتے بنظر کفر اور آدمی وہان کے سب غول اژدہا صورت تھا سیما نشان سجدہ کو کہتے ہین لیکن
یہان جز سے ارادہ کل کا ہی جو صورت ہو ایسے قلعہ معظم پر شہنشاہ عالم رات مین ہزارون غزو علا
کے ساتھ داخل ہوا اس کیفیت سے کہ سامنے تو قطار لشکر اقبال کی تھی کہ اردلی مین حاضر
تھا اور پیچھے کی فضا مین لشکر ملایک کے سوار اور وہ صف جو پلکون کیطرح سامنے حاجبون
کے بھی ہزار لشکر تھے اور ہر لشکر ہزار ہزار نشان والا بس ہر نشان والے کی فوج کیسی بیشمار ہوئی
اسواسطے کہ صاحب نشان افسر ہی ہوتا ہی لہذا افسرون کی فوج لاجرم بے تعداد فوج ہوئی اور
مشعلین جو روشن تھین بسبب شب کے ان مشعلون کے کاجل سے عطارد و منشی فلک نے سواد
آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا کی ماہ پر لکھی تھی پاک ہی وہ جسنے سیر کرائی اپنے بندہ کو رات مین
اور ماہ مین سواد ہی بھی سہیل اسکا سلاحدار تھا سلاحداری سہیل کی باعتبار اسکے کہ یہ ستارہ
یمن کا ہی اور تیغ یمانی مشہور اور کلاہدار ماہ بنظر گولائی کے اور سپاہدار سپہر بلحاظ کہ اکب
سپہر مین بھی سپہ موجود اور خدا تو نگہدار ہی ہی قولہ سنان کشیدہ عطارد کہ ای فلک سجدہ + زبان
گشادہ زبانا کہ ای زمانہ دعا + زبان تیغ بخون حسود شہ سیراب + دہان فتح بشکر جمال شہ گویا +
بتن متابع شرع محمد مرسل + بدل مطاوع امر خلیفہ دنیا + ابو الربیع سلیمان عہد مستکفی + مدار شرع
نبی شمع دودہ خلفا + امام حق کہ شد اور احمد تغلق + بدل غلام بہ تن چاکر و بجان مولا + از جہاں
گشتا یہ بود بنام دوام + نگر مدینہ جز از ذ بود کسان ورا + زہی عطاے تو پیرایہ ہند ہفت اقلیم +
خہی لواے تو سایہ نگار نہ مرحا + اللغات سنان مراد سنبلہ سے کہ خانہ عطارد کا ہی جسکے خوشہ
مین سنان ہی بمصداق قول جامی رح شعر چو خوشہ پرور و صد دانہ در بر + بہر دانہ رسد تیغش برسر +

جسکی ہندی تیونکر ہی لیکن ذو لونین مصرعون کے آخر سے محذوف ہی زبانا نام ایک منزل کا اٹھائیس
منزلوں قمر سے کہ اسکے طلوع کا وقت وقت قبول دعا کا ہی مطاوع فرمانبردار مستکفی لقب خلیفہ
معنی کفایت کنندہ باموردودہ خاندان اور کاجل پیرایہ زیور وجامہ مرعا چراگاہ نہ مرعانۂ آسمان المعنی
یعنے بلاحظہ اس علو وعظمت شاہ کے عطارد وفلک سرکش پر سنبلہ سے نیزہ تانے ہوئے تھا کہ ای
فلک سجدہ کر اور زبانا جو وقت قبول دعا کا ہی زمانہ پر زبان کھولے ہوئے کہ دعا کر خاموش کیون ہی
کہ وقت اجابت ہی صورت سجدہ کی خمیدگی فلک سے ظاہر اور کشادہ وکشیدہ اور زبان وزبانا
اور زمانہ کیسے الفاظ عمدہ پر صنایع جمع ہین فافہم وتمق زبان تیغ کی جسکی ہندی پیبلہ ہو وہ تو
دشمن کا خون پی پی کے سیراب ہوگئی مگر وہان فتح کا شکر جمال شاہ مین گویا ہی کہ شکر خدا کا
جومین نے جمال شاہ کا کہ مدت سے مشتاق تھی دیکھا اور بادشاہ کیساکہ تن سے تو تابع شرع
محمد مرسل کا ہی تن اسلیے کہاکہ تن ہی مکلف تکلیفات شرع کا ہی تا وجود اپنے اور دلسے فرمانبردار
امر خلیفہ دنیا کا اور خلیفہ کون ابو ربیع سلیمان وقت جسکا لقب مستکفی باللہ ہی اور مدار شرع
بھی کا کہ شرع گرد اسکے پھرتا ہی اور کہین جگہ نہین پاتا اور دوجو خلیفہ گذرے سب کے خاندان کی شمع ہی
دودہ مین کیسا ایہام الطف ہی برعایت شمع بمعنی کاجل اور یہ جو بادشاہ محمد بن تغلق ہی اُس
خلیفہ امام حق کا دل سے غلام اور تن سے چاکر اور جان سے مولا ہی ای بندہ اور حسکم ہی کہ اگر
بادشاہ کوئی قلعہ فتح کرے تو امام کے نام ہو اور جو کوئی شہر بساکر آراستہ پیراستہ کرے تو وہ
اُسکے آدمیون کے واسطے ہی یعنے بادشاہ کے عجب تیری عطا ہی جو پیرایہ بند ہفت اقلیم کی ہی
ای لباس وزیور کہ سامان آرایش ہی اور عجب تیرا نشان کہ نو دن چراگاہ پر سایہ نگار ہی ای سایہ
انداز کہ وہ نو آسمان ہین چراگاہ باعتبار سبز رنگی اور نیز بلحاظ بعض اشکال فلکی جیسے برہ ثور
جدی بند کا لفظ پیرایہ بند مین برعایت پیرایہ کہ جامہ کے معنی بھی اسکے ضمن مین کیسا ملیح ہی
قولہ بساط بارگاہ است صد چو اطلس گردون + غلام پایگہت صد چو پادشاہ ختا + فروغ سایۂ
چتر سیاہ تو خورشید + فرود پایۂ تخت بلند تو جوزا + بدان خدا کہ ہر صبح افسر یا تحت +

نہاد بر سر این چرخ لاجورد قبا + کہ اوسپیرو بور فراق حضرت شاہ + نثار ماندہ بود از رداے
عشرت ما + ز دور چرخ بدوران شاہ میخواہد + کہ پیش بدنگردد ز آفتاب جدا + ہمیشہ تا کہ ز دوران
کلاہ زر پوشد + قباے سبز مرصع شب سیاہ ردا + ہزار سال لقا باد شاہ عالم را + ولیکن
ساعت آن سال صد هزار روز جزا + بجا قہاے جہان گو شمار جان باد + شمار این سے
یکدانہ لولوسے لالا + الالفاظ اطلس نام پارچہ اطلس گردون فلک نہم کہ نقوش ستارون سے
صاف ہی پایگاہ صف نعال بدان مین بالتسمیہ ہی انسر یاقوت آفتاب لاجورد قبا سبز قبا سپیر بالفتح
روانی دچوبدار یا د مغرب پیش اوپیش از ین بدر مصنف آفتاب شاہ کلاہ زر قمر مرصع باعتبار
کواکب حلقہا جمع حلقہ یکدانہ لولودر یتیم لالا روشن المعنی یعنے اطلس گردون تو ایک ہی ہی
تیری بارگاہ کی ایسی ایسی سیکڑون بساط ہین اور تیری صف نعال ہین جوتیان اُتارنے کی
جگہہ ہی ختائے سے پادشاہ صد ہا غلام کیطرح کھڑے ہین تیراچتر سیاہ ایسا روشن ہی کہ یہ آفتاب اُسیکی
جھلک ہی اور تیرے تخت بلند کے پائین مین جوزا مثل چاکرون کے کھڑا ہی جوزا ایک شکل ہے فلک پر
تلوار حامل کیے چوبدست ہاتھ مین لیے اوپر کو اُٹھائے جیسے کوئی کسیکو مارنا چاہتا ہو دو کر سیون سے
بڑی ہی گویا جوزا تیری بارگاہ کا چوبدار ہی بعد کے دو شعر قطعہ بند ہین یعنے قسم ہی اُس خدا کی کہ
ہر صبح تاج یاقوت کا جو آفتاب ہی اس چرخ سبز قبا کے سر پر رکھتا ہی یعنے ہر صبح آسمان کو تاج یاقوت
بخشتا ہی آیندہ جواب قسم کا ایسی دبور فراق دربار پادشاہ کی چلی کہ ہماری رداے عشرت کا تانا
بانا سب برباد و تار تار ہو گیا یعنے عشرت کا سامان کیا معنی چادر تک بھی نہ رہی اب بدر دور چرخ
سے دور پادشاہ مین یہ سوال کرتا ہی کہ اب تک مقابلہ آفتاب سے جدا رہا سو رہا آیندہ کو اس مقابلہ سے
مدام رہے جیسے بدر تمام رات مقابل آفتاب کے رہتا ہی اسلیے کہ مین ہمیشہ بدر ہون نہ بدر یکشنبہ پس
ہمیشہ اُسکے پیش ہی رہون آگے دعاے تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک قبا سبز مرصع شب سیاہ روا کی
زر کی پہنے شب کی سیاہ ردا ئی ظاہر قبا سبز مرصع باعتبار آسمان و کواکب کے اور کلاہ زر ماہ
کہ زرد معلوم ہوتا ہی پادشاہ عالم کی ہزار سال بقا ہو لیکن ایسے ہزار سال کہ ہر ساعت اُسکے سال کی

روز قیامت سے دو گونے ہو اور جہان کے حلقون اور گروہون مین شماران تین یکدانہ گوہر کا جو تین اشعار مین یکدانہ ای در یتیم تو لو روشن ست گوشوارہ سبکی جانکا ہو وے آو پر دو سرے شعر مین چتر سیاہ کو سیاہ متن مین لکھاہی حالانکہ کہی جگہ چتر سیاہ عباسیون کا مذکور ہو چکا ہی اسلیے کہ خلفاے عباسیہ کی پوشش سیاہ ہوتی تھی چتر بھی سیاہ ہوگا اور سیاہ پوشی انکے عبا کی رعایت سے ہی کہ یہ بھی آل عبا کہلاتے ہین دوسرے چتر سیاہ بمعنی ہی اور نیز متن مین سی ویکدانہ بعطف لکھا ہی اور محشی نے بھی اسیکو اختیار کیا ہی اور سی ویک لکھا ہی حال آنکہ اشعار کل تیتے ہین نہ تتے ویک بس میری سمجھ مین سی باضافت موصوف اور ایکدانہ لو لوسے لالاصفت کہ مواقع اسیکے ہین نے معنے لکھے ہین

در مدح سلطان محمد تغلق و توصیف ستارگان	

قولہ بر سر چاہ زہرہ بین آہو زرنگار را + میل سوے کمان نگر ترک سنان گذار را + بر سر طاس آبگون سوے سراے مشتری + رقص کنان دوان نگر ساغر زرنگار را + رومی روز راز سر رفت کلاہ زر شاہ صدرہ نسیج یکشبہ شاہد زنگبار را + نقطہ زرد تا شود بر ورق سحر رقم + اور کہ بدست آوری چون قلم آن نگار را + خیز کہ لالہ زار شد سبزہ فشاند نسترن + رو تو زلالہ بر فگن سنبل تابدار را + ہیچو سفینہ جان بلب آمدہ در محیط غم + این ہمہ ہست از تو ام نیست رجا کنار را + بستہ حل شدہ سو عقد گہر روان شود + گر تو شو شکر برے ساغر خوشگوار را + بدر برازشفق کند این دو ستارہ راز غم + گر تو شکر فشان کنی لعل ستارہ بار را + مار سیہ چو حلقہ زد گرد مہ تو لاجرم + حرز بقاے خود کنم مدحت شہریار را + یہ مدح بھی بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن **اللغات** چاہ زہرہ برج عقرب کہ خانہ وبال زہرہ کا ہی بین نام ساز مناسب زہرہ کہ لولی فلک ہی آہو زرنگار آفتاب کمان برج قوس ترک سنان گذار آفتاب طاس آبگون فلک سراے مشتری برج حوت ساغر زرنگار قمر کلاہ زر آفتاب صدرہ بالضم پیراہن نسیج بافتہ زنگبار شب شاہد اسکا قمر نقطہ زرد آفتاب لالہ زار شفق سبزہ مراد فلک سے و رنگ اسپ نسترن ستارہا لالہ رخ سنبل زلف بستہ حل شدہ شراب عقد گہر دندان شکر لب شفق سرخ رنگ دو ستارہ چشم مار سیہ زلف حرز تعویذ

ایسا وقت ہی کہ آہو زرنگار آفتاب سر جاۃ زہرہ پر ہی جو برج عقرب خانہ وبال زہرہ کا ہی اسکے سر سے آ
پر ہی اور اُس سے نکل کے رغبت برج قوس کیطرف رکھتا ہی ترک سنانی گذار بھی وہان [illegible]
سنان شجاع جسکی کوئی تاب نہین لاتا اور اس طاس نیلگون پر کہ مراد آسمان سے ہی ساغر زرنگار
یعنے ماہ ناچتا اور دوڑتا مشتری کے گھر کیطرف جو قوس ہی چلا جاتا ہی رومی جو روز کا ہی کنایہ روز
سے ہی حسب اضافت بیانی اسکے سر سے کلاہ زر کہ وہ آفتاب ہی اُتر گئی یعنے دن نرہا آفتاب
ڈوب گیا جسوقت کہ پیراہن بافتہ ایکشب کا شاہد زرنگبار نے پہنا کہ وہ ہلال یکشنبہ ہی اور زرنگبار
شبہا یعنے شب ہوئی ہلال یکشنبہ روشن ہوا البس نقطہ زر و جب تک کہ ورق سحر پر رقم ہو یعنے
آفتاب نکلے تب تک یہ ہو کہ اُس نگار کو ڈھونڈھ جو معشوق ہی شاید کہ قلم کیطرح تیرے ہاتھ
مین آجاوے اور شب تیری بڑی عیش سے گذرے اسواسطے اُٹھ کہ لالہ زار یعنے شفق
بہاتا رہا اور سبزہ یعنے فلک نے نسترن جو ستارے ہین پھیلا دیے بس اب تو چل اور سنبل تابدار
کو رخ لالہ سے ہٹا یعنے زلف کو رخ معشوق سے اُٹھا مین ایسا محیط غم مین ڈوبا ہون کہ کشتی کیطرح
جان میری لب پر آگئی ہی اور یہ سب تیری بدولت ہی جس سے مجھے یہ امید نہین کہ کبھی اس محیط
کے کنارہ جا لگون ای محبوب اگر تو ساغر خوشگوار کو اپنے شکر یعنے لب کیطرف لیجائے تو ایسا ہو کہ گویا
بسد حل شدہ جو شراب سرخ رنگ مثل مونگے کے ہی عقد گہر کی طرف روان ہوے عقد گہر دندان
بسد مرجان اور ای محبوب اگر تو اپنے لعل ستارہ بار کو جو لب ہین شکر افشان کرے کہ مراد تکلم سے ہی
تو بدر اپنے دونون ستارونکو کہ وہ آنکھین ہین شفق یعنے اشک سرخ غم سے بھرے تیرے ماہ کے
گرد جو چہرہ ہی مار سیاہ حلقہ زن ہو رہا ہی کہ وہ زلف ہی ایسی صورت مین مجکو اپنی بقا و زندگی محال
معلوم ہوتی ہی لاجرم اپنی بقا کی حفاظت کو تعویذ مدحت پادشاہ کا بناؤن کہ اُس سے ہرکسیکو
ہر حال مین پناہ ملتی ہی قولہ حاکم طول و عرض ارض آنکہ ہزار طعنہ زد + لعل سم سمند او بتاج سفید
یار را + والی عرصۂ جہان شاہ محمد آنکہ زد + بر سر طاق آسمان خیمہ اعتبار را + ای بہ نثار بزم تو
مطرب فلک + در لگن زمردین گوہر بیشمار را + ہشتم صفحہ خوان چو شد کاسہ خوان مجلست + شہ مین

نگون کنند حاسد گرگسار را ❊ دائرۂ فلک کم از نقطہ فتاد در میان ❊ عرصہ چو داد قدر تو صحن سراے بار را ❊ شب ز سر ہلالت از سلسلہ بر سحر نہد ❊ مہ ز قصب امان دہد چادر مستعار را ❊ در بر بسر جاے مین زنگی زرد جامہ را ❊ سیم بزیر پاے بین ترک سیہ عذار را ❊ قہر تو گر خواص را منع کند کجا بود ❊ میل برادر اجل زادہ گوکنار را ❊ روے زمین براستی کلک تو کرد آنچنان ❊ پیش ندیدہ کس بچین زنگی زلف یار را ❊ اللغات سفید یار شاہ پہلوان مطرب فلک زہرہ لگن زمردین فلک گوہر ستارے ہفتخوان وہ جو رستم نے سات منزل مین دیوون کی ضیافت کی تھی ہنیون اسپ بار بار عام شب سیاہی ہلال قلم یا انگشت سلسلہ سطور سحر کاغذ چادر مستعار روشنی ماہ سیم کا قدر ترک قلم برادر اجل خواب زادہ گوکنار افیون المعنی یعنے وہ شہریار حاکم طول و عرض زمین کا ہی ای کل زمین کا اور ایسا شہریار جسکی سمند کے نعل سم نے ہزارون طعنے تاج سفید یار پر مارے اور وہ شہریار حاکم میدان جہان کا ہی کہ نام اُس شاہ کا محمد ہی اور ایسا شاہ کہ جسکے اعتبار کا خیمہ سرپر طاق آسمان کے کھڑا ہی یعنے عالم سفلی کیا اعتبار اُسکا عالم علوی تک پہونچا ہی ای ممدوح تیری بزم کے نثار کیواسطے زہرہ مطربہ فلک نے گوہر بیشمار کہ ستارے ہین لگن زمردین فلک مین بھرے ہین تا وہان جاؤن اور اہل بزم پر نثار کرون ہفت خوان رستم کے تو مشہور ہین مگر آٹھوان اُسکا تیرے مجلس کے خوان کا ایک کاسہ ہی مقابل آن ساتون کے گر اس کہنے پر میرے حاسد حسد کرے تو اُس گرگ سار کو تیرے ہی گھوڑے کا شیر نگون کرے یہ دعا ہی حاسد کے حق مین گرگسار ای مثل گرگ گرگ کی ہندی گینڈا اور سار بمعنی مانند برعایت شیر و اسپ حاسد کو گرگ کہا ہی تیری قدر نے جب اپنے سراے بار عام کے صحن کو عرض و بیش کیا تو دائرہ فلک کا اُسمین ایک نقطہ برابر بھی نہ پڑا نقطہ سے بھی کم ہوا ایسا اُسکا صحن وسیع ہی معمول ہی کہ چاند سے قصب یعنے کتان تار تار ہوتا ہی اور قصب کا کاغذ بھی بنتا ہی بس اگر شب یعنے سیاہی تیری سر ہلال قلم یا انگشت سے سلسلہ سحر پیدا کرے یعنے سطرین کاغذ پر لکھے تو پھر قصب کے کاغذ سے ماہ اپنی چادر مستعار روشنی کو جو آفتاب سے عاریت لی ہی امان دے یعنے اُس روشنی کی جو قصب کو پارہ پارہ کرتی ہی قصب

امان ہو جاسے کہ پھر آفتاب چھپین سکے اور نجر وسنت فیاض کی بغل مین دیکھ تو زنگی زرد خامہ قلم کو
کیسی جگہ ملی ہی تو اسکو ایسا جان کہ ایک ترک سیہ عذار ہی جسکے پائون ہنر کے نیچے سیم ہی ترک سیہ خسار
باعتبار سیاہی نوک قلم کے سیم باعتبار سفیدی کاغذ قہر تیرا اگر خواص کو منع کرے گو خواص مہل
نہین رہ سکتے جو جسکا خاصہ ہی وہ ضرور وہی عمل کرتا ہی مگر تیرے قہر کی ممانعت سے زادہ کو کنار کا
جو افیون ہی کہ از بس خواب آور ہی جیسے افیونی کی پینکی مشہور ہی ہرگز برادر اجل کی طرف کہ
خواب ہی رغبت نکرسے جیساکہ خواب کی تعریف مین النوم اخ الموت آنحضرت سنے فرمایا ہی
تیرسے کلک شنے تمامی روسے زمین کو ایسا سیدھا کردیا کہ ابتک چین زنگی زلف یار کی ہو گئی
سو ہوگئی اب آیندہ کو ممکن نہین کسواسطے وہ بھی سیدھی ہو گئی بنظر اسکے کہ شاہ راستی پسند ہی
حال آنکہ چین زلف زنگیون کی خلقی ہی کہ سب کے بال گھونگر وال ہی ہوتے ہین اُنکی سرشت
یہی ہی قولہ روکہ زمفلسی بجز تیغ تو نیست درجہان + قطرہ آب در جگر دشمن دلفگار را + تاکہ
عزان سو سے رزان ور دہد آب زعفران + پر زورست زر کند دامن سبزہ زار را + تا جبال
در تموز ابر چو بحر شعر من + رشتہ پر درر کند سوزن نوک خار را + تادم سرد زمہریر از رشحات منجمد +
قبہ سیگون کند قلہ کوہسار را + باد بہ تیغ تو رہین ملک سرسے و ملک دین + تا بخلیط شارعان منع
کنند جار را + تا دل سال سال و مہ از نسمات لطف حق + غالیہ در دہن نہد زاہد روزہ دار را +
صحن تو باد جلوہ گر روضۂ ہشت باب را + خلق تو باد طعنہ گر بوسے خوش بہار را + تاکہ عروس نظم را
جلوہ کنند راویان + بہتر ازین نیافت کس دانہ گو شوار را + **اللغات** تا انتہایہ ہی سوسے
ترکی ہین بمعنی آب زعفران زردی درست زر برگ زر و جبال کوہسار تموز گرمی اور کنایہ قطرات
سے زمہریر کرۂ سرد کی انتہاسے کرۂ ہوا معنے لفظ زم سرماسے سخت و ہر یر کنندہ رشحات منجمد ژالہ
و یخ و برف خلیط شریک ملک شارعان اہل شرع جار ہمسایہ دل سال رمضان کہ خلاصہ
ایام سست نسمات باد ہاسے نرم **المعنی** بیان دشمن ممدوح کا ہی کہ وہ ایسا مفلس ہی کہ سو اسے
تیری تیغ کے کہ یہ تو ایک قطرۂ آب اُس دل افگار کے جگر مین ہی اور کچھ نہین ہی تو جا اپنا کام کر

آب دعا تا بیمی جب تک خزان انگوروں کیطرف آب زعفران رواں کرے یعنے انگور زرد کرے اور بدامن سبزہ زار کو اشرفیوں سے بھرنے یعنے زرد زرد پتے درختوں کے گرین کہ یہی عمل خزان کا ہی اور جب تک پہاڑوں میں ایام تموز سے ابر مانند بحر میرے شعر کے سوزن نوک خار کو رشتہ پر در کرے یعنے قطرات نوک خار پر ایسے معلوم ہوں جیسے موتیوں کی لڑی اور جب تک دم سرد زمہریر کا اوسے اور برف برسا برسا کے قلہ ای چوٹی پہاڑوں کو خیمہ سگون بنائے تب تک تیری تیغ کے رہن میں ملک سری وملک دین کا رہے بے شرکت کے اور جب تک شارع شریک ملک کے ہوتے ہمسایہ کو خرید مکان سے منع کریں اور جب تک غرل سال کا یعنے ماہ رمضان سال وماہ ای ہمیشہ خوشبو لطف حق سے زاہد روزہ دار کے دہن میں غالیہ رکھے ای خوشبو کرے جیسا کہ فرمایا بو دہن روزہ دار کی بو مشک وزعفران سے اشرف وبہتر ہی تب تک صحن تیرے گھر کا ایسا ہو جو فی نفسہ یہ معلوم ہو کہ روضہ ہشت باب کا جلوہ گری کر رہا ہی اور باغ جنت کا کھلا ہی اور خلق تیرا طعنہ زن بوے خوش بہار کا ہو شعر آیندہ فخریہ ہی کہ جیسے شعر اعروس نظم کا جلوہ کر رہے ہیں کسی نے اس سے بہتر دانہ یعنے موتی گوشوارہ کیواسطے نہیں پایا متن مطبوعہ میں اس شعر کو یاد بہ تیغ تو رہین ملک سرا ے ملک و دین لکھا ہی میرے دانست میں ملک سری وملک دین ہی آیندہ ناظرین اہل فہم کی راے میں جو گذرے

	در مدح پادشاہ ہند متضمن بر جرخیات	

قولہ غرابی کز دہن انداخت دوش آن بیضہاے زر + ربودش از قضا ناگہ عقاب آتشین شہپر + خروس آنگہ خروشان شد کہ این نہ بال طوطی را + نہان شد باز طاوس از نہیب باز زرین پر + دردن بلبلہ خوش شد مدارای حور در بندش + کہ آن مرغیست فردوسی کہ دارد در دہان کوثر + سپید جام زردی را ازان برطاس سبز آرد + کہ از دست سیہ چشمان ببب گیری می احمر + ز فرق زنگی گریان فتد دستار سیمابی + چو باز آن رومی خندان نہد بر سر کلاہ زر + بدست آرای صنم جامی کہ در میخانہ شادی + یکے خشت سر خم بہتر از صد تاج اسکندر + غنیمت دار این دم را

کہ دور جام مینا ئے ۔۔ شہ دارش ماندہ نے دارا نہ قیصر متن ماندو نے قیصر کنشت نامرادی نیست الاصحبت دنیا ۔۔ نشست
جاودانی نیست الاحضرت داور ۔۔ ولیعہد امام حق محمد شاہ بن تغلق ۔۔ کہ ظل رایت رائیش بود چون صدشہ خاور ۔۔
شرح بحر ہزج مین ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اللغات غراب شب بیضہا ئے
زر کواکب عقاب آتشین شہپر آفتاب نہ بال طوطی فلک باز بمعنی بار دیگر بمعنی مرغ معروف طاؤس شب
نہیب امالہ نہاب بمعنی غنیمت باز زرین پر آفتاب حور معشوقہ کوثر شراب سپیدہ صبح جام زرد آفتاب
طاس سبز فلک سیہ چشمان معشوقان زنگی گریان شب با عتبار کواکب یا شبنم دستار سیابی ماہ رومی
خندان صبح کلاہ زر آفتاب کنشت بضم اول وکسر ثانی معبد یہودان وجاے بستن خوکان شہ خاور
آفتاب المعنی یعنے غراب شب نے جو رات وہ بیضے زر کے اپنے دہن سے اُگلے تھے کہ وہ کواکب
ہین ناگہان گردش فلکی سے عقاب آتشین شہپر اُنکو چھین لیگیا یعنے آفتاب متن مطبوعہ مین بجاے
غرابی غزالی لکھا ہی ایسے ہی محشی نے بھی اب کوئی کہے کہ غزال کے انڈے کب ہوتے ہین اور
اگر یہ کہا جائے کہ انڈا دہن سے کب ہوسکتا ہی لیکن کوا اکثر اور پرندکے انڈے اُٹھا لاتا ہی
اور تشبیہ ادنی مشابہت مین درست ہو جاتی ہی اُسوقت مرغ صبح نے شور کیا کہ اس طوطی نو بازو
والی کا جو ایک طاؤس تھا لوٹ باز زرین پر آفتاب سے پھر چھپ گیا طوطی آسمان نو بازو با عتبار
نو طبق طاؤس ہیئت شب کی مع ماہ و انجم کے درون بلبلہ کا بہت ہی اچھا ہی کسواسطے کہ اسمین
شراب طرب افزا بھری ہی بس اے معشوقہ اُسکو بند وُمہر مین مت رکھ اسلیے کہ وہ ایک مرغ فردوسی ہی
جسکے منھ مین کوثر بھرا ہی یعنے شراب یہ سپیدہ صبح کا جو جام زرد آفتاب کو طاس سبز فلک پر نمود کرتا ہی
اس سے یہی اشارہ ہی کہ سیہ چشمون یعنے معشوقون کے ہاتھ سے شراب سرخ لبون تک پہونچا
فرق زنگی گریبان سے جو شب ہی اور گریبان با عتبار کواکب یا شبنم کلاہ سیاہی گر جائیگی کہ یہ کلاہ ماہ ہی
جب رومی خندان اے آفتاب کلاہ زر کی پھر سر پر رکھیگا بس اے صنم ایک جام ضرور اپنے ہاتھ
مین لے اور ہمکو کیف و سرور مین لا کسواسطے کہ میخانہ شادی مین ایک خشت سر خم کی سیکڑون
تاج سکندر سے بہتر ہی اسلیے کہ سکندر کسیوقت امور مملکت کے غم سے خالی نہین گو سکندر ہی کیا

اور شراب سارے غمون کو غلط کرنیوالی تو اس دم کو غنیمت جان کہ اس جام مینائے فلک سے
دور سے نہ دارا کو چھوڑا نہ اُس کے دار کو نہ قیصر کو چھوڑا نہ اُس کے قصر کو دارا و دار اور قیصر
و قصر نوعی از صنعت اشتقاق تو اہل دنیا کی صحبت سے محترز ہو اسواسطے کہ کنشت نامرادی
کے یہی ہی اور کنشت کے معنے دیکھے کیا ہین اور اگر بہشت جاودانی چاہتا ہی تو ہمارے حاکم کے
بارگاہ کا طالب ہو کہ سوائے اسکے کوئی بہشت نہین اور وہ حاکم ولی عہد امام حق محمد شاہ
بیٹا تغلق کا ہی جسکی رائے روشن کا رایت ایسا رفیع و وسیع ہی کہ شاہ خاور یعنے آفتاب جیسے
نورانی سیکڑون اُسکے سایہ ہین پس جب آفتاب جیسے نورانی اجسام اُسکے سایہ ہین جو سیاہ
ہوتا ہی تو اب اُس رائے کی نورانیت کو قیاس کیا جائے کہ کس قدر ہوگی

مطلع ثانی

قولہ چہ راحتہا بود آندم کہ آید در برم دلبر + اگرچہ بازم از غمزہ جراحتہا نہد در بر + برائے شور
بخم لبش در بستہ در بستہ + برائے تلخی عمرم نباتش رستہ از شکر + زہے صبح جبینت را دو اختر
زردو ماہ تو + خہی باغ عذارت را دو لالہ ور دو نیلوفر + زہے ترک کمان ابرو کہ چشمت را است
پیوستہ + سنانہا گردبر گردد و ہندو طفل بازی گر + تو آن سروے کہ دارے تنگ دو نسرین بیک
غنچہ + من آن ابرم کہ میبارم دو صد نسرین زیک عبہر + لبت را در شفق پروین و بدرازہ مہرادپرورش
ہمہ روا اشکے چون پروین ہمہ تن چشم چون ساغر + من سرگشتہ را زلفت بچہرہ آشفتہ میدارد +
پریشانی چہ بیرون شد بعہد شاہ بحر و بر + چہ بحر ست آنکہ در آب روان موجش زند آذر + کنارش
درمیان سر میانش مسکن اژدر + اللغات نبات گیاہ و مصری بستہ لب و دو اختر چشم ماہ تو
ابرو عذار یکسر رخسار دو لالہ دونون جانب چہرہ کے دو نیلوفر ہر دو زلف دو ہندو طفل بازی گر ہر دو
چشم تنگ دو نسرین دندان جو تیلیس مشہور ہین غنچہ دہن نسرین اشک عبہر قسمی از نرگس
مراد چشم چہ آرای بچہ سبب بحر تیغ آب روان جان دوست ممدوح آذر آتش یا خون سر قبضہ
میان نیام اژدر تیغ کہ مار کی شکل ہی المعنی یعنے کیسی راحتین مجکو اسوقت مین ہونگی جو دلبر میری

بغل مین ہو اگرچہ وہ غمزہ جانستان سے پھر میرے سینہ مین جراحت ہی جراحت پھر دے واسطے
شوری میرے بخت کے لب نے اُسکے پستہ مین دروازہ بند کیا بستہ دہن پستہ کی تشبیہ دہن
سے باعتبار اُسی سوراخ کے ہی جو پستہ کے سرے پر کچھ کھلا ہوتا ہی صفت تنگی دہن کی مقصود ہی
اور دربستہ سے مراد خموشی تکلم نہ کرنا جس سے میری شوربختی بڑھ گئی اور واسطے تلخی عمر کے
سبزہ اسکے لب چون شکر پر جا شور کا لفظ مناسب پستہ کے کہ اکثر پستہ کو روغن مین بھون کے
نمک سے کھاتے ہین پستہ بستہ تجنیس خطی ہی دو در تجنیس ناقص دربستہ و دربستہ بالضم دونون
ہوسکتے ہین نباتت مین ایہام ہی کہ مصری کے معنے مین بھی ہی کیسے اچھی صبح تیرے جبین کی
ہی کہ جسمین دو ستارے دو ماہ نو ہین کہ دونون دو چشم و دو ابرو ہین بخلاف اس صبح عالم کے
کہ نہ کوئی ماہ نو نہ کوئی ستارہ اور کیا ہی خوب باغ تیرے عذار کا ہی کہ جسمین دو گل لالے کے دو گل
نیلوفر ہین کہ وہ رخسار و زلف ہین حال آنکہ یہ دونون بھی جمع نہین ہوسکتے یعنے لالہ و نیلوفر
کسواسطے کہ لالہ خاکی ہی اور نیلوفر آبی اور کیا ہی ترک کمان ابرو کا ہی کہ ہمیشہ تیری چشم کے گرد برگرد
کہ وہ چشم دو ہندو طفل بازیگر ہین سنان لیے ہوے ہی تا کسیکی نگاہ نہ پڑنے پائے ہندو باعتبار
سیاہی چشم کے اور طفل باعتبار مردمک کہ خورد ہوتی ہی بازیگر اس لحاظ سے کہ کھیل ہی کھیل مین
دل لیلیتے ہین کچھ بڑی دقت نہین ہوتی تو وہ سرو ہی کہ ایک غنچہ مین تیرے بتیس [32] نسرین ہین
کہ وہ دندان ہین اور مین وہ ہون کہ سیکڑون نسرین ایک نرگس سے جدا ہوتا ہون نسرین سے مراد
اشک سفید سے نرگس کنایہ چشم سے لب تیرے تو شفق مین پروین رکھتے ہین اور بدر کا یہ
حال کہ اُنکے عشق مین منھ اُسکا بالکل اشک سے پروین اور چشم اُسکی ہمہ تن ساغر ہی اشک
سے لبریز شفق سرخی لب پروین دندان مین حیران ہون زلف تیری کچھ سرگشتہ کہ کیون آشفتہ
کر رہی ہی جب کہ پریشانی اس شاہ بحر و بر کے عہد مین نکال دی گئی ہی آپ اپنا کہتے ہین کہ کیسا
دریا ہی ای تیغ کہ آب روان جان مین موج اُسکی آگ لگاتی ہی کنارہ تو اس دریا کا درمیان
سر کے ہی اور میان اُسکا مسکن اژدہا کا کہ وہی تیغ ہی اور میان سر یعنے جب سر کو اُڑا کے

قطاہر ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی یہی اسکا کنارہ ہی اور حد کنارہ و سر و میان تینون ہین ایہام بھی ہی
اور مراعات النظیر بھی قولہ محیط پنج شاخ از دے بر دیک قطرہ زان ہر دم + کہ خواہد از رخ
عالم بشوید گرد سوز و شر + زبان کردار چون روئیم ببوسے خون زر اندودہ + مژہ دیدار چون
چشم ہمہ رویش پر از گوہر + ز ہجرش سنگ بگدازد ز وصلش زاتشے نازد + اگر روزی سر افرازد
رباید از ملوک افسر + فرزند لالہا آندم کہ در برگ چنار آید + دہر بہر مردم دیدہ خیالش برگ
بید تر + ز چرخ از تابسی دارد ہمہ رویش پر اختر بین + ہند او نسبتے دارد ز زنگش تیرہ دل نگر
سہ حرفست نام آن طوطی سلب کز تن زبان دارد + دو بلبل زیر بید دار ذکا و را چار حدی شاد سر
برہنہ گر برون آید چو ایسان از در خانہ + دراند از دو سر از عبرت قفاے دشمن سر دور + چہ چیست
آنکہ برف خشک میپوشد با بر تر + چہ فرقست آنکہ سر در مشک دارد و چون خورد خنجر + اللغات
محیط پنج شاخ دست باعتبار پنج انگشت قطرہ تیغ دم وقت و مناسب تیغ ہندی وغیرہ زر اندودہ
مراد قبضہ سے کہ زر اندودہ ہوتا ہی دیدار بمعنی دیدن و چشم و رخ نمودن و مژہ دیدار شکل مژہ لالہا
مراد از خون برگ چنار پنجہ برگ بید تیغ کہ مشابہ اسکے ہی چرخ آسمان و سنگ فسان اختر جوہر
تیغ سہ حرف است تیغ طوطی سلب سبز جامہ برق قلم برف خشک کاغذ ابر تر مداد خانہ نیام
المعنی یعنے محیط پنج شاخ جو ہاتھ ممدوح کا ہی بنظر پنج انگشت کے ایک قطرہ اس سے جو مراد تیغ
سے ہی اس سبب سے ہر دم لیجاتا ہی کہ وہ چاہتا ہی کہ رخ عالم سے گرد شور و شر کی دھوڈالون
اور وہ تیغ زبان کردار ہی یعنے مثل زبان کے زخمی کرنے والی ہی جسکا زخم بھرتا ہی نہین جیسا کہ
کہا ہی ع ولا یلتام ما جرح اللسان + اور مثل میری صورت کے بوسے خون سے زر اندودہ
یعنے اگر بو خون کی پائے تو زر کیطرح تازہ رو ہو جاسے اور مژہ دیدار یعنے دیکھنے مین ایسی معلوم
ہوتی ہی کہ مثل میری چشم کے بالکل صورت اسکی گوہر سے بھری ہی اسکی گوہر اشک اور تیغ کے
گوہر مرصع ہونا اسکے نیام قبضہ کا کوہ اسکے ہجر سے گلتا ہی اس سبب سے کہ تیغ آہن سے ہی
اور آہن جگر گوشہ کوہ او مر زر بھی کوہ سے ہی لیکن زر اسکے وصل سے جو قبضہ وغیرہ ہوتا ہی فخر

دناز کرتا ہی اور جو کسی دن سر اُٹھاتی ہی یعنے نیام سے نکلتی ہی پادشاہون کے تاج جبین لیتی ہی
جسوقت کہ پنجہ چنار مین آتی ہی یعنے ہاتھ مین کہ شاخین اُسکی مثل پنجہ دست کی ہوتی ہین تو لالے
کھاتی ہی جو کنایہ خون در خون بہانے سے ہی اور مردم دیدہ جو اُسکو خیال کرتی ہی تو برگ بید تر
بناتی ہی تر بنظر آبدار یکے برگ بید بلحاظ صورت تیغ کے اور اگر چرخ یعنے فسان سے چاشت پائے
تو منہ اُسکا اختر سے بھرا ہوتا ہی یعنے جوہر سے اور ہند سے بھی نسبت رکھتی ہی دیکھلے زنگ سے
تیرہ دل ہوجاتی ہی یہی نسبت ہند سے ہی اُس طوطی لباس کے نام مین تین حرف ہین طوطی
لباس باعتبار اصالت آہن کے کہ نیلگون ہوتا ہی شعرا نیلگون و سبز کو ایک ہی ٹھہراتے ہین
اور اپنے تن سے زبان رکھتی ہی جسکو بیلہ کہتے ہین کہ وہ بھی جزو تیغ سے ہی نہ مثل اس زبان
کے کہ علیحدہ ہی نہ جزو اس جسم کی اور یہ طوطی اپنے پرون کے نیچے دو بلبل رکھتی ہی اس سے
یہ اشارہ ہی لفظ دو کے دس عدد ہین اور حرف یا کے بھی دس عدد جنکے چارسو سر ہین کہ وہ
حرف تا ہی جسکے چارسو عدد ہین بلبل مرادف کعیت کا ہی جسکے عدد پانسو ہین اور دو بلبل کہنے
سے مضاعف مقصود ہی جو ہزار ہوے اور غین کے ہزار عدد ہین پس یا و تا و غین سب سے
تیغ حاصل ہوا اور اس شعر مین لف و نشر غیر مرتب ہی معما تیغ مین اگر وہ تیغ ایمان کیطرح برہنہ
اپنے گھر سے نکلے اور پھر اُسکا میان تشبیہ تیغ برہنہ کی ایمان سے حسب قول سلف کے ہی
کہ ایمان کو برہنہ اور تقوی کو لباس کہا ہی چنانچہ لباس التقویٰ قرآن مجید مین نازل ہی اور تیغ کا
اپنے گھر سے نکلنا باعث راستی و درستی ایمان کا ہی عبرۃً و سیاستۃً غرض جہان وہ تیغ اپنے
خانہ سے برہنہ برآمد ہوئی فوراً قفائے دشمن کی عبرت بادشاہ سے سر جھکا دیتی ہی اب اشعار
آئندہ مدح قلم ممدوح مین ہین کہ وہ قلم کیسی برق ہی جو برف جنشک کاغذ کو ابر تر سے چھپاتی ہی
کہ وہ سیاہی حروف تحریر کی ہی اور یہ کیسا فرق ہی جب خنجر کھاتا ہی تو سر مشک مین رکھتا ہی حالانکہ
جنشک زخم کو نہایت مضر ہی اور درد افزا اور پہلے مصرعہ مین یہ کہ برق چھپی چیز کو ظاہر کردیتی
ہی نہ ظاہر کو پوشیدہ قولہ چو شمع ار سر بہر ندش بر دوے سیم ہر ساعت * از ار عنبر برین پوشد

نگار کہربا پیکر + بریزد بر عذار صبح باه نو شب تیره + فشاند بر گل بادام شاخ زعفران عنبر +
بہندستانی رود از چین چو مفلس گردد آن رومی + خرامان میرود در چین کشان در پای خود معجر +
مثلث باشدش نام و مثلث راست در مرکز + چو از مرکز برون آید مربع گیردش در بر + یکی
دان حرف آخر را دوم دان نیمه پنجه + ولیکن حرف اول را بجز مجذور دو شمر + چو این ماهی
زرین را بچهر کف بهد خسرو + مرا ورا پنج ماه نو بسوی مه شود رهبر + خدیو عرصه عالم محمد شاه
بن تغلق + که در بزم جهانداری سکندر زیبدش چاکر + اللغات سیم کاغذ آزار عنبرین
حروف نگار کہربا پیکر قلم زرد عذار صبح کاغذ ماه نو قلم شب تیره مداد و گل بادام کاغذ شاخ زعفران
قلم زرین عنبر سیاہی ہندستان دوات چین کاغذ رومی قلم معجر ہندی اوڑھنی مثلث قلم کہ
اسمین تین حرف ہین المعنی اگر شمع کیطرح اسکا سر کاٹین یعنے قط لگائین تو دوات سیم بر جو کاغذ
ہی ہر دم آزار عنبرین کہ اشارہ حروف سے ہی وہ نگار کہربا پیکر پہنتا ہی کہ کنایہ تحریر سے ہی یہ قلم
وہ ماہ نو ہی کہ رخسار صبح کاغذ پر سیاہی شب مداد کی ٹپکتا ہی اور گل بادام پر کہ یہ بھی کنایہ کاغذ
سے ہی شاخ زعفران سے عنبر چھڑکتا ہی اور جب یہ رومی کہ قلم زرین بھی ہوتا ہی مفلس ہو جاتا
ہی یعنے قط مین سیاہی نہین رہتی تو چین سے خرامان ہندستان کو جاتا ہی چین کاغذ ہندستان دوات اور چین کو
اس ادا سے جاتا ہی کہ اوڑھنی پانون گھسٹتی ہوتی ہی نام اسکا مثلث حرفی ہی اور مثلث ہی
اسکا مرکز قرارگاہ ہی ای سہ انگشت اور جب مرکز سے نکلتی ہی تو مربع اسکو آغوش مین لیتا ہی
جو قلمدان چار پہلو ہی اب مصنف کہتے ہین اسکی نام کے تجکو حرف بتاؤن آخر تو یکی ہی جسکے چالیس
عدد ہوے کہ وہ میم ہی اور دوسرا حرف نیمہ پنجہ کا کہ اسکے ساٹھ عدد ہین نیمہ اسکا تیس جو لام کے تیس
ہین لیکن حرف اول مجذور دو کا جسکے دس عدد ہوے اور دس کو دس مین ضرب کرنے سے سو ہوتے
ہین اور سو عدد قاف کے ہین پس قلم حاصل ہوا الاجرم جب ایسی ماہی زرین کو خسرو اپنے بحر کف
مین لیتا ہی تو پانچ ماہ نو طرف ماہ کے رہبر ہوتے ہین کف بحر باعتبار فیاضی پنج ماہ پنج انگشت
تمیدہ مہ کاغذ سفید اور وہ خسرو خدیو عالم ہی یعنے محمد اور بادشاہ بیٹا تغلق کا ایسا عالی رتبہ کہ

سکندر با این ہمہ حشمت اگر اُسکے بزم کا چاکر بنے تو البتہ زیبا و مناسب حال سکندر کے ہی پھر قیصر
کیسے ہو قولہ بشن سنگ و قدر خان قدر دارا راے آرش رش + سیاوش وش مؤید بتہمتن تن
مظفر فر + ازین پس خصم را باشتش بسکین نمید تسکین + ازین پس ظلم را عدلش بخنجر بسپرد خنجر
تن بکیران رزمش را قدم لائح بود لائق + بکف ساقی بزمش را پیالہ خور بود درخور + بسوے صدرش
از سدرہ ملک صد سال رہ بر شد + بچشمش سیر میلے بود از وتا آستان درش + درش عرش و عدو
قارون کفش دریا قلم موسیٰ + دلش مریم کرم نخل و دمش عیسیٰ ہنر عازر + تبسم کرد جام او بہ از درشد
عقیق آری + بوقت خندہ مہرویان نمایند از شفق اختر + سلیمان ملکتے مالغ بعہدت رب ہب لی
شد + و گرنہ تخت بخت را نہادی بر کتف صرصر + اللغات بشن بروزن چمن نام پدر افراسیاب
مالک ملک توران قدر خان نام بادشاہ چین سنگ سے مراد وقار آرش بروزن ثالث نام پہلوان
رش مخفف آرش دست سیاوش پسر کیکاوس نام بادشاہ خوبرو مؤید نام بادشاہ ید دست مظفر
نیز بادشاہ تہمتن نام رستم و بہمن و شخص عظیم الجثہ و شجاع بہیکل باس ترس و بیم لائح بادثمر آور سکین
بہ تشدید کاف و کسر سین کارد خنجر گلو خور آفتاب درخور لایق صدر مسند ہبر بضم بارہ قطع کنندہ
عازر نام شخص کہ حضرت عیسیٰ کے دعا سے زندہ ہوا تھا در حباب عقیق شراب شفق لب ملکت
ای مملکت صرصر باد تند المعنی پہلے شعر کے لغات سب لکھ دیے ہین زیادہ لکھنے کی کچھ حاجت
نہین یہی کافی کہ جملہ صفات ان لوگون کے اُس بادشاہ مین جمع ہین اور صنائع اُسکے ظاہر دوسرے
شعر کے معنے ابتک جو کچھ ہوا وہ ہوا لیکن ابتو خوف اُسکا دشمن کی تسکین سکین یعنے تیغ و خنجر سے
کرتا ہی اور عدل اُسکا گلوے ظالم کو خنجر کے حوالہ کرتا ہی اُسکے بادپا جنگی کے قدم کو اگر باد لائح کہین
تو لایق ہی جو بار آور ہوتی ہی اور بار اُسکا فتح اور ظفر ساقی اُسکے بزم کا ایسا ہی کہ جسکے ہاتھ مین پیالہ آفتاب
کا ہونا چاہیے فرشتہ نے جو چاہا کہ سدرہ سے اُسکے صدر تک جاؤن تو سو برس راہ چلتا رہا معہذا
کہ انہیں سریع السیر ہین چنانچہ حضرت جبریل دم بھر مین حضرت کے پاس آتے جاتے تھے اور
حال یہ کہ اُسکی آنکھ مین یہ سیر ایک میل کے برابر تھی سدرہ سے اُسکے آستانہ تک جب چلا تو سو برس

مراد با وصف سریع السیر کیسے چلنا پڑی ایسے اعلیٰ علو پر اُسکا آستانہ ہی اور صدر نشین کا کیا کہنا
بعد کے شعر کے بھی معنے نعابت کے لکھے ہوتے ہین حاجت طول کی نہین سامع جان سکے کہ جمیع
ان صفات سے وہ موصوف ہی ہنر عاجز رسے یہ مطلب کہ جس ہنر سے عاجز زندہ ہوا تھا
وہی ہنر اسکا ہی تبسم جام اور خندہ جام مراد اُسکے لبریز ہونے سے ہی اور حباب اُسکے در اور
جب جام لبریز ہوا اور حباب اُس سے نمایان ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک معشوق
ہی جو شفق مین اختر دکھا رہا ہی بس شفق لب اور اختر دندان حضرت سلیمان نے پہلے ہی
سے یہ دعا قبول کرا رکھی تھی کہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے ای پروردگار
میرے ایسا ملک مجکو دے کہ میرے بعد کوئی لائق اُسکے نہو اگر یہ بات نہوتی تو تیرے
تخت بخت کو بھی باد صر صر کندھے پر لیے پھرتی اب کیا کرے مجبور ہی **قولہ** تو آنکہ در رسد
تو آنشاہی کہ گر طوق سگان خواہی ÷ دو انش آہوے مادہ کشد از پشت شیر نر ÷ نگر صبح دوم
زانرو جنیبت دار خاصت شد ÷ کہ ہر رای زر اندودہ نہد بر صہوۂ اشقر ÷ چنان ملک زمین
شد براستی از کلک تو پیوستہ ÷ کہ خم ہرگز نہ بیند چشم جز در ابرو دلبر ÷ عدو حشو لیست بس
بارز زد فتنہ زو برون آرد ش ÷ کہ مجلس بینوا بہتر چہ مطرب را شود دفتر ÷ کسی کو روے گل
بیند نظر بر طرف خار آرد ÷ کسی کو توتیا یابد کشد در دیدہ خاکستر ÷ عروس زہرہ تا از مہر چنگ
سیگون مہ ÷ دف زرین کند پنہان بزیر نیلگون چادر ÷ ترا بادا به بزم ملک جام خوشدلی برکف ÷
کلاہ سلطنت بر سر دواج مفخرت در بر ÷ **اللغات** صدر بالانشین دوال تسمہ صبح دوم صبح صادق
جنیبت اسپ کوتل ہمرا بالفتح و ثانی مشدد گلوے طلا و زر کے جو زین وغیرہ گھوڑے کے اسباب
مین لگاتے ہین مراد آفتاب صہوہ پشت اشقر اسپ سرخ و سفید و اسپ سرخ یال دوم حشو بالفتح
زائد و جانب راست فرد باز ظاہر و جانب وسط فرد لتو آواز مہر محبت و آفتاب دف زرین آفتاب
نیلگون چادر فلک دواج بالضم بالاپوش مفخرت بالفتح و ضم خا بزرگی **المعنی** یعنے تو وہ بالانشین
اور وہ شاہ ہی کہ اگر طوق کتون کا بنانا چاہے تو آہو مادہ جسکا دشمن کتا ہی شیر نر کے پشت سے

تسمہ طوق کیلیے نکالنے مطلب یہ کہ تیری ایسی ہیبت و دہشت ہی کہ آہو دشمن کا خیال نکرکے تیرے
خوف سے دشمن کی زیب و زینت کی خواہان ہو اور شیر نر بھی اسنے ترس و بیم سے آہو بھی ہین
آہو مادہ سے اپنے تسمے نکلوائے خیال کیا جاتا ہی تو صبح صادق بیشک تیری خاص جنیبت
کش ہی کہ جنیبت فلک ہی اسی سبب سے تخلولہ زر اندودہ آفتاب کا روز اسکی پشت پر رکھتی ہی
تیرے قلم سے ناکٹ زمین کا ایسا سیدھا لگا سا ہمیشہ کو ہو گیا کہ سوائے خم ابروے دلبر کے کہین
کجی و خم کا نام و نشان نرہا ہمنتہ سے یہ غرض ہی کہ جو کچھ تیرے قلم نے آئین اہل زمین کے واسطے قائم
کر دیے ہین ہمیشہ ہمیشہ یہی رہینگے نسخ و ترمیم کی انہین گنجائش نہین ہی ایسے جیسے تلے ہین دشمن
تیرا ظاہر ایک بھرتی ہی بہت جلدی اسکو دفتر دنیا سے نکال دے کسواسطے کہ جب مطرب کا دف
بھیگ جائے تو اُسکی آواز ناخوش سے مجلس کا بیغوا و بیراگ ہی رہنا اچھا حشو و باز زمین
فرد کے ساتھ کیسی بلیغ مناسبت ہی کہ یہ دونون بھی قسم مدات فرد حساب سے ہین اور دفتر اور
دف تر کیا ہی خوب ہی دوسرا شعر متضمن باستفہام بطور مثال کے ہی یعنے کیسی بیموقع بات ہی کہ
کوئی شخص اول تو گل دیکھے اور پھر کسیطرت خار پر بھی نظر پڑ جائے اور جو سرمہ پانی پائے پھر وہ
خاکستر آنکھون مین لگائے ایسا تو نہین ہونا چاہیے بس دشمن خار و خاکستر ہی آئندہ دعائیہ
ہی یعنے عروس زہرہ کی جب تک جنگ سیگون ماہ کی مہر سے وقت زرین آفتاب کو نیلی چادر
فلک کے نیچے چھپائے جس سے مطلب یہ ہی کہ رات ہو اور ماہ و زہرہ طلوع کرین آفتاب
چھپ جائے تب تک بزم ملک مین جام خورشید لی کا تیرے ہاتھ پر اور تاج سلطنت سر پر اور
خلعت مغفرت کا جسم مین ہوئے یعنے پہنے ہی رہیے آن اشعار کے چھٹے شعر مین زدو بردن
اثر وشی لکھا ہی میری دانست مین زد مخفف زدود کا ہی

ذیل تعریف جام و بادۂ پادشاہ

قولہ آن بدر شفق خور بین پروین ہمہ رخسارش ٭ در پنجہ مہ نو بین ہر لحظہ گرفتارش ٭ آن زورق
دریا دل ناچیز سوئے لب نرود ٭ ماہی بچگان باشند ہر سوے نگہدارش ٭ مرغیست کش از

دیدہ گاو رسہ زر ریزد ز زان رو سے چکان ہینی خون از سر منقارش + موج دل صد قلزم یکقطرہ زتاثیرش + شمع لگن چارم یکذرہ ز انوارش + از غایت بے آبی از دست رود ہر دم + با آنکہ نباشد جز آبکشی کارش + از نرگس چشم با صد نسترن افزود + زان گل کہ درخت عقل بے بر بود از خارش + سہ حرف کہ نامش را راست از جذر دہ سست اول + بر گیر یکے اول با چار بود چارش + تا غنچہ پر نسترین با لالہ قرین گردد + چون سرو خرامان شد در برگ چنار آرش + ہر چند میان خلق آکبست مدام او را + در مجلس شہ بارے بے نانشود بارش + یہ قصیدہ بحر ہزج میں ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن **اللغات** بدر پیالہ شفق خور شراب سرخ پروین حباب شراب پنج ماہ انگشت زورق کشتی خرد مراد پیالہ سوہبر کی آب ماہی بچگان انگشتان مرغ صراحی گاو رسہ نام غلہ ہندی جسکو گاو رسہ زر قطرات شراب کہ زعفرانی بھی ہوتی ہین اور ارغوانی وریحانی بھی شمع لگن چارم آفتاب بے آبی خشکی نسترن اشک گل شراب تا تعلیلیہ غنچہ دہن نسترین دندان لالہ شراب برگ چنار دست آب ابر مدام شراب وہمیشہ باری حاصل کلام ما آب وشراب مصنف **المعنی** یعنے اس بدر شفق خور کو جو پیالہ ہی شراب سرخ سے بھرا دیکھ تو کیسے رخسار اسکے بالکل پروین ہو رہے ہین بسبب حباب شراب کے اور ہر لحظہ بچہ ماہ نو مین گرفتار ہی اور پنجہ وہی پانچون انگلیان خمیدہ کہ پیالہ کو پکڑے ہوے ہین اور وہ پیالہ ایک کشتی خرد ہی مگر دل اسکا دریا سا وسیع اور سمائیوالا ہی اور یہ کشتی سوا ے لب کے اور کسیطرف جاتی ہی نہین اور ماہی بچے ہر طرف اسکے نگہبان ہین ماہی بچے وہی انگلیان خمیدہ اور ظاہر کہ یہ کشتی وسط دریا کیطرف نہین چلتی لب ہی کیطرف جاتی ہی بس لب مین ایہام بلیغ ہی اور ایک مرغ ہی جسکی آنکھ سے گاو رسہ زر کا جو زرد زرد قطرات شراب کہے ہین بہتے ہین انہی سبب سے خون اسکی سر منقار سے ٹپکتا ہی یہ وہ پیالہ ہی کہ سیکڑون قلزم کے دل کی موجین اسکی تاثیر سے ایک قطرہ برابر ہین یہ ایسا جوش وموج والا ہی اور چارم لگن کی جو شمع ہی یعنے آفتاب اسکے انوار سے ایک ذرہ ہی بسبب نہایت بے آبی جیسا کہ مخشک ہی ہر دم بے اختیار ہوتا ہی جو مراد اسکے ہر وقت خالی ہونے اور بھرنے سے ہی ہر چند کہ سوا ے آبکشی یعنے آب

لینے اور پہونچانے کے اور کوئی کام اسکا نہین ہی اور حال یہ کہ ہماری نرگس چشم سے سیکڑون گل نسترن کہ کنایہ سفید سفید آنسوون سے ہی ظاہر کرتا ہی اپنے اس گلسرخ سے کہ درخت عقل جو اپنے خار سے بے بار و بر ہوجاتا ہی پھر کوئی پھل نہین دیتا گلسرخ شراب سرخ اور ظاہر عقل شراب سے معطل ہوجاتی ہی اور یہ مدہوشی ہی اُس گل کا خار ہی اور اس پیالہ کے نام مین تین حرف ہین ق دح پس حرف اول تو اُسکا مجذور دہ کا ہی یعنے دس کا جو ضرب کرنے سے دس دسا ہوتے ہین یہی عدد قاف کے ہین پس قاف حاصل ہوا اور پھر اسی وح سے جسکے چار اور پانچ عدد ہین سے ایک کو اٹھا دے یعنے طرح کر تو آٹھ رہے جو حاے حطی کے عدد ہین اور حا حاصل ہوئی اور چار کہ وہ دال ہی چار عدد دالی اسکو حا کا ہمسایہ کر جو قدح حاصل ہوا اور اسواسطے کہ غنچہ پر نسرین یعنے دہن پر دندان لالہ کا جو شراب ہی قرین ہوجاے مثل سرو کے خرامان ہوا اور برگ چنار مین اسکو پنجے کے ہمراہ پنجہ سے ہی اسلیے کہ برگ چنار بصورت پنجہ کے ہوتے ہین ہر چند کہ مخلوق مین مدام قدح باآب ہی ای باآبرو بارے مجلس شاہ مین بے ہمارے اُسکو بار نہین ہی اگر ہم نہون تو وہ بھی نہین ہوسکتا آب ست کیسا خوب ہی کہ قدح مین آب ہوتا ہی ہی اور نیز بمعنی آبرو مدام مین ایہام ہی بارے دوبارہ بخفیف زائد با بمعنی آب برعایت قدح کیسا خوب ہی محشی نے ساتوین شعر مین سواے قدح کے لفظ جام کا بھی نکالا ہی میری دانست مین سست و پر تکلف ہی

مطلع ثانی

قوله پروین زچه پنهان شد در لعل شکر بارش + زنجیر که بست از شب گرد مه رخسارش + از نرگس بیخوابی آب بقلم افشانم + گر سبزه دمد روزی بر صفحهٔ گلنارش + چون فرق سر شانه صد شاخ کنم دل را + گر یکسر مو بینم آلوده شده بیزارش + بر آئینه مه بین آشفته صف مورش + بیچیده بر آتش بین بازو دو سیه مارش + آهی که زنم چون صبح آلوده بخون باشد + آندم که پدید آید بر آئینه زنگارش + دانم نشود چون گل از بند خود آزاده + گر سنبل تر روید بر طرف سمن زارش + یکذره زمهر او نقصان نشود در بدر + آن روز که رو آرد بر صبح شب تارش + اللغات پروین دندان

لعل لب شب خط و زلف تبسم چوب سرخ هندی پتنگ سبزه خط صفحه رخسار شاخ پاره آئنه رو آتش
رخسار دو دوسیه خط خون صبح باعتبار اسکے کہ شفق سے خون آلود ہی دم وقت وخون سمن زار رخ
صبح روشن تار خط المعنی پر دین یعنے دندان کسو جہت اسکے لعل شکر بار لب مین پنہان ہوئے
ہین اور کسنے گرد اسکے ماہ سے رخسار کے زنجیر شب سے جو زلف ہی پہنائی ہی اور جس روز کہ سبزہ صفحہ گلنار
رخسار پر اسکے جمیگا تو مین اپنی نرگس یعنی چشم سے آب بقم جو مراد اشک خونین سے ہی بہاؤنگا
اس غم مین کہ اب بہار اسکے حسن کی خزان ہونے پر آئی یعنی کہتے ہین کہ نہین اگر دل میرا ایکسر مو بھی
اس سے بیزار ہو تو مثل فرق سر شانہ کے سیکڑون شاخین یعنے ٹکڑے اس دل کے کر دون جیسے
شانہ کے دندانے ہوتے ہین اسکے رخسار کہ مثل آئینہ ماہ کے ہین اُن پر صنعت مو کی کیسی آشفتہ
ہو رہی ہی کہ وہ خط ہی اور وہی رخسار کہ مثل آتش کے فروزان ہین اسپر دھوئین کا بار سیاہ کیسا
لپٹا ہوا ہی ای زلف مین جو صبح کو ٹھنڈی سانسین مثل صبح کے لون تو خون آلودہ ہوتی ہین جیسے
آہ صبح کی خون آلودہ ہی باعتبار شفق جسوقت مین کہ اسکے آئنہ رخسار سے زنگ ظاہر ہوا اور
آہین صبح کی تنفس اسکا جیسا کہ قرآن مجید مین ہی والصبح اذا تنفس اگر سنبل تر جو مراد خط سے ہی
اسکے سمن زار رخسار کے گرد ہے تو مین جانتا ہون کہ جیسا گل بند سے آزاد ہی سنبل ہرگز کبھی ایسا
آزاد نہوگا غلام ہی اسکا ہو رہیگا یا جیسے گل اسکے بند رخسار مین گرفتار ہی ہنوز اسکا بندہ سنبل اسکے
خط کا بندہ ہی بنے گا اور بدر کا یہ حال کہ جسدن اُسکی صبح رخسار پر شب تار کہ وہی خط ہی ظاہر ہوگی
تو ذرہ بھر بھی اسکے مہر محبت مین نقصان و کمی نہوگی قوله زلفش بسیه روئے شد خصم شہ عالم ٭
کز کنگرہ خورشید آمد بخت نگونسارش ٭ فرماندہ بحر و بر شاہنشہ دریا دل ٭ کز بذل سحاب آید
ہنگام سخا عارش ٭ بر باد سلیمان را آنروز قران دیدن ٭ کو را جولان باشد بر مرکب رہوارش ٭
چون دفتر گل بادا ندہ دائرہ سہ پارہ ٭ گر ز آنکہ قلم ننہد سر بر خط اقرارش ٭ ای خسرو شیرین خط
لیلیست سر کلکت ٭ مجنون نہ بزنجیر ست باد از غم رفتارش ٭ بد گوہر تو چون چوگان از خط تو سرتافت ٭
پا بستہ در آہن بین چون صورت پرگارش ٭ **اللغات** خورشید رخسار عار شرم ننگ دائرہ فلک

ماہ کا غذ المعنی یعنے اُسکی زلف جو سیہ رو ہی مین جانتا ہون کہ یہ دشمن شاہ کی ہی یعنے ایسی ہی وہ سیاہ رو ہی جب تو اُسنے کنگرۂ خورشید سے کہ فلک چارم ہی اسکو اوندھا لٹکایا ہی اور وہ بادشاہ حاکم بحر و بر کا ہی اور شاہنشاہ دریا دل ہی کہ اگر سخا کیوقت ایسی سخا کرے جیسی کہ ابر گوہر باری کرتا ہی تو اُسکو ایسی سخا سے نہایت ننگ و شرم آتی ہی کہ کچھ ہی نہ دی سحاب مین لفظ اب کیسا مناسب ہی حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر چلتا تھا سب نے دیکھا ہوگا مگر اسکو اپنے گھوڑے پر سوار جولان کرتے نہین دیکھا ہی اُسدن حضرت سلیمان کو دیکھین جسدن یہ اپنے گھوڑے راہوار پر سوار ہو تو حال کھلے کہ اسکے سامنے بجمیع وجوہ سلیمان کی کیا کیفیت ہی اگر یہ نہ دائرے فلک کے قلم کیطرح سر اُسکے خط اقرار پر رکھین اور مطیع اُسکے ہون اور جو کچھ اقرار بندگی و وفا کا ہی بجا لائین تو دفتر گل کے مثل اُنکے دائرے سہ پارہ ہو جائین جو مراد پارہ پارہ سے ہی میری دانست مین اگر سہ پارہ کی جگہ سیپارہ ہوتا تو مبالغہ بھی زیادہ تھا اور کچھ مناسبت دفتر کی بھی ہوتی اب نہ معلوم کہ سہ پارہ کس مناسبت سے ہی اگر متن مین سہ پارہ ہی لکھا ہی پھر کہتے ہین ای ممدوح تو وہ خسرو شیرین خط ہی کہ ماہ جو مراد کاغذ سے ہی ایک مجنون پا بزنجیر ہی بسبب غم رفتار رکاب کے ایسی خوش رفتار ہی کاغذ کو مجنون رکاکت کے لحاظ سے کہا ہی اور سر کاہک کو لیلی بنظر سیاہی مراد سر کلک سے اور زنجیر سطور جس بہ گوئے چوگان کیطرح کہ چوگان کا سر بھی خمدار پھرا ہوا ہوتا ہی تیرے خط فرمان سے سر پھیرا اُسکو تو یہ جان لے کہ پرکار کیطرح دونون پانون اُسکے بستہ آہن کے ہین ضرور پانون اُسکے وابستہ آہن کے ہونگے جیسے کہ پرکار کے ہوتے ہین اور ظاہر کہ پرکار آہنی پا ہی اس شعر مین تغایر فرضی ہی یعنے ذات پرکار اور جسم پرکار اور قولہ آنرا کہ تپ کینت بگرفت بر دو الک ✤ تا بر طبق و فرخ شربت دہد از نارش ✤ قہر یکہ فلک دارد در سینہ نہان از تو ✤ بر خلق جہان گردد بر صبح دم اظہارش ✤ وجہی کہ عدد دارد و انیست ز نقد عین ✤ کز جزع عقیق افتد بر زوے چو دینارش ✤ ماہ سر خنگاہت گو سر بہ فلک بر دست ✤ فرقی نبود بکمو از گنبد دوارش ✤ گرد و ز سر تمکین داود سلیمان فر ✤ ہر بندہ کہ در دیوان عون تو بود یارش ✤ بسیار بروز آرد و شب ماہ سر قلم ✤ تا شاہد مدح تو شد

محرم اسرار فلک + تا شیشۂ مینا را در دو دو سیاہ شب + صد شمع برافروزد از ثابت و سیارش + صد
مشعلہ بخواہم افروختہ رو روز شب + در دو دو اقبالت از حضرت جبارش + **اللغات** مالک
فرشتہ موکل دوزخ طبق البالب نار آتش و انار دو جہ روزینہ و وظیفہ عین زر و چشم جزع مہرۂ سیاہ
وسفید مشبہ بدیدہ عقیق اشک سرخ ماہ سرخرگاہ بادریشہ کہ مدور ہوتا ہی گنبد دوار سپہر شیشۂ
مینا فلک دودہ خاندان ۔ کاجل المعنی جسکو کہ تیرے کینہ کی تپ چڑھی ضرور مالک موکل دوزخ
کا اُسے دوزخ مین لیجائیگا تا موافق دوزخ کے اسکو شربت نار پلائے نار کے لفظ مین کیسا
لطیف ایہام ہی کہ انار کو بھی کہتے ہین اور فلک کو جو تیرے سبب سے اُس بدکو پر قہر ہی اور اُسکے
سینۂ پرکینہ مین نہان اُسکا کیا بیان وہ تو ہر صبحدم تمامی خلق و جہان پر عیان ہوجاتا ہی اور وہ
اُسکو کیسی حدت و حرارت کے ساتھ ظاہر کرتا ہی کہ کوئی تاب نہین لاتا مطلب یہ کہ ظہور آفتاب
یہی اظہار اُسکے قہر کا ہی و دشمن کا تیرے بجز اسکے کوئی راتبہ روزینہ نہین ہی کہ اُسکی آنکھون سے
عقیق اشک خونی اُسکے روے زرد پر جو دینار سے بہتے رہین یہی اُسکی وظیفہ نقد عین مین ہین
عین اور روجہ اور جزع کیسے ابلغ ایہام ہین کہ وجہ منھ اور عین چشم اور جزع مہرہ وسفید کو بھی کہتے
ہین جو مراد بدون سے ہی اور سوا اسکے فافہم تیرے خیمہ عالی کا بادریشہ جسکا سر فلک تک پہونچا ہی
خیال کیا جاتا ہی تو اسمین اور گنبد دوار چرخ مین بال بھر کا فرق نہین ہی دونون یکسان ہین پھر
اصل خیمہ سے اس سے کیا مناسبت اور جو بندہ تیرے دیوان یعنے عدالت گاہ کا تیرے عون
سے مدد پائے وہ ازروے رتبہ کے داؤد سلیمان فر ہوجاے دیوان کے لفظ مین کہ جمع دیو
کی بھی ہی بنظر لفظ سلیمان کیسا لطیف ایہام ہی ذکر حضرت داؤد کا بنظر زیادہ مبالغہ کے ہی کہ سلیمان
لیا داؤد ہوجاے جو سلیمان کے باپ تھے یعنے جبسے شاہد تیری مدح کا محرم اسرار میری بسر فلک
ہوا ہی تب سے بہت ہی بہت اسرار مدح کے سر فلک کا میرے روز پر شب کو لاتا ہی یعنے تحریر کرتا ہی
روز کاغذ شب مداد ماہ سر قلم ہندی قلم کی موجھ کہ گول ہوتی ہی آیندہ دعا ہے تابید ۔ یعنے
جب تک کہ اس شیشۂ مینا ے فلک کیواسطے وہ دو سیاہ شب مین سیکڑون شمع ثابت و سیار کی

روشن ہوتی ہین تیرے خاندان اقبال مین چاہتا ہون کہ ایسی سیکڑون مشعلین برابر جلتی رہین
بحضرت جہاندار سے تو ایسا روشن اقبال ہو ۔

درمدح ممدوح خود و ذکر خیالات و تعریف محبوب

قولہ قطب تران کرد عزیمت سوے خط محور ٭ کاژدہائیست برو باشتی و یک مہرۂ زر ٭ قطب فیروزہ روا بر سر خط رفت زہوش ٭ راقص زرد قبا خفتہ لکام اژدر ٭ مار در جنبش و قطب از حرکت خالی ہست ٭ نعش ازان چرخ زنان کرد سہ دختر ٭ بست و یک ہیکر نورند در ایوان شمال ٭ ہمہ چون گوش دلارام مرصع زیور ٭ درمیان ہمہ سرحلقۂ این طائفہ قطب ٭ لیک از وے نبود تیرہ تر یک ہیکر ٭ حارس صومعۂ او شب و روز اند دو خرس ٭ وور تر اکبر و نزدیک تر او اصغر ٭ بر در بارگہ عزت او کیکاؤس ٭ ہمچو چاؤش نہادست کلاہی بر سر ٭ بر در مطبخ جاہش بکف بر ساوسی ٭ سر غول بغایت کرہ و زشت نظر ٭ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلان **اللغات** قطب بہر سہ حرکت نام ستارہ کہ جسپر بنا مسجد کی کرتے ہین وسیدقوم عزیمت ارادہ وافسون محور نام خط کہ درمیان مین دونون قطب کے ہی اژدہاے فلک ایک شکل ہی بصورت اژدہا مرکب اکتیس ستارون سے مہرۂ زر ستارے اور یہ اژدہا قریب قطب کے ہی فیروزہ زدا فلک خط ہی محور راقص نام ستارہ جو کام اس اژدہا مین جا رکھتا ہی نعش جنازہ اور یہ چار ستارے ہین بصورت چارپائی چرخ زن گردندہ بنات تین ستارے جنکو سہ ترکی کہتے ہین انھین کے سر پر نعش ہی بس یہ تینون اور وہ چارون ملکے بنات النعش کہلاتے ہین اور ہمیشہ گرد قطب کے گھومتے ہین دب خرس و ب اکبر و ب اصغر نام دو شکل ستارگان بصورت خرس کیکاوس نام بادشاہ و نام شکلی از ستارگان بصورت آدم چاؤش نقیب و نام شکل بہادس نام ایک شکل کا بصورت جلاد کہ گویا سر آدمی کا کاٹا ہوا اسکے ہاتھ مین ہی سر غول نام ایک شکل کا جو نہایت بدصورت ہی عربی راس الغول کرہ مکروہ المعنی اس قصیدہ مین بھی خیالات فلکی باندھے ہین مناسبت حال ان خیالات کے مثلا قطب جنوبی و قطب شمالی دونون کے درمیان

یعنی خط محور ہی اور عزیمت خوان بھی گرد اپنے خط کھینچتے ہین تا ہر گزند و آسیب مار سے محفوظ رہین اور
قبض اژدہا کی بھی قریب اس قطب کے ہی لہذا مصنف کہتے ہین کہ قطب سنے جو عزیمت طرف
خط محور کے کی ہی تو یہ سبب ہی کہ قریب اسکے ایک اژدہا ہی جسکے پاس اکتیس اشرفیان ہین اور یہ اژدہا
اکتیس ستارون سے مرکب ہی عزیمت کا لفظ مناسب اژدہا یہان بمعنی ارادہ کے ہی اور جب یہ
قطب گرد داسبز فلک کی اوڑھے ہوئے ہی سر خط پر گیا یعنے وہان اسنے جگہ پائی تو بیہوش ہوگیا ای
بحس و حرکت جیسا کہ مشہور ہی قطب از جا نجنبد حالانکہ راقم کو اسی اژدہے کے منھ مین جین
سے بستے دیکھا تا ہم بیہوش ہوگیا زرد قبا اسکو باعتبار چمک و ہلک کے کہا ہی اور عجیب حال ہی کہ
مارند جنبش کرتا ہی اور گردش اور قطب حرکت سے خالی محض بیحرکت اما ور قریب اسکے بنات النعش
ہی با وصف نعش اور جنازہ ہونے کے تین دختر کے سر پر گرد اسکے گھوم رہی ہی اور ظرفہ یہ کہ جملہ
اکتیس شکلین اس شمال کے ایوان مین ہین سب نور مجسم ہین اور سب ایسی زیبا و خوش جیسے کسی
دلارام کے گوش مین زیور ہر صبح ان سب مین سر حلقہ اس گروہ کا قطب ہی سو اسکا یہ حال کہ اس
سے تیرہ تر کوئی بیکہ نہین ہی یہ سب سے زیادہ تیرہ ہی اور ظاہر کہ قطب سب ستارون مین خفیف
اور کم نور ہی اور یہ بھی ہی کہ اسکے صومعہ کے دب اکبر اور دب اصغر و نگہبان بھی ہین کہ رات دن اسکی
نگہبانی مین ہین چنانچہ دب اصغر تو اس سے بہت ہی نزدیک ہی دب اکبر دور ہی لیکن گھومتے اسکے گرد
رہتے ہین حارس اسیکے ہین اور اسکی عزت کی جو بارگاہ ہی اسکے دروازہ پر کیکاؤس جیسا کہ یہ بھی
ایک شکل بصورت آدم کے ہی مانند نقیب کے کلاہ سر پر رکھے حاضر رہتا ہی اور نیز اسکے جاہ کا جو مطبخ
ہی اسکے دروازہ پر سیاوش کہ یہ بھی ایک شکل بصورت آدم جلاد کے ہی سر غول کا ہاتھ مین لیے جو نہایت
مکروہ اور نظر مین بدصورت ہی اور یہ شکل بھی قریب قطب کے ہی ترجمہ مین مطبخ خاصش لکھا ہی میری
دانست مین مطبخ خاص قطب کا کوئی نہین البتہ استعارۃً مطبخ جاہ کہا جاوے تو بہتر ہی جیسے اوپر بارگاہ
عزت کہا ہی قوله پیشرو و پیر جدے راہنماے قبلہ ٭ عابدی را کہ شود سوے کعبہ نباشد رہبر ٭ ہر یکے
دوختہ بر خرقۂ خود چند ورق سبز ٭ ہیچ با خفیہ ندارند ز راز یکدیگر ٭ گرد سر حلقۂ خود جملہ مریدان ز اخلاص ٭

گشته رقاص رداشان زیلاس اخضر؛ بر در بار جلال احدی شیخ و مرید؛ همه صوفی دم دوانی قدم و فرمانبر؛ همه در معرفت کنه کمالش حیران؛ همه در منزلت عز و جلالش مضطر؛ همه در میکدهٔ خاص وصالش بیخواب؛ همه در بتکدهٔ مهر جمالش بےخور؛ شب و روز ند ثناخوان خداوند جهان؛ صبح و شام ند دعاگوے خداوند بشر؛ اللغات جدی بالفتح برغاله و نام ایک برج کا بصورت برغاله کے و بضم جیم و فتح دال و یاے مشدد و مخفف نیز نام ستاره جسکو قطب بھی کہتے ہین درست اشرفی وہی ستارے رِدا چادر و نام ستاره پلاس اخضر جامهٔ گنده سبز مراد فلک حیران یکسو نگرنده منزلت عتبه بیخواب که آنکه نه میچے بیخور بیخورش المعنی یعنے سب ستارون کا پیشوا و پیر جدی که جو خود بھی قطب ہی رہنما اس عالم کا که جسکا قبلہ کیطرف کوئی راہبر ہوئے اور واقعی قطب سے قبلہ کو پہچانتے ہین ہر ایک ظاہر برملا اپنے خرقون پر اشرفیان ٹانکے ہوئے نہ ہماری طرح که ایک دوسرے سے زیر چھپاتے ہین خرقه ستارون کا آسمان اور اشرفیان جیسے ستارگان بتعائر فرضی اور ذات اُنکی علیحدہ یہ سب مرید یعنے ستارے اپنے سر حلقه کے گرد که قطب ہی سب رقاص ہین اور چادر انکی موٹے کپڑے سبز سے جو فلک اخضر ہی ردا مین لطیفت ایہام ہی که نام ستاره کا بھی ہی اور دروازه جلال حضرت واحد احد کے کیا پیر و کیا مرید سب صوفی دم و روانی قدم اور ثابت قدم و فرمانبردار اور سب اُسکے کنه کمال مین ایسے حیران که یا ایک نہین مارتے سب اُسکے مرتبهٔ عز و جلال مین مضطر که لحظه بھر قرار نہین سب اُسکے میکدہ وصال خاص مین بیخواب که آنکھ نہین میچتے اور سب اُسکے بتکدہ مہر جمال مین بیخورش اور ظاہر ستارے بیخواب و خور ہین اور رات دن ثناخوان خداوند جہان کے اور صبح شام دعاگو خداوند بشر کے

مطلع ثانی

قوله تا نبات لب تو رسته نشد گرد شکر؛ کام من تلخ چو ساغر نشد از خون جگر؛ حلقهٔ زلف ترا دائره مه بکمند؛ نقطهٔ لعل ترا عقد ثریا در بر؛ بسته شور تو مشهور بتقسیم نطق؛ نرگس شوخ تو معذور باقسام نظر؛ گر سر زلف تو زنجیر نبستی بر ماه؛ به تسلسل نکشیدی بجهان دور قمر؛ ای لب

میم‌وش تو ساغر جان‌ها لائق ÷ وے شب سرکش تو گوشهٔ مه را درخور ÷ پر ستاره شود آخر ورخ بدر
ز مهر ÷ گر برآید غبِ آشفتهٔ برا گرد سحر ÷ لعل دریاش تو همچون لب خسرو شیرین ÷ مشک گل پوشِ
تو چون خامهٔ شه ماه سپر ÷ حاکم مشرق و مغرب که بخشند برامام ÷ بر سر جملهٔ سلاطین جهان شد داور ÷
شام دربارگهش هندو گلریز قبا ÷ صبح دربارگهش رومی زرین مغفر ÷ **اللغات** نبات خط
شکرلب دائرہ مه رخسار نقطه دہن ثریا دندان منطق گویائی شب زلف مہر چہرہ خور لائق و
آفتاب مشک خط گل چہرہ امام خلیفہ گلریز باعتبار ستارگان صبح زرین مغفر بنظر آفتاب **المعنی**
یعنے جب تک سبزہ تیرے لب کا گرد لب کے نجا میرا دہن بھی خون جگر سے مثل ساغر کے تلخ ہوا اب
یہ سبزہ تلخ و ناگوار ہی تیری زلف کا حلقہ دائرۂ ماہ کو جو تیرے رخسار ہین کمند مین پھانسے
ہوے ہی اور نقطہ یعنے دہن لعل تیرا ثریا کو بغل مین دبائے ہوئے ہی یعنے دندان کہ وہ خود ثریا
کی لڑی ہین پستہ نمکین تیرا جو دہن ہی قسم گویائی کے ساتھ مشہور ہی ورنہ خاص پستہ ہی ہی شور
کہنے مین مبالغہ نہایت نمکینی کا ملحوظ ہی اور نرگس شوخ ای چشم شوخ تیری اقسام نظر مین معذور
ہی یعنے چاہیے کوئی مرے چاہے کوئی جیئے وہ مرفوع القلم ہی اگر سر زلف کا تیرے ماہ کو جو رخسار
ہین زنجیر سے نہ باندھتا نہ روکتا تو دور قمر کا جہان مین تسلسل کو نہ پہونچتا یہ رخسا ہی فلک پر جاکے
کام ماہ کا کرتے ای محبوب تیرے لب جی وش ای مہرخ قابل اسکے ہین کہ اسی مے کو ساغر جان مین بھرا
جاے اور جان اس مے کی ساغر بنے اور شب ای زلف سرکش تیری درخور گوشۂ ماہ ہی سکے ہی کہ
ماہ پر پڑی ہو جیسے کہ پڑی ہی ابھی تو بدر خوب پر فروغ و تابان ہی مگر اس روز بسبب محبت کے
رخ اسکا پر ستارہ ای پر از قطرات اشک ہوگا کہ جس روز تیری صبح رخسار کے گرد شب یعنے خط
دیوانون کیطرح ظاہر ہوگی بدر خواہ ماہ چاردہ خواہ مصنف تیرے لعل ای لب دُر پاش کہ دُر اسکا
کلام ہی مانند لب خسرو کے شیرین ہین خسرو تھا شیرین کلام تھا اسواسطے اُسکو پرویز کہتے ہین
جو بمعنی غربال شکر کے ہی اور مشک تیرا ای خط گل پوش جو چہرہ ہی مانند خامہ شاہ کے ماہ سپر یعنے
ماہ کو طے کرنیوالا ماہ کا غذ سپر دن طے کردن کے معنے مین بھی ہی اور وہ شاہ حاکم مشرق و مغرب کا ہی

موافق حکم امام اور خلیفہ وقت کے اور تمام سلاطین جہان پر حاکم ہی تمام آسمان کے مرتبہ کی ایک ہندو
غلام بکمر بستہ ہی باعتبار ستارون کے اور صبح اسکی بارگاہ مین ایک ترک رومی زرین مغفر ہی مغفر
نظر آفتاب ۰ قولہ پادشاہی کہ بجز تخت و سریرش نبود + بر سر عرش اگر جلوہ کند روزی خور + آفتابی
بجز رای منیرش نبود + گر ہمی را شب چاردہ بینی انور + آفتابیکہ بجز کلک دبیرش نبود +
از نبات شکر آلودہ چکاند عنبر + قصرش آن چرخ کہ بر کنگرہ برجش عقل + عرصہ ہفت سما یافت کم از
یک اختر + ای چو خورشید سرادق زدہ بر اوج فلک + وی چو شمشیر زدہ بحر کفت موج گہر +
اندرین دم کہ ز جور فلک شیشہ نہاد + ہیچ جا مانند چو من غرق مدام اہل ہنر + ذرہ دارند پریشان
وہوا خور فضلا + صبح وارند تشنہ جلا بر سر خور + ہر دو دیدہ نتوانند رخ عیسی دید + چار گشتہ ہمہ را
گوش سوی نغمہ خر + عمر دگر از زدن زیبا ببرد ہرگز + مبتدا را نکند از سر آن حال خبر + اللغات
نبات شکر آلودہ قلم باعتبار تحریر مضامین شیرین عنبر سیاہی خور خورشید و آفتاب نغمہ خر آواز جاہل
و خر چوب رباب وغیرہ نیز ہندی گھوڑیچہ جسمین تار باندھتے ہین المعنی اور وہ ایسا پادشاہ ہی
کہ اگر کسی روز آفتاب سر عرش پر جلوہ کرے جیسا کہ اب فلک چہارم پر جلوہ کرتا ہی تو وہ آفتاب نہوگا
اس پادشاہی کا تخت و سریر ہوگا سواے اسکے اور کچھ نہین بھلا عرش پر آفتاب کا مقام کب ہی اور
وہ ایسا آفتاب ہی کہ اگر تو چودھوین شب مین ماہ انور کو روشن دیکھے تو وہ اسکی راے منیر ہی
ہوگی سواے راے منیر کے اور کون ایسا روشن ہی اور وہ ایسا آفتاب ہی کہ اگر کسی نبات شکر
آلودہ یعنے قلم سے عنبر ٹپکے تو وہ اسکے دبیر کی کلک ہوگی بجز اسکے اور کسکو یہ بات حاصل ہی
مناسبت شکر کی عنبر و عود سے یہ کہ انمین شکر ملا کے جلاتے ہین تا زیادہ بو دے قصر اسکا ایک
چرخ ہی اور ایسا چرخ کہ عقل نے جو اسکے کنگرہ برج کو تعقل کیا تو میدان ہفت آسمان کو ایک اختر
سے بھی کم پایا ہر چند کہ آسمان پر بیشمار اختر ہین آئندہ اشعار قطعہ بند ہین یعنے ای ممدوح تو وہ
عالیمقام ہی کہ تو نے سراپردہ اپنا مثل خورشید کے اوج فلک پر برپا کیا ہی اور تو وہ ہی کہ تیرے کف
نے جو فیض بخشی مین مثل بحر کے ہی شمشیر کی طرح موج گوہر کی اٹھائی ہی جیسے شمشیر سے موج جوہر کی

تحقیق ہی یہ ایسا وقت ہی کہ اسوقت مین فلک شیشہ نہاد کے ظلم سے جملہ اہل ہنر جام کے مانند خون
مین ڈوبے ہوئے ہین یعنے نہایت ہی غم والم مین شیشہ نہاد اس سبب سے لیظاہر بصورت آب
حک ہی اور محض خشک بے آب و بے فیض فاضلونکا یہ حال کہ ذرہ کے مانند پریشان ہین اور
ہوا خور ای بخورش اور جاہلون کی یہ کیفیت کہ صبح کیطرح خور پر بیٹھے ہوئے ہین یعنے خورش پر
خور ہین کیسا ایہام اللطف ہی اگر ایسا کوئی سخنور ہو جیسے حضرت عیسی کہ اسکے سخن سے جانین تازہ
پائین تو اسکی طرف دونون آنکھون سے ہرگز ندیکھین اور اسکے رخ پر پوری نظر نڈالین اور اگر
نغمہ خر کا ہو یعنے جاہل کا تو دو کانون کے چار کر لین کہ یہی فی زمانا ہونا ہی عمرو زید کو واسطے ترکیب
کلام کے لاتے ہین اگر زید کے مارنے سے عمرو بالفرض مر ہی جاے تو ہرگز اسحال کے کھید سے مبتدا کو
بھی خبر نہ کرین ہر مبتدا کی خبر کرنے سے کچھ اندیشہ ضرر و مضرت کا مطلق نہین ہی مگر ایسے اخفاے
جرائم مین مشغول ہین کہ اس ہیجان کو بھی نہ جتائین متن مین پریشان و ہوا جو لکھا ہی میری
دانست مین ہوا خور ہی

در مدح سلطان محمد شاہ تغلق متضمن توصیف بہار و محبوب

قولہ چون رفت سوے ماہی از چشمہ خور + در آب خشک ماہ ابیض آر آتش تر + زان پیش
کاسمان ز اطباخ صبح بنہد + بر ہفت خوان گردون یک طاسک معصفر + زان پیش کاسمان ز اخیار
چرخ دوزد + بر خرقہ کبود ش یکپارہ مزعفر + جور با سیاہ چشمان وقت سپیدہ جامی + کز جرعہ
خاک مجلس پوشد لباس احمر + دریا میان زورق صد بار موج خون زد + بر پشت ماہیانش
یکدم سوے لب آور + روشن دلان ندیدند یکذرہ تفاوت + از آفتاب گردون تا آفتاب ساغر +
آہوے آتشین و چون برہ در بر آرد + کافور خشک گردد با مشک تر برابر + شب زنگیست گریان
آئینہ الیست بر کف + صبحست ترک خندان دستار زرد بر سر + یہ قصیدہ بحر مضارع مین ہی ارکان
اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن **اللغات** ماہی برج حوت و لو بھی نام ایک برج کا ہی
آب خشک پیالہ آتش تر شراب طاسک طاس خورد معصفر سرخ رنگ مجموع مراد آفتاب سے

پارۂ مزعفر آفتاب خوزا مرخورہ دن سے سیاہ چشم معشوق سپیدۂ صبح دریا شراب زورق کشتی
شراب ماہیان انگشتان آفتاب ساغر شراب آہوے آتشین آفتاب برہ برج حمل کافور خشک
روز مشک تر شب گریان باعتبار کواکب و شبنم آئینہ قمر دستار زرد آفتاب اللغات یعنے اب
وقت آغاز بہار کا ہی کہ آفتاب برج دلو سے طرف برج حوت کے گیا لہذا ایسے وقت مین مئنوشی
کا لطف ہی لہ جرم آب خشک مین جو پیالہ ہی آتش ترای شراب ہمارے سامنے لا اور قبل اس سے
کہ باورچی صبح کا اس نہفت خوان پر ایک کٹوری سرخ رنگ رکھے کہ وہ آفتاب ہی جو صبحکو ایام
سرما مین سرخ ہوتا ہی طباخ صبح کو باعتبار آفتاب کے کہا ہی کہ بصورت قرص و کلیچہ کے ہی شعر بعد
اور اُسکے بعد کا اور یہ تینون مربوط ہین اور اس سے پہلے کہ خیاط چرخ کا آسمان کے خرقۂ نیلگون
پر ایک ٹکڑہ زرد رنگ کہ آفتاب ہی ٹانکے یعنے طلوع آفتاب سے قبل صبح ہی صبح سیاہ چشمون یعنے معشوقون
کے ساتھ ایسا جام شراب سرخ کا نوش کر جسکے گھونٹ سے خاک مجلس کی لباس سرخ پہنلے یعنے
سرخ ہو جائے مئنوشون کا قاعدہ ہی کہ اول مین قدرے شراب زمین پر ڈالدیتے ہین کیا تجکو
خبر نہین کہ دریا نے کشتی مین جو شراب و پیالہ ہی سو دفعہ خون کی موج اٹھائی تجکو بھی لازم ہی
کہ پشت ماہی پر جو انگلیان ہین ایکدم کو تو جام لب کیطرف لائے وہ جام ہی کہ روشن دلون صاف
سینہ نے آفتاب گردون اور اس آفتاب ساغر مین ذرہ بھر بھی فرق نہین کیا ہی دونون کو
برابر رکھا ہی کہ دونون ایک ہین آفتاب بمعنی شراب کے بھی ہی بعد اسکے جب آہوے آتشین آفتاب
کو برہ اپنے بغل مین سے لیگا یعنے آفتاب برج حمل مین جائیگا تو کافور خشک یعنے دن اور مشک تر
ای رات دونون برابر ہو جائینگے رات ایک زنگی گریان ہی باعتبار ستارون یا قطرات شبنم کے
آئینہ ہاتھ مین لیے کہ ماہ ہی اور صبح ایسی ہی جیسے کوئی ترک خندان زرد پگڑی باندھے کہ یہ دستار
آفتاب ہی قولہ بگریخت ادہم شب زرین پلنگ بر پشت * چون بست شاہ مشرق ہرای زر برابر شقر *
ای زلف عنبرینت شمشاد لالہ پرور * عناب شکرینت لعل و درست در بر * ولہا سے
شد بختا بر یان زپستہ تست * تا آن نبات سبزت رستست گرد شکر * در عنبر تو لالہ دربستہ تو لولو

در غنچہ تو نسرین بہ تخچہ تو آذر ٭ چون سرو برآ اے تازہ نہال خوبی ٭ تا عاشقان بیدل بینند
سرو در بر ٭ روزیکہ سر بر آرد شب از کنار ماہتاب ٭ بر روے بدر بینی غلطان ہزار اختر ٭
آن سر شکستہ زنگی از سرکشی بچین شد ٭ بر گرد روم صف زد از زنگبار لشکر ٭ اللغات ادہم اسپ
سیاہ زین پلنگ ای ابلق باعتبار کواکب شاہ مشرق آفتاب ہر آبساز اشقر اسپ سرخ بہ سپید
شمشاد قد لالہ رخسار عناب لب ودر دندان شور بخت عشاق پستہ دہن نبات خط سبزہ و مصری
شکر لب عنبر زلف لالہ رخسار پستہ دہن لؤلؤ دندان غنچہ دہن نسرین دندان تخچہ ثمرہ مراد دندان
آذر لب بر لعل و میوہ شب خط ماہ رخسار بدر مصنف و ماہ چاردہ اختر اشک سر شکستہ زلف
چین زلف روم رخسار المعنی گھوڑا سیاہ شب کا اسحال سے کہ زین پلنگ اُسکے پشت پر کھنچا
ہوا تھا یعنی زین ابلق جیسا کہ جسم پلنگ کا ابلق دو رنگ ہوتا ہی یہان مراد ستارون سے ہی
وہ ادہم جسوقت کہ شاہ مشرق نے اپنے اشقر پر ساز باندھا یہ ادہم بھاگ گیا بیان گذر جانے
شب اور صبح ہونے کا ہی اے محبوب زلف عنبرین تیری شمشاد و لالہ پرور ہی اور عناب شکرین لب
تیرے لعل و در دندان لؤلؤ مین لیے ہوئے ہین شمشاد و لالہ پرور بدینوجہ کہ زلف سر سے پا تک ہی
اور قد تیرا شمشاد ہیں اسکی پرورندہ اور لالہ رخسار کہ اسپر بھی پڑی ہوئی ہی سوا اسکے شمشاد
کے پھول کو زلف و خط سے بھی تشبیہ کرتے ہین سو یہ اُس شبہ کی خود پرورندہ ہی دل شور بختون
یعنی عاشقون کے تیرے پستہ سے جو دہن ہی بھن رہے ہین جیسے کہ نبات سبز ای خط سبز گرد تیرے
شکر کے جما ہی شور کا لفظ برعایت پستہ کہ اسکو روغن مین بھون کے نمک سے کھاتے ہین ہر طرح مناسب
نبات مین برعایت شکر کے ایہام ہی تیرے عنبر مین لالہ ہی یعنی زلف مین رخسار اور تیرے پستہ مین
لولوای دہن مین دندان اور تیرے غنچہ مین نسرین کہ یہ بھی دہن و دندان سے مراد ہی اور تیرے تخچہ پہ
آذر ہی یعنی دندان پر لب سرخ جس سے مقصود یہ ہی کہ عنبر و رخسار وغیرہ جو اس شعر مین مذکور
ہین بالذات وہی ہین نہ بالصفات و تشبیہ میری تمنا ہی ای تازہ نہال خوبی کہ تو سرو کیطرح میری
بر مین آجانے تو عاشق شب بر سرو کو بر مین دیکھے ورنہ مشہور یہ ہی کہ سرو بے بر ہوتا ہی سرو در بر کیسا

بلیغ ہی ذو معنین کہ سر و کو لعل تین دیکھین اور نیز مبتل ہین جسدن کہ شب کیفیے خط تیرے ماہ رخسار کے کنارون سے ظہور کرے گا تو بدر کے منھ پر ہزارون اختر غلطان دیکھیگا جو اشک ہین بدر مستغف وماہ دونون ہوسکتے ہین سر شکستہ زنگی زلف کا کہ اپنی سرکشی سے جبین کو گیا جو چہرہ محبوب کا ہی اور یہان گرد روم کے لشکر زنگبار نے صف آراستہ کی یعنے روم کو گھیر لیا قولہ سرحد نیم روز ست شام خطا تو از جبین + خورشید نیم روز ستا روایت چو رائے داور + بہرام نسل رستم ادریس فضل عیسی + اقلیم بخش احمد کشور کشائے حیدر + بر آستان جاہش جبریل خویشتن را + صد سالہ راہ دیدہ از کائنات برتر + ای ہفت طاق طارم بر آستانت مدغم + وسے پنج شاخ دریا در آستینت مضمر + ای بندہ خلیفہ در پیش تخت تخت + نائب ہزار خاقان حاجب ہزار قیصر + ای مادح جنابت مفتی چار ملت + وسے خادم رکابت مخدوم ہفت کشور + از خامۂ کمالت یک نم ہزار دریا + در نامۂ جلالت یک خط ہزار دفتر + در رزم تیغ بہرام از حملۂ تو چوبین + در بزم ساغر خور باساقی تو درخور + گر بر خط لفافت نہ دائرہ نگردد + حاک پا و نقطۂ قطب از حرف خط محور + رایت چو رایت افراخت در شاہراہ ہیجا + مہ خاک کرد بر سر از دست آن نگاور + **اللغات** بہرام نام جدشاہ طارم ہفت طاق افلاک مدغم ہندی گھسا ہوا مندرج شدہ پنج شاخ دریا باعتبار انگشتان دست مضمر پوشیدہ چار ملت حنفی شافعی مالکی حنبلی بہرام چوبین نام پہلوان سردار لشکر ہرمز کہ نہایت لاغر اور خشک اندام تھا اسلیئے کہ چوبین وچوبینہ لاغر اندام کو کہتے ہین تہ دائرہ نہ فلک رایت ای رائتو رایت جھنڈا نگاور بکاف فارسی وتازی نیز اسپ المعنی مصنف کہتے ہین کہ ای محبوب تیرے خط کو جو ایک شام چین رخسار سے عیان ہی خیال کیا جاتا ہی تو ایک سرحد نیم روز کی ہی نیم روز اس اعتبار سے کہ یہ خط وسط مین دونون رخسار کے ہی اور نیم روز نام ملک رستم برعایت شام وچین کہ یہ بھی ملک ہین آور غرابت یہ کہ نیم روز مین شام اور صورت کو تیری جو دیکھتا ہون تو یہ خیال کیا جاتا ہی کہ آفتاب نیم روز کا ہی جو عین اسکے کمال کا وقت ہی اور ایسا روشن وتابان جیسے رائے حاکم وقت کی جو ممدوح ہی اور وہ ممدوح رستم بہرام نسل ادریس عیسی اور ریس فضل اور احمد اقلیم بخش اور

حیدہ کشور کشا ہی سب بتقلیب الاضافة ہین اور اگر بالانفراد بعطف تقدیری معطوف معطوف علیہ ظہر اثر
تو بھی ممکن ہی جاہ اُسکا ایسا عالی آستانہ ہی کہ جبرئیل جب وہان پہونچے تو حد کائنات سے سو برس کی
راہ مین بڑھکر آپکو دیکھا باوصف اُس تیز بالی وقت پرواز کے جیسا کہ شدید القوی ذو مرۃ اُنکی
صفت ہی سخت قوتی والا اور صاحب قوت ای ممدوح تو وہ عالی محل ہی کہ سقف ہفت طاق کی
تیرے آستانہ مین مدغم ہی یعنے گھسی ہوئی جیسے مدغم و مدغم فیہ اور وہ دریا کہ جسکی پانچ شاخین ہین
یعنے ہاتھ سو تیری آستین مین چھپا ہوا ہی اور ای ممدوح تو بمقتضاے طاعت و انقیاد کے خلیفہ وقت
کا تو بندہ بن رہا ہی مگر تیرے تخت بلند کے تخت کے سامنے خاقان جیسے ہزار نائب ہین اور قیصر
جیسے ہزارون حاجب اور ای ممدوح تو وہ باتشرع ہی کہ ہر چہار ملت کے مفتی یعنے حنفی شافعی مالکی
حنبلی کے مداح تیری جناب شریعت مآب کے ہین اور جو مخدوم ہفت کشور کے ہین وہ خادم تیری
رکاب سعادت انتساب کے ایک حکیم کی تیرے خانۂ کمال کی برابر ہزار دریا کے ہی اور ایک خط
تیرے نامۂ جلال کا مقابل ہزار دفتر کے ہی ایسی شرح و بسط کے اُسمین گنجائش ہی بہرام جو بڑا پہلوان مشہور
ہی اُسکی تیغ تیرے حملہ سے چوبین ہی یعنے کاٹھ کی محض بیکار اور بہرام چوبین نام پہلوان سرلشکر ہرمز
کا بھی ہی پس چوبین اس رعایت سے نہایت لطیف ہی رزم کا تیری یہ حال ہی اور بزم کی تیری یہ
کیفیت کہ ہر ساقی مہر افروز وہان کا اس لائق ہی کہ اُسکے ہاتھ مین ساغر آفتاب کا بہ آب ساقی کے
حسن کو لحاظ کیا جاے جملہ افلاک تیرے خط فرمان نافذ پر سر نہادہ ہین بر تقدیر اگر یہ اُس خط پر سبز نہین
اور مخالفت ہون تو خدا کرے نقطہ قطب کا کنارہ خط محور سے حک ہو جاے اور انتظام اس ندائر
کا بگڑ جاے راے تیری ایسی روشن و رزین ہی کہ جب اسنے شاہراہ لڑائی مین جھنڈا اپنا بلند کیا تو
ماہ نے اُس تگاور کے سبب سے خاک اپنے سر پر ڈالی تا اُسکے سامنے نہون کہ لائق مقابل
ہونے کے نہین ہون یا عجز کی صورت بنائی اور گرد و خاک کی شدت سے مہر و ماہ چھپ بھی جاتے
ہین یا یہ مین خیال کہ اس خاک سے روشن ہو جاؤن یا رشک و حسد سے قولہ آن ابر برق سیرت
آن باد کوہ صورت ۞ آن نار بحر پیرو روان آب خاک گستر ۞ بکران و زین خاصت آبدار و گلبن

زبیل و در سرایت کوہ روان و محشر + نعل براق رزمت ابروے شاہ مغرب + دود چراغ بزمت
روے عروس خاور + در خوابگاہ خلقت ذات تو بود مقصود + تحریک نہ پدر را بالاے چار مادر +
گر عدل تو نبودی این پنج شوے مطرب + با قطب جمع گشتی در مرکز سہ خواہر + جز صورت سعادت
گر چرخ ہیأت آرد + ہم حقہاش لشکست ہم پردہاش بردر + مقطع طلب نمودم سر پیش داشت حکمت
در شعر ہا کم افتد مقطع ازین نکوتر + تا زیر بال طوطی طاؤس شب ثارا + ہر صبح دید با یہ عنقاے
زردِ شہپر + بادا چو طائر قدس در صیدگاہ ہیجا + پرواز باز حیرت بالاے چرخ اخضر + اللغات
برق بسیرت باعتبار تیز روی باد کوہ صورت باعتبار جثہ شاہ مغرب آفتاب عروس خاور آفتاب نہ پدر افلاک
چار مادر عناصر اربعہ پنج شوے مطرب زہرہ کہ دولی فلک ہی پنج شو پنج ستارہ سیارہ سواے آفتاب
کہ مؤنث سماعی ہی جمع گشتی ای جفت میشد سہ خواہر سہ ستارہ متصل قطب طوطی فلک طاؤس شب نما
قمر عنقاے زرد شہپر آفتاب طائر قدس جبرئیل ہیجا جنگ المعنی تیر گھوڑے کی صفت ہی کہ وہ گھوڑا
تن و توش مین تو ابر ہی اور بنظر تیزی کے برق ہی اور صورت مین تو کوہ ہی اور روانگی مین ہوا
بخیال تندی و تیزی کے تو نارہی مگر بحر کا پالا ہوا اسلیے کہ اکثر گھوڑے دریائی بھی ہوتے ہین اور ہی
آب بلحاظ رفتار بے تکان کے لیکن خاک گستر بھی ہی یعنے دھول اڑانیوالا واضح ہو کہ گھوڑے
کی آب و آتش دونون کے ساتھ صفت کرتے ہین باعتبار نرم روی و تند رفتاری کے
گھوڑا تیرا ایکران ہی ای مخصوص بیکران اور زین بھی اسکا خاص تیرے ہی واسطے دونون مخصوص
تیرے لیے اور ایسے جیسے آب روان اور گلبن اور سبیل تیرا ایسا جیسے کوہ روان اور دروازہ تیری
مجلس کا محشر بشدت انبوہ مخلوق اس شعر مین لف و نشر مرتب ہی نعل براق تیرے رزم کا
ابرو شاہ مغرب یعنے آفتاب کا ہی ایسا بالا سیر ہی اور چراغ بزم کا تیری ایسا روشن کہ جسکا دھوان
صورت عروس خاور کی ہی یعنے خورشید کی ایک مدت سے جو یہ نہ پدر افلاک کے بالاے چار مادر
عناصر کے حرکت و جنبش کر رہے تھے اور ذات تیری خوابگاہ خلقت مین تھی اس حرکت سے
مقصود انکا تیرا ہی ظہور تھا کہ تو پیدا ہو گئے عدل تیرا عالم علوی و سفلی سب مین مؤثر ہی اگر مؤثر نہوتا

تو زہرہ مطربہ ہو لولی فلک جسکے پانچ شوہر ہین قمر عطارد مریخ مشتری زحل سوا سے شمس کہ یہ خود مونث ہی قطب کے ساتھ مزکر بنات ہین کہ وہ نعش ہی کب کی جمع اور جفت ہو گئی ہوتی اگر چرخ مشعبدہ دوّار سواے صورت سعادت کے اور کوئی ہیأت ظہور مین لائے تو یہ تجھسے زبردست تو نہین ہی آخر زیر دست ہی تو اسکے ڈبے بھی توڑ ڈال اور پردے بھی پھاڑ ڈال صورت و ہیأت اور حقے اور پردے یہ سب لفظ برعایت بازیگر کے ہین جو چرخ کی تشبیہ مین لاتے ہین آور نیز ہیأت ایک علم ہی بیان افلاک و انجم مین پردے اسکے ظاہر حقے مہرو ماہ آپ کہتے ہین مین نے مقطع اس قصیدہ کا جو ڈھونڈھا تو تیرے دشمن نے میرے سامنے سر رکھدیا کہ اسکو مقطع کرین مین نے بھی اس مقطع کو اختیار کیا کہ اس سے زیادہ اچھا مقطع کب کسیکو ملیگا آیندہ دعا تا بیہ ہی جب تک کہ طوطی فلک کے پرون تلے سے طاؤس شب نما کو کہ ماہ ہی شب مین نمودار ہونے والا ہی صبح عنقا زرد شہپر آفتاب کا اٹھالیجاسے اور چھین جھپین لے باز تیرے چتر کا صیدگاہ جنگ مین روح القدس کیطرح ہمیشہ بالاے چرخ اخضر پرواز مین رہے

در تعریف آفتاب

قولہ چو شاہباز سحر باز کرد شہپر نور ✤ بسوے غرب غراب ظلام کرد نفور ✤ سراے دہر شد الحان سراے سر تا سر ✤ ز بس خروش خروس و نواے ناے طیور ✤ چو تیر تیر ظلام از کمان چرخ انداخت ✤ ز ترس ترس زر اندودہ تیغ لیفنے ہور ✤ درید زہرہ زہرہ چو دہر دہرہ زر ✤ نمودہ جیش حبش را چو مغفر فغفور ✤ بہند راہ فرارہ زدشہ زنگ ✤ چو توقہ کلہ شاہ چین نمود از دور ✤ ز سہم تیغ منوچہر چہر مہر گرفت ✤ قبول رونق اقبال شام راہ فتور ✤ سپہر تیغ زر اندودہ میزند ہر صبح ✤ ز مہر ماہ سلاطین و آفتاب صدور ✤ یہ تعریف بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن و فعلان اللغات شاہباز آفتاب غراب زاغ ظلام بفتح تاریکی اول شب تیر عطارد کمان چرخ برج قوس چرخ کمان و آسمان ترس سپر ہور بواو مجہول آفتاب دہرہ بروزن بہرہ نام خربہ دستہ دار و شمشیر دودمہ دہرہ زر آفتاب ہند مغرب کہ مقام تاریکی کا ہی فرارہ فرارہ

بکسر گریزان گریزان فرار بکسر گریختن توقہ تکمہ کلاہ شاہ چین آفتاب المعنی جب شاہباز سحر نے کہ
آفتاب ہی شہپر اپنی جو اُسکی شعاع ہی کھولی غراب تاریکی کا طرف غرب کے نفور ہوا النفور بالفتح گریزندہ
و بضم گریختن غریب غراب صنعت اشتقاق یہ سراے دہر کی اس سرے سے اُس سرے تک
بالکل سراے الحان ہوگئی اسقدر شور مرغون کا ہوا اور نالے طیور سے نوا بر آمد ہوئی خروش
خروش تجنیس خط نوا و نالے تجنیس زائد تیر نے کہ عطارد ہی تیر تاریکی کا کمان چرخ سے پھینک
دیا بسبب خوف سپر اور تیغ زر اندود آفتاب کے کہ سپر اُسکی ذات اور تیغ زر اندود
شعاع اُسکی ہی اور دہر نے جسم دہرہ زر کا جو مثل مغفر فغفور کے چمکتا تھا کہ یہ بھی مراد آفتاب
سے ہی جنبش جنبش کو دکھایا تو زہرہ زہرہ کا پھٹ گیا اور عطارد و زہرہ یہ دونوں اکثر صبح کو طلوع بھی
کرتے ہیں جنبش تاریکی مغفر فغفور روشنی روز زہرہ زہرہ تجنیس ناقص دہر دہرہ تجنیس زائد
جنبش جنبش تصحیف اور جسوقت کہ تکمہ کلاہ شاہ چین کا دور سے نمود ہوا تو شاہ زنگ نے گریزان
گریزان جو مراد ماہ سے ہی ہندکی طرف کہ عبارت مغرب سے ہی اور مقام تاریکی راہ لی متن مین
شہ زنگ کو سہ زنگ لکھا ہی اور خوف تیغ مہر سے جسکا چہرہ منوچہر کیطرح پُر فروغ وضیا ہی رونق
اقبال شام نے راہ فتور و سستی کی پکڑی یعنے شام کے اقبال مین بیرونقی ہوگئی اور فتور پڑ گیا
اور وجہ یہ ہی کہ سپہر بسبب مہر و محبت شاہ سلاطین اور آفتاب صدور زای بالانشینونکے جو ممدوح ہی
ہر صبح تیغ زر اندود اپنی ظاہر کرتا ہی مہر کے لفظ مین کیسا ایہام ہی

در تعریف کنیزک گلچہرہ و تقریع انعام جہت قیمت آن از ممدوح خود

قولہ بباغ ملک یمینم گلے ببار آمد ✤ کہ پیش عارض او ماہ شرمسار آمد ✤ ز مہر مشتری او شدم کہ آن
مہ را ✤ نجوم زیر دو یاقوت آبدار آمد ✤ کمند طرہ او بر کنار لالہ تر ✤ چہ سنبلیست کہ از باد بیقرار آمد ✤
خدنگ غمزہ او در خم کمان ابرو ✤ ستارہ ایست کہ در ماہ نو بکار آمد ✤ سواد خال رخش در بیاض
دیدہ من ✤ چو زنگیست کہ بر طرف لالہ زار آمد ✤ چو پستہ گشت دل شور بخت من بریان ✤ کہ تنگ
شکر او لعل در نثار آمد ✤ شکستہ شد دل خورشید ہمچو مہ بدو نیم ✤ بدست بدر در اندام کہ آن

نگار آمد ❊ بچنگ طرہ او دل جہان مقید شد ❊ کہ از سراچہ دل نالہاے زار آمد ❊ چو شاخ مردی
ما ثمر امتحان در باخت ❊ بسا حسن در آتش دو صد بار آمد ❊ قرار بیعہ بصد حیلہ بست بر صد ❊
اگر چہ قیمت آن ماہ صد ہزار آمد ❊ ز فیض مکہ نقش حقہ عقیق دہان ❊ صدف مثال ثمر از دُر
نثار ہوار آمد ❊ یہ قصیدہ بھی بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلن
یا فعلان الثقات ملک یمین بکسر میم اصطلاح فقہا مین کنیز و غلام کسواسطے یمین بمعنی غلبہ کے
ہی اور غلام کنیز بغلبہ اسلام سے ہاتھ آتے ہین اور غلام و کنیز زر خرید نیز بار میوہ مشتری خریدار
نجوم دندان یاقوت لب آلالہ تر رخسار سراچہ خانہ کوچک شاخ شاخ درخت شاخ مردی آلت تناسل
بیعہ فروخت بدان مین باقسمیہ ہی المعنی یعنے میرا کنیز و غلام کا جو باغ ہی کہ ہر ایک اُسمین سمن بر
سمن بو ہی اُسمین ایک گل اور بار ور یعنے جوان آیا اور ایسا گل جسکے عارض سے ماہ شرمندہ و خجل
ہوتا تھا مین اُسکی مہر و محبت سے مشتری اُسکا ہوا اسلیے کہ وہ تھی ہی ایسے ماہ کہ نجوم اُسکے دو یاقوت
آبدار کے تحت مین تھے جو دندان ہین او دو لب مین چھپے ہوے طرہ اُسکا مثل کمند کے کنار لالہ تر کو
جو رخسار ہین گھیرے ہوے تھا اور جیسا کہ سنبل کو ہوا پریشان کر کے بکھیر دیتی ہی ایسے ہی
وہ طرہ چہرہ پر اُسکے بکھرا ہوا تھا اور خدنگ اُسکے غمزہ کا جو خم کمان ابرو مین لیس تھا ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک ستارہ ہی جو ماہ نو مین کسی صنعت سے آیا ہی سواد اُسکے خال کی میری آنکھ
کے بیاض مین ایسی آتی تھی اور آنکھ میری اُسکو ایسا جانتی تھی کہ یہ زنگی ہی جو لالہ زار کے کنارہ
کہ مراد رخسار سے ہی پھر رہا ہی میرے بخت شور کا دل مثل پستہ کے بریان ہو گیا کسواسطے کہ تنگ
شکر اُسکی جو کنایہ دہن سے ہی لعل ور نثار تھے یعنے وہ لعل جسپر در نثار کیے جائین اور پستہ کو اکثر
بھون کے نمک مرچ سے کھاتے ہین اور ایسی رشک خورشید کہ جسوقت وہ بدر کے ہاتھ لگی آفتاب
کا دل مارے حسرت کے ماہ کیطرح دو ٹکڑے ہو گیا کہ کاش یہ میرے ہاتھ آتی اور ماہ ایک وقت
مین دو نیم ہو بھی چکا ہی آن حضرت کے معجزہ سے میرا دل اُسکے طرہ کے پنجہ مین ایسا پھنس گیا کہ
دل کے سراچہ سے نالے زار زار نکلنے لگے جب میری شاخ مردی سے کہ مراد آلہ تناسل سے ہی

بازی امتحان کی اُس سے کھیلی تو اُسکی بساط حسن مین نقش دو کا تین دفعہ آیا یعنے دو سو بائیس خرچ کے ہوئے چنانچہ یہ رقم اُسکی ہی ۲۲۲ کہ اسمین نقش دو کا تین دفعہ ہی آخر بڑے حیلون سے بیع اُسکی نوسو روپیون پر ٹھہری اگرچہ قیمت اُسکی بوجہ خوبی کے لاکھ روپیہ تھی اسواسطے کہ فیض بارمت آہی سے ڈبہ اُسکے عقیق دہن کا صدف کیطرح خورد در شاہوار سے بھرا ہوا تھا پھر نوسو کیا چیز تھے محشی نے ملک منیم کے معنے مین دست راست لکھا ہی یہ تو یمین کے معنے ہین اب نہ معلوم لفظ ملک کو کیا جانا سمجھا ہی یا گریز کی ہی **قولہ** بدان خداے کہ در دامن فلک زعطاش + ہزار تنگہ زر ہر شب آشکارا آمد + بنعل سم سمندت کہ پیش گوہر او + درست مغربی شرق کم عیار آمد + کہ بدر بدرہ چو بکشاد نیم حاصل شد + کہ بود ضعف گل آندم کہ در شمار آمد + ہواے وجہ زرم روے زرد کرد چنان + کہ نقد عین روان گشت و در کنار آمد + ولے بوقت سحر گہ کہ رومی خندان + گرفتہ خنجر زر سوے زنگبار آمد + نداے ہاتف غیب از سرادقات جلال + بگوش ہوش من خستہ دلفگار آمد + کہ روے زرد مکن بدرو قلب باخود دار + کہ وقت تربت شاہ کامگار آمد + **اللغات** بدان مین با قسمیہ ہی تنگۂ زر کواکب بنعل مین بھی با قسمیہ تا ضمیر سمندت کی راجع بہ بادشاہ درست اشرفی و درست مغربی شرق آفتاب کم عیار کھوٹا بدر مصنف و ماہ چاردہم بدرہ بالفتح ہمیان ہوا خواہش نقد عین اشک چشم روان جاری و رایج رومی خندان آفتاب خنجر زر شعاع زنگبار شب **المعنی** قسم ہی اُس خدا معطی کی جسکی عطا سے ہر رات ہزارون تنگۂ زر کے دامن فلک مین ہوتے ہین یعنے دامن اُسکا بھر جاتا ہی چنانچہ ظاہر ہی کہ وہ کواکب ہین ہزار سے مراد کثرت ہی نعدد معین اور قسم ہی نعل تیرے سمند سبک سیر کی کہ جسکے گوہر کے مقابل یہ اشرفی زر مغربی اور خالص شرق کی جو آفتاب ہی نہایت کھوٹی اور بہت ہی کم عیار ہی ہر چند کہ جملہ معدنیات اسی سے فیضیاب ہین یہ دو لوازم شعر شمار قسم ہین آئندہ جواب قسم کہ بدر نے جو اُس ماہ کی قیمت دینے کو بدرہ کھولا تو نیم حاصل ہوا یعنی نصف اور جسوقت مین نے شمار کرکے رکھا تھا تو دونا گل کا تھا نکتہ یہ ہی کہ نیم کے سو عدد ہین اسکا نصف پچاس ہوئے اور گل کے بھی پچاس عدد ہین جسکا دونا سو ہوئے

اور جب گگی کے دوستے سے نصف حاصل ہوسکے تو وہی پچاس ہوسکے ہیں تو خواہش زرین
تھا ہی یہ کیفیت دیکھکے میرا منھ زرد ہوگیا اور ایسا رونے لگا کہ میری آنکھوں کا نقد جو اشک
ہو جاری ہوکر میری کنار تک آیا لیکن صبح کیوقت جب رومی خنجران آفتاب کا خنجر زر لیے زنگبار
پر جو شب تاریک ہو آیا یعنے صبح ہوئی تو ندا ہاتف غیب کی یزدون جاہ و جلال رب العزت
سے میرے کان مین آئی کہ آمد بدر منھ زرد مت کر اور ہراسان نہو دل ٹھکانے رکھ کہ اب
وقت پرورش شاہ کامگار کا آیا وہ تیری پرورش کرے گا خاطر جمع رکھ **قولہ** خدایگان سلاطین
دین محمد شاہ ✤ کہ بحر پیش کفش ساقط اعتبار آمد ✤ سپہ ستارہ سپاہ آفتاب ماہ کلاہ ✤ کز آسمان
لقبش ظل کردگار آمد ✤ فلک جنیبت خاصش شدست از سر مہر ✤ کہ آفتاب بر و زین زر نگار
آمد ✤ بناے قلعۂ جاہش چنان رفیع افتاد ✤ کہ قعر خندق او برج نہ حصار آمد ✤ نہاد افسرے
از شاہوار مرواریدہ ✤ کہ او بہ بندگی شاہ حلقہ وار آمد ✤ بحلقہ کہ سران گوش استماع نہند ✤
چو نعل اسپ سشہ این واشہ گوشوار آمد ✤ **اللغات** جنیبت اسپ کوتل آنہ سر مہر ای
از راہ محبت و عشق حلقہ مجلس **المعنی** یعنے وہ پادشاہ کامگار کون ہی وہ ہی جو صاحب و
سردار پادشاہون دین کا ہی یعنے محمد شاہ کہ جسکی کف جود کے سامنے دریا سا فیاض پایۂ اعتبار
سے گر گیا کہ یہ کب ایسا جود کر سکیگا اور وہ پادشاہ ستارہ سپاہ ہی جسکی حد و شمار نہین اور ایک
آفتاب ہی جسکا تاج ماہ منیر اور وہ ہی جسکو لقب ظل کردگار کا آسمانون نے دیا ہی یہ آسمان عالیشان
نہایت مہر و محبت سے خاص کوتل گھوڑا اسکا ہی جسپر زین زر نگار آفتاب کا کھنچا ہوا ہی اسکے
مرتبہ کا جو قلعہ ہی اسکی بنیاد ایسی بلند رکھی گئی ہی کہ یہ نو حصار فلک کے باوصف ایسی علو و
رفعت کے اسکی خندق کے قعر ہین جو حد و رجہ پستی خندق کا ہی اور جب وہ یعنے آسمان حلقہ
انگشتری کیطرح اسکی بندگی مین جھکا اور خم ہوا تو تاج مرواریدہ شاہوار کا پایا جو آفتاب ہی جیسے
انگشتری خم ہوکے تاج نگینہ کا پاتی ہی اب اس مجلس مین جہان سردار لوگ کان استماع و
سمجھنے کی رکھتے ہین اور ایسے استماع سے بے بہرہ نہین ہین یہ اشعار میرے انکے کانون کا ہر دانہ

گوشوارہ ہی ای زیب و زینت دہندہ جیسے نعل اسپ شاہ سے اُسکی زیب و زینت ہو رہی ہی
اور حلقہ بگوش ہین آس مصرع مین بکہ او بہ بندگی الخ حلقہ وار بود کو حلقہ دار بدال لکھا ہی ای
حلقہ دار اور نیچے معنے غلام کے میری دانست مین وار بود ہی ورنہ معنے ٹھیک نہین ہوتے فتامل

در مدح سلطان محمد شاہ مشتملبر چیستان

قولہ صبح عنقائیست سیمین مرغ زرین در دہان ✤ شام دو رقائیست مشکین بیضہا در آشیان ✤
عامہ بیت دان زرین زر بر صھوہ شہباے روز ✤ رخش ہمت زین جہان بیوفا بیرون جہان ✤
پیشدستی کن بگیر آئینہ ساغر بکف ✤ صبح آئینک در قفا آئینہ دار د چون نہان ✤ خشت زرین
گر برافتد از سر فیروزہ خم ✤ جام مالامال مہر از ساقی وحدت ستان ✤ جیب خود بر بوے مہرش صبح وگل
کردند چاک ✤ مہر و داران بر گریبان گوے زر بست آسمان ✤ شب سیہ دل بود گریان روے چون
بدگوے شاہ ✤ زان بزخم تیغ خورشیدش برون کرد از میان ✤ یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان
اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن اللغات مرغ زرین آفتاب ورقا کبوتر
وفاختہ بیضہا کواکب صھوہ پشت شہبا سفید رخش اسپ آئینہ آفتاب در قفا ای پنہان در شب
خشت زرین آفتاب فیروزہ خم فلک گوے زر کنایہ از آفتاب وزہرہ گریان باعتبار ستارگان
وشبنم المعنی صبح ایک عنقا سیمین یعنی سفید رنگ ہی جسکے منھ مین مرغ زرین دبا ہوا ہی کہ وہ آفتاب
ہی اور شام ایک کبوتر سیاہ ہی جسکے بیضے آشیانہ فلک مین رکھے ہوے ہین کہ وہ کواکب ہین اور یہ
جو شہباز روز کی پشت پر زین زر آفتاب کا رکھا ہوا ہی یہ عاریتی ہی نہ اسکی ملکیت آخر شب مین نہین ہوتا
لہذا تو اپنے رخش ہمت کو اس جہان بیوفا سے باہر نکال لیجا اسمین دل مت لگا تو پیشدستی کر اور آئینہ ساغر
کا ہاتھ مین لے قبل اس سے کہ صبح جو ابھی آئینہ اپنا تاریکی شب مین چھپائے ہوے ہی ظاہر کرے یعنے قبل از
طلوع فیضان صبح سے فیضیاب ہو جا اور خشت زرین یعنے آفتاب اگر اس فیروزہ خم فلک سے گر جاے
یعنے غروب ہو جاے تو تو جام مالامال مہر کا ساقی وحدت سے لے اس مہر سے اپنی شب روشن کر مطلب یہ کہ شب
بیداری وعبادت مین بسر کر تو دیکھتا نہین کہ صبح اور گل دونون نے اُسکی بوے مہر پر اپنا گریبان چاک کیا ہی

کہ اسکے صلہ مین آسمان نے زر کی گھنڈی دونون کے گریبان پر ٹانکی ہی کہ وہ آفتاب ہی یا زہرہ جو صبح کو طلوع کرتا ہی اور گل مین زر ورد جو بصورت چھوٹی چھوٹی گھنڈیون کے ہوتا ہی رات جو ایک سیاہ دل اور گریبان صورت تھی مانند بدگو نے شاہ کے سیاہ دلی تو شب کی ظاہر اور گریبان روے بلحاظ شبنم یا کواکب کے اسی سبب سے خورشید نے اپنی تیغ شعاع کی زخم سے باہر نکال دی کہ کیون مشابہ اُس بدگو کے ہوئی میان کے لفظ مین کیسا ایہام ہی اور جہان بفتح جیم اور جہان بکسر جیم تجنیس ناقص اور صنائع بدائع اشعار مین بہت ہین فافہم **قولہ** سایہ چتر سیاہ آل بہرامست مہر ☼ لاجرم بگرفت نورش عرصہ ملک جہان ☼ آفتاب ملک دین مولی امیر المومنین ☼ بندہ امر خلیفہ پادشاہ انس وجان ☼ حلقہ در گوش غلامش ہم سپہر و ہم نجوم ☼ جبہہ نوش احترامش ہم زمین وہم زمان ☼ ای اداے قدر تو عنقاے گردون اجنحہ ☼ وسے ہماے چتر تو طاوس سدرہ آشیان ☼ سدہ قصر ہمایونت کہ چرخ اعظم ست ☼ تکیہ گاہ آفتاب وسجدہ گاہ اختران ☼ حلقہ درگاہ یا جاہت چو عرصہ عرصہ داد ☼ جا وسے نہ دائرہ یک نقطہ آمد درمیان ☼ از مقام خود برآمد عرش پانصد سالہ راہ ☼ تا نہد در بارگاہت روے خود بر آستان ☼ اللغات مولی آقا و غلام مناسب بندہ حلقہ در گوش غلام اجنحہ جمع جناح بمعنی بازوہا عرصہ داد ای پیش کرد جاوسے نہ دائرہ فلک نہم **المعنی** یعنے یہ آفتاب جو عالمگیر ہی اور نور اسکا تمامی عرصہ جہان کو گھیرے ہوے یہ وجہ ہی کہ چتر سیاہ جو آل بہرام کا ہی جسکی اولاد ممدوح ہی اُسکا سایہ آفتاب ہی اب سایہ کہنے مین آفتاب کو دونون باتین ہین نورانیت چتر کی کہ آفتاب اُسکا سایہ ہی اور اسقدر نورانی اور نیز وسعت چتر کی کہ آفتاب باہمہ بزرگی ادنی سایہ ہی اور وہ بادشاہ آفتاب ملک دین کا ہی کہ اُس سے ملک دین کا روشن ہی اور سب کا آقا اور مومنون کا حاکم لیکن خلیفہ وقت کے حکم کا بندہ اور تمامی جن وانسان کا پادشاہ گویا سلیمان اپنے عہد کا یہ سپہر اور نجوم جو تمامی عالم پر غالب و قوی ہین سب اُسکے ایک ادنی غلام کے غلام و مطیع ہین اُسکا تو کچھ کہنا ہی نہین اور یہ زمین و زمان کہ اعظم آیات اللہ سے ہین چنانچہ قرآن مجید مین بہت جگہ خدا تعالے

نے اپنی اظہار قدرت مین خلق السمٰوات و الارض فرمایا ہی ان دونون نے اُسکی عزت و احترام سے ایک جرعہ پالیا ہی اور اکثر امرا مینوشی کے وقت قدرے شراب یا جرعہ زمین پر ڈالدیتے ہین اور یہی موقع ہی کہ کہا ہی للارض من کاس الکرام نصیب آی ممدوح تیری قدر کا جھنڈا ایک عنقا ہی کہ کسیکو ایسی قدر نصیب نہوئی اور یہ گردون تیز بال محیط عالم اُس عنقا کے بازو یعنے جیسے یہ گردون محیط عالم ہی تیری قدر بھی سارے جہان کو گھیرے ہوئے ہی اور تیرے چتر کا ہما ایک طاؤس ہی جسکا آشیانہ سدرہ ہی کہ وہ فلک ہفتم پر ہی اور حد معاملات دنیا کی کہ معاملات دنیا کا فلک ہفتم سے آگے گذر نہین ہی اور تیرا قصر ہمایون ایسا بلند و رفیع ہی جسکا آستانہ چرخ اعظم ہی ای چرخ نہم جسکو اہل شرع عرش کہتے ہین کہ وہ تکیہ گاہ آفتاب کا اور سجدہ گاہ سب ستارون کا ہی مجموع خانی مین مین نے لکھا دیکھا کہ فلک چہارم پر ایک دریا ہی بحر المسجور نام اور اُسمین کشتی ہی اُسپر یہ آفتاب سوار ہی ستر ہزار فرشتے اُس کشتی کو کھینچ کے مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق لیجاتے ہین اور ہر صبح کو زیر عرش لاتے ہین یہ وہان سجدہ کرتا ہی حضرت رب العزت سے اسکو نور عطا ہوتا ہی اور آفتاب ہی سے سب ستارے نور پاتے ہین اسی سبب سے تکیہ گاہ آفتاب و سجدہ گاہ اختران کہا ہی اور اُسکی بارگاہ باجاہ ایسی وسیع و فسیح ہی کہ جب اُسکے درکے حلقہ نے کہ کیا ہی ہوتا ہی اپنے میدان وسعت کو عرضہ کیا یعنے ظاہر کیا تو حاوی نہ دایرہ فلک کا جو فلک نہم ای عرش اعظم ہی محیط جہانِ افلاک پر اُس حلقہ کے عرصہ مین ایسا معلوم ہوا جیسا دایرہ مین ایک نقطہ اور اُسکی بارگاہ ایسی با علو و رفعت ہی کہ عرش عظیم نے چاہا کہ اُسکے آستانہ پر منھ اپنا رکھون تو اسکو اپنا مقام چھوڑ کے پانسو برس کی راہ اور جانا پڑا جب اُسکے آستانہ کو پایا

در تعریف مرد متورع و طالبان درگاہ الٰہ

قولہ ہر کہ غواص لجۂ خرد است ٭ قیمت افزای درج جان خود است ٭ عاقلان نقص خویشتن جویند ٭ گوش کن کین حدیث معتمد است ٭ نہ پدر راز چار مادر عصر ٭ در کنار حدوث نہ ولد است ٭ جملہ سرمست غفلتند بکے ٭ طالب وصل ذات لم یلد است ٭ بلکہ آنکس کہ باغ دنیا خواست ٭

ای موحد سرا سے تو لحد ست + چکنی طارم مقرنس چرخ + کہ خراب ہے او بیک لگد ست ۰۰ بر سر بام
چرخ یاد ہے مکوب + زانکہ نہ چرخ سقفت بیحد ست + دل عاشق سرا چہ کل نیست + کارگاہ جلالت
صمد ست + خانۂ دل بنا ے لم یزلیست + نہ بر آوردۂ ابست و جد ست + دل فاسق خزانۂ حق
نیست + گلخن دیو دا آتش حسد ست + ہر کہ در کوے عشق زد قدمے ۰۰ شہسوار ممالک ابد ست +
یہ اشعار بحر خفیف مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان
اللغات لحد بدریا نقص کمی نہ پدر نہ فلک چار مادر چار عنصر سہ ولد موالید ثلاثہ حیوانات نباتات
جمادات کیطرف ہے مراد و لی اللہ مقرنس عمارت خمیدہ و رنگ برنگ منقش و بلند لم یزل
ای قدیم بر آوردہ ہندی اٹھا یا ہوا گلخن بالضم آتشخانہ حمام اور بھٹی کا بھاڑ اور کسورا الخ معنی
جو شخص کہ غواص لجہ خرد کا ہی یعنے ہر بات کو خوب سوچ سمجھ کے کرتا ہی وہ اپنی ہی جان کی کہ ایک
دُر بے بہا ہی بہا یعنی قیمت و قدر بڑھاتا ہی خواہ معاملہ دنیوی ہو خواہ اخروی جو عاقل ہین اپنے
نقص کو ڈھونڈھتے ہین کہ ہم مین کیا نقصان ہی تا ازالہ اسکا کرین یا یہ کہ کمی مراد خاکساری
و کسر نفسی سے ہی تفوقیت و مزیت دوسرے پر تو اسبات کو میری خوب کان لگا کے سنلے کہ
نہایت ہی معتمد ہی تو خیال نہین کرتا کہ تیری جو اصل ہی یعنے حدوث خود اسمین کمی ہی کسواسطے کہ
آبا ے علوی تو نو ہین اور امہات سفلی چار اور ولد انکے تین ای موالید ثلاثہ پھر تو مزیت و فوقیت
کیون ڈھونڈھتا ہی بس سب سے کمتر بارہ مین جو دیکھتا ہون تو ہم سب غفلت مین مست
ہو رہے ہین اور طالب دنیا کے ہین مگر جو اہل اللہ ہین وہ طالب وصل ذات لم یلد کے ہین کہ جسنے
نہ کسیکو جنا نہ اسکو کسینے جنا نہ اسکا کوئی کفو و ہمذات دوسرے مصرعہ مین حروف روی دال ہی
تقطیع سے متحرک ہو گیا بس اختلاف حرکت ماقبل کا کچھ مضائقہ نہین ہی لحد وہ شخص ہی کہ باغ
دنیا کا طالب ہی بس ای موحد تو خوب سنلے کہ تیرا گھر لحد ہی اور لحد سے یہ لحد ظاہری مراد نہین ہی
بلکہ موتوا قبل ان تموتوا کی لحد ای موحد تو طارم مقرنس چرخ کو لیکر کیا کرے گا یعنے اگر بہ طارم مقرنس
ملجا ہے یا مثل اسکے تیرا گھر منقش رنگ برنگ اور دراز بس بلند ہو تو کس کام کا دونون بے ثبات

دبقرار وہ ایک لات مین صور کی فنا ہوگا اور اسکے لیے لات حوادث کی موجود ہی آد اگر بام چرخ
پر چڑھ جائے اور ایسا عالی رتبہ ہو جائے تو بہت سا کو دے ست دیکھائے کہ ہر نہ سقف چرخ کی
بیعد ہین کوئی ستون انکا نہین ہی لہذا محض بیٔ اعتبار البتہ جو اُسکے عاشق ہین اُنکا دل سراچہ
آب وگل کا نہین ہی وہ کارگاہ بزرگی وکبریائی حضرت صمد کا ہی اس کارگاہ مین بڑے بڑے
کارخانے اُسکی عظمت وجلالت کے جاری ہین آسوا اسطے کہ خانہ دل ولی اللہ کا بنایا ہوا لم یزل کا
ہی نہ یہ وہ گھر ہی کہ کسیکے باپ دادے کا بنایا ہوا ہو اور اُنسے اُسنے میراث پایا ہاں جو فاسق ہی اُسکا
دل خزانہ حق کا نہین ہی خزانہ بمعنی مخزن کے بھی ہی یہ فاسق کا دل تو ایک گلخن ہی آتش حسد
کے دود سے سیاہ بس جسنے کہ عشق کی گلی مین قدم رکھا جان لو کہ یہی شہسوار ممالک ابد کا ہی
ابدیت اُسکو حاصل ہوئی فنا سے برطرف ہو گیا جیسا کہ خواجہ حافظ نے فرمایا شعر ہرگز نمیرد
آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما + قولہ نزد عقل آزمائے شعبدہ ایست +
ہر چہ در جوف نیلگون رصد ست + آسمان شیشہ ایست سرگردان + کاندران شیشہ پارۂ
زبد ست + بت شیرین لقا نست بکر ہلال + ادہم از مہر خورد و تاہ قد ست + خور زرین قباست
شاہد خور + لیک از آہ صبح زرد خد ست + سبب فعل علت اولی + نہ قیا سیست بلکہ مجتہد ست +
دیدہ گاو روشنست وہنوز + چشم موسی زخاک در رمد ست + پائمالست ہر کجا کہ سر ست +
نیک حالست ہر کجا کہ بد ست + خر بزرین جلست وعیسی را + جامۂ روز عید از نمد ست +
باز گو نست جملہ کار جہان + تا بجدیکہ ما وراے حد ست + از یکے باشگونیش دان اینکہ +
گل در و پنجہ است ونیم صد ست + **اللغات** عقل آزما دانا رصد مرا و بلندی
نیلگون رصد فلک زبد ہندی جہا کہ مراد زمین سے لقا بکسر دیدن مہر دوستی وآفتاب خور آفتاب
وخورش علت اولی بعد العالے مجتہد اپنی طرف سے کوئی بات کرنیوالا گاو گوسالہ سامری جسکو قوم
موسیٰ پوجنے لگی تھی رمد درد چشم سر سردار باشگونہ واژگونہ یعنے اُلٹا **المعنی** یعنے جو آدمی کہ عقیل
وفہیم ہی اُسکے نزدیک جو کچھ جوف اس نیلگون رصد فلک مین بھرا ہی بالکل ایک شعبدہ ہی کہ

دراصل کچھ نہین ہوتا اور نظر مین آتا ہی محشی نے رصد کے معنے چشم داشتن لکھے ہین معنی لیکن یہان تو نہین بلکہ مجازاً ایوان بلندی کے معنے ہین اُس رصد سے جو منجم سابق ستارہ شناسی کے واسطے بلند پہاڑ پر پانسو گز کا اونچا چبوترہ بناتے تھے آیندہ شعبدون کا بیان ہی کہ یہ آسمان جو نظر آتا ہی ایک شیشہ سرگردان ہی جیسے شعبدہ باز شیشہ یا انڈے مین پارہ یا شبنم بھر کے آفتاب مین رکھتے ہین اور وہ گھومتا ہی بسبب حرارت وکشش آفتاب کے اور اکثر اُڑ بھی جاتا ہی اور یہ زمین زبد یعنے قدرت جھاگ ہین منقول ہی کہ جب سوا ذات خدا تعالے کے کچھ نہ تھا تو آب تھا خدا تعالے نے آب پر نظر کی اُسکے نظر کرنے سے آب مین جوش آیا اور جوش سے بخارات اُٹھے وہ منجمد ہوکے آسمان ہوگئے اور جو اُس جوش سے جھاگ پیدا ہوئی وہ جھاگ زمین ہوگئی چنانچہ پانی کا ہونا قبل ہر شی سے آیہ کریمہ سے ثابت وکان عرشہ علی الماء اور آسمان کا بخارات سے ہونا کلام انوری سے ظاہر شعر مقدرے نہ بآلت بقدرت مطلق ٭ کند ز شکل بخارے چہ گنبد ازرق ٭ اور پھیلایا جانا زمین کا قول سعدی رح سے شعر چنان گسترانید فرش تراب ٭ چو سجادہ نیکمردان بر آب ٭ اور دیکھو بکر ہلال کی کیسی ایک معشوق شیرین لقا ہی اسکو محبت نے آفتاب کیطرف کیسا خمیدہ اور دوتا کر رکھا ہی شاہد آفتاب کا کیسا ایک حور زرین قبا ہی سو اُسکو آہ صبح سے جو اسکی جدائی مین ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیتی ہی زرد رخسار کر رکھا ہی الغرض یہ تو سب کھیل اُسکی قدرت کے ہین جنسے لوگ باتین بناتے اور نکالتے ہین مگر ہی یہ کہ علت اولی جو اسکی ذات پاک ہی اُسکے افعال کے سبب قیاسی نہین ہین سب محجتہد ہین یعنے جیسا اُسکے دل مین آتا ہی ویسا کرتا ہی عقل وقیاس سے وہ جدا ہین چنانچہ فرمایا یفعل اللہ ما یشاء کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی دیکھو گاو سامری کی پرستش قوم موسیٰ نے اختیار کی تھی اور بیان مختصر اسکا یہ کہ بعد غرق ہوجانے قبطیون کے مال کثیر اُنکا غنیمت مین ملا سامری نے کہ بڑا ساحر تھا وہ مال سب بنی اسرائیل سے لیکے سونیکا ایک بچھڑا ڈھالا اور اُسکے منھ مین خاک قدم جبرئیل کی ڈالدی وہ گاے کیطرح آواز کرنے لگا جب حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کرکے کوہ طور کو

چلے گئے اُنکے پیچھے اپنے اسرائیلیون سے اُس بچھڑہ کی پرستش شروع کرادی جیسا کہ قرآن شریف
مین ہی واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ عجلا جسدا لہ خوار پکڑا قوم موسیٰ نے بعد موسیٰ کے ایک بچھڑہ مجسیم کو
جسکی آواز گاے کی سی تھی اس سبب سے حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون پر بہت خفگی کی
بعدہ یہ بچھڑہ حکم الٰہی سے ذبح کیا گیا اور پرستش اُسکی اُسوقت مین موقوف ہوئی لیکن مصنف
کہتے ہین گو اُسوقت مین موقوف ہوگئی تھی مگر پھر بدستور ہوگئی اور ابھی تک اُسکی آنکھین روشن
ہین کہ مراد پرستش سے ہی اور حضرت موسیٰ کی آنکھین بدر رسیدہ ہوگئین یہ تماشے قدرت کے
ہین اور عبارت سے معاملے یہان کے اُلٹے ہین جو کوئی سزاوار ہی وہ تو پامال ہی اور جو کوئی بد
نیک حال ہی گدہے تو جھول زرین پہنے ہوے ہین اور عیسیٰ کو دیکھو اور روز عید اور اُنکے لباس
کو کہ کمل کا ہی ایسے ہی جملہ کام جہان کے دگرگون ہین حتی کہ جو حد کی حد ہی اُسکے بھی اس پار تک
چنانچہ ایک دو اثر دونی اُسکی تو یہی جانو کہ گل کے جو بکاف فارسی ہی جسکی بو و رنگ سے دیدہ
و دماغ تازہ ہوتا ہی اور شکر مین ملا کے کھانے سے دل کا خفقان دفع ہوتا ہی اُسکے تو عدد
پچاس ہین اور نیم جو ایک درخت سراپا تلخ ہی کیا پوست کیا برگ و بار اُسکے عدد سو ہین ایسی بری
شی کو مزیت ایسی عمدہ شی پر ہی اگرچہ محشی نے گل بکاف عجمی اور نیم درخت معروف اختیار کیا
ہی لیکن مجکو یہ بات پسند نہین اور اس معنے پر میری طبیعت نیم راضی بھی نہین ہوتی بلکہ گل
بکاف عربی ہی اور نیم ترجمہ نصف اسمین بھی مزیت کمتر کی اہتر پر بخوبی حاصل ہی علاوہ اسکے نیم کو خاص
ہندی لوگ نیب بھی اکثر کہتے ہین پھر مختلف التلفظ ہوا اور نصف کے ترجمہ نیم مین کوئی خلاف
نہین اور یہ بھی سنا گیا کہ نیم ولایت مین نہین ہوتا اور مصنف ولایتی ہین ہان ہندستان مین
بھی آئے ہین تاہم فضول ہی فضول ہی اب ناظرین فہیم کو دو قبول کا اختیار ہی قولہ چپ
نہادند عقد نہصد را ٭ راست گیرش نہصد ش نو دست ٭ از یکے ہم یکے طلب کہ یکے ٭ از
عدد نیست مبدا عدد ست ٭ ہر یکے دانہ از طویلہ در ٭ در خور گوش شاہ خسروست ٭ دل
پر نور بدر چاچی را ٭ ہر دم از روح قدسیان مدد ست ٭ زانکہ او مادح شہنشاہ ہلی ست ٭

که جهان از عطاش در جهد دست + سایهٔ حق که نور اقبالش + بر سر آفتاب چتر زدست + قلعهٔ
جاهش آن ربض دارد + که دو عالم در آن چهار دوست + خون خصمش که مار محش ریخت +
خون ماهی شمر که بے وقدست + تا بود لعل بار و قیمت سخن + پارهٔ آتشی که بر بر دست + کمترین بندهٔ
شهنشه باد + هر کجا حاکی که بر سند ست + اللغات یعنے شعر مین عقد انامل کا بیان ہی یعنے دست
چپ مین جو شکل نهصد کی ہی دست راست مین وہی شکل نود کی ہی طویله رسن دراز مراد قصیدہ سے
در عدوای در شمار مرتبه ربح بالضم نیزه ربض دیوار شهر پناه ترد هندمی بده دیوار بر دو بفتحتین زالہ
مراد دندان بر سند تکیه گاه المعنی دوسری واژ گونی اسکی یہ که دست راست جو ہر طرح فضیلت
و مزیت دست چپ پر رکھتا ہی عقد انامل کے حساب مین جو شکل عدد کی اسمین نوّه ہوتی ہی
وہ دست چپ مین نو سو ہوتی ہی بلکه مآت والوف کا حساب سب دست چپ پر ہی اور دست راست
پر صرف احاد سے مآت تک پس اگر تو طالب ایک کا ہی تو ایک ہی ہین ایک کو ڈھونڈھ که ایک عدد
مین داخل نہین ہی نه اسمین تعدد بلکه مبدا عدد کا ہی یعنے اسمین وحدت ہی اور اسی وحدت سے
کثرت ہوئی اور ایک عدد اس سبب سے نہین ہی که عدد کی تعریف ہی نصف مجموع حاشیتین
مثلاً دو کا اوپر والا حاشیه تین ہی اور نیچے کا حاشیه ایک پس مجموع الکا تین اور ایک چار ہوے
اور نصف اسکا دو اور علی ہذا القیاس پس ایک پر یہ تعریف صادق نہین آتی که اسکی نیچے
کوئی عدد نہین ہی لهذا یہ عدد نہین اب مصنف اپنے کلام کی صفت مین کہتے ہین که یہ قصیدہ میرا
ایک رشته دراز ہی جسمین ہر ایک دانه دُر غلطان ہی ہی اور لائق گوش شاہد خرد کے که وہ اپنا
گوشواره بنا ئے اس سبب سے که بدر چاچی وہ شخص ہی که جسکے دل نورانی کو قدسیون کی جان
سے مدد ملتی ہی آخر مدد ملنے کا یہ سبب که وہ مداح ایسے شهنشاه کا ہی که اسکی عطا سے آراسته
پیراسته ہو کر جهان قابل شمار کے ہو گیا ورنه کون اسکو پوچھتا سوا اسکے که یہ تو دار المحن تھا
جیسا که فرمایا ہی الدنیا دار المحن مگر اب عطا سے اسکی دار السرور ہو گیا وہ پادشاه سایه حق کا ہی
که اسکے اقبال کے نور سے آفتاب کے سر پر چتر لگایا ہی یعنے آفتاب ہر چند بڑا اقبال والا ہی که

کوئی اُسکے سامنے تاب نہین لاتا وہ اسکے نور اقبال کا طفیل ہی جسکے سایہ مین یہ ہی اور اسکے مرتبہ کا جو قلعہ ہی اُسکی دیوار ایسی بلند و عالیشان ہی جسکے مقابل جاہ و منزلت دونون جہان کی ادنی چیز ہین گویا چار ردہ کی دیوار خون اسکے دشمن کا جو اُسکے نیزہ کے مارنے بہایا اُسکو ایسا جان جیسے خون ماہی کا کہ مباح ہی اور بے قصاص کہ وہ قابل کشتنی ہی تھا اب آیندہ دعا تابیدہی کہ جب تک پارہ آتش جو لب ہین یہ بر دیئے اولہ پر جو دندان ہین وقت سخن کے لعل برسائین اور لعل سخن تب تب تک جہان کہین جو کوئی حاکم صاحب مسند تکیہ کا ہی ہمارے شہنشاہ کا کمترین بندہ ہوئے

قولہ قطعہ سلطان چار بالش شش روزہ سپہر + ای سایۂ زچتر سیاہ تو آفتاب + از دودۂ چراغ تو یکذرہ ہفت شمع + از بحر پنج شاخ تو نہ چرخ چون حباب + عالم ز جام عدل تو نوعی شدست مست + کان مست رالعمر نہ بیند کسے خراب + خاک جزیرہ در دہن بحر تلخ باد + گر از یم کف تو کند شور و اضطراب + تدبیر اہتمام مثال تو امر کرد + تا تشنہ راز لال دہد لمعۂ سراب + تاثیر انتقام جلال تو جبر کرد + تا زعفران غم آرد و شادی بر دسداب + ہر شب ز بہر فرق غلامت ز مہر خویش + در کارگاہ خویش قصب باف ماہتاب + شاہا دو حاجبند کہ پیوستہ کردہ اند + ترکان مست را خم محراب جاے خواب + نا راستی کہ اند و سیہ روے میکنند + بر مردمیکہ نور بصر را دہند آب + داد فنا و شان ندہ ہیچ قاضیی + الا زبان خنجر سلطان کامیاب + یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات چار بالش مسند و

چار بالش شش روزہ افلاک کما فی القرآن ہو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام وہ اللہ ایسا ہی کہ پیدا کیا اُسنے آسمان و زمین کو چھہ دن مین ہفت شمع سبع سیارہ پنج شاخ مراد پنج انگشت اور شاخ ہاتھ کو بھی کہتے ہین سر انگشت سے بر دوش تک اور چھوٹی نہر جو بڑی نہر سے نکالی ہو خراب ویران شدہ و مست لایعقل شور غوغا و نمکینی مناسب تلخ اضطراب سے مراد حسرت بلمعہ روشنی ترکان مست چشم دو سیہ روے ابرو مردم مردم چشم کام مقصود و مناسب زبان سداب یالبضم ایک گیاہ ہی کہ قوت مباشرت کو ساقط کرتی ہی اور حمل عورت کو نکا گراتی ہی

اللغات یعنے ای ممدوح تو وہ شخص ہی کہ تیرے چتر سیاہ کا آفتاب جو سلطان چار بالش شش روزہ
سپہر کا ہی ایک سایہ ہی اب اُس چتر کی وسعت و نورانیت کو خیال کیا جاے جسکا سایہ آفتاب ہو
چار بالش بدین رعایت کہ آفتاب فلک چارم پر ہی اور یہ ہفت شمع جو سبع سیارہ ہین تیرے
چراغ روشن سکے کاجل سے ایکذرہ ہین اور تیری پانچون انگلیان کہ ہر ایک ایک بحر ہی فیض
وجود مین یہ چرخ مثل حباب کے ہین جیسا کہ حباب ہونا انکا انکی صورت سے ظاہر یعنے جو فیض
کہ تیری انگلیون سے جاری ہین انسے ایسے کہان گو آبائے علوی کہلاتے ہین اور تولید ہر شی
کی انسے ہی اور ای ممدوح یہ عالم تیرے جام عدل سے ایسا مست یعنے آباد و معمور ہوگیا ہی کہ
اِس مست کو عمر بھر کوئی خواب مین بھی ویران و خراب نہ دیکھیگا ہر چند کہ خواب مین عجیب
غریب چیزین بھی نظر آجاتی ہین مست و خراب کیسے الطف ہین خاک جزیرہ کی جو سالہا سال
سے دہن بحر مین مثل شکر کے شیرین ہو رہی ہی کہ باوصف اقتدار اسکو نہین نکالتا خدا کرے
کڑوی ہوجائے اگر تیرے بحر کف فیض بار کی حسرت سے شور و اضطراب کرے تیرے فرمان
مین جو ہر قسم اہتمام کی تدبیرین ہین اُس تدبیر کا یہ حکم ہی کہ پیاسا جو چمک سراب پر پانی کے
دھوکے مین دوڑتا ہی اور مایوس ہوکے پھرتا ہی بڑی ناپسندیدہ بات ہی کیون اُسکے لمعہ نے
ایسی چمک چمکائی جسکو وہ پانی سمجھا اب جو چمکائی ہی تو ضرور آب زلال اُسکو دے اور
تیرے جلال کے انتقام نے اپنی تاثیر مین ایسا جبر کیا ہی کہ زعفران جو نہایت ہی نشاط و خندہ
آور شی ہی ہرگز خندہ لانے پائے بلکہ غم لائے اور شادی سداب کھاکے اپنا حمل ساقط کردے
تا شادی پیدا ہی ہونے نہ پائے ماہتاب مارے محبت کے جیسی کہ اُسکو تجھسے ہی ہر رات
کمال کوشش و اہتمام سے اپنے کارگاہ شعاع مین قصب بافی کرتا ہی تا تیرے غلام کے سر پر
کلاہ اُسکی رکھے والا قصب کو ماہتاب پارہ پارہ کردیتا ہی ان تینون شعرون مین بیان اُسکے
عدل و رحم کا ہی کہ غیر ممکنات سے بھی خواہان کسیکی محرومی و تعدی کا نہین ہی اب بعد ادائے
جملہ صفات کے بیان مقصود کا ہی کہ ای شاہ عالم پناہ دو حاجب ایسے ہین کہ انھون نے

دو ترک مست کی ہمیشہ خم محراب مین خواب گاہ ٹھہرا رکھی ہی حاجب ابرو ہین اور ترک مست چشم
معشوق پیوستہ ابرو نکے واسطے کیسا مناسب آور یہ دونون حاجب سیہ رو ایسی ناراستی و کجی
مردم چشم پہ جو نور بصر کے آبیار ہین کرتے ہین جسکی حد نہین اور کوئی انکا پرسان نہین
نہ قاضی انکے فساد کی داد دیتا ہی حالانکہ ہزارون انکے فریادی ہین البتہ تیرے خنجر کی
زبان کہ تو سلطان کامیاب ہی دے سکتی ہی کام کا لفظ کامیاب مین زبان کے واسطے
کیسا مناسب ہی یہ قطعہ خیالیہ شکایت چشم فتان معشوق مین ہی **قولہ قطعہ** شاہ آن سکندر ست
کہ کلک دو شاخ او ✤ آبحیات از ظلمات آورد بروم ✤ زان زعفران غالیہ خور میچکد شکر ✤
زان گند نائے لالہ فشان میوز دسموم ✤ تیغش کہ آفتاب ز سہمش سپر گرفت ✤ بحر یست پر
جواہر و بر جبیست پر نجوم ✤ این ہندویست از دو طرف قاطع امور ✤ وان رومیست با دو زبان
ناشر علوم ✤ ای روز و شب ملائکہ را بر درت طواف ✤ وے صبح و شام اکاسرہ را بر درت
ہجوم ✤ گر از چراغ رائے تو پروانہ بردہ ✤ بر خویش شمع مہ نگدازد دگر چو موم ✤ چو در رابہ تیغ مہر
توسی پارہ کردہ ✤ زان در سواد شام برو میکشند رقوم ✤ تا شاہباز چتر تو زرین کشاد بال ✤
از بوم روز کور تر آمد حسود شوم ✤ تجار چو رخواست کہ آید بہ ملک شاہ ✤ وقت قدوم بر قدمش زد
فنا قدوم ✤ یہ قطعہ بھی اوپر کے قطعہ کی بحر مین ہی **اللغات** آبحیات سخن ظلمات دوات روم
کاغذ زعفران قلم زرین زرد رنگ غالیہ خور مداد شکر سخن گند نائے تیغ سبز رنگ لالہ خون سموم
باد گرم زہریلی سہم تیر و بیم قاطع ای فیصل کنندہ رومی قلم ناشر پراگندہ کنندہ اکاسرہ جمع کسرے
لقب ملوک عجم پروانہ خط و فرمان سواد شام باعتبار سیاہی روز کور بہ سبب قدوم آمدن قدوم
تیشہ قدم قدوم صنعت اشتقاق **المعنی** یعنے پادشاہ ایسا سکندر ہی کہ قلم دو شاخ والی اسکی
جو مراد دونون پردن قط سے ہی آبحیات سخن کو ظلمات مداد سے روم یعنے کاغذ پر لاتی ہی
مطلب یہ کہ جو سخن اسکے قلم سے نکلتا ہی آبحیات ہی ہی شاخ کا لفظ مناسب سکندر کے جیسا
کہ مشہور ہی کہ سکندر کے سر پر چھوٹی چھوٹی دو علامتین سینگون کی تھین اسی سبب سے

ذوالقرنین کہتے ہین اور قرن بمعنی شاخ نیز اور قلم اسکی زعفران غالیہ خور ہی ای زرین زرد رنگ
اور غالیہ خور غالیہ سیاہ ہوتا ہی سو وہ مداد ہی بس اُس قلم سے جو بدین صفت موصوف ہی شکر
ٹپکتی ہی یعنے جو کچھ لکہتا ہی شہد و شکر ہی ہی دوسرے مصرعہ مین گندنا مراد تیغ سے ہی باعتبار
سبز رنگی کی جو صفت اصالت آہن کی ہی لالہ فشان ای خون فشان یعنے گندنا بے سبز سے
لالہ بٹتا ہی اور وقت تیغ چلانے کے جو ہوا اُس سے نکلتی ہی وہ گرم و زہریلی ہوتی ہی تیغ اسکی
ایسی کہ ہر چند تیغ آفتاب سے سب بچتے بہاگتے ہین کوئی تاب نہین لاتا اُسنے بہی اس تیغ سے
ڈہال سامنے پکڑی ہی ڈہال جرم آفتاب اور ڈہال پکڑنے والا ذات آفتاب بس تغایر فرضی
ہی سو وہ تیغ ایک دریا پُر جواہر ہی اور ایک برج پُر نجوم ہی دونون سے مراد جوہر تیغ نجوم مین
مراد وہ نجوم کہ از بس باریک ہین آور یعنے تیغ تو ایک ہندو ہی باعتبار سیاہ رنگی کے کہ سیاہی
اصالت آہن سے ہی یا بنظر اسکے کہ تیغ ہندی مشہور ہی اس سبب سے کہ پولاد ہندی ہین ہوتی
ہی دو طرف سے بلحاظ دو دم ہونے کے یا متخاصمین بہی دو ہوتے ہین دونون طرف سے ایکدم
مین تمام جہگڑے قصے فیصل کر دیتی ہی اور وہ یعنے قلم ایک رومی ہی جسنے دو زبان سے کسب
کی تو ایک ہی زبان ہی جہان مین علم پہیلا رکہا ہی کہ ہر ایک مستفید ہی غرض جیسے کہ پادشاہ
صاحب تیغ و قلم ہوتے ہین اُن سب سے یہ بڑہ کے ہی ای ممدوح تو وہ عالی رتبہ ہی کہ رات
دن ملائکہ تیرے دروازہ کا طواف کرتے ہین کہیر بشر کس شمار کس قطار مین اور صبح و شام
اکاسرہ کا جو پادشاہ عظیم الشان ہین تیرے در پر ہجوم رہتا ہی تیری ایسی رای روشن و
متین ہی کہ اگر اسکے چراغ سے ماہ پروانہ حاصل کرے ای فرمان تو پہر ایسا موم کیطرح مثل شمع
کے ہر روز گاگل کے ہرگز نہ گہٹے اور بعد آفتاب کا کچہ مضر نہو ہمیشہ یکسان رہے ماہ نے تیری
تیغ کہر سے آپکو سیپارہ بنایا ہی اور سیپارہ باعتبار تیس روز مہینہ کے جبکہ تو سواد شام یعنے
اندہیرے مین ایک رقم اسکی اپنی صورت پر لکہہ کے نمود ہوتا ہی جب سے تیرے چتر کے شاہیان
نے بال زرین کہولے ہین اور یہ شاہباز اڑان مین آیا ہی حاسد شوم تیرا بوم روز کور ای بدبخت

سے زیادہ تر منسوم ٹھہرا ہی اور لطف یہ کہ بوم روز کور ہوتا بھی ہو اے ممدوح سرکشی تیری ہوا خواہ
چنانچہ تجار جور سنے چاہا تھا کہ تیرے ملک مین آئے اور اپنی تجارت کا کارخانہ کچھ پھیلائے لیکن
معاً چلنے کے ساتھ ہی فنا نے بسولہ اُسکے پائون پر مار کے فنا کر دیا قدم بھر بھی نہ چلنے دیا

مدح آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از زبان مبارک

قولہ گفتم بصورت ار چہ زاولاد آدمم + از روے مرتبہ ز ہمہ حال برترم + چون بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش + گردد ہمہ جہان بہ حقیقت مصورم + خورشید آسمان ظہورم عجب مدار + ذرات کائنات اگر گشت مظہرم + ارواح قدس چیست نگہدار معنیم + اشباح انس کیست نگہدار پیکرم + بحر محیط رشحہ از فیض فایضم + نور بسیط لمعۂ از نور اظہرم + از عرش تا بفرش ہمہ ذرہ بودہ اند + از نور آفتاب ضمیر منورم + روشن شود ز روشنی راے من جہان + گر پردۂ صفات خود از ہم فرو درم + آبیکہ خضر گشت از و زندہ جاودان + آن آب چیست قطرۂ از حوض کوثرم + آن دم کز و مسیح ہمی زندہ کرد جان + یک نفخہ بود از نفس روح پرورم + فی الجملہ مظہر ہمہ اشیاست ذات من + یک اسم اعظم ست حقیقت چہ بنگرم + یہ اشعار بھی بحر صدر مین ہین اسکے معنے گفتم اگرچہ فعل ماضی ہی لیکن ابتدا مین واقع ہوا پس معنی مضارع کے لئے جائنگے اور اختیار لفظ ماضی کا بجاے مضارع بنظر ثبوت و قرار کے ہی اور مضارع مین تجدد و حدوث ہی پس ذکر کرنا ماضی کا اور معنے مضارع کے لینا دلیل ہی دونون امر پر یعنے ثبوت و تجدد لہذا اشاعرہ کہتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ اگرچہ بصورت مین اولاد آدم سے ہون اور انسان ہون لیکن از روے مقام و مرتبہ کے ہر حال سے یعنے جس حال مین ہی سب سے بڑھکے ہون کوئی مجھسے برتر نہین آئینہ ہ اسکا عیان جسوقت مین اپنے آئینۂ قلب سے عکس اپنے جمال کا دیکھون یعنے اپنے قلب و روح کیطرف متوجہ ہوؤن تو سارا جہان مع اپنی حقیقت کے جیسی کچھ اسکی ہی مجھکو مصور ہو جاتا ہی یعنے صورت پکڑ جاتا ہی اور میرے سامنے آتا ہی جیسا کہ اسی مضمون کا ملتا شعر عرفی کا ہی شعر أنعالم کہ از زبر عرش تا ثرے + اشیا بدون صورت نوعی مصور ست + اور اور شعر بھی اُسی

قصیدہ عرفی کے اور جو اشعار بلاتا ہون یہ ظہور دنیا کا جسکو تو دیکھ رہا ہی اسکے آسمان کا آفتاب
ہین ہی ہون یہ مجھی سے روشن ہی اور اس بات سے تعجب مت کر کہ مظہر میرا ذرات کائنات سے
ہی لہذا ہران ذرات سے ہون لیکن معنے مین انکا آفتاب ہون سب مجھی سے چمک رہے ہین
اگر اسباب کو پوچھتا ہی کہ ارواح قدس کیا ہین تو میرے معنے کیطرف نظر کرے رہ یہی ہین اور
جو اشباح انس کو پوچھتا ہی یعنے صورت انسان کو تو میرے پیکر کو دیکھ کہ مین بصورت تو انسان
ہون و بمعنی ملائکہ وہ جو فیض فائض ای فیض روان خدا تعالے کا ہی اُسکے ایک قطرہ سے ہین
ایک بحر محیط ہون اور وہ جو نور اظہر ہی اُسکے لمعہ کا ایک نور بسیط ہون جو قابل ابعاد ثلاثہ
طول عرض و عمق کے نہین عرش برین سے فرش زمین تک سارے ذرہ میرے ہی آفتاب
ضمیر منور سے روشن ہوئے ہین صفات میری سب پردۂ خفا مین پوشیدہ ہین اگر پردہ دون کو
پہاڑ ڈالون تو میری راے روشن سے سارا جہان روشن ہو جاے وہ آب جس سے خضر
ہمیشہ کو زندہ ہو گئے میرے باطن مین جو حوض کوثر زندگانی کا ہی اُس آب کا یہ آب خضر ایک
قطرہ ہی اور وہ دم کہ جس سے مسیح مردہ زندہ کرتے تھے میرے دم روح پرور کا ایک ادنی نفخہ تھا
اب کہتے ہین کہان تک کس کس بات کو بیان کرون حاصل کلام یہ ہی کہ میری ذات مظہر جملہ
اشیا کی ہی مین جو اسکو غور کرتا ہون تو میری ذات کیا ہی بحقیقت ایک اسم اعظم ہی جس سے
سب کچھ ہوا اور ہوتا ہی واضح ہو کہ ان اشعار کی سرخی مین لکھا ہی در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
از زبان مبارک یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ مضامین آنحضرت کی زبان سے نکلے ہوے ہین جو مصنف
پیرایہ نظم مین لائے ہین اور انکی نسبت حکم کیا از زبان مبارک ایسے شطحیات و لاف و گزاف
شعرا و فقرا کے بہت ہین عرفی کا ایک قصیدہ تو یہی ہی شعر من کیستم آن سالک کونین مسیرم *
کز بحثہ جوہر قدسیت خمیرم * اور اور قصاید مین اکثر اشعار اور سوا اسکے عرفی کے اور بہت
ہین اگر انکو لکھون تو مُفتین کا ہو جاؤن اور حضرت کا ایسا ظرف نہ تھا جو ایسی باتین کہکے
عوام کے لیے سند کر جاتے جو ذرا مین جامہ سے باہر ہو جاتے ہین معہذا لفظ گفتم کیسا ذرا سوچ

تو یہ کیا کہتا ہی اگر سرخی اسکی یہ ہوتی کہ در فخر و تعلی خود گوید تو میری دانست مین ٹھیک تھا
قوله قطعه خسروا تا شهپر سیمرغ جودت باز شد + شاهباز از پرواز کردن باز ماند + ابر تقریر عطاے شاه میکرد از حیا + تا بروز حشر دریا را دهانش باز ماند + آفتاب جاه شاه زاوج شرف رفعت گرفت + خصم زانح چون سایه چه در حضیض آز ماند + همچو ماه چاه کش بدخواه میبست ارتفاع + از طلوع خویش هم در مبدا آغاز باند + ای که رویش را سیه کردی و سر بر خط نهاد تا قیامت یادگار از خامه سر باز ماند + نام تیغت گر دو در رو بود دلجوے حسود + درمیان انجمن مینا سے لعل اندازه ماند + باد غلطان بر زر رخسار خصمت در اشک + همچو آن عاشق که در هجرت و مسافر ماند + یہ قطعہ بھی بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن اللغات حیا شرم و باران دہن باز ماندن حیران ہو جانا کش بفتح کاف تازی نام شہر کہ حکیم مقنع نے دو مہینہ تک ہر رات ایک ماہ چاہ کوہ سیام سے کہ اسکی نواحی مین ہی نکالا سر باز سر باز نده ہجر بالفتح جدائی و بالکسر جدا ہونا المعنی پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین ایک نسخہ یہ بھی لکھا ہی شاہباز آز از الخ مجکو بھی پسند ہی کہ اسمین خوبی زیادہ ہی یعنے ای بادشاہ جبسے شہپر تیرے سیمرغ جود نے کھولے ہین اور اڑان مین آیا ہی شاہباز حرص کا اپنی اڑان سے رہگیا اور اسکو ہوس اڑنے کی نرہی اسواسطے کہ سیر ہو گئی جسکا سیر ہونا دشوار تھا اور درصورت شاہباز ان مراد شاہباز دن سے مردم کریم و جواد ہونگے کہ سبکے پر اس ہوا مین اڑنے سے رہگئے بادل تیرے عطا کا بیان حیا سے جو بمعنی باران کے ہی کر رہا تھا اسکو سنکے دریا کا منھ حیرت سے ایسا پھیل کے رہگیا کہ حشر تک بند نہو گا اس حد حیران ہو گیا ہی اور منھ پھیلا ہونا دریا کا اسکے کنارون سے ہی جو لب اسکے ہین اور کبھی ملتے نہین ظاہر اللہ بادشاہ کے آفتاب جاہ نے تو اوج شرف سے رفعت حاصل کر لی اور دشمن اس رفعت سے محروم رہا بلکہ سایہ چاہ آز کے حضیض مین رہا چاہ خود حضیض مین ہوتا ہی اور سایہ اسکا تو حضیض در حضیض مین ہوگا کس لیے کہ سایہ شی بلند کا بھی پستی مین گرتا ہی نکہ پستی کا سایہ بدخواہ کا تیرے یہ حال کہ وہ بھی طالب

تیری نسبی ارتفاع کا اقتضا اگر اُسکی وہ کیفیت ہوئی جو ماہ شہر کش کی جسکو حکیم مقنع نے دو مہینہ
چاہ کوہ سیام سے نکالا تھا پھر ویسا کا ویسا ہی طلوع اُسکا اپنی مبداء و آغاز مین رہگیا ترقی نپائی
بلکہ وہین خراب ہوکے رہگیا ای ممدوح جانتا ہی وہ کون ہی جسکا تو مُنھ سیاہ کرے اور وہ تیرے خط
فرمان پر سر رکھے انحراف نہ کرے وہ تیرا خامہ ہی کہ یہ بات اُس سر باز سے قیامت تک یادگار رہیگی
سر باز خامہ کے لیے کیسا خوب ہی موافق قط زنی قلم کے اور تیغ تیری خنجر دو رو ئی سبب حاسد کے
دلکی جو یا بھی اُسکا نام انجمن دنیا مین مینائے لعل انداز رہا یعنے شیشہ ہی لعل ٹپکنیوالی شیشہ باعتبار
سبز رنگی اور براقی لعل انداز بلحاظ خونریزی دو رو دلجو یہ دونون لفظ کیسے خوب ہین کہ تیغ بھی دو رو ہوتی ہی
یعنے دو دمہ اور حاسد بھی دو رو ای منافق اور دلجو محبوب چیز ہی اور دل کی جو یا بھی کہ اُسین
گھر کرون اب دعا تابیہ ہی کہ خدا کرے کہ تیرے دشمن کے زرد رخسار پر ہمیشہ در اشک ڈھلکتے رہین
جیسے عاشق کے کہ اپنے معشوق دمساز کے ہجر مین روتا رہتا ہی قولہ قطعہ ای گوہر بنانت پیرایۂ ظرافت +
وے خاک آستانت سرمایۂ لطافت + تو سرو باغ ملکی سرسبز از آب حرمت + بیدین بود کہ چونے
کس در جہان خلافت + فرق جلال قدرت مولی کم از نبوت + قد کمال جاہت یکسر برآز خلافت +
فردوس ہشت در را در جشن تو کشادند + در چشم ہمت آمد طوبے کم از خلافت + طباخ ہمتت را
جشنک و تر دو عالم بد باشد یکے زوالہ در سفرۂ ضیافت + تو عین تن زمانہ ہر ہفتخوان رستم +
چھین شود چو بہرام از ہیبت مصافت + حقا کہ نہ پدر را در شش جہت نزادہ + چون تو کسے
در عالم در حسن و در ظرافت + شمشیر احترامی ای برگزیدۂ حق + بادا میان ہیجا عون خدا علافت +
تا بر اساس جسمیت در علم منطق اعراض + تا از خواص اسمست در رسم نحو اضافت + ہر جا
کہ تاج بخشیست با ذات تو تولا + ہر جا کہ ملک ملکیست با ذات تو اضافت + یہ قطعہ بحر مضارع مین
ارکان اسکے مفعول فاعلات مفعول فاعلات اللغات بنان سر انگشتان بیدین کاف خلاف
عکس یہ معنی ای اندکے یکسر ہمہ خلافت خلیفہ ہونا خلافت بید زوالہ گلولہ آہ دتر زو عین تن
اسفندیار بہرام چوبین نام ایک شخص کا کہ لنگڑا تھا لکڑی کا پانون اُسنے لگایا تھا احترام بزرگی

خلاف پوشش شمشیر اعراض کی تحقیق پہلے قصیدہ مین لکھی گئی تو لا دستی المعنی ای ممدوح پوریز
تیری انگلیون کی کہ ہجو گوہر ہین پیرایہ و آرایش ظرافت کی ہین یعنے جو بات لکھتی ہین ظریف ہی
لکھتی ہین اور تیرے آستانہ کی خاک سرمایہ لطافت ہی یعنے لطافت اُسی سے کچھ مایہ حاصل کرکے لطافت
بنی ہی تو باغ ملک مین ایک سرو ہی سب سے سرافراز اور آب حرمت سے سرسبز بس وہ بڑا بیدین
کافر ہی جو تیرے خلاف کی جستجو کرے خلاف مین ایہام ہی جو بید کو بھی کہتے ہین کہ مناسب سرو کے ہی
اور بیدین مین بھی لفظ بید موجود ورنہ کافر بھی موزون تھا تیرے قدر کی بزرگی اور نبوت مین
ایک بال بھر کا فرق ہی کہ آنحضرت نے لا نبی بعدی فرمایا ہی یعنے میرے بعد نبی نہین ہی پھر نبوت
کی نسبت کیسے کیجائے لیکن تیرے کمال جاہ کا قد بالکل خلافت سے بھرا ہوا ہی یعنے خلیفہ تجکو
بلا وسواس کہہ سکتے ہین یہ تو تیرے شایان شان ہی قضا و قدر نے فردوس ہشت در کو تیرے
جشن مین جو کھولا کہ مراد ہشت بہشت کی خوبیان عرض کرنے سے ہی تو طوبی با این ہمہ برگ
و شاخ کہ جنت جسکی ایک شاخ کے سایہ مین ہی تیری ہمت عالی کے سامنے تجکو اپنے یہان کے
ایک بید سے بھی کم معلوم ہوا جو چندان برگ و شاخ نہین رکھتا تیری ہمت کا جو باورچی ہی
اُسکی نظر مین تر و خشک دونون جہان کا تیرے خوان ضیافت پر ایک بیڑہ روٹی کا ہی اگر
کوئی روئین تن ہو مثل اسفندیار کے اور ہفتخوان رستم کیطرح اُسنے لگائے ہون اور وہ
تیرا ہم مصاف ہو تو مثل بہرام چوبین کے ہی ای لنگڑا بے پا یارے تیری ہیبت کے مین قسم کھاتا ہون
حق کی کہ ان نُہ دُون آبای علوی کے واسطے شش جہت مین تجھ جیسا کوئی فرزند عالم
مین حسین و ظریف دانا ہوشمند ہرگز پیدا نہین ہوا تو تو ای برگزیدہ حق ایک شمشیر برہنہ عزت
و احترام کی ہی تیری لڑائیون کے ہنگامون مین عون خدا کی تیری میان و غلاف ہوئے اور خدا
تجکو محفوظ رکھے اب دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ علم منطق مین اعراض کی نسبت اجسام سے
کرین کہ اعراض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور اعراض کی کیفیت مفصل پہلے قصیدہ مین لکھی
گئی ہی اور جب تک علم نحو مین اضافت خواص اسم سے ٹھہرے جہان کہین کوئی تاج بخش ہی

تیرے ساتھ اُسکو تولا ہوا ای دوستی اور جہان کہین کہ کوئی ملک کیسکی ملک ہی اُسکی نسبت ویگا تو
تجھسے ہوکہ اُسیکا عطیہ اور دیا ہوا ہی محشی نے لکھا ہی کہ اگر بجاے علم کے رسم اور بجاے رسم کے
علم ہوتا تو مناسب منطق ونحو کے ہوتا یہ مناسبت تو بیشک ہی لیکن جو شخص کہ منطق ونحو اور علم
ورسم کو جانتا ہی وہ یہ مناسبت بھی ضرور جانتا ہوگا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ علم کا اظہار ہی اس ہو
اسکو مقدم کیا ہی اور لفظ رسم مین خفا ہی اسلیے آخر مین لائے ہین اور رعایت معنی کی رعایت لفظ سے
اہم ہی **قولہ قطعہ** سلطان شرق وغرب شہنشاہ بحر وبر + ای آنکہ از جمال تو عالم مزین ست + ای روشنست
بر ہمہ عالم چو آفتاب + کامروز آفتاب ز رای تو روشنست + گوئی ز حلقۂ در خلوت سرای تو
خاتون ہفت قلعۂ این سبز گلشنست + در پیش گلشن طرب آباد بزم تو + بستان ہشت باب
نمودار گلخنست + ہر چند دشمن تو قلم وار سرکشست + شمشیر تو چو زلف نگارین سرافگنست +
ہر چند آب تیغ سر کوہ را گداخت + خصم سیاہ روے ترا تا بگردنست + تو سن ز حلقۂ در خلوت
سرای تو + صابور ہفت قلعۂ این سبز گلشنست + من گرچہ تلخ کام ترا ز ساغر میم + الفاظ در فشانم
شیرین ترا ز منست + ایوان بارگاہ جلال ترا فلک + پیروزہ عنکبوت زوایاے روزنست +
باد از قفا کشیدہ زبانش بنفشہ وار + آنکس کہ وہ زبان بخلافت چو سوسنست + یہ قطعہ بھی بحر
مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان **اللغات** خاتون
زہرہ ہفت قلعہ افلاک صابور صبر کنندہ من ترنجبین پیروزہ سبز خلاف ضد وبمعنی بید مناسب
بسوسن **المعنی** یعنے اے ممدوح تو وہ شخص ہی کہ تیرے جمال سے سارا جہان مزین ہو رہا ہی اور تو
سلطان شرق وغرب اور شہنشاہ بحر وبر کا ہی جیسا کہ سکندر تھا اور اے ممدوح سارے جہان پر
یہ بات مثل آفتاب کے ظاہر ہی کہ آج تیرے عہد مین آفتاب تیرے ہی رائے سے روشن ہی یہ ایک
ادعا شاعرانہ ہی اور زہرہ کہ خاتون ہفت قلعہ اس سبز گلشن کی ہی یعنے آسمان کی گویا تیرے
ہی خلوت سرا کے حلقۂ در سے ہی تیری بزم وہ گلشن طرب آباد ہی جسکے مقابل بستان ہشت باب
ای ہشت جنت کا نمونہ گلخن کا ہی اگر دشمن تیرا قلم کیطرح سرکش ہی جیسا قلم کا سر اُٹھا رہتا ہی تو کیا

غم شمشیر بھی تو تیری مانند زلف نگارین ای معشوق کے سر افگن ہی چنانچہ تیغ بھی سر انداز ہی
اور زلف بھی سر انداز یہ انداز انداختہ کے معنے مین ہی ہر چند تیری آب تیغ نے سر کوہ کو گلا
پگھلا دیا لیکن تیرے دشمن سیاہ رو کی گردن ہی تک آیا کہ یہان اسی کا موقع تھا جو شخص تیرے
دروازۂ جلوت سرا کے حلقہ سے سرکش وطاغی ہی وہ محروم ومظلوم ہفت آسمان کا ہی مین اگرچہ ایاغ
می سے بھی تلخکام تر ہون لیکن الفاظ دُر فشان میرے شیرین تر ترنجبین سے ہین تیری بارگاہ
جلال کا جو ایوان ہی آسمین فلک کا یہ حال ہی کہ ایک سبز مکڑی ہی کہ گوشون روزن سے ایک
روزن مین بیٹھی ہوئی ہی آب دعا مدیح کی ہی کہ جو شخص وہ زبان سوسن کیطرح تیرے خلاف
وضد مین ہی وہ بنفشہ کے مانند زبان کشیدہ از قفا ہووے کہتے ہین بنفشہ کے پھول مین ایک پنکھڑی
پیچھے کو بطور زبان کشیدہ کے ہوتی ہی

در مدح خط محبوب

قولہ بیا کہ بر شکرت رستہ شد نبات ای حور ✣ دمیدہ مشک سیاہت ز گوشۂ کافور ✣ بزیر لعل تو
پنہان دو رشتہ مروارید ✣ فراز سرو بلندت دو نرگس مخمور ✣ رخت گلے کہ بود مرہم دل خستہ ✣
لبت مئے کہ بود داروے دل رنجور ✣ ز ماہ عارض تو سر زدہ ستارہ خوے ✣ چنانکہ بر ورق لالہ
لولوی منثور ✣ ازان ز مہر تو ہر صبح میزنم دم سرد ✣ کہ چرخ بر فنک عارضت کشیدہ سمور ✣
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن **اللغات**
شکر لب نبات خط مشک مو کافور رو لعل لب دو رشتہ دو لڑی مروارید دندان نرگس چشم لولو
منثور قطرات شبنم فنک بفتحتین نام جانور سفید جسکا پوست سفید ہوتا ہی وپوستین سفید سمور ایک
جانور ہی سیاہ نیم رنگ جسکے پوست سے پوستین بناتے ہین عرفاً اُس پوستین کو کہتے ہین **المعنی**
یعنے ای محبوب حور روش آ کہ اب تیرے شکر لب پر نبات جو خط سبز ہی جا اور گوشۂ کافور سے کہ وہ
چہرہ ہی مشک کہ وہی خط ہی پیدا ہوا تیرے لعل لب کے نیچے دو لڑیان موتیون کی کہ دندان ہین
چھپی ہوئی ہین اور سرو بلند پر تیرے دو نرگس مخمور چشم کی عیان اور یہ تیرا ہی سرو ہی جسپر نرگس ہی

ورنہ سر دبار دگل سے خوب بہرہ ہی رخ تیرا ایک گل ہی مرہم دل خستہ کا اور لب تیرے شراب دارو
دل رنجور کی ہندی لوگ کہ شراب کو بھی دارو کہتے ہین کیسا خوب ہی یعنی ہر صبح جو ٹھنڈی سانسین
بھرتا ہون یہ تیری مہر و محبت کا سبب ہی اسواسطے کہ اب تیرے پوستین سفید پر جو صورت ہی سمور
پھیلا دیا ای خط سیاہ کہ اب وہ خوبی سادہ روئی کی نہین رہیگی تیرے ناہ عارض پر جو ستارے
عرق کے ظاہر ہو رہے ہین ایسے خوشنما ہین جیسے لالہ کی پنکھڑی پر موتی شبنم کے بکھرے ہوے
ہون محشی نے دو رشتہ کو بشین معجمہ لکھکے معنی و وصف کے لکھے ہین حالانکہ اس معنے مین
بسین مہملہ لغت مین ہی قولہ بشکر تو نہان کردہ بروے مروارید + بر آفتاب تو پیدا شدہ شب
دیجور + چو مار زلف تو بر خویش بدرمی پیچید + کہ گرد ماہ تو آشفتہ از چہ شد صف مور + ہمہ غمت
از سالہا حزین بودم + شدم بفر قدوم خدایگان مسرور + ولیعہد خلیفہ محمد تغلق + خدایگان
سلاطین دین جم جمہور + ز عدلش از دہن مار در امان راقص + ز لطفش از سرطان معتدل
مزاج عبور + پی نظارۂ بزمش کہ رشک فردوس است + فلک شدہ ہمہ دیدہ چو خوشۂ انگور +
زہے شکوہ تو کز وہ بدستیاری عدل + خرابۂ محن آباد خاک را معمور + ز آستان تو مونیست در نظر
تا عرش + بچشم خصم تو میلیست در میان تا نور + صفات ذات تو بر تخت ای ہمای شرف +
چو ظل مرغ تجلیست در نشیمن طور + بدست خازن اقبال جاودان تو داد + عروس ملک
کلید در سراچۂ سور + اللغات شکر لب مروارید دندان آفتاب رو شب خط دیجور سیاہ ماہ
رو صف مور خط مہملہ بفتح ہر دو میم بیابان جم نام بادشاہ اور حضرت سلیمان و سکندر جمہور
عربی مین بالضم اور استعمال فارسی مین بالفتح گروہ مردم مار تنین فلک راقص نام ایک شکل
کواکب کا سرطان بفتحتین بنجابیہ ہندی گنگچہ و نام مرض عبور بفتح نام ایک ستارۂ آتشی کا کہ بعد
جوزا کے نکلتا ہی اور سرطان برج آبی ہی اور جب عبور سرطان مین آتا ہی ہوا معتدل ہو جاتی
ہی مو مراد اندک میل سلائی و مسافت سہ گروہ مرغ تجلی وہی تجلی الہی سور خوشی و دیوار مناسب
بسرا المعنی یعنے شکر مین تیری جو لب ہین مروارید و دندان کے تو چھپے ہوے ہین اور آفتاب

پر شب دیجور ظاہر ہو رہی ہو یعنی چہرہ پر خط سیاہ نمود ہوا اب بدر مثل مار تیری زلف کے
اپنے اوپر کیسے بل کھاتا ہو کہ ضعف مور کی کیون تیرنے ماہ کو لپیٹی ہوئی ہو ماہ چہرہ مور خط مین
برسون سے تیرے بیابان غم کا غمگین تھا مگر اب قدوم پادشاہ سے مسرور ہوا اور وہ پادشاہ
ولیعہد خلیفہ کا ہو جسکا نام محمد تغلق ہو جو پادشاہ سلاطین دین کا ہو اور سلیمان یا سکندر یا جمشید
مخلوق کا یہ تینون کیسے بڑے پادشاہ گذرے ہین دیکھو عدل کو اُسکے کہ راقص اگرچہ کام اژدہا کے
فلک مین ہو مگر اسان مین ہو کیا مقدور اُس مار موذی کا جو اُسکو ایذا دے سکے۔ اور عیوق اگرچہ
ستارۂ آتشی ہو لیکن اُسکے لطف سے سرطان مین جاکر معتدل ہو جاتا ہو اسواسطے کہ لطف مقتضی
اعتدال کا ہو ورنہ سرطان برج آبی ہو اور یہ آتشی چاہیے کہ اُسکو بجھا دے غرض عدل و لطف
اُسکا عالم بالا مین بھی موثر ہو بزم تیری وہ رشک فردوس ہو جسکے دیکھنے کو فلک ہمہ تن آنکھین
بنگیا ہو مانند خوشۂ انگور کے کہ وہ ستارے ہین اور عجب شکوہ تیری ہو جسنے عدل کی مدد
سے اس ویرانۂ خاک محن آباد کو آبادی سے معمور کردیا تیرا ایسا آستانہ عالی ہو کہ اُس سے عرش
تک نظر مین ایک بال کا فرق ہو مگر تیرے دشمن کی آنکھ اندھی ہو اُسکو یہ رتبہ تیرا نہین سوجھتا
اور کیسے سوجھے کہ اُسکی چشم و نور چشم سے ہو بھی تو ایک میل کے دوری یعنی تین کوس کی میل
کا لفظ کیسا خوب ہو برعایت چشم اور نیز ایہام اور ای ہاشرف کے جسوقت مین کہ تو تخت پر جلوس
فرما ہوئے تو صفات تیری ذات کی ایسی ہین جیسے سایہ مرغ تجلی الٰہی کا آشیانۂ طور مین گویا تو ایک
تجلی حق کا سایہ ہو اَی ممدوح عروس ملک نے تیرے اقبال جاودان کے خزانچی کو کنجی دروازۂ
سراچہ سرور کی سپرد کردی ہو یعنی تو ہمیشہ ملک و دولت سے مسرور و محظوظ ہی رہیگا **قولہ**
چو نصب شد علم فتح رفع قدر ترا ٭ بکسر حادثہ ضم گشت حاسد مجرور ٭ زخاک شاید اگر ذرہ تر بہم
وارو مد ٭ کہ جود جود تو دائم چو دیمہ شد منثور ٭ بدست لشت نیکے رومی سپہ و ستار ٭ کہ در ممالک
مغنیست این زمان دستور ٭ جہان پناہا یک نکتہ از رہے بشنو ٭ کہ دیرزہ خرد آثار آن شود
مشہور ٭ سرے مدہ سقطے را کہ فرق می نکنند ٭ سرار راز شرار و سرور را ز شرور ٭ نہادہ دیگ

تہی بر سر و زبے آبی + درون او ہمہ آتش گرفتہ ہمچو تنور + چہ در حساب بود آن کسی کہ نشناسد +
صحیح را ز سقیم و صحاح را ز کسور + ہمیشہ تا کہ سراپردہ دار چرخ زند + بصبح خیمۂ زرین برین معلق سور +
مباد خالی ازو دم چو بوستان جنان + سراے تو ز سریہ و سریر تو ز سرور + اللغات ضم پیوستہ مجر و در جر کردہ
شدہ زر زیرا ایک گیاہ ہے زرد رنگ تر یہ ہے بندہ جود بالفتح باران و دیمہ باران پیوستہ و بے برق رومی
قلم سیہ دستار باعتبار مداد دستور وزیر سری سردار ہی سقطی ساقط الاعتبار و سری سقطی پیر جنید
کہ بیساطی تھی و متاع ناسرہ سرار نداز ہا دیگ تہی مراد کاسہ گدائی بے آبی بے آبروئی در حساب
نبودن معتبر نہونا صحاح بالفتح تندرستی و بیسبب کسور بالضم پارہا و پارہا سے اعداد خیمۂ زرین آفتاب
سپہر حصار سور معلق فلک المعنی جب علم تیرے فتح کا تیری قدر بلند کرنے کو برپا ہوا تو حاسد زیر
کردہ شدہ شکست حادثہ ہین پڑا اس شعر مین مراعات اعراب کے اور علم مین ایہام ہی بمعنی اسم
برعایت اعراب اگر خاک سے زر زیر کیطرح جم اُٹھے تو ہو سکتا ہی کسواسطے کہ باران تیرے جود کا
دیمہ کیطرح ہمیشہ اُسپر برستا رہا ہی تیرے ہاتھ مین رومی سیہ دستار ہی یعنے قلم مع مداد کہ وہ ممالک
معنی کا اسوقت مین دستور ہی یعنے معنی اُس سے ظاہر ہوتے ہین اب کہتے ہین ای جہان پناہ ایک
نکتہ اس بندۂ ناچیز سے سنلے کہ راہ خرد مین اُسکے آثار ای نشان قدم مشہور ہین یعنے خردمند اس
راہ مین چلے ہین اور وہ یہ کہ جو آدمی پایۂ اعتبار سے ساقط ہین اُنکو سردار سمجھکے وہ سرار کہ جمع
سر کی ہی اسمین اور شرار مین جو آگ کو کہتے ہین فرق نہین کرتے ایسے ہی سرور و شرور و اس شعر سے
سری سقطی نام پیر حضرت جنید کا بھی نکلتا ہی ایسے ہی سرار راز شرار اس سے لفظ راز و سرور و شرور
سرور و کاسہ گدائی کا سر پر رکھے ہین اور بے آبروئی سے درون کو تنور کیطرح آتش گھیرے ہوے
ہی بھلا غور تو کر ایسا شخص کب قابل اسکے ہی کہ حساب و شمار مین آئے جو یہ نہین پہچانتا کہ صحیح کون
ہی اور مریض کون اور عدد صحیح کیا ہی اور مکسر کیا ہی اب دعا تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک کہ
سراپردہ دار چرخ کا صبح کیوقت خیمۂ زرین کہ وہ آفتاب ہی اس سور معلق فلک پر کھڑا کرے
اور راتکی گردش سے اُسکو طلوع و ظہور مین لائے تیری سرا باغ جنت کیطرح دم بھر سرور سے خالی

شرب ہے اور سر پر تیرا سرور ہے

در مدح سلطان محمد شاہ و خیالات چرخیات و محبوبان

قولہ چو خوان سبز فلک زر نہان کند در قیر + میان لاے سیہ مہ رزد چو کاسۂ شیر + ز تاب این سپر آتشین تیغ زنست ما + کہ شیر دان را در چشم مینماید تیر + ز مہر زر ورق سیمین ماہ بر جو شد + ہزار چشمۂ سیماب زین کبود غدیر + دراز شد زرۂ عنبرین شب پی آن + کہ میرود سپر زرد در کمان چون تیر + خہی سپر کہ ہمہ روے او بود پر تیغ + زہی کمان کہ یکے نیمہ زو بود از تیر + بوقت صبح کہ در پیشگاہ خیمۂ سبز + شب سیاہ قبا زد ز زر سرخ سریر + روان شدند ہمہ ساکنان عالم قدس + بخاک بوسی درگاہ بادشاہ کبیر +

مطلع ثانی

قولہ بسوے مجمر زرین آفتاب منیر + کشادہ قافلہ سالار صبح تنگ عبیر + ز حلق زاغ نگہ بیضۂ آتشین افتاد + کہ باز مرغ سحر میکند ہزار نفیر + تدرو جام بخون خروس شد پدید روے + دران چمن کہ زند عندلیب چنگ صفیر + ز سبزہ زار فلک چون دمید لالۂ زرد + کرا بود ز گل سرخ و شاخ بادہ گزیر +

یہ قصیدہ بھی بحر سابق مین ہی اللغات زر آفتاب قیر شب ایسی ہی لاے سیہ کاسۂ شیر ماہ باعتبار سفیدی تاب روشنی و گرمی سپر آتشین آفتاب تیغ زن باعتبار اشعہ شیر دان وزدان تیر عطارد و کہر و سہم و تاریک و گلولہ تفنگ سیماب کواکب غدیر کبود آسمان سپر زرد آفتاب کمان برج قوس کہ حضیض آفتاب ہی پر تیغ باعتبار اشعہ علامت قوس کی ح ہی اور علامت عطارد کی ذ کہ ح کے آٹھ عدد ہین اور ذ کے چار تو امید مجمر ہندی انگیٹھی تنگ ہندی گون عبیر نام خوشبو کہ اسکو آگ پر جلاتے ہین زاغ شب بیضۂ آتشین آفتاب خون خروس شراب چنگ ساز صفیر آواز لالہ زرد آفتاب گل سرخ شراب شاخِ بادہ صراحی و جام شراب المعنی جب خوان سبز فلک کا زر اپنا جو آفتاب ہی تاریکی یعنے شب مین چھپاتا ہی تو درمیان کیچڑ سیاہ کے کہ یہ بھی مراد شب سے ہی ماہ برنگ کاسۂ شیر سفید کے روان ہوتا ہی یعنے آفتاب غروب ہوتا ہی تو ماہ طلوع کرتا ہی اور یہ سپر آفتاب کی آتشین ایسی تیغ زن ہی باعتبار شعاع کے کہ چورون کی آنکھ مین

مثل تیر کے لگتی ہی اسی سبب سے دن مین چوری نہین کر سکتے ہین اور مہر یعنے تحت زورق سیمین
ماہ سے ہزارون چشمے سیماب کے کہ مراد کواکب سے ہی اس تالاب سیاہ آسمان سے جوش کرتے
ہین یعنے ستارے بھی رات کو طلوع کرتے ہین اور مہر یا ماہ سے ادعاءً کہا ہی اور یہ جو زرہ عنبرین
شب کی دراز ہوگئی ہی زرہ بھی باعتبار ستارون کے پر سبب ہی کہ اسوقت مین سپر زر یعنے آفتاب
برج قوس مین کنانہ اُسکے حضیض کا نہایت تیز تیر سا چلتا ہی بڑی سرعت کے ساتھ کہ اُنتیس دن
مین لپیٹ جاتا ہی اسی سبب سے رات بڑی دن چھوٹا ہوتا ہی اور یہ عجب سپر ہی کہ ساری صورت
اسکی سر تیغ ہی اور تیغ اشعہ جو ہر طرف سے گھیرے ہوے ہی اور عجب کمان ہی کہ نصف اُسکا تیر ہی
یعنے برج قوس کی علامت ح ہی جسکے آٹھ عدد ہین اور عطارد کی علامت د جسکے چار عدد ہین پس
تیر نیمہ کمان کا ہوا اب جب صبح ہوئی اور پیشگاہ خیمہ سبز آسمان مین شب سیاہ قبا نے زر سرخ کا
تخت رکھا جو آفتاب ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی علاوہ اسکے زر سرخ عمدہ قسم زر سے ہی پس تمام ساکن عالم
قدس سکے خاک بوسی درگاہ پادشاہ کبیر کو روانہ ہوے اور اس امید پر کہ مجمر زرین آفتاب منیر مین
عبیر جلاؤن قافلہ سالار صبح نے گونین عبیر کی کھولین اور معمول ہی کہ صبح کو پھولون کے کھلنے سے
خوشبو مین بھی پھیلی ہوتی ہین اور مرغ سحر نے جو پھر آواز و نفیر بلند کی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ زاغ کے
منھ سے جو شب ہی بیضہ آتشین گر پڑا کہ وہ آفتاب ہی معمول ہی کہ زاغ انڈا اور پرندون کا اُٹھا لیجاتا
ہی اور گرا دیتا ہی اور محشی لکھتے ہین کہ یہ خود فرج سے پیدا ہوتا ہی اب تدرو و جام کی خون خروس سے
ملوّد مملو ہوگئے ای شراب سرخ سے اُس چمن مین جہان عندلیب چنگ کی بول رہی ای بزم شاہ
جمشید نسبت کہ شراب کی صراحیان تدرو و خروس بط طاؤس وغیرہ کی صورت ہوتی ہین اور
جبکہ سبزہ زار فلک سے لالۂ زرد نمودار ہوا تو اب کسکو گل سرخ جو شراب سرخ ہی اور شاخ بادہ جو ظرف
مینو شئی ہی اسکے گریز ہی نا گریز پینا ہی ہوگی **قولہ تو آن مہی کہ یکے تار زلفت** انداز ۔ زسایہ
بر طرف آفتاب صد زنجیر ۔ تو ماہ عالم حسنی و زلف تو شامست ۔ کہ ہست در خم زنجیرش آفتاب
اسیر ۔ تکرد سپاہ صبح بر انداخت زلف شب اندوے ۔ تو نیز سلسلۂ عنبرین زمہ بر گیر ۔ خط تو باسمان

فلک دبیر شاہ یکیست ٭ کہ ہر دو چہرۂ مہ را سیہ کنند بقیر ٭ خدایگان سلاطین محمد تغلق ٭ سپہر
تیر دبیر آفتاب مہ ماہ وزیر ٭ مدار شرع رسول آنکہ او بامر امام ٭ بر اہل جملہ عالم ولی شدست و امیر ٭
قیاس گنبد مائل بحلقۂ در تو ٭ چنان کہ در سخن حامل آمدہ تدویر ٭ زہے محیط کہ در جنب جیب
قوس دمت ٭ چو نقطہ دائرہ آسمان نمودہ حقیر ٭ ز پشت پدر و چار مادر و ستہ طفل ٭
نزاد چو تو جوان در کنار عالم پیر ٭ **اللغات** گنبد مائل نام فلکی سخن بکسر و فتح خا سطبری مراد
اُس سے عمق حامل فلک کلان تدویر فلک خرد جیب قوس پارۂ قوس ستہ طفل موالید ثلاثہ
المعنی یعنے تو وہ ماہ ہی کہ ایک تار تیرے زلف کا اپنے سایہ سے کنارۂ آفتاب پر صد ہا زنجیرین
ڈالے ہوے ہی کہ وہ آفتاب صورت اُسکی ہی اور زنجیر زلف سیاہ کنارہ اُسکے اور ایک تار اور
سو زنجیر سے یہ کنایہ کہ ایک تار مین اُسکی سو زنجیرون کا پہناوا ہی تو عالم حسن کا ماہ ہی اور زلف
تیری شام جسکی زنجیر کے خم مین آفتاب اسیر ہی اسمین دونون باتین ہین زلف بھی چہرہ کو اسیر
کیے ہوے ہی جو آفتاب ہی اور شام بھی آفتاب کو اسیر کیے ہوے اُسوقت مین عروس صبح نے
زلف شب کی چہرہ سے اُلٹ دی ہی تو بھی اپنی زنجیر عنبرین زلف کی ماہ سے اُٹھا لے کہ یہ ماہ مقابل
اُسکے آفتاب کے ہی خطِ رخسار تیرا سراسر اور کلک دبیر شاہ کا دونون ایک ہی صفت ہین کہ دونون
چہرۂ ماہ کو سیاہی سے سیاہ کرتے ہین سر کلک کا تو مداد سے کاغذ کو جو سفید مثل ماہ ہی اور تیرا خط
سیاہ گرد تیری صورت مثل ماہ کے آوردہ شاہ خدایگان سلاطین محمد بن تغلق ہی کہ بنظر
علو و سمو ایک سپہر ہی جسکا منشی عطارد ہی اور ایک آفتاب ہی جسکا وزیر ماہ اور مدار شرع رسول
مقبول کا یعنے جیسے نقطہ کے گرد دائرہ گھومتا ہی اور حکم امام وقت سے سارے جہان پر حاکم
و امیر ہی اُسکے دروازہ کے حلقہ اور گنبد مائل کو وسعت و فسحت مین ایسا قیاس کرتے ہین جیسے
عمق حامل مین تدویر ہی واضح ہو کہ ہر فلک کے چار اجزا ہین طبق در طبق جوزہر و مائل و حامل
و تدویر اول محیط ہی باقی پر محیط ہی اور مائل حامل پر اور اسی حامل مین تدویر ہی کہ جسکے سبب سے
حضیض و ذروہ ہی اور اسی مین ہر سیارہ رکھا ہوا ہی بخلاف فلک الشمس کہ اسمین تدویر نہین ہی

یہ تینون ہی افلاک سے مرکب ہی فافہم معنی الشعر اور تو ایسا محیط ہی کہ تیرے دروازہ کی جو قوس ہی
ای محراب اُسکی جیب قوس یعنے ایک ٹکڑے کے مقابل دائرہ آسمان کا ایسا حقیر ہی جیسے ایک
نقطہ بس آسمان کو محیط کیسے کہ سکتے بحقیقت محیط تو ہی ہی جیسے یہ نو پدر اور چار مادر وسہ طفل
ہین یعنے نہ فلک و چار عنصر و موالید ثلاثہ تجھسا جوان اس عالم پیر کے گود مین کوئی نہین آیا قولہ
عروس زہرہ در ایوان برکشیدہ چرخ + خیال نسخہ جاہ تو میکند تحریر + غبار لشکر آفاق گیر چیست
ترا + بسے دوید و ندریافت چرخ باد مسیر + کسیکہ پیروی تو بجان نکردہ چو قوس + چہ سہما
خورد از تیر جعبۂ تقدیر + ملازمست کہ بر خصم کار دشوارست + دلیلش آنکہ علی الکافرین
عسیر یسیر + ز کمر طاغی طاعون گرفتہ امین باش + کہ بانگ سگ ندہد نور ماہ را تشویر + کجا ورد
درع آہنین ز خنجر بید + کجا برد زرہ چرخ سہم تیر حصیر + ز قدر اول ہر یا شزدہ کواکب را +
سم شند تو کردہ بچار مہ تسخیر + ز آب تیغ تو امین شدست از دوران + معقر فلک ماہ از مساس
اثیر + ہمیشہ تاکہ درین نہ چراغوارہ سبز + چراغ ماہ بود از دم سحر گہ تیر + شمع مجلس اقبال
بادشاہ جہان + ز نور مشعلۂ قدس باد عکس پذیر + اللغات ایوان برکشیدہ ایوان بلند تحریر
معروف اور ہندی مین جسکو گویہ گٹکری کہتے ہین باد مسیر ای روان ہچو باد جعبہ ترکش طاغی از حد
گذرندہ طاعون وبا مراد سگ سے عوا ہی کہ وہ ایک شکل ہی بصورت سگ عوعو کنندہ بے نور
منزل ماہ تشویر پریشانی درع بالکسر زرہ حصیر گیاہ فلک ماہ فلک اول اثیر بمعنی بلند مجاز آ کرہ نار
چراغوارہ قندیل و چراغدان جسمین چراغ رکھین شموع جمع شمع المعنی عروس زہرہ کہ لولی فلک
ہی ایوان بلند چرخ مین بیٹھی ہوئی نسخہ خیال تیرے کا تحریر کرتی ہی اس شعر مین برکشیدہ اور چرخ
جو بمعنی رقص کے بھی ہی اور خیال جو قسم راگ سے ہی اور تحریر جسکی ہندی گٹکری ہی سب
مناسب زہرہ کے ہین تیری شہرت کہ وہ ایک لشکر آفاق گیر ہی یعنے تمام جہان مین پھیلی ہوئی
اُس لشکر کے غبار کو چرخ باد مسیر نے ہر چند کتنا ہی دوڑا ہر گز نپایا گویا روانی مین اپنے مثل باد کے ہی
گرد غبار کے ساتھ کیسا ہی مناسب ہی جیسے کہ پیروی تیری جان و دل سے مثل کمان کے نکی جو چلنے

کے وقت لبس پشت باندھ لیتے ہین اُسنے کیسی سختیان اور خوب تیر ترکش تق یرے نیا ئین تیرے
دشمن پر معاملات کا سخت ہونا لازم ملزوم ہوگیا ہو اسلیے کہ وہ کافر ہو اور کافرون پر آسانی بھی
سخت ہوتی ہو اس دلیل سے کہ علی الکافرین عسیر یسیر مشہور ہو یہ آیہ قرآنی نہین ہو مگر معلوم نہین
ہوتا یسیر عسیر کیون نہین لکھا تا ذہن تیا در عکس معنی پر نہ کرتا یا شاید غلطی کتابت ہو تو بکر طاغی
طاعون گرفتہ سے بخشت رہ کسواسطے کہ آواز سگ سے نور ماہ کا منتشر نہین ہوتا چنانچہ عوا خود
منازل ماہ سے ہو جیسے زرۂ آہنین کو خنجر بید کا نہین پھاڑ سکتا اور جیسے تیر حصیر کا زرۂ چرخ کو
نہین کاٹ سکتا گوڑے کے بیٹھے کمان مین رکھ رکھے آسمان کیطرف ناچ پھینکین کہتے ہین بید کا پتا
بصورت خنجر کے ہوتا ہو کواکب مرصودہ ہین جو کواکب قدر اول ہین کلانی ہین اُنکو تیرے سمند کے
سم نے چار ماہ سے جو چار دن پاؤن کے چار نعل ہین مسخر کرلیا بیان مفصل اسکا یہ ہو کہ جملہ
کواکب مرصودہ یعنے جو رصد والون نے کہ اسنے ٹھہرائے ہین ایک ہزار پچیس ہین انھین سے
شکلین برجون کی مرکب ہوئی ہین اور ہر گاہ مقدارین ان ثوابت کی کوچک و کلان ہونے
کے سبب سے مختلف ہین لہذا جملہ کو چھ قسم قرار دیا ہو اور ہر قسم کی قدر علیحدہ ہو چنانچہ کواکب
قدر اول کے پندرہ ہین اور قدر ثانی کے پینتالیس تیسرے کے دوسو آٹھ اور قدر چوتھے کے چارسو
چونسٹھ پانچوین کے دوسو ستر چھٹے کے پینتالیس مخفی نرہے کہ محشی نے قدر اول کے سوا کواکب
لکھے ہین اور لغت مین پندرہ ہین اور محشی نے یہ بھی لکھا ہو کہ اہل ولایت ہر نعل مین چار
چار میخین لگاتے ہین شاید ان میخون کو ستارے ٹھہرا کے چار چوک سولہ کیے ہون اگرچہ قرینہ تو
اسکو مانتا ہو لیکن کیا عجب کہ شانزدہ کی جگہ پانزدہ ہو کس لیے کہ لغت کی بات معتبر ہو جسکو
سب مانتے ہین مین یہ جانتا ہون کہ قدر اول جو ستارے ہین انکو تیرے سمند کے سم نے چار
ماہ سے جو ہلال نعل کے ہین تسخیر کیا یعنے ایک ہی قدم مین لیلیا کہ ایک قدم مین چار ماہ ہین
اور ان نعلون مین جو میخین ہین وہ ستارے قدر اول کے ہین حسب تحریر لغت پندرہ اور موافق
تحریر محشی کے سولہ ہین تو پندرہ کہہ سکتا ہون نہ سولہ مگر یہ کہا جائے کہ قدر اول کے پندرہ

ترک جو تھے وہ مسخر کیے اور تیز قدمی سے ایک قدر ثانی کا بھی دبالیا تیغ تیری ایسی پر آب ہی جسکی سبب سے فلک اول جسکے نیچے اثیر کرہ نار ہی اسکے مساس سے بخوف و بخت ہی کہ میرا کیا رسکتا ہی جب آب تیغ اسکا موجود ہی ایکدم مین بجھا دیگا غرض مبالغہ آب تیغ کا ہی آسمہ دعا یہ ہی یعنے جب تک کہ اس قندیل سبز سپہر مین چراغ ماہ کا دم سحرگاہ سے تاریک ہوتا رہے جیساکہ پھونک مارنے سے چراغ بجھ جاتا ہی ہمیشہ شمعین تیرے اقبال کی مجلس کے نور مشعلہ قدس سے عکس پذیر رہین یعنے تیرا اقبال تائید عالم قدس سے روشن و نورنایاب رہے

در شکایت خط

قولہ مہچہ زرین نمود خیمہ صبح ای نگار + خیز زمہ برفگن سلسلہ مشکبار + ترک تو گر یک نظر افگند آید پدید + زین دو عروس حبش بچہ رومی ہزار + مردم دیدہ توئی دور ز چشم مرد + آب زر ریم مریز ہر نفسے اشک وار + در شکن زلف خویش با ہمہ آشفتگی + این دل سرگشتہ را ہیش پریشان مدار + بو کہ بباغ وصال سرو تو آید ببر + تا شدہ روے ترا دامن گل زیر خار + مورچہ زرد شد پیکر من تا ترا + مار سیہ حلقہ زد بر طرف لالہ زار + جزع مرا لعل تر برز بر طاس زر + لعل ترا در شکر عقد در آبدار +

مطلع ثانی

قولہ ہیچ کمان دیدہ گوشہ تیر ای نگار + کز سپر زر بود خانہ او چون نگار + یہ اشعار بحر بسیط مین ہین ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اور کبھی مفعولن بھی حشو مین آتا ہی اللغات مہچہ بادریشہ خیمہ یان مراد آفتاب سے نگار معشوق و نقش مناسب خیمہ عروس حبش مردمک بچہ رومی اشک بو مخفف بود بمعنی شاید بر لغبل وثمر گل رخسار خار خط المعنی یعنے ای نگار خیمہ صبح نے اب بادریشہ زرین نمود کیا ای آفتاب طلوع ہوا تو بھی اٹھ اور اپنے ماہ سے جو چہرہ ہی سلسلہ مشکبار زلف کو دوٹ دینے اگر ترک تیرے چشم کا ایک نظر مجھپر ڈالے تو میرے ان دو عروس حبش سے جو مردمک ہین ہزاروں بچہ رومی کہ اشک ہین ظاہر ہون اے میرے آنکھون کی پتلی ہی بس میری آنکھون سے دور مت جا کیون آب میرے منھ سے ہردم اشک کیطرح بہاتا ہی ہین تیری زلف کے پیچ مین جو پھنسا

ہوا ہوں اور نہایت آشفتگی کے ساتھ بس تجکو چاہیے کہ ابتک پریشان رکھا تو رکھا آیندہ کو پریشان مت رکھو شاید باغ وصال مین سرو تیرا میرے بر مین آئے ابھی تو صورت تیری جو دامن گل ہی زیر نقاب نہین ہوئی ہی اور زیر خط آب کہتے ہین جیسے تیرے لالہ زار کے اطراف مین مار سیاہ حلقہ زن ہوا ہی کہ مراد رخسار و خط سیاہ سے ہی میرے پیکر مورچہ زرد کے مثل زار و نزار غمسے ہو گئے اب یہ حال ہی کہ میری آنکھوں سے تو لعل ترا ہی یا اشک خونین طاس زر پر جو چہرہ ہی جاری ہین اور تیرے لعل در شکر یعنی لب سرخ شیرین مین لڑی در آبدار کی ہی معنے مطلع ثانی کے یعنے ای نگار کوئی کمان تو نے ایسی دیکھی ہی جسکے تیر کا گوشہ سپر زر کا خانہ مثل نقش و نگار کے ہو آراستہ پیراستہ خلاصہ اسکا یہ کہ کمان برج قوس ہی اور تیر اسکا عطارد جسکی علامت دال ہی اور دال کا گوشہ لام جسکے تیس عدد ہین سپر زر آفتاب کہ تیس دن اس خانہ مین رہتا ہی قولہ فرق سحر دیر یافت شانہ زرین از آنکہ + سر بر از ے کشید شب چو سر زلف یار + گشت زدق در گداز رومی شمشیر باز + در وزرم افتاد باز زنگی آئینہ دار + مرغ صراحی طلب کز طرف مرغ صبح + باز شد از حلق زاغ بیضہ زر آشکار + بلبلہ مرغیست کش از سر چشم تدرو + جام بروں آورد از زن تر بیشمار + صبح دوم تیغ زد یکدم ازان خون طلب + کو ببر و در دمی ز آئینہ دل غبار + آتش تر ز آب خشک سوے شکر بر کہ ہست + خشک نادترین جہان ہمچو جہان بیمدار + سر زخط می نگیر کآیت او روشنست + تا نشوے چون قلم سر زدہ روزگار + ہست جہان برگذر اینک از این روے صبح + کشتی زر میکشد بر لب دریاے قار + زرین زر اندودہ یافت صحیفۂ صبح این زمان + از پی آن تا شود خسرو مشرق سوار

اللغات شانۂ زرین آفتاب رومی شمشیر باز بھی آفتاب زنگی شب آئینہ ماہتاب کز طرف مشرق مرغ صبح صبح زاغ شب بیضہ آفتاب بلبلہ بفتح اول و ثالث کوزہ لولہ دار چشم تدرو دہن صراحی از بدن قطرات صبح دوم صبح صادق تیغ زد ای آفتاب بر آمد آتش تر می آب خشک پیالہ شکر لب خشک و تر نیک و بد آیت بمعنی نشان مراد تاثیر کشتی زر آفتاب قار ایک روغن سیاہ رنگ ہوتا ہی مراد آسمان زرین زر اندودہ شفق صحیفہ پشت اسپ خسرو مشرق آفتاب المعنی

یعنے فرق صبح نے جو دیرین شانۂ زرین پایا کہ وہ آفتاب ہی یہ سبب ہی کہ رات مثل زلف یار کے
درازی کو پہونچی ہی اور رومی شمشیر باز جو آفتاب ہی یہ تو دق سے گھلنے گلنے لگا اور زنگی آئینہ دار
جو شب با قمر ہی یہ روم مین پڑی کہ روز بروز سوچنے لگی تو مرغ صراحی کو ڈھونڈھ کسواسطے کہ مرغ
صبح کیطرف سے جو صبح ہی ہی پھر حلق زاغ شب سے بیضۂ زر آفتاب کا ظاہر ہوا یعنے صبح ہوئی
آفتاب نکلا اب بیہوشی کر بلکہ ایک مرغ ہی کہ سر چشم تدرو سے کہ یہ بھی صراحی ہی بصورت تدرو جو
جام بھرا جاتا ہی وہ ارزن بیشمار کہ مراد قطرات شراب سے ہی ظاہر کرتا ہی صبح دوم سے تیغ
ظاہر کی کہ وہ آفتاب ہی تو بھی اُس سے یعنے صراحی سے خون طلب کر کہ وہ خون دم بھر مین
آئینۂ دل سے غبار کھو دیتا ہی یعنے غم غلط کر دیتا ہی تو آتش تر کو کہ شراب ہی آب خشک
یعنے پیالۂ بلورین مین کر کے شکراہی لب کیطرف لیجا کسواسطے کہ خشک و تر اور نیک و بد
اس جہان کی سب بے ثبات و بیقرار ہی سر خامی سے الگ مت کر اسکا مطیع رہ کسواسطے کہ
اسکی آیت یعنے نشان جو مراد تاثیر سے ہی روشن ہی کہ نور آگاہی ہوتی ہی تا تو قلم کیطرح
سر زدہ زمانہ کا نہو سکے بیغم ہو جاسے یہ جہان گذران ہی اسی سبب سے صبح کشتی زر
آفتاب کی کھینچکر کنارہ دریاسے قارامی سیاہی کے لیجاتی ہی صبح نے اسوقت مین اپنی پشت پر زر
زرانداود شفق کا پایا ہی اسلیئے خسرو مشرق کا یعنے آفتاب سوار ہوئے جیسا کہ سوار ہوتا ہی او
ممدوح بھی پادشاہ مشرق کا ہی یہ اشارہ بھی ہی

در تعریف قلم و مدح ممدوح یہ اشعار تتمہ قصیدہ سابق کے معلوم ہوتے ہین مگر
نسخۂ مطبوعہ مین سرخی لکھکے فصل کر دی ہی

قولہ پنج مہ تو نگر حامل یک زرد ماند بیمو رچہ آشفتہ بین دم پر او صد ہزار اندنہ پوسہ دہ ماہ راہندو
زرین لباس ✤ سجدہ کند سیم را بر دمی عودی ازار ✤ چون بسر تیرہ دود بر آرد ز چین ✤ از رہ
دریار دو باز سوے زنگبار ✤ حقش عسود اے شیر گریہ کند باک نیست ✤ شب چو برو تنا درو زرد
شد ہم نزار ✤ مہ در پس مجذور دو نیمہ پنجہ شہر ✤ سوم او خود یکے نست یعنے زود چار بار ✤ ریختہ بر برف

خشک ابر سیه در تر + چون برش در کشید بحر کف شهریار + مهر منوچهر چهر آرش ابرش سپهر
جعفر فغفور فر حیدر احمد شعار + شاه محمد لقب حیدر احمد نسب + زان با مام زمان بیعت او
استوار + دولت بیدار او بر دل زر حمله کرد + دست برادر گرفت کرد ز عالم فرار + ای که شه اختران
هر سحر از مهر تو + خیمه زرین زند بر سر نیلی حصار + خلق تو و قدر تو آن حسن و این علی + دست
تو و تیغ تو این یم و آن ذو الفقار + گر قصب از فرق تو یابد بوسے مدد + از سر مه برکشد پیرهن
مستعار + الفاظ پنج ماه نو انگشتان خمیده وقت تحریر زر و بار قلم زرین مور چه حروف ماه کاغذ
هندوی زرین لباس قلم سیاه زرین سیم کاغذ رومی قلم عودی ازار سیاه دریا کف دست زرنگبار
مداد طفل قلم شیر کاغذ شب مداد روز کاغذ منوچهر نام شاهزاده که حسین تھا آرش نام پہلوان ابرش
وه گھوڑا جسکے اعضا پر نقطے مخالف رنگ کے ہون جعفر نام حکیم کیمیاگر و نام برادر علی مرتضی شعار
جامه زرین دستار جامه بالائین المعنی مصنف کہتے ہین عجب حال ہی کہ پانچ ہلال جو انگشت خمیده ہین
ماه زرد کو ہاتھ مین لیے ہوے ہین کہ وه قلم ہی اور اس مار کے پیچھے لاکھون چونٹیان پھیلی ہوئی ہین
جو حروف ہین ہندوی زرین لباس کہ وه قلم زرین سیاه ہی ہر دم ماه کے بوسے لیتا ہی کہ وه کاغذ
ہی اور ہر دم رومی عودی لباس ای سیه لباس سیم کو سجده کرتا ہی رومی بھی قلم اور سیم کاغذ
سجده جھکنا قلم کا جب اپنے سر تیره سے دھوان جبین سے جو کاغذ ہی اٹھا دیتی ہی اور دھوان تحریر
سیاه تو دریا کی راه سے کہ مراد کف جواد ممدوح سے ہی زرنگبار کو جاتی ہی جو مراد دوات سے ہی قلم
گویا ایک طفل ہی اور طفل اگر شیر کے لیے گریه کرے تو کیا ڈر شیر کاغذ اور معمول یہی ہی کہ بچہ جب رات
شیر کے دن کرتا ہی تو شیر کیواسطے روتا ہی زرد و نزار ہوتا ہی اسنے بھی رات کو رو رو کے دن پایا
ہی پھیر کیون نہ گریان ہو رات مداد دن کاغذ گرچه حصر یه قلم اب قلم کا نام معما مین بتاتے ہین که عدد کے
دس عدد ہین اور پنجه عدد اسکا دس دسا دس سو اس سے قاف قلم کا پیدا ہوا که عدد قاف کے
سو ہین اور اسکے پیچھے نصفی پنجه کا جسکے ساٹھ عدد ہین اور ساٹھ کا نصف تیس پس لام حاصل ہوا
جسکے تیس عدد ہین اور تیسرا حرف اسکا یکے ہی که اسکے چالیس عدد ہین اور میم کے بھی چالیس

عدد ہین بس تینون حرف ہو گئے اور پھر تفسیر اسکی کی ہی کہ دہ سے چار بار بس دو کے دس عدد ہین
اور دس چار بار ہونے سے چالیس ہوتے ہین یعنے دس چوک چالیس اور جیسے بحر کف شہریار نے
اُسکو اپنے آغوش مین لیا ہی تب سے اس ابر سیاہ نے برق خشک پہ در تمہ آبدار بکھیرے ہین
ابر سیاہ قلم برق خشک کا غذ در تمہ لفظ و حروف اور وہ پادشاہ ایک آفتاب منوچہر صورت ہی
اور آرش ہی جسکا ابرش سپہر ہی لفظ ابرش کا سپہر پہ کیسا مناسب ہی کہ اسکے اعضا کے نقطے
جو ستارے ہین مخالف اسکے رنگ کے ہین اور جعفر نغفور فر ہی حیدر احمد شعار ہی جعفر مین بھی
فر ہی اور نغفور مین بھی اول آخر اور درمیان دو طرح فر حاصل ہوتا ہی اور یہ شاہ محمد لقب
اور حیدر احمد نسب ہی اسی سبب سے بیعت اسکی امام زمان یعنے خلیفۂ زمانہ سے مستوا
ہی کہ حیدر احمد نسب تھے اور یہ حیدر نسب بس جیسے حیدر کی بیعت احمد سے تھی اسکی بیعت
خلیفہ سے اور خلیفہ بھی احمد نسب کہ عباسیہ ہی جو آنحضرت کے چچا تھے اور ابی طالب بھی آپکے
چچا دل سے مراد قلب ہی اور زر مراد ف کرم بسکون کا اور کرم کا قلب مرگ یعنے دولت بیدار
نے اُسکی مرگ پر حملہ کیا تو اُسنے ہاتھ اپنے بھائی کا پکڑا کہ نوم ہی جیسے النوم اخ الموت کے
اور عالم سے بھاگ گیا اسواسطے کہ مرگ و نوم دونون ضد بیداری کی ہین اور دولت اسکی بیدار
پھر کیسے وہ اپنے پاس انکو چھوڑتی اب اُسکی دولت مرگ و خواب دونون سے برکنار ہی آتو صبح
تو وہ ہی کہ بادشاہ اخترون کا یعنے آفتاب تیری مہر و محبت سے ہر سحر خیمۂ زرین اس نیلی حصار
کے سر پر کھڑا کرتا ہی تا اُسمین تو نزول کرے اس شعر مین تغایر اعتباری ہی کہ ذات آفتاب کو
جدا ٹھہرایا ہی اور جرم آفتاب کو خیمہ جدا تیرا خلق و تیری قدر دونون ایسے ہین جیسے حضرت حسنؑ اور
حضرت علیؑ کہ خلق حسنی مشہور ہی اور علی کی عالی قدری اور ہاتھ تیرا فیض بخشی مین دریا
اور تیغ تیری ذو الفقار قصب یعنے کتان جو ماہ سے تار تار ہو جاتا ہی جسکے سر سے بال بھر بھی
مد و پائے تو ماہ کے سر سے یہ بیرہن مستعار آفتاب کا جو پہنے ہوے ہی اُتار لے اور معلوم کہ نور ماہتاب
کا نور آفتاب سے ہی قوله در حرم آباد ملک مادح تو خصم تو اند ٭ این ز سخط تا جدا وان ز سخا تا جدا

آنکہ تہی جیب بود دامن جودت گرفت + چون علم آستین یافت ز دستت یسار + ساغر می برکف آر خندہ بزن ہمچو صبح + یاد وفات نگار مینی بخاطر میار + آب ز نرگس مبار گرچہ ز بستان ملک + داد نگہ را بباد این فلک خاکسار + بر سر گورش ہنوز سبز لباسان چو سرو + از غم دان میکنند لالہ لبفندق فگار + صد مہ مجروح بین از صرزماہ نو + صد گل رخسار بین خستہ زبرگ چنار + بیش دمی بین خاکدان جمع شدن روی نیست + خاطر خود را چو زلف بیش پریشان مدار + تا سوی جیش خلیش حملہ بر دیک تنہ + باسپر آتشین رومی خنجر گذار + تا بجسات جمل غنیمہ ہمیست گل + ماہ بنورست شب گل بہ نثارست خار + باد بتائید حق پرچم منجوق تو + زلف عروسان فتح در تتق کارزار + گرچہ درین بحر شعر یافت بسے عقد در + شاہد معنی نیافت بہتر ازین گوشوار + اللغات تخط لفتحیین وبضمتین غصہ ہونا تہی جیب مفلس علم نقش یسار توانگری وفات نگار مردن فرزند بیش یعنی آیندہ آب اشک نرگس چشم سبز لباسان بہشتیان لالہ رو فندق ناخن مہ رو ماہ نو ناخن چنار ناخن جیش شب یک تنہ یکہ و تنہا رومی آفتاب خنجر اشعہ پرچم سر نیزہ منجوق ماہچہ علم تتق پردہ **المعنی** تیغے تیر الملک جو ایک حرم آباد ہی حرمت آباد ہی اسمین جو تیرے مادح ہین وہ تو تیری سخا سے تاجدار ہین اور جو تیرے خصم ہین وہ تیرے غصہ سے دار کے تاج ہین جو شخص کہ تہی جیب و مفلس تھا اور اسنے دامن تیرے جود کا پکڑا مانند نقش و نگار آستین کے تیرے ہاتھ سے توانگر بنگیا یعنے زرق برق ہوگیا اب کہتے ہین ساغر مے کا ہاتھ مین لے اور صبح کیطرح خندان ہو اور وہ نگار جو فوت ہوا اُسکو زیادہ یاد مت کر نگار فرزند ممدوح تو بہت اشک مت بہا اگرچہ تیرے بُستان ملک سے فلک خاکسار نا چیز نے ایسا ایک گل برباد کیا ہے جسکی گو یہ بہشتی لوگ کہ وہ رنج و ملال سے پاک ہو چکے ہین تاہم اُسکے غم سے سرو کے مثل کھڑے ہوئے ہین اور رخسارے ناخن سے نوچ نوچ کے زخمی کر دیے ہین خیال تو کر بسکڑون صنوبر تین مجروح ہو رہی ہین زخم ناخن سے اور سیکڑون رخسار گل سے زخم پنجہ سے خستہ ہین اب آیندہ اس خاکدان مین اُسکا ملنا اور اُس سے جمع ہونے کی کوئی صورت

نہین ہی بس چاہیے کہ تو بھی اپنی خاطر کو مثل زلف کے پریشان مت رکھ کہ عبث ہی آئیندہ دعا ہے تا بید ہی یعنے جب تک کہ لشکر حبشون پر کہ شب ہی اور لشکر اسکا ستارے رومی خنجر گذار آفتاب کا سپر آتشین کے ساتھ تن تنہا حملہ کرے یعنی سپر آتشین جرم اسکا اور ذات اسکی علیحدہ نہیں تنہا یہ فرضی ہی اور جب تک حساب جمل مین غنچہ نیم کا گل ہی یعنے نیم کے سو عدد اور گل کے پچاس ہین اور ماہ نور اور شب ہمعدد ہین یعنے ۲۰۲-۱ اور گل نہالہ ہمعدد و خار یعنے دونون انکے ۱۰۰۸ عدد ہین کہ ہمیشہ ایسے ہی رہینگے تب تک تائید حق سے پردہ کارزار مین نہ لف فروبان فتح کی تیرے علم کی پرچم نہین پردہ کارزار سے یہ مراد کہ فتح و شکست چھپی ہوئی ہی نہ معلوم کسکی ہو شعر بعد اپنے سخن کی تعلی مین ہی یعنے اگرچہ اس بحر شعر مین بہتون نے لڑیان در کی پائی ہین لیکن شاہد معنی نے مثل میرے اس قصیدہ کے گوشوارہ نہ پایا اسکے کان کی زینت و رونق اسی سے ہوئی

۱	در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق متضمن تعریف اسپ و قلم	

قولہ محمد شد نقطۂ زر دائرہ مینا را ✤ جز خط جام میار از پے عشرت ما را ✤ نشتر لن زاد فلک کردہ نما لاۂ زرد ✤ روز مہ بر فگن آن سنبل گل فرسا را ✤ روے مہ راند بہ نور تو آئینہ خویش ✤ گر بخورشید کنی عرض رخ زیبا را ✤ حلقۂ زلف تو تا چند پریشان دارد ✤ دل سرگشتۂ آشفتۂ سودا را ✤ دانۂ خال رخت چند بر آتش دارد ✤ مرغ پر سوختۂ جان من شیدا را ✤ ترک مست تو کہ پیوستہ کمان بر سر اوست ✤ جان خود ساختہ زنگی بچہ بیضا ✤ شور بخت آن نفسے شد دل بریان کہ نہاد ✤ پستۂ لعل تو پر در شکر گویا را ✤ چرخ از خط تو در تاب شد آندم کہ کشید ✤ گرد مہ دام صفت خشک تر سارا را ✤ تر سیم آنست کہ آشفتہ شوے گر گویم ✤ از پریشانی زلف تو شہ والا را ✤ آن شہنشہ کہ بجان بخشی شاہان جہان ✤ برد خاک در او آب رخ عیسی را ✤ وآن سلیمان کہ ز ظفر اے نفاذ امر ش ✤ برتر از نار نہد باد شریر مارا ✤ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلان

فعلان یا

یا فعلان اللغات نقطۂ زر آفتاب دائرۂ مینا سپہر نسترن زار فلک ستارگان لالۂ زر د آفتاب روامی برو مہ رو سنبل زلف گل رخسار ترک مست چشم کمان ابرو جان ای محبوب زنگی بچہ مردمک سہ رخسار مشک خط سارا خالص نار کرۂ آتش ما آب المعنی یعنے دائرۂ مینا فلک سے نقطۂ زر کا مٹ گیا جو آفتاب کا غروب ہو جانا ہی اب ہماری عشرت کا سامان یہی ہی کہ سواے جام کے اور کچھ ہمارے پاس نہ رکھے لفظ خط برعایت جام کے ہی کہ جام کیخسرو مین ہفت خط تھے نسترن زار فلک نے کہ ستارے ہین لالۂ زرد آفتاب کو جیسا کہ شام کو ہو جاتا ہی چھپا لیا تو جا اپنے ماہ یعنے رخ سے سنبل زلف کو کہ گل رخسار پر پڑی ہی الٹ دے تو اگر اپنے رخ زیبا کو آفتاب پر عرض کرے تو پھر آفتاب اپنے آئینہ سے ماہ کو نور ہرگز نہ دے تیرے ہی رخ زیبا کو بتاے کہ اب اس سے لے ای محبوب حلقۂ تیرے زلف کا ہمارے دل آشفتہ سرگشتہ پر سودا کو کب تک پریشان رکھیگا اور دانہ تیرے خال رخ کا مجھ شیدا کے مرغ جان پر سوختہ کو کبتک آگ پر بھونے گا چشم مست تیری وہ کہ جسکے سر پر ہمیشہ کمان رہتی ہی کہ وہ ابرو ہین جسنے ایک زنگی بچہ بینا کو کہ مراد مردمک سے ہی اپنی جان و محبوب بنایا ہی تیرے دل بریان کی شوربختی ای بدنصیبی تو اسیوقت سے ہو گئی کہ صانع قدرت نے تیرے پستہ لعل دہن پر درکو شکر گویا پر وضع کیا در دندان شکر گویا لب کہ اس وضع کی خوبی کو دل عاشق ہی کا جانتا ہی محشی لکھتے ہین لب بر لب نہادی ای خاموش شدی کہان ہی لب بر لب نہادی صرف نہاد کا لفظ دیکھ لیا چرخ مین بھی بہت سے خط و دوائر ہین لیکن جسوقت سے تیرے خط نے گرد ماہ کے مشک تر خالص سے جال کیطرح خط کھینچا ہی تب سے یہ نہایت ہی رشک کے مارے بل کھا رہا ہی کہ مجھ مین اس خوبی کے ساتھ کوئی خط نہین اب گمر یہ ہی یعنے مجکو اسکا بڑا خوف ہی ای محبوب کہ تو پریشان ہو جائیگا ورنہ تیری زلف سے جو مجکو پریشانی ہو رہی ہی شاہ والا سے کہتا اور وہ شاہ والا وہ ہی جسنے شاہان جہان کے جو قابل قتل تھے ایسی جان بخشی کی کہ خاک اسکے دروازہ کی آب رخ عیسیٰ کی ہیگئی کہ انھون نے ایسے ہی دلیسون کو جان بخشی کی ہی نہ شاہون کو اور وہ شاہ وہ سلیمان ہی کہ جسکے امر نفاذ کا طغرا پاکر کرۂ نار سے برتر کرۂ آب کو

ہوا رکھتی ہی کو کرہ نار سب سے بالا ہی اور کرہ آب پست اور طبیعت بھی دونون کی مقتضی اسکی
نہین کہ نار پستی مین ہو اور آب بلندی مین جیسا کہ ظاہر پانی کو کتنا ہی اوپر پھینکو نیچے ہی گرتا ہی
اور آگ کو کتنا ہی جھکاؤ اوپر ہی کو اٹھتی ہی لیکن اسکے امر نافذ سے غیر ممکن ممکن ہو جاوے قولہ وانکہ
بے امر جنیبت کش او از زر سرخ + صبح بر صهوهٔ اشهب ننهد هزارا را + تیر مینا سپر از رفعت قوس
در او + در شرے دیدہ سر طارم او ادنی را + ور تک خندق خود دیدہ یکے برگ کبود + قلعهٔ
حشمت او نه ربض مینا را + تیغ که برق سر خنجر او دیدہ از مهر + چاک زد بر تن خود پیرهن خارا را +
خسروا نوے زمین شاہ محمد که کفش + قطرہ یافت ز موج دل خود دریا را + ایکه از نعل سمند تو
فلک بر سر ماه + حلقه در گوش کند ائمه رولالا را + ایکه گر گرد براقت سوے چرخ آرد روے +
نور بخشد دبران مردمک اعمی را + آن جبین جبهه و شب پیکر و خورشید مسیر + که در امروز نبین پشت
کند فردا را + ماه سیرے که ز مشرق اگرش ها گوے + جز بمغرب الف وصل نیفتد پا را +
قلم کام روا نیست زبانش که بطوع + خبر در اثبات شهادت ننویسد لا را + گفت آن بحر که از
غایت ندناهی زر + بیش پانون نکند ضم بسخن دریا را + اللغات جنیبت اسپ کوتل صهوه
پشت اسپ اشهب اسپ سفید رنگ هزارا گلوله زر و نقره و ساز اسپ تیر مینا عطارد سپر فلک قوس
محراب شری خاک نمناک او ادنی اقتباس ہی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی تیغ
کوه بینی و بلندی کوه خارا سنگ سخت و نام پارچہ سرماه ابتدا ے ماه لالا غلام و دبران بفتحتین
یہ پانچ ستارے ہین اور ایک منزل ہی منازل قمر سے جو کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوتا ہی اندھا
ہوتا ہی اور ویسے بھی اسکے دیکھنے سے اندھا ہوتا ہی اعمی عقرب کہ اندھا ہوتا ہی فردا سے مراد
فردا ے قیامت نه بخشش و افزونی المعنی اور وہ شاہ ایسا ہی کہ بے حکم اسکے جنیبت کش کے
کیا مقدور صبح کا جو پشت اشهب روز پر هزارا زر سرخ کا کہ آفتاب ہی جو صبح کو سرخ ہوتا ہی رکھ سکے
قوس یعنے محراب اسکے دروازہ کی ایسی بلند و رفیع ہی کہ بسبب رفعت کے عطارد مینا سپر
نے سر طارم فلک کا شری پایا او ادنی مین دیکھا یعنے شری سے بھی کمتر مین محشی لکھتے ہین او ادنی

عبارت ازانکہ مسافت میان او تعالے و حضرت پیغمبر کمتر از دو گوشۂ کمان ماندہ انتھی مین حیران
ہون یہان اس معنے کے لکھنے سے کیا نتیجہ بجز گستاخی نن کے قلعہ اسکی حشمت کا ایسا بلند ہی کہ جب
اسنے اس نہ ربض مینا کو دیکھا تو اسکو ایسا معلوم ہوا کہ میرے خندق کی حد گہرائی مین ایک
بستر سبز پڑا ہوا ہی تیغ کوہ نے جو برق کہ مراد اسکی دھار اور برش سے ہی سر خنجر کی اسکے دیکھی
تو اسکی مہر محبت سے ایسی بیتاب ہو گئی کہ پیرہن خارا کا جو پہنے ہوے تھی کھینچ دہو کے پہاڑ ڈالا
جیسے عاشق نہایت جوش و ولولہ عشق مین کپڑے پہاڑ ڈالتے ہین اور لطف یہ کہ خارا ایک
قسم کا کپڑا بھی ہوتا ہی اور پیرہن پہاڑنا اسکا باعتبار درون کے محشی لکھتے ہین کہ چون بلندی
کوہ برق خنجر ترا و زخال مہر دید جامۂ خارا برتن چاک زد کہ از صورت سنگہاے ترقیدہ
پیدا شدہ ہر گاہ حالت مہرش اینست حالت قہر چہ خواہد بود و در بعضی نسخ قہر ہم بنظر آمدہ
یا اینکہ چون کوہ برق شمشیرش دید از محبت آن جامۂ خارا را برتن درید زیرا کہ آہن تیغ ازو
پیدا میشود انتھی مین نے اپنے معنی بھی لکھدیے اور بجنسہ محشی کے بھی اب ذہن سلیم کے
سپرد ہی اور وہ شاہ خسرو روے زمین کا ہی یعنے شاہ محمد جسکی کف عطا نے اپنے دل کی
موج کے سامنے دریا کو ایک قطرہ پایا بس ای ممدوح تو وہ بلند رتبہ ہی کہ فلک نے ہر مہینہ
کی آغاز مین تیرے بغل ہمند کا حلقہ گوش مین آئینہ رو غلام یعنے بدر کے ڈالا ہی کہ ترقی
پا پا کے اس درجہ کو پہونچا ہی یعنے بدر جیسے تیرے غلام داغی ہین اور ای ممدوح تو وہ شخص ہی کہ
اگر گرد تیرے براق کی چرخ کیطرف متوجہ ہوئے تو پھر دبران جسکی تاثیر سے آدمی اندھا ہو جاتا ہی
اس گرد کے خوف سے اندھے کی مردمک کو نور دینے لگے خاصہ اسکا بدلجاے اب گھوڑے کی
صفت ہی کہ وہ چمن جبہہ اور شب پیکر ای سیاہ اور خورشید سیر ایسا ہی کہ امروز ہی مین کہ وہ گذر رفتہ
نیانے فردا کو اپنی پشت کے پیچھے کر دے یعنے عرصۂ بعید و بے پایان فرداے قیامت کو امروز
ہی مین اپنی پس پشت کر دے چمن جبہہ کی جگہ نسخہ قمر جبہہ کا اولی تر ہی اور ایسا ماہ سیر ہی کہ اگر
مشرق مین تو ما کہنکے للکارے تو یہ الف ہا کا تیرے منہ سے جو وصل ہی کا ہو گا منقطع نہوسکے

پائیگا کہ اتنے ہی عرصہ میں وہ مغرب پہونچ جائیگا واضح ہو کہ ماہ سب سیاروں میں سریع السیر ہی
کہ ایک مہینہ میں سب برجوں کی سیر کر لیتا ہی زبان تیری ایسے قلم کا محرم و روا ہی برغبت نہ بجبر کہ سوائے
اثبات شہادت کے لا لکھتا ہی نہیں جانتی یعنے اشہدان لا الہ الا اللہ میں تو ضرور لا لکھتی
ہی اس ضرورت سے کہ بدون نفی لا کے اثبات نہیں ہو سکتا اور سوا اسکے کبھی لا نہیں کہتی
کف تیری وہ دریائے فیض ہی کہ نہایت بخشش سے ماہی زر کی اپنی قلم پیش یعنے بعد
اس سے نون کو سخن میں یائے ضم نہیں کرتی تا لفظ نے جو معنی نفی کے ہی پیدا نہو سکے آس
شعر میں شاعر نے کیسی رعایتیں رکھی ہیں اور سخن دریا کیسا الطف ہی کہ در تفسیر یائے ظرفیہ
کی بھی ہی اور مرکب ہونے سے لفظ دریا بھی حاصل ہوتا ہی قولہ ماہی کلک ترا بود عزیمت کہ نہاد
آسمان بر خط محور سر اژدرہا را + مرکز جاہ تو گر عرصہ دہد عرصۂ خویش + عوض نقطہ نہد دائرۂ
عظمیٰ را + زاستان تو بصد رشبہ فرو تر دیدہ + چنبر چرخ سر کنگرہ جوزا را + وقت آنست کہ
از ساغر چشم افشاند + خصم بر طاس زر اندودہ ترخ صہبا را + ہست روزان و شبان بر تن
زار ش گریان + با عدو تو چہ گریست تپ سرما را + ہر کرا آتش تیغ تو برد آب ز روسے +
خاکسار یست کہ بر باد دہد دنیا را + بخدائے کہ برین لوح زمرد وشن داد + از سیکے میسم
زر اندودہ دو نون طہ را + کہ سر قاف جلالت عوض نقطہ گرفت + وسعت عرصۂ نہ دائرۂ بالا
را + قطع شمشیر سخن بر سر اعداے تو باد + گرچہ در عہد تو خود سر نبود اعدا را + زانکہ در زنگ
تیغ گذاران سخن + مقطع شعر نیفتد بہ ازین دانا را + درشکر ریزۂ عروسان عبارت نفتاد +
گوشوارے بہ ازین دانہ سخن پیرا را + اللغات عرصہ دہد ای ظاہر کند دائرۂ عظمیٰ فلک
نہم ترخ مثہ مراد اشک سرخ گرمی و دستی تپ سرما ای لرزہ با قسمہ میم قرطہ نام آنحضرت اور بنا فیہ
کی تلفظ پر ہوتی ہی نہ کتابت پر دانہ قصیدہ المعنی تیری ناہی قلم کو عزیمت آسمان کی بھی
کہ وہاں بھی فرمان جاری کرون کہ آسمان نے فوراً سر اژدہا فلک کا کہ یہی بڑی مہیب شی
آسمان پر ہو خط محور پر رکھدیا تا ثابت ہو کہ میں مطیع خط فرمان کا ہوں عزیمت افسون اراده

محور جو رہے گرد گشتن اور ایک خط ہی موہوم درمیان قطب جنوبی و شمالی کے اُسکو محور کہتے ہین
کہ فلک پر ہی محشی نے لکھا ہی آسمان خواست کہ شکل قلم تو ہم سر زند معلوم ہوا اسکے کیا معنی ہین
مرکز تیرے جاہ کا جو اپنے میدان کو ظاہر کرے تو نقطے کے بدلے دائرہ ہو جائے جو فلک نہم
ہی جسکے جوف مین جملہ افلاک ہین تیرے آستان رفیع کے چرخ چنبری نے دیکھا تو سیکڑون برج
سر کنگرہ جوزا سے پست تر پایا کنگرہ چہ جوزا افلاک ہشتم ہی جوزا نام ایک برج کا بھی ہی اور
ایک شکل بھی فلک پر ہی اب ایسا عجب ہی کہ دشمن تیرا جاہ و جلال دیکھکر اپنے غم کے
ساغر چشم سے طاس زر پر جو چہرہ ہی تو نخ صہبا کے کہ اشک سرخ ہو جاتے ہین
تیرے دشمن سے تپ لرزہ کو کیسی دوستی ہی کہ دن رات اُسکے تن پر ... ہین
اس شعر مین بھی تغائر فرضی ہی تیری تیغ کی آتش جسکی آب ... ایک خاک
جسنے دنیا کو برباد کیا ہی مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے اس لوح ... سیم
زر ... کہ وہ ماہ ہی طہ یعنی آنحضرت کو دونون دئیے کہ ایا ہی معجزہ شق القمر سے جیسا کہ
جامی رح نے فرمایا ہی ع دو نون شد دو رسیم از حلقہ ماہ ٭ آیندہ ... قسم کہ تیرے ...
بزرگی نے عوض نقطے کے وسعت میدان تو دائرہ بالا کی ... آپ کہتے ہین کہ تیرے ... کی شمشیر
... جو روان تھی اُسکو سر دشمن پر ختم کردون اگرچہ تیرے وقت مین دشمن خود ہی بے سر ہو رہے ہین
اس سبب سے کہ جو تیغ گذار سخن کے ہین اُنکی رزمگاہ مین دانا لوگون کے نزدیک مقطع شعر کا اس سے
بہتر نہین ہوتا اور جو شکر ریزہ عروسان سخن کے ہین کہ عروس پر شکر ریزی کرتے ہین جیسا کہ عروس
کے سر پر شکر ریزی کا دستور ہی اس میرے دانہ سخن سے بڑھکر کوئی گوشوارہ کبھی سخن ہیرا کے
ہاتھ نہ آیا اور عروس بفتح مرد و زن لو کہ خدا دونون کو کہتے ہین

در تعریف قلعہ دہلی و مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق

قولہ سواد قلعۂ دہلی اگرچہ در دنیاست ٭ ہزار بار فزون تر ز جنت المأوی ست ٭ چہ قلعہ ایست
کہ قوس زحلقہ در او ٭ محیط نہ زبعض ہفت طارم اعلی ست ٭ بپیش قلعہ ایوان بارگاہ شہ ...

نمود کمتر از ان نقطه که بر سر فاست ٭ چنان ہوائے درش در علو غلو دارد ٭ که قصر قیصر ش از خشت
آستان سراست ٭ به پیش بحر سوادش ز بسکه موزون نیست ٭ ز روے معنی ہر بیت او پر از
شعری ست ٭ بلند کوے که بنیاد او پر از بر منت ٭ ازانکه تخت گه شاه والی دنیاست ٭ خدایگان
سلاطین محمد تغلق ٭ که کمترین غلامش ہزار چون کسری ست ٭ یه قصیده بحر مجتث مین ہی ارکان
اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن یا فعلن یا فعلان المنتخبات سواد نواحی و حوالی
شہر قاف نام کوه غلو زیادتی بیت خانه و شعر شعرے نام ستاره بلند بفتحتین اصح بر بار ثمر و دخل و
بزرگی المعنی یعنے دہلی اور اُسکے سواد اگرچه دنیا مین ہی لیکن ہزار درجه جنت الماویٰ سے
بڑھکے ہی کیسا قلعه اُسکا عالیشان ہی که ادنی محراب اُسکے حلقهٔ دروازه کی محیط و گھیر مثوالی
ہر نو دیوار ہفت طارم اعلیٰ کی ہی اُسکی بارگاه کے قلعه کا جو ایوان ہی اُسکے سامنے کوه قاف
ایسا ہی جیسے کمتر نقطه حرف فا کا ایسی ہوا اُسکے دروازه کی علو مین زیادتی و افزونی رکھتی ہی که
قصر قیصر کا گویا اُسکی ایک خشت آستانه سے ہی نواحی اُسکی گویا ایک بحر عروضی ہی اور ازبس موزون
که جسکی ہر بیت یعنے ہر خانه ایسے معانی روشن سے بھری ہی که ہر ایک شعری ہو رہی ہی یعنے
ساکن اُن خانون کی سب اہل معنی شعری بمنزلت ہین اب کہتے ہین کیا اُسکو شعری سے تشبیه
کر رہا ہی کوئی اونچی بات کہ که بنیاد اُسکی نکوئی و بزرگی سے ہی اسلیے که وه تختگاه اُس پادشاه کا ہی
که وه حاکم سارے دنیا کا ہی محشّی نے بار کے معنی ثمر اور دخل کے لکھے ہین که جہان نه جینسے کوئی
ثمره نه کچھ معنے ہین دخل اور وه شاه خدایگان محمد بن تغلق ہی که ادنی غلام اُسکے ہزارون ایسے
ہین جیسے کسریٰ قوله ترا که سنبل مرغول بر کنار گلست ٭ بعارضی تو چه روے آفتاب را دعوی ست ٭
دہان تست که مهرے ز ذره فرقش نیست ٭ میان تست که کوہی بموے آویزه است ٭ کمند
زلف تو بر آفتاب باد جہت ٭ خط سیاه تو بر طرف ماه با معنی ست ٭ تو آنبات از ان رسته شد
جگر و شکر ٭ که بر کناره لاله مردین افعی ست ٭ دو مار زلف تو آیات تنگات چون کفر نه ٭ جہان
چشم تو مردم فریب چون غولی است ٭ مرا ست بر طبق زر دو کاسه نقره ٭ که سنا الہا نیست که لعل ندا

را مجری است ٭ چو شام زلف ترا بدر دید روشن شد ٭ کہ بر کنارہ خورشید سایہ طوبی ست ٭ رخ تو صبح شب قدر یا مہ عید ست ٭ لب تو خاک در شاہ یا دم عیسی ست ٭

مطلع ثانی

قولہ توئی کہ قدر تو بر تر ز طارم اعلی ست ٭ نصیب طالع جاہت عطیۂ کبری ست ٭ کتابۂ علم راستی کہ رایت زد ٭ سواد تو پت اقبال و سورۂ بشری ست ٭ اللغات مرغول پیچیدہ گل رخسار رو سیب ورخ آویزا آویزندہ آفتاب رو وجہ سبب ورو نبات خط و مصری لب شکر زمردین افعی خط سبز غولی بواو مجہول وہ دیو کہ آدمی کو راہ سے بہکاتا ہی طبق زر دو کاسۂ نقرہ چشم سفید مذاب لعل گداختہ ای اشک سرخ کتابہ بکسر وہ جو مسجدون اور مقبرون اور دروازون پر تاریخ وغیرہ سے بخط جلی بصورت طغرا لکھتے ہین المعنی یعنے آفتاب کا کیا منھ جو تیرے عارض سے دعوی کر سکے اور برابری کرے اسلیے کہ تیرے گل کے گرد تو سنبل مرغول ہی ای زلف پیچیدہ ولاویز بھلا اُسکے کہان ہی تیرا دہن وہ ہی جسمین بال بھر ذرہ سے فرق نہین ہی اور کمر وہ کہ ایک بال مین کوہ لٹکائے ہوے ہی کہ وہ سرین ہین کمند تیرے زلف کی آفتاب پر آویختہ ہی ای وجہ بمیت کیسا نازک لطف باوجہ مین ہی کہ وجہ منھ کو بھی کہتے ہین اور خط سیاہ تیرا کنارہ ماہ کے بامعنی ہی خط بمعنی اسلیے کہ ماہ کے گرد سیاہی شب کی ہوتی ہی تیرے گرد شکر کے نبات کہ خط سبز ہی جمی ہی کہ لالہ پر کوئی دست اندازی نہ کر سکے دیکھتے ہی کہے کہ اس لالہ کے کنارہ مار زمردین افعی بیٹھا ہی افعی ایک قسم مار ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی اکثر اُس ملک کے لوگ زمرد اپنے پاس رکھتے ہین جسکی تاثیر سے وہ اندھا ہوجاتا ہی دونون زلفین تیری دو مار ایمان شکاف قتل کفر کے ہین اور چشم مست پر خمار تیری مردم فریب مانند غول بیابانی کے میرا یہ حال کہ چہرہ زرد پر دو کاسۂ نقرہ سے جو چشم سفید ہین برستے ہوئین کہ لعل گداختہ یعنے اشک سرخ خونین جاری ہین جب بدر نے تیری شام زلف کو دیکھا تو اُسپر یہ بات روشن ہوئی کہ کنارۂ خورشید کے سایہ طوبی کا ہی مین حیران ہون تیرا رخ ہی یا صبح شب قدر کی ہی یا عید کا چاند اور لب تیرے

خاک دروازہ شاہ کے ہین یا دم عیسی ہین معنی مطلع ثانی کے اے ممدوح تو وہ ہی کہ قدر تیری
رفعت و بلندی ہین اس طارم اعلے سقف آسمان سے بڑھ گئے ہیں اور تیری جاہ کا جو
طالع ہی اُسکے حصہ مین عطیہ کبری ہی اور موہبت عظمی ایسے بڑی بڑی عطیات خدائی رائے نے
تیری جو علم راستی کا قایم کیا اُسکے کتابہ کا مضمون بالکل آیت اقبال اور سورہ کی بشری سے
ہی ای اقبال و بشری سے بھرا ہی قولہ تنی مثال ازان فایقی تو بعد عالم کہ ذہن پاک
تو کشاف معضلات تبی ست فلک ز مہر تو ہر صبح چاک زد خرقہ ببین کہ پارہ اورا
ترنج زرد عبا ست اگرچہ خصم تو در شست منجنیق بلاست ولی ولی تو سر مست
خمستان بلی ست بہ قلعہ ایست جلالت کہ بارہ از وے محیط شش جہت و ہشت
روضہ عقبی ست بہ پیش قصر ہمایون تو رواق مسیح چو حبس خانہ قارون فرود تر شری ست
توئی کہ از فلکت سایہ خدا لقب ست توئی کہ از ملک حاکم زمانہ ندا ست از بیکہ
ہندوے شب جوہری پرسود است براے پیشکشت مہ زمشتری بشری ست
در انتظام تراکیب گوہر عالم نفاذ امر تو چون فیض علت اولی ست ہمیشہ تا کرہ خاک
خنک گردون را بساط عرصہ میدان عالم صغری ست دلیل قافلہ سالار شرع راے
تو باد کہ نور خاطر تو شمع رہنماے ہدی ست اللغات تبی پیغمبر کشاف کشاینده و ناتمام
معضلات سختیہاے مشکلات تبی بالضم قرآن شریف ترنج زرد آفتاب منجنیق معرب من چہ نیک
کہ قول شیطان کا ہی بعد ایجاد اسکے کہ حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے کے واسطے یہ ترکیب اسنے
نکالی تھی کہ شدت حرارت آگ سے کوئی وہان جا نہین سکتا تھا ولی دوست بلی کلمہ ایجاد
بارہ دیوار قلعہ رواق بضم و بکسر وہ مکان جو ایک ستون پر بنایا ہو رواق مسیح فلک چہارم
علت اولی عقل اول جسکا فیض تمام عالم کو پہونچتا ہی عالم صغری دنیا المعنی اے ممدوح تو نبی کے
مثل تمام عالم سے فایق ہی اسواسطے کہ تیرا ذہن پاک قرآن کی بڑی بڑی سخت مشکلون کو حل کرتا
ہی فلک نے تیری محبت سے ہر صبح اپنا خرقہ پھاڑا اسی خرقہ دریدہ کا ایک ٹکڑا یہ ترنج زرد عبا ہی

آفتاب ہی اگرچہ دشمن تیرا جنبیوں بلا کی شست مین پھنسا ہوا ہی اور شست مچھلی پکڑنے کا کانٹا لیکن کیا غم دوست تو تیرے سرمست شراب خانۂ بلی دانجاب گے ہین اُنکے لیے خدا کے فضل سے تو ہرگز نفی و انکار نہین تیری بزرگی کا کیسا قلعہ عالیشان ہی جسکے سامنے فلک چہارم یعنے رواق مسیح ایسا ہی جیسے قعر ترے حبس خانۂ قارون کا کہ سب سے نیچے ہی تو وہ ہی کہ فلک نے تجکو سایہ خدا کا لقب دیا ہی اور ملک تجکو خالم زمانہ کہتے ہین اور اس سبب سے کہ ہندوسے شب ایک جوہری جو باعتبار ستارون کے کہا ہی پرسودا ہی لہذا ماہ مشتری کو جو سعد اکبر ہی مژدہ سناتا ہی کہ یہ جوہری تجکو پیشکش پادشاہ کا کریگا محشی لکھتے ہین کہ ماہ بمشتری کہ نام ستارہ ایست میگوید کہ ترا خریدہ پیش پادشاہ خواہم برد انتھی ہین جوہری شب کو فاعل پیشکش کرنے کا کہتا ہون اور یہ ماہ کو خریدار مشتری کا نہ معلوم یہ کیسے خریدے گا اور کیسے لیجائیگا اور جوہری شب کے پاس تو موجود ہی ہی وہ پیشکش کریگا جیسا کہ دستور جوہریون کا ہی کہ عمدہ جواہر سامنے پادشاہ کے لیجاتے ہین اور مراد مطیع ہوجانے مشتری سے فافہم لانہ دقیق اور نسخہ لکھا ہی ماہ و مشتری بشری ست ای شب باہر دو مژدہ خریداری میدہد مین تو اولی کو اولی جانتا ہون اور ای ممدوح ذات عالم کے انتظام ترکیب مین تیرا امر ایسا نافذ و موثر ہی جیسے فیض عقل اول کا کہ سبکو پہونچتا ہی بقول جامی ؎ کہ گو خاک مرکب یا بسیط است ✤ بجملہ فیض احسانش محیط ست ✤ اب دعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ کرہ خاک کا خنگ گردون کے واسطے ایک بساط ہی جو عرصہ میدان عالم صغرے دنیا مین گسترده اور بچھا ہوا ہی تب تک ہمیشہ واسطے قافلہ سالار شرع کے راے تیری رہنما ہے کسواسطے کہ خاطر تیری ایسی روشن ہی جسکا نور شمع رہنما ہدایت کا ہی

در صفت جشن کہ محمد شاہ در دہلی کردہ بود

قولہ این جشن نیست مجلس فردوس اکبر ست ✤ کز فرعید طلعت نور وز خوشتر ست ✤ این اطلس مرصع ما تو سپہر نیست ✤ عکس فروغ چتر شہ ہفت کشور ست ✤ این تخت نیست قبہ عرش معظم ست ✤

این شاہ ہیبت عیسی ادریس منبرست ✤ در مصر ملک یوسف موسی مہابتست ✤ بر قصر دین محمد جبریل چاکرست ✤ در زیر بال باز زر چتر آل شاہ ✤ ہفت آسمان زیک مگس سبز کمترست ✤ صفہاے حاجبان کہ چو مژگان کشیدہ اند ✤ ہر صف ہزار اختر خورشید افسرست ✤ زان چار گوشہ مجمر زرین میان صحن ✤ کز بوے او مشام ملایک معطرست ✤ دود ش سواد دیدۂ حوران جنت ست ✤ عطرش بخار غالیۂ حوض کوثرست ✤ پلیست کرہ پیکر و شبہہ ست نفخ صور ✤ درگاہ شہ نمونۂ صحراے محشرست ✤ عید آمدہ براے تماشاے جشن شاہ ✤ بر در نشستہ طالب پروانۂ درست ✤ یہ قصیدہ بحر مضارع مین ہی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن **اللغات**

حضرت ادریس آسمان سے لوٹ کے دنیا مین نہین آئے مختصر حال انکا یہ کہ انھون سے حضرت عزرائیل سے کہا مین چاہتا ہون کہ دیکھون مرنے مین کیسی سختی ہوتی ہی تم میری جان نکالکے پھر جسم مین ڈال دینا بس جبکہ جان نکل گئی جنت مین پہونچے ہر چند انسے کہا گیا پھر یہ جنت سے نہ نکلے آخر انکو جنتیون کا مدرس کیا اور خطبہ اپنا انھون نے ایک چوب پر لکھا تھا منبر ہی سے کنایہ ہی غالیہ ایک خوشبو ہی مرکب مشک و کافور و عنبر اور شکر و روغن بان سے **المعنی** مصنف کہتے ہین یہ جلسہ جشن کا جو بادشاہ کے یہان ہو رہا ہی جشن نہین ہی مجلس فردوس اکبر کی ہی جو فر عید و طلعت نوروز سب سے خوشتر ہی اور سب سے بڑھکر اور یہ اطلس مرصع نوبتہ دالاسپہر نہین ہی بلکہ شاہ ہفت کشور کے چتر کے فروغ کا عکس ہی نہ یہ تخت تخت ہی بلکہ قبہ عرش معظم کا ہی ایسے ہی بادشاہ بادشاہ نہین ہی ایک عیسی ادریس منبر ہی مصر کے ملک کا یوسف ہی اور ہیبت اسکی موسی کی سی اور قصر دین محمد کا جبرئیل چاکر ہی اسکے باز زر چتر اولاد کے بازو تلے ہفت آسمان ایسے ہین جیسے ایک مگس سبز بلکہ اس سے کمتر حاجب جو مژگان کیطرح صفین باندھے کھڑے ہین ہر صف مین ہزار ہزار ستارے ہین خورشید افسر اور چار دن طرف جو انگیٹھیان زرین درمیان مین سے جل رہی ہین کہ جنکی بو سے دماغ ملایک کا معطر ہی انکا دود جنت کی جو حورین ہین انکی آنکھ کا سواد ہی اور خوشبو اسکے بخار کی غالیہ بوے زلف

حوض کوثر کا ہی آب صفت گھوڑے کی ہی کہ وہ ایک بیل کو بیکرہی جسامت مین اور آواز اسکی گویا آواز صور اور بارگاہ شاہی ہجوم خلایق سے نمونہ صحراے محشر عید اس جشن شاہی کی دیکھنے کو آئی ہوئی دروازہ پر بیٹھی ہی اور طالب پروانگی دروازہ کی ہی کہ اگر اجازت پاؤن تو دروازہ پر بیٹھ کے تماشا دیکھون اندر جانے کے لایق کہان ہون قولہ نوروز نیز آمدہ آوردہ عیدیی ✤ یک سبز برہ کا ہوے زر دیش در برست ✤ زان مہر زد بہ پیش ترازو شرف گرفت ✤ کانجاے وزن مشک بکافور ہمسرست ✤ خاتون نوبہار شدہ پاکوب جشن ✤ موے سیہ بقد سفیدش برابرست ✤ در عرصۂ زمانہ بہر جا کہ راستیست ✤ آن راستی بعدل شہ دادگسترست ✤ سلطان کیقباد غلام آن سکندری ✤ کز آب خضر خاک در او فزون ترست ✤ افعال او موافق راے امام شد ✤ کا قوال او مطابق شرع پیمبرست ✤ الیسر در یکہ پشت ہدے راز روے فخر ✤ نعل تگاور تو بہ از تاج سنجرست ✤ نہ سقف بے ستون کہ بکشش روز شد تمام ✤ در گوشۂ ہزار ستون تو مضمرست ✤ ہر آیت کمال کہ پیش از تو حکم یافت ✤ آن حکم منتسخ شد و آن نسخہ ابترست ✤ زرین ہماے چتر تراو رہواے ملک ✤ نہ بال چرخ ریشۂ یک گوشہ پرست ✤ اللغات عیدیی نذر عید سبز برہ برج حمل آہوے زرد آفتاب مہر آفتاب ترازو میزان مشک شب کافور روز پاکوب ای رقصان موے سیہ شب قد سفید روز کیقباد کے عادل قباد بمعنی بر حق قاف مبدلہ غین و مرکب نام پادشاہ پشت مد و سنجر نام پادشاہ ہزار ستون وہ مکان جسکے ہزار ستون ہون مضمر پوشیدہ منتسخ رد کردہ شد المعنی نوروز بھی جشن کے تماشے کو عیدی یعنی نذر عید لیے ہوے آیا اور عیدی یہ تھی کہ ایک سبز برہ جو برج حمل ہی جسکا شرف آفتاب اور ایک آہوے زرد کہ آفتاب ہی بغل مین دبائے ہی اور یہ ہی بھی کہ جب آفتاب برج حمل مین جاتا ہی تو نوروز ہوتا ہی مہر زر جو آفتاب ہی اسنے میزان مین اس سبب سے شرف پایا کہ جب یہان آتا ہی تو مشک و کافور کہ رات اور دن ہین دونون برابر ہو جاتے ہین خاتون نوبہار کی بھی

اس جشن مین مارے خوشی کے ناچنے لگی جسکے موٹے سیاہ قد سفید کے برابر ہین
اس سے بھی کنایہ رات دن برابر ہونے کا ہی بنظر ذکر برابری کے کہ منجملہ راستی ہی کہتے
ہین کہ میدان زمانہ مین جہان کہین راستی ہی وہ راستی بسبب عدل اسی بادشاہ دادگستر
کے ہی اور یہ بادشاہ کیقباد وقت کا ہی اور غلام ایسے سکندر کا جسکی خاک دروازہ کی آب خضر
سے جان بخشی مین بہت بڑھکے ہی آسکے جملہ افعال موافق راے امام کے ہین اسواسطے
کہ امام کے قول بالکل مطابق شرع پیمبر کے ہین اے ممدوح تو ایسا سرور ہی کہ پشت ہدایت
کو نعل تیرے سمند کا تاج سنجر سے بہتر ہی یہانتک کہ تاج سنجر سے عار کرتی ہی اور اس نعل پر
فخر کرتی ہی تیرے جو نو سقف بیستون یعنے نو آسمان بے عمد ہین کہ چھ دن مین تمام ہوئے ہین
اور ذات مظروفہ دونون سے ارادہ ہی تیرے قصر ہزار ستون کے ایک گوشہ مین ایسے
چھپے پڑے ہین جیسے لفظ مین ضمیر چھپی ہوتی ہی کہ اسکا ہونا دلین ہوتا ہی نظاہر لفظ مین
جس آیت نے کہ قبل تجھسے حکم نفاذ پایا اور جاری ہوئی گو کیسے ہی کمال کے ساتھ تھی
وہ سب منسوخ ہوئی اور وہ نسخے ابتر ہوگئے جیسے قبل آنحضرت سے جو حکم اور کتابین تھین
سب منسوخ ہوئین تیرا تیر ایک زرین ہما ہی جو ہوا ے ملک مین طیران ہی اسکے یہ نوچے ایک
گوشہ پر کے ادنی ریشہ ہین اور ریشے وہ جو پر کے ادھر ادھر باریک باریک ہوتے ہین قولہ
ازدام انتقام تو در آشیان عدل + شہباز در حمایت بال کبوترست + آنکس کہ چون قلم نہد
بر خط تو سر + در دست مال حادثہ مانند مسطرست + چون خاتم آنکہ بر در تو پشت حلقہ کرد +
دیوار ہاے خانہ نگین دارش از زرست + بازار تیز ظلم ز عدل تو کاسدست + پہلوے
چرب فسق ز زہد تو لاغرست + شکل جزیرہ بر لب دریا بہانہ ایست + شوریدہ ایست
کز کف تو خاک بر سرست + تا منہزم کند سپہ زنگبار را + شمشیر زر کہ در کف سلطان خاورست +
در پیش آب تیغ تو کمتر زخاک باد + آن آتشی کہ ہر شررش قصر قیصرست + تیغت میان
معرکہ شد تیر آسمان + کانجا کہ او مقام نماید دو پیکرست + بر سمت اختیار تو باد ا ابد ا ر چرخ +

تا قطب را امکان ورق خط محور ست + اللغات شمشیر مرداشعہ سلطان خاور آفتاب
و خاور مشرق معرکہ جنگ دو پیکر جوزا خانۂ عطارد قطب بحرکات ثلثہ نام ستارہ اور یہ دو
ہین شمالی و جنوبی محور وہ خط جو ان دونون کے درمیان مین ہی المعنی تیرے انتقام سے
جو آشیان عدل مین دام لگائے بیٹھا ہی شہباز حمایت ابال کبوتر کی کرتا ہی جس شخص نے
کہ قلم کیطرح سر تیرے خط پر جیسا کہ اسنے رکھا ہی نرکھا وہ حادثہ کی مالش مین مثل مسطر کے
گرفتار ہی اور جسنے کہ خاتم کے مانند تیرے دروازہ پر پشت کو حلقہ یعنے خم کیا اور بندگی تسلیم
بجالایا اُسکے گھر کی دیوار مین نگین کیطرح زرین ہو گئین بازار تیز ظلم کا تیرے عدل سے
سوتا ہو گیا اور پہلو فربہ فسق کا تیرے زہد سے لاغر ہی جب تو زاہد ہی تو فاسق کون ہوسکتا
ہی یہ جو جزیرے لب دریا خشکی سے واقع ہین یہ لوگون کا ایک حیلہ ہی جزیرے نہین ہین
اصل یہ ہی کہ دریا نے تیرے کف فیاض کی حسرت سے شوریدہ ہو کے خاک سر پر ڈالی
ہی آئیندہ دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ سیاہ زنگبار شب کو تیغ زرین اشعہ کی جو
سلطان خاور آفتاب کے ہاتھ مین ہی منہزم کرے تیری آب تیغ کے سامنے وہ آگ جسکی
سر جنگاری قصر قیصر جیسی ہی خاک سے بھی کمتر ہوا اقتباس ہی آیہ کریمہ بشرر کالقصر سے تیغ
تیری معرکہ مین ایسی ہی جیسے تیر آسمان ای عطارد کہ جہان دو پیکر ہی وہین اسکا مقام ہی
جیسے تیر کا مقام دو پیکر ہی بس جب تک نکتہ قطب کا امکان کنارہ خط محور کے ہی تب تک تیرے
اختیار کے نقش پر مدار چرخ کا ہو یعنے تیرے اختیار میں اُسکی گردش ہو

در مدح محمد شاہ و بیان ضعف حال و بیماری خود

قولہ وجود بدر چنانم در کمال نقصانست + کہ پیش ندر ہلال آفتاب تابانست + جیسے
خواب و خورش نفے دہر دم از آہنش + سفید آئنہ ماہ ہیچو قطرہ انست + ز لاغرے مژہ را
مانند و چو مردم چشم + ز درون خانۂ خود ہم بحیلہ گردانست + ضعیف تر شدہ ز انموسے دیدہ
کہ اندر و + دو آب دیدۂ خود خوار و زار و پنہانست + ز مردمک کم و چون مردم اندر دایہ شدہ +

زیکہ پیرہنش ہفت تاے خستانست :: درون پیرہنش تپ بیافت تا گیرد :: اگرچہ
نالہ بمودش کہ زہ گریبانست :: چو بوئیش از سگی باخودش بخواہد برد :: بہر کجا کہ صبا را
ہواے جولانست :: بشکل تا بہ بریشم کہ در بر جنگست :: نزار و زرد برانداز تاب وسخت
نالانست :: زریخ ریش کہ از نیش عقرب آمد پیش :: زرد درد چو نیش بخود برچو مار پیچانست ::
کمان مثال ازان روے پشت او گشتہ ست :: کہ درمیان دو ابروش زخم پیکانست ::

یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان و فعلن و فعلن **اللغات**
کمال ونقصان صنعت متضاد بدر آزادہ اپنی ذات سے ہی قطران بالکسر روغن درخت
عرعر کہ سیاہ ہوتا ہی مانند ماننستن سے مشابہ ہونا بحیلہ ای بدشواری موے دیدہ ہندی
پربال خفتان جلتہ کہ ایک قسم لباس جنگ سے ہی دونون شین کی ضمیر یعنے پیرہنش و بمودش
کی راجع بہ بدر نزار نحیف ونیز بکسر لاغر تاب فروغ وپیچ وتاب **المعنی** یعنے وجود بدر کا ایسا
کمال نقصان مین ہی کہ اُسکے مقابلہ مین ہلال آفتاب تابان ہی اُسکا حال ایسا جیسے صبح
کہ نہ گھٹائے نہ سوئے اور آہین اور ٹھنڈی سانسین ایسی مارتا ہی جیسے آئینہ سفید ماہ کا جیسا
کہ صبح کو ہوتا ہی مثل قطران کے سیاہ ہوگیا اور معمول ہی کہ آئینہ دم پھونکنے سے تیرہ ہوجاتا ہی
ایسا لاغر ہوگیا جیسے موے مژہ اور مثل مردم چشم کے کہ اپنے خانہ مین گردش کرتی ہی اُسکو
بھی دشواری یعنے بڑی دشواری سے آنکھہ ہلاتا ہی ایسا ضعیف وناتوان ہوگیا ہی تن تو اُس
موے دیدہ سے بھی ضعیف تر ہی کہ درد کے مارے خود اپنے ہی آہ بدیدہ مین خوار وزار اور
پنہان ہی وہ بدر مرد کہنا سے بھی کم ہی اور جب لوگون کے مثل ردا اُوڑھتا ہی تو ایک پرگس
اُسپر ایسا گران ہی جیسے سات تہ کا جلتہ ہفت کی قید بدین رعایت کہ آنکھہ کے بھی سات پردے
ہین اور ایسا ضعف کے سبب سے گم وناپدید ہوگیا ہی کہ تپ نے جو اُسپر اپنا عمل کرنے کو
پیراہن مین ڈھونڈھا تو نہ پایا اگرچہ نالہ نے اُسکو بتایا کہ بدر بھی زہ گریبان ہی یعنے نالہ سے
تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اس پیرہن مین ہی اور ایسا خفیف وسبک ہوگیا ہی کہ صبا جلد مصر کو

رنگت جولان کی کرے گی تو خود اسکو بعد کسیطرح اٹھا لیجائیگی اور ایسا یہ کیا ہی جیسے تار بریشم
پتنگ سے کہ برین اور زار و زرد ہو پیچ و تاب و نالان علاوہ اسکے ایک زخم نیش عقرب کا پیش
آیا جسکے درد سے مثل مار کے پیچ و تاب کھا رہا ہی یہ شعر مشتمل ہی صنعت اسجاع پر جسکو مسمط کہتے
ہین اور پشت اسکی جو کمان سی خمیدہ ہو گئی یہ وجہ ہی کہ اسکے دونون بازو کے درمیان
مین زخم پیکان کا ہی تو گہ چو از گرانی رنجش سکسری آورد + طبیب گفت کہ این از خواص
بحرانست + طبیب گفت کہ آثار علت سوداست + سود گفت کہ سرسام زہر افشانست +
حکیم گفت کہ از روے وقت طالع او + چو زلف تیرہ و آشفتہ و پریشانست + قوی ضعیف
شد و سخت سست نبض اجاش + لبش کبود شد و چشم رو دگریانست + خبر بخسرو عالم رسید
در ساعت + جواب گفت ہنوزش بقا فزاد انست + ہنوز خاک در ماش سرمہ چشم ست + ہنوز
آب کف ماش آب حیوانست + ہنوز بر در داخول دود گلخن ماش + سواد سلسلہ زلف شاہ
جہانست + دعاش کرد شہنشہ بحق کہ جان بخشست + شفاش دہ کہ رانندہ بساط انست + ز آب
مرحمت خوانش بخش برگ و نواش + کہ شاخ گلبن دین را ہزار دستانست + شفاش داد ہم
اندر زمان خداوندش + کہ او بجان و دل و تن غلام سلطانست + **اللغات** سکسری
دیوانگی زہر افشان مہلک بحران وہ عظیم تغیر جو بیماری مین بیمار کو ہوتا ہی جس سے بیمار ہلاک
ہوتا ہی یا صحت پاتا ہی از روے وقت ای بمقتضاے وقت قوی ضعیف صنعت تضاد داخول
بواو مجہول درگاہ پادشاہان اور وہ چبوترہ جو در سلاطین پر بیٹھنے کے واسطے بناتے ہین گلخن
آتشخانہ حمام اور بہاڑا اور گہورا **المعنی** وہ جو گرانی بیماری سے سکسری کرتا ہی اور بکتا ہی تو طبیب
کہتا ہی کہ یہ خواص بحران سے ہی طبیب نے کہا کہ یہ نشانی علت سودا کی ہی اور حاسد نے
کہا سرسام مہلک ہی حکیم نے بمقتضاے وقت یعنے حالت ردی دیکھکر کہدیا کہ اسکا طالع
زلف کیطرح تیرہ و آشفتہ اور پریشان ہی وہ قوی ضعیف ای نہایت ضعیف ہو گیا اور
رگ اسکی زندگی کی سخت سست یعنے ازبس سست ہو گئی ہونٹھ نیلے پڑ گئے آنکھون سے

آب اشک روان ہین کہ یہ سب علامت مرگ کی ہین یہ خبر خسرو عالم کو بھی فوراً پہونچی جواب دیا
کہ ابھی اُسکی عمر بہت ہی ابھی خاک ہمارے در کی اُسکی آنکھون کا سرمہ ہی اور ابھی آب ہمارے
کف دریا کا اُسکے حق مین آبحیات ہی کف دریا آبحیوان کیلیے مناسب ہین ابھی در داخول پر جو گلشن ہمارا ہی
اُسکا دھوان زلف اُسکی شاہد جان کا ہی یہ کہکے شہنشہ نے اُسکے حق مین حق سے دعا کی جو جان بخش ہی کہ خدا
شفا دے کہ وہ میرا بندہ شائستہ ہی اپنے آب رحمت سے اُسکو برگ و نوا دے کہ گلبن دین کی
شاخ کا وہ ایک بلبل ہزار دستان ہی بس اُسکے خداوند نے اُسیوقت اُسکو شفا دی کہ سواسطے
کہ وہ یعنے بدر جان و دل و تن سے ہر طرح غلام سلطان کا ہی قولہ عدو چو شمع ازین سوز شد
بگریہ و بدر ✣ ز مہر خدمت سلطان چو صبح خندانست ✣ خدایگان جہان کز مہابت تیغش ✣
میان ہفت سپر آفتاب لرزانست ✣ شہے کہ خاک در او بدیدہ شاہان ✣ ہزار بار فزون تر
ز آب حیوانست ✣ شہے کہ بردر او پردہ دار فغفورست ✣ شہے کہ بر سر او چتر دار خاقانست ✣
شہے کہ تابع امر خلیفۂ عہدست ✣ شہے کہ رافع رایات شرع یزدانست ✣ ز سطح دائرۂ جاہ او یکے
نقطہ ✣ محیط نہ ربض چار طاق ارکانست ✣ چراغ دودۂ بہرام کاستان درش ✣ فراز کنگرہ
ہفت طاق کیوانست ✣ ہمیشہ تا کہ شہنشاہ ہند را کہ مہست ✣ ہزار کاسۂ زرین بگرد یک خوانست ✣
ہمیشہ تا کہ مہ ز قرب خورشیدست ✣ چنانکہ راستی روز و شب بمیزانست ✣ بگرد درگہش از
خیل خاکروبان باد ✣ ہر آنکہ در خم نہ طاق و ہفت میدانست ✣ بدست ہر ہمہ فراشۂ محاسن بدرید
کز او چو قلب اسد کلب راہ دربانست ✣ **اللغات** ہفت سپر افلاک فغفور شاہ چین خاقان
شاہ ترک نہ ربض نہ فلک چار طاق خیمہ ارکان عناصر چراغ روشنی فراز بالا ہفت طاق کیوان
افلاک خوان ماہ کاسۂ زرین کواکب کمی ای احتراق راستی برابری کہ میزان مین ہی
ہنگام تحویل آفتاب نہ طاق نو افلاک ہفت میدان زمین ہا فراشہ پارہ و جاروب محاسن
ریش و نکوئیہا بدر نصف و ماہ چہاردہم قلب اسد آفتاب اسلیے کہ دل اسد کا ہین ہی اور سین
علامت شمس اور قلب اسد نام منزل ماہ کا کہ بصورت سنگ ہی المعنی دشمن تو ازین

جلنے سے مثل شمع کے گریان ہی اور بدر محبت شاہ سے مثل صبح کے خندان ہی آور یہ سلطان ایسا خدایگان جہان ہی جسکی ہیبت تیغ سے آفتاب درمیان ہفت سپہر کے ہی تا ہم لرزان ہی چنانچہ جرم اُسکا لرزتا معلوم ہوتا ہی آور ایسا شاہ جسکے دروازہ کی خاک بادشاہون کی آنکھ مین ہزارون ذرجہ آنجیو اُن سے موقر اور بڑھکے ہی آور وہ بادشاہ جسکے دروازہ پہ مغفور حاجب ہی اور جسکے سر پہ چتر لگانے والا خاقان ختن ہی ای ترکستان اور وہ بادشاہ کہ فرمان پذیر خلیفہ وقت کا ہی اور جھنڈے شرع الٰہی کے بلند کرنے والا ہی اُسکے دائرہ جاہ کا جو سطح ہی اُس سے یہ محیط نہ ربض کا جو چار طاق ارکان یعنے خیمہ عناصر اربعہ کو گھیرے ہوے ہی کہ فلک اول ہی ایک نقطہ ہی اور محیط نہ ربض فلک اعظم ای نہم آور یہ بادشاہ چراغ خاندان بہرام کا ہی کہ جسکے دروازہ کا آستانہ ہفت طاق کیوان سے بالا ہی کیوان زحل جو سیارہ فلک ہفتم کا ہی متن مین دودہ کی جگہ ویدہ لکھا ہی آب دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ شہنشاہ ہند کیواسطے کہ ماہ ہی ہند باعتبار سیاہی شب ہزارون پیالے زرین گرد ایک خوان کے لگائے جائین پیالے زرین کواکب خوان جرم ماہ بتغائر فرضی آور جب تک کہ ماہ قربت خورشید سے گھٹتا ہے جیسے میزان مین خورشید کے جانے سے دن رات برابر ہوتے ہین ہمیشہ ہمیشہ گرد اُسکی درگاہ کے گروہ خاکروبون ہتے ہوئے جو کوئی کہ اس نہ محراب کے خم مین اور ہفت زمین کے میدان مین ہی بعد کے شعر مین محشی نے فقط اتنا ہی کہ فراشہ معنی پارہ واندک محاسن نکو یعنہا بدر مصنف باشد اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا نہ کچھ تقریر معنی کی لکھی میرے نزدیک یہ معنی کہ خاکروبون سے ہر ایک کے ہاتھ مین ریش بدر کی جو اُسکی شعاع ہی جھاڑو ہو کسواسطے کہ بدر مثل قلب اسد ہونکے جو بشکل سگ کے ہی کلب راہ ممدوح کا اور دربان ہی

در تعریف روز و توصیف آفتاب

قولہ آن رومی خندان نگر دستار زرین بر سرش ٭ خضر ہے مبارک دم ببین دیبائے کحلی در برش ٭
صحبت خضر خوش لقا خورشید آب لقا ٭ یکدم بجو بردار باد اتش ظلمت برون شد از سرش ٭

زان روے کائینہ است صبح اسکندر آئین ست صبح + بل خسرو عین ست صبح از زر کلاہے بر سرش +
زاغ سیہ با بیضہا میکرد بازی در ہوا + بر بود ناگہ از قضا سیمرغ زرین شہپرش + چون از دم
گرگ سحر آہوے زر برداشت سر + افشاندہ شد خون جگر بر روے خاک از خنجرش + برداشت
گردون تیغ زر زد کہکشا نرا در کمر + از چار زنگاری سپر بگذشت نوک خنجرش + آندم کہ طناس
آسمان برداشت جام زر فشان + بر دش افق سوے دہان بر بود بزم سرورش + یہ اشعار
بحر رجز مین ہین ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن **اللغات** رومی صبح دستار
زرین آفتاب خضر صبح کلی سرمئی مراد شب دم جرعہ مناسب آب وصبح اسکندر آئین روشن
دل زاغ شب بیضہا کواکب سیمرغ زرین شہپر آفتاب آہوے زر آفتاب خون جگر شفق و روشنی
خنجر شعاع تیغ زر آفتاب چار سپر زنگاری چار فلک چار و سپر ہین جو سمجھا جاتا ہی سیاقۃ الاعداد
مشوش ت ما در لفظ آسمان دسو کہ ترکی مین آب کو کہتے ہین مناسب یکدیگر جام زر آفتاب
المعنی کہتے ہین اس رومی خندان کو کہ آفتاب ہی ذرا دیکھ کیسی دستار زرین سر پر رکھے ہوے
ہی کہ جرم اسکا ہی بس لغا نرا اعتباری ہی گویا ایک خضر مبارک دم ہی دیبا رسیاہ پہنے ہوے
کردہ شب ہی جو قبل اس سے اسکی پوشش تھی یا یہ کہ جرم آفتاب کا نظر کرنے سے گھومتا
ہوا سیاہ معلوم ہوتا ہی خضر اس سبب سے کہا کہ اپنے طلوع سے ہر کسیکو ہر کام کیطرف
راہ بتاتا ہی صبح ایک خضر خوش لقا ہی اور آفتاب چشمہ بقا کہ صبح نے ایک ہی گھونٹ اس
چشمہ کا پیالہ پیتے ہی ساری ظلمت اسکے سر سے نکل گئی خضر صبح کو اسی سبب سے کہا ہی کہ
رہنما کاروبار دنیا کی ہی اور آفتاب کو چشمہ بقا بدین وجہ کہ رات کے مردے اسکے طلوع سے
زندہ ہو جاتے ہین اور اس سبب سے کہ صبح ایک آئینہ ہی جس سے ہر شی رات کی چھپی ہوئی
رونما ہو جاتی ہی اسکندر آئین ہی اسلیے کہ آئینہ سکندر ہی نے بنایا ہی بلکہ خسرو چشم
کی ہی کہ چشم اسی کی مدد سے بینا ہو جاتی ہی کہ تاج زر اسکے سر پر رکھا ہوا ہی جو آفتاب
ہی دیکھو تو زاغ سیاہ شب کا کیسے بیضہ بازی ہوا ای جوف فلک مین کر رہا تھا ناگاہ

اُن بیٹھون کو جام الٰہی سے سپر تیغ زرین شہپر سے بھاگا یعنے آفتاب جس سے معدوم ہو جاتے ہین دم گرگ صبح اولین اصطلاح صبح کاذب جیسا کہ اس کی مین حدیث شریف ہی کانہ ذنب السرحان گویا وہ دم گرگ کی ہی بس ابن دم گرگ سے جو آہوئے زرد آفتاب مع سر اُٹھایا تو اُسکے خنجر یعنے شعاع یعنے خون اُسکے جگر کا جو شفق ہی یا زمینی خاک پر بٹھا یا گیا اور شب مین جو کہکشان فلک پر نمود ہو رہی تھی فلک نے تیغ زر کی ایسی اُسکے کمر پر ماری جسکی نوک چارون سپر سیاہ سے کہ وہ چار فلک ہین پار نکل گئی ظاہر کہ طلوع آفتاب سے کہکشان غایب ہو جاتی ہی اور نوک آفتاب کی کہ خود آفتاب ہی فلک چہارم سے نمود ہوتی ہی جس وقت کہ طاس آسمان نے جام زرین ظاہر کیا کہ وہ آفتاب ہی فوراً افق نے اُسکو یاد بزم شاہ پر پیلیا یعنے تمام کنارون مین زمین کے روشنی اُسکی پھیلگئی ۔

مطلع در تعریف قلم

قولہ آن زنگی گریان نگر زریت دیبا در برش ٭ وان ابر برق افشان نگر بر برف باران گوہرش ٭ ترکے میان رومیان گنگے سخن چین بیزبان ٭ در روے میالد ازان سیاہ خاکسترش ٭ گر سوے تاریکے رود آب بقاش از سر دود ٭ زیر قدم مفرش شود آئینہ اسکندرش ٭ آن شاہد عودی نقاب آورد در چین دُرِ ناب ٭ وز سر در آمد از شتاب در پاکستان شد معجرش ٭ بر سینہ آن زر سینہ تیر آور نیزہا بند ز قیر ٭ طفلے بود بر روے شیر از دیدہ ریزان جوہرش ٭ آنماہی مشکین زبان در پنج دریا شد روان ٭ بر چہرۂ ماہ ازدہان بیخت ہر دم عنبرش ٭ آہن ز بافش میدہد زر طیلسانش میدہد ٭ نقرہ مکانش میدہد در بزم شاہ کشورش ٭

اللغات زنگی قلم گریان برادبرق کاغذ گوہر حروف ترکے میان انگشتان سیاہ کاغذ سفید منسوب بسیم تاریکی دوات آب بقا مداد آئینہ اسکندر کاغذ شاہد عودی نقاب جامۂ سیاہ دُر ناب حروف دُر در تجنیس ناقص معجرہ سنی اوڑھنی کنایہ از مداد دمہ کاغذ زر سینہ تیر قلم قیر سیاہی شیر کاغذ ماہی مشکین زبان قلم مداد پنج دریا پنج انگشت ماہ کاغذ عنبر مداد آہن

کارد طیلسان بالفتح و بہر سہ حرکت لام چادر یا دوپٹہ جو کندھون پر ڈالین معرب تالسان نقرہ کاغذ المعنی صفت قلم مین کہتے ہین کہ اُس زنگی گزتان کو دیکھ کیسا دیباے زربفت پہنے ہوے ہی اور دیبا زربفت وہ نقش و نگار زرین کہ امرا کے قلم سے ہوتے ہین اور اُس ابر برق افشان کو غور کر کہ یہ بھی قلم سیاہ زرین نگار ہی کیسا برف کاغذ پر گوہر حروف کے برساتا ہی ایک ترکی ہی کہ کنایہ قلم زر دسے ہی درمیان رومیون کے کہ وہ پانچ انگلیان ہین اور ایک گونگا ہی حالانکہ باوصف بیزبانی کے سخن چینیان کرتا ہی اسی سبب سے سیاہ ہی یعنے کاغذ خاکستر اسکے منھ پر ملتا ہی یعنے جب یہ سخن چینکے سامنے لاتا ہی تو خاک اسکے منھ پر ڈالتے ہین جیسا کہ جذب سیاہی کے لیے معتاد ہی اور یہ نتیجہ اسکے سخن چینی کا ہی جب تاریکی کیطرف کہ وہ دوات ہی جاتا ہی تو آبحیات اسکے سر سے دوڑتا ہی کہ وہ تحریر ہی اور آئینہ سکندری اسکے قدم کے نیچے فرش ہوتا ہی کہ وہ کاغذ ہی اور یہ وہ شاہ حبشی نقاب ہی اور قلم سیاہ کہ چین مین دُر خالص لایا چین کا غذ در حروف اور ایسا دوڑا کہ سر کے بل گر گیا کہ وہی سر جھکانا وقت تحریر کے ہی اور اوڑھنی پانون سے کر کے سر تک چلی جاتی ہی کہ وہ سلسلہ سطور کا ہی جسوقت کہ ماہ کاغذ پر وہ تیر زرین یعنے قلم آویزے سیاہی سے جو عبارت حروف و الفاظ سے ہی باندھتی ہی تو گویا ایک طفل ہی کہ روے شیر پر اپنی انگلیون سے جوہر بٹورتا ہی اور وہ قلم ایک ماہی ہی مشکین زبان باعتبار مداد در پنج دریا انگشت مین روان اور چہرۂ ماہ پر کہ کاغذ ہی ہر دم عنبر فشان آہن یعنے کارد اسکو زبان دیدیتا ہی اور زر اسکو طیلسان بخشتا ہی کہ زر سے منقش کی جاتی ہی اور نقرہ بزم شاہ کشورستان ہین اسکو جگہ دیتا ہی نقرہ کاغذ

مطلع ثانی

قولہ زرخندہ گلروے مرا پر وین فشاند شکرش ✤ وز گریہ ہندوے مرا سیماب ریزد بر زرش ✤

این نرگس پر نسترن از مہر آن ماہ ختن ✤ ہندو ستاے سیمین پیرہن بچگان رومی در برش ✤

سر و مرا بر گرد مہ حلقہ زندہ مار سیہ ✤ چون افتد آن مشک دوتہ بر طرف گلبرگ ترش ✤ آن پستۂ

خندان نگر وان چشمۂ حیوان نگر ✤ وان لوبوے پنہان نگر در آتش جان میدہ زغن ✤ دہ خون

بسته شیرین بر برگ لاله قیر بین + وز سایه صد زنجیر بین بسته بر اطراف خورش + تا شورافتد
در جهان در بسته در دار دهان + تا تلخ گردد کام جان رسته نبات از شکرش + بر لاله عنبر بیخته
بر صبحدم شب ریخته + سرزیر بین آویخته از ماه نو صد اخترش + آندم کز آن بیوفا بر فرق
دل تیغ جفا + کردم دل مجروح را مرهم بروح داورش + مولی امیر المومنین سلطان محمدشاه دین +
بل آفتاب چهره کین از ظل ایزد انسرش + ادریس جنت آشیان برجیس کیوان آستان +
یوسف رخ عیسی مکان روح ملایک چاکرش + اللغات پروین دندان شکرلب هندو چشم
سیماب اشک سفید زر رخسار زرد نرگس چشم پرنسترن ای سفید مه رو مار سیه زلف مشک دوته
زلف پسته خندان دهان لولو دندان آتش لب خون بسته لب شیر دندان بسته زبان در
دندان نبات خط سبز شکرلب لاله رخسار عنبر خط صبحدم رخسار شب خط ماه نو زرو بند که قسم زیور
سے ہی اختر مراد ہیہ اُسکے روح در لفظ مجروح مناسب دل عیسی مکان فلک چہارم روح نام فرشتہ
المعنی یعنے معشوق میرا جسوقت کہ ہنستا ہی تو لب شکرین سے دندان ہیچہ پروین ظاہر کرتا ہی
اور مین جسوقت کہ روتا ہون تو میرے ہندوے چشم سے سیماب اشک سفید کا رخسار زرد پر
بٹتا ہی یہ نرگس یعنے آنکھین میری کہ پرنسترن ہین اور سفید اُس ماہ خلق کی محبت و عشق سے
ایک ہندو سیمین پیرہن کہ مراد سفید و تاریک سے ہی ہو رہی ہین بچہ ردی بغل مین لیے ہو
ہین کہ وہ اشک سرخ ہین میرے معشوق کی صورت کے گرد مار سیاہ زلف کے حلقہ کیے
ہوے ہین یہ کیسا اتفاق پڑا ہی کہ یہ مشک دوتہ یعنے دونون زلفین کنارہ گلبرگ تر رخسار کے اُسکے
پڑی ہین اُس پستہ خندان کو تو دیکھ اور اس چشمہ حیوان کو کہ دونون سے دہن مراد ہی اور وہ
لولوے دندان کیسے آتش جان پرور لب مین نہان ہین انکو بھی بغور دیکھ یہ ایسا ہی کہ جدون
بستہ مین شیر ہی کہ وہی دندان لبون مین ہین اور برگ لالہ رخسار پر قیر ہی یعنے خط سیاہ اور
سایہ سے سیکڑون زنجیرین دیکھ کہ وہ موے سیاہ زلف کا ہی جو کنارہ اور اطراف آفتاب
چہرہ کے پڑے ہوے ہین اور بنظر اسکے کہ جہان مین شور پڑ جاے پستہ مین اسنے دہن پنہان کیے

زان رو کہ آئینہ است صبح اسکندر آئین ست صبح + بل خسرو عین ست صبح از زر کلاہے بر سرش +
زاغ سیہ با بیضہا میکرد بازی در ہوا + بر بود ناگہ از قضا سیمرغ زرین شہپرش + چون از دم
گرگ سحر آہوے زر برداشت سر + افشاندہ شد خون جگر بر روے خاک از خنجرش + برداشت
گردون تیغ زر زد لکشا زادر کمر + از چار زنگاری سپر بگذشت نوک خنجرش + آندم کہ طاس
آسمان برداشت جام زر فشان + بر دش افق بسوے دہان بر یاد بزم سرورش + و یہ اشعار

بحر رجز مین ہین ارکان اسکے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن **اللغات** رومی صبح دستار
زرین آفتاب خضر صبح کی سرخی مراد شب دم جرعہ مناسب آب و صبح اسکندر آئین روشن
دل زاغ شب بیضہا کواکب سیمرغ زرین شہپر آفتاب آہوے زر آفتاب خون جگر شفق و سرخی
خنجر شعاع تیغ زر آفتاب چار سپر زنگاری چار فلک چار و سپر ہین جو سہ سمجھا جاتا ہی سیاقۃ الاعداد
مشوش ہا اور لفظ آسمان و سوکہ ترکی مین آب کو کہتے ہین مناسب یکدیگر جام زر آفتاب
المعنی کہتے ہین اُس رومی خندان کو کہ آفتاب ہی ذرا دیکھو کیسی دستار زرین سر پر رکھے ہوے
ہی کہ جرم اسکا ہی پس لفظ ہا زائد اعتباری ہی گویا ایک خضر مبارک دم ہی دیبا ر سیاہ پہنے ہوے
کہ وہ شب ہی جو قبل اس سے اسکی پوشش تھی یا یہ کہ جرم آفتاب کا نظر کرنے سے گھومتا
ہوا سیاہ سیاہ معلوم ہوتا ہی خضر اس سبب سے کہا کہ اپنے طلوع سے ہر کسیکو ہر کام کیطرف
راہ بتاتا ہی صبح ایک خضر خوش لقا ہی اور آفتاب چشمہ لقا کا کہ صبح نے ایک ہی گھونٹ اس
چشمہ کا پیالہ پیتے ہی ساری ظلمت اُسکے سر سے نکل گئی خضر صبح کو اسی سبب سے کہا ہی کہ
رہنما کار و بار دنیا کی ہی اور آفتاب کو چشمہ لقا بدین وجہ کہ رات کے مردے اسکے طلوع سے
زندہ ہو جاتے ہین اور اس سبب سے کہ صبح ایک آئینہ ہی جس سے ہر شے رات کی چھپی ہوئی
رونما ہو جاتی ہی اسکندر آئین ہی اسلیے کہ آئینہ سکندر ہی نے بنایا ہی بلکہ خسرو چشم
کی ہی کہ چشم اسی کی مدد سے بینا ہو جاتی ہی کہ تاج زر اسکے سر پر رکھا ہوا ہی جو آفتاب
ہی دیکھو تو زاغ سیاہ شب کا کیسے بیضہ بازی ہوا ای جوف فلک مین کہ رہا تھا ناگاہ

ان بیضون کو حکم الٰہی سے سیمرغ زرین شہپر لے بھاگا یعنے آفتاب جس سے ستارے
معدوم ہو جاتے ہین دم گرگ صبح اولین اعنے صبح کاذب جیسا کہ اس کی صفت
مین حدیث شریف ہی کانہ ذنب السرحان گو یا وہ دم گرگ کی ہی بس اس دم گرگ سے جو
آ ہوے زرد آفتاب نے سر اٹھایا تو اسکے خنجر یعنے شعاع سے خون اسکے جگر کا جو شفق ہی یا روشنی
فلک پر بہایا گیا اور شب مین جو کہکشان فلک پر نمود ہو رہی تھی فلک نے تیغ زر کی ایسی
اسکے کمر پر ماری جسکی نوک چارون سپر سیاہ سے کہ وہ چار فلک ہین پار نکل گئی ظاہر کہ
طلوع آفتاب سے کہکشان غایب ہو جاتی ہی اور نوک آفتاب کی کہ خود آفتاب ہی فلک چہارم
سے نمود ہوتی ہی جس وقت کہ طاس آسمان نے جام زرین ظاہر کیا کہ وہ آفتاب ہی فوراً افق نے
اسکو یا دبزم شاہ پر پلیا یعنے تمام کنارون مین زمین کے روشنی اسکی پہیلگئی

مطلع در تعریف قلم

قولہ آن زنگی گریان نگر زرابقت دیبا در برش + وان ابر برق افشان نگر بر برف باران
گوہرش + تر کے میان رومیان گنگے سخن چین بیزبان + در روے میالدازان سیاہ
خاکسترش + گرسدے تاریکے رود آب بقاش از سر دود + زیر قدم مفرش شود آئینہ
اسکندرش + آن شاہد عودی نقاب آورد دستین درناب + وز سر در آمد از شتاب در
پاکستان شد معجرش + بر سر جوان زرینہ تیر آدیز ہا بند ذ قیر + طفلے بود بر روے شیراز دیدہ
رینان جوہرش + آنما ہی مشکین زبان در پنج دریا شد روان + بر چہرۂ ماہ ازدہان صد نکہت
ہر دم عنبرش + آہن ز بافش میدہد زر طیلسانش میدہد + نقرہ مکانش میدہد در بزم شاہ کشورش +
اللغات زنگی قلم گریان بودا دبرقت کاغذ گوہر حروف تر دمیان انگشتان سیابہ کاغذ سفید
منسوب بسیم تاریکی دوات آب بقا مداد آئینہ اسکندر کاغذ شاہد عودی نقاب جامۂ سیاہ
درناب حروف در دو تجنیس ناقص معجر معنی او ڑ ہنی کنایہ از مداد مہ کاغذ زرینہ تیر قلم
قیر سیاہی شیر کاغذ ماہی مشکین زبان قلم بعدا دپنج دریا پنج انگشت ماہ کاغذ عنبر مداد آہن

کار و طیلسان بالفتح و بہ سہ حرکت لام چادر یا دوپٹہ جوکند صون پر ڈالین معرب تالسان لقرہ کاغذ
المعنی صفت قلم مین کہتے ہین کہ اُس زنگی گرثیان کو دیکھ کیسا دیباے زربفت پہنے ہوے ہی
اور دیباز ربفت وہ نقش و نگار زرین کہ امرا کے قلم پر ہوتے ہین اور اُس ابر برق افشان کو
غور کر کہ یہ بھی قلم سیاہ زرین نگار ہے کیسا برن کاغذ پر گوہر حروف کے برستا ہی ایک ترکی ہی کہ
کنایہ قلم زر دستے ہی درمیان رومیون کے کہ وہ پانچ انگلیان ہین اور ایک گونگا ہی حالانکہ
باوصف بیزبانی کے سخن چینیان کرتا ہی اسی سبب سے سیاہ ہے یعنے کاغذ خاکستر اسکے منھ پر ملتا
ہی یعنے جب یہ سخن چینکے سامنے لاتا ہی تو خاک اسکے منھ پر ڈالتے ہین جیسا کہ جذب سیاہی کے لیے
معتاد ہی اور یہ نتیجہ اسکے سخن چینی کا ہی جب تاریکی کیطرف کہ وہ دوات ہی جاتا ہی تو آبحیات
اسکے سر سے دوڑتا ہی کہ وہ تحریر ہی اور آئینہ سکندری اسکے قدم کے نیچے فرش ہوتا ہی کہ وہ کاغذ
ہی اور یہ وہ شاہ عودی نقاب ہی ای قلم سیاہ کہ چین مین دُرِ خالص لایا چین کاغذ در حروف
اور ایسا دوڑا کہ سر کے بل گر گیا کہ وہی سر جھکانا وقت تحریر کے ہی اور اودھنی پانون سے کرہ پر ستے
چلی جاتی ہی کہ وہ سلسلہ سطور کا ہی جسوقت کہ ماہ کاغذ پر وہ تیر زرین یعنے قلم آویزے سیاہی
سے جو عبارت حروف و الفاظ سے ہی باندھتی ہی تو گویا ایک طفل ہی کہ ردے شیر اپنی انگلیون
سے چوہر ٹہورہا ہی آور وہ قلم ایک ماہی ہی مشکین زبان باعتبار مداد و پنج دریا انگشت مین
روان اور چہرۂ ماہ پر کہ کاغذ ہی ہر دم عنبر فشان آہن یعنے کارد اسکو زبان دیدیتا ہی اور
زر اسکو طیلسان بخشتا ہی کہ زر سے منقش کی جاتی ہی اور لقرہ بزم شاہ کشورستان مین اسکو جگہ دیتا ہی لقرہ کاغذ

مطلع ثانی

قولہ ذر خندہ گلروے مرا پروین فشاند شکرش ٭ وز گریہ ہندوے مرا سیماب ریزد بر زرش ٭
این نرگس پر نسترن از مہر آن ماہ تہمتن ٭ ہندوستان سیمین پیرہن بچگان رومی در برش ٭
سر و مرا ابر گرد مہ حلقہ زندہ مار سیہ ٭ چون افتد آن مشک سودہ بر طرف گلبرگ ترش ٭ آن پستہ
خندان نگر وان چشمہ حیوان نگر ٭ وان لولوے پنہان نگر در آتش جان پرورش ٭ دہ خون

بستہ شیرین بر برگ لالہ قیرین + دنو سایہ صد زنجیر بین بستہ بر اطراف خورش + تا شور افتد
در جهان در بستہ در دار دہان + تا تلخ گردد کام جان رستہ نبات از شکرش + بر لالہ عنبر بیختہ
بر صبحدم شب ریختہ + سر زیر بین آویختہ از ماہ نو صد اخترش + آندم کہ زد آن بیوفا بر فرق
دل تیغ جفا + کردم دل مجروح را مرہم بریح داورش + مولی امیر المومنین سلطان محمد شاہ دین +
بل آفتاب مہر و کین از ظل ایزد افسرش + ادریس جنت آشیان بر جبین کیوان آستان +
یوسف رخ و عیسی مکان روح ملایک چاکرش + اللغات پروین دندان شکر لب ہندو چشم
سیماب اشک سفید زر رخسار زرد نرگس چشم پرنسترن ای سفید مہ رو مار سیہ زلف مشک دوتہ
زلف پستہ خندان دہان لولو دندان آتش لب خون بستہ لب شیر دندان بستہ زبان در
دندان نبات خط سبز شکر لب لالہ رخسار عنبر خط صبحدم رخسار شب خط ماہ نو زرد بیند کہ قسم زیور
سے ہی اختر مروارید اسکے روح در لفظ مجروح مناسب دل عیسی مکان فلک چہارم روح نام فرشتہ
المعنی یعنے معشوق میرا جسوقت کہ ہنستا ہی تو لب شکرین سے دندان مانند پروین ظاہر کرتا ہی
اور مین جسوقت کہ روتا ہون تو میرے ہندو سے چشم سے سیماب اشک سفید کا رخسار زرد پر
بٹتا ہی یہ نرگس یعنے آنکھین میری کہ پرنسترن ہین اور سفید اُس ماہ ختن کی محبت و عشق سے
ایک ہندو سیمین پیرہن کہ مراد سفید و تاریک سے ہی ہو رہی ہین بچہ رومی بغل مین لیے ہوئے
ہین کہ وہ اشک سرخ ہین میرے معشوق کی صورت کے گرد دو مار سیاہ زلف کے حلقہ کیے
ہوئے ہین یہ کیسا اتفاق پڑا ہی کہ یہ مشک دوتہ یعنے دونون زلفین کنارہ گلبرگ تر رخسار کے اُسکے
پڑی ہین اُس پستہ خندان کو تو دیکھ اور اس چشمہ حیوان کو کہ دونون سے دہن مراد ہی اور وہ
لولوے دندان کیسے آتش جان پرور لب مین نہان ہین انکو بھی بغور دیکھ یہ ایسا ہی کہ جو لن
بستہ مین شیر ہو کہ وہی دندان لعل مین ہین اور برگ لالہ رخسار پر قیر ہی یعنے خط سیاہ اور
سایہ سے سیکڑون زنجیرین دیکھ کہ وہ پر ہوئے سیاہ زلف کا ہی جو کنارہ اور اطراف آفتاب
چہرہ کے پڑے ہوئے ہین اور منتظر اسکے کہ جہان مین شور پڑ جاوے بستہ مین اسنے در پنہان کیے

ہین کہ وہ دندان دردہان ہین اور اس خیال سے کہ عاشقون کا کام جان تلخ ہو خط سبز اُسکے شکر
یعنے لب نے سے جا ہی لالہ پر عنبر بکھرا ہوا ہو یعنے رخسار پر خط اور صبحدم پر شب کہ یہبھی وہی بات ہی اور
ماہ نو سے اُسکے جو ہراور و بند قسم زیور سے ہی سیکڑون ستارے بکھرے ہوئے ہین محشی نے ماہ نو
پیشانی کو اور اختر قطرات عرق کو لکھا ہی آب کہتے ہین جسوقت کہ اس بیوفا نے میرے فرق دل پر
تیغ جفا کے مارے تو مین نے اپنے دل مجروح کیواسطے مرہم اُسکے یا اپنے داور کی مدح بنایا اور
وہ داور مولی امیرالمومنین سلطان محمد شاہ دین ہی بلکہ آفتاب مہر و کینہ کا یعنے دونون مین مشہور
کینہ بھی جو حق کینہ کا اور مہر تو خود ہی ہی جسکے سر پر ظل آلہی کا تاج ہی آور اور ریس جنت آشیان اور
برجیس کیوان آستان ہو یعنے مشتری جو سعد اکبر ہی اور عالی مرتبہ ایسا کہ جسکا آستانہ کیوان پر
جو فلک ہفتم ہی اور یوسف صورت عیسی مکان جو فلک چارم ہی اور روح جو سب ملایک مین
بڑا ذیشان و معزز فرشتہ ہی وہ اُسکا چاکر ہی قولہ بیش دراد آسمان ترکیست ازرق طیلسان + از
نقرہ خامش کمان وز زر یختہ مغفرش + قاف از نباتش سخرہ قلزم ز دستش قطرہ + عرش معلی ذرہ از
عکس راے انورش + گر حکم راند بر ملک آید ندا الامر لک + ور جام خواہد از فلک خورشید باشد
ساغرش + سر زیر دریاے عرب در کشتی زرین عجب + میخواست کاید سوے لب شد پنج ماہی
رہبرش + از گاو در مرغش فشان وز مرغ در ماہی چکان + با مہ رخی سوے دہان ہر دم بعشرت
میبرش + اے صفدر عرش آستان طاق درت را این زمان + قوس است راہ کہکشان جیبت
خط محورش + از عدلت ار نبود روا بر چار مادر شوہرے + این مطر بہ شہ پردہ را کے پنج بودی
شوہرش + شاہا جم اعظم توئی فرماندہ عالم توئی + گاہ سخا آن یم توئی کافلاک باشد معبرش + در
گلستان آرزو شاخیست مداح تو چہ کز قابلیت دارد او باآب عشرت یاد ورش + **اللغات**
ملال نقرہ خام ہلال خام بمعنی خالص زر یختہ آفتاب قاف نام کوہ کہ گرداگرد عالم کے ہی سخرہ بمعنی
مسخرہ سر زیر دریاے عرب یم کہ عرب دریا کو کہتے ہین اور سر زیر ہونے سے مدہوتا ہی پنج ماہی
پنج انگشت کشتی زر پیالہ گاو و مشک مرغ صراحی ماہ پیالہ قوس محراب چار مادر عناصر اربعہ شوہر جان

مطربہ زہرہ سہ پردہ فلک سوم والی پنج شوہر قمر عطارد شمس مریخ مشتری زحل اور شمس عربی
مین اطلاق تانیث کا ہی اور بعض کے نزدیک خانہ اسکا میزان ہی اور وہ پانچ ستارون سے
ہی اسواسطے اسکو پنج شوہرہ کہتے ہین معبر بصیغہ اسم آلہ کشتی و بصیغہ ظرف گھاٹ دریا کا محشی
نے اسکو اختیار کیا ہی افلاک جمع فلک بمعنی کشتی المعنی اسکے در کے سامنے آسمان ایک
سپاہی ہی نیلی چادر دوش پر ڈالے اور ہلال سے کمان باندھے اور زر پختہ آفتاب سے خود
سر پر رکھے کوہ قاف مقابل اُسکے ثبات و استقلال کے ایک مسخرہ ہی اور قلزم اُسکے دست
عطا سے ایک قطرہ اور عرش معلی اُسکی راے الوز سے ایک ذرہ اگر فرشتون پر حکم کرے تو
ملک سے ندا آئے کہ حکم خاص تیرے ہی واسطے ہی اور جو جام فلک سے مانگے تو یہی خورشید
اُسکا ساغر بنے یم کہ عرب دریا کو کہتے ہین اور اسکا سرزیر یعنے قلب کرنے سے می ہوتا ہی ہوس
کشتی زر ای پیالہ زرین عجب خواہش رکھتے تھے کہ تیرے لب تک پہونچے آخر یا نچون
اُنگلیان تیری اُسکی رہبر ہوئین اور لب تک پہونچا دیا گاو سے مشک مراد ہی یعنے مشک
سے شراب مرغ مین جو صراحی ہی ڈال اور مرغ سے کسی ماہ یعنے پیالہ مین لے اور کسی معشوق ماہ
رخ کے ساتھ ہر دم عشرت کے ساتھ دہن تک لیجا ای ممدوح تو وہ عرش آستان ہی کہ طاق تیرے
دروازہ کا کہان راہ کہکشان کی ہی جو بشکل کمان کے ہی اور جو ادنی گوشہ اُس طاق کا ہی جسکو
ریاضی والے جیب کہتے ہین وہ اُس طاق کا خط محور ہی محشی نے اسکے معنے مین کچھ نہین لکھا
عدل تیرے سے جو مقتضی مساوات و برابری کا ہی اگر یہ بات روا نہوتی کہ چار مادر کے واسطے
ایک شوہر ہو تو اس مطربہ سہ پردہ والی کو جو زہرہ ہی پنج شوہر کب روا ہوتے یہ مقتضاے
عدل ہی ای شاہ جم اعظم یعنے سلیمان وقت تو ہی ہی اور تمام عالم کا حاکم اور سخا کے وقت مین
وہ دریاے تو ہی ہی جسکی کشتی فلک ہی محشی نے معبر کو بالفتح صیغہ ظرف لکھ کر گھاٹ کے معنے
لکھے ہین تیری دانست مین بصیغہ اسم آلہ کشتی کے معنے مین ہی جو مناسب لفظ افلاک جمع فلک بمعنی کشتی کے
ہی جو تیرا داغ ہی وہ گلستان آرزو کی ایک شاخ ہی اگر وہ قابلیت رکھتا ہی تو اسکو آب عشرت مین پرورش کر

در مدح محمد شاه تغلق و تعریف شب و روز و خیالات افلاک و تعریف محبوب

قوله صبحست رومی کله زرد بر سرش + شب هندوے لباچه گلریز در برش + روے همین زمان شب زنگی نژاد را + بیرون کند ز عرصهٔ عالم بخنجرش + زاغ سیاه را ز هوا در ربود باز + عنقاے سبز بال زر اندوده شهپرش + باد صبا پری زده وارست و شیفته + زانده که زیر دامن صبحست مجمرش + شب سایه دار بود بجوے خلاص او + نغمه سراست مرغ سحر بر دف زرش + مار سفید مهره گرفتست زیر دم + تا چون عمود شاخ گوزنست بر سرش + آهوے شیر بیشه دم گرگ در دهن + بگرفته و روان شده دائم برابرش + این منزلت که داده شد آهوے ماده را + بر شیر نر شناسم ز شمشیر داورش + یه قصیده بحر مضارع مین هی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان

اللغات رومی ای سفید کله زرد آفتاب هندو سیاه لباچه گلریز لحاف گلریز از ستارگان خنجر آفتاب زاغ سیاه شب باز مناسب بزاغ و عنقا عنقاے سبز بال فلک و شهپر زر اندوده بلحاظ آفتاب مجمر کنایه از آفتاب سایه دار آسیب زده مرغ سحر بلبل دف آفتاب مار سفید صبح مهره آفتاب عمود بمعنی ستون شاخ گوزن اشعه آفتاب آهو آفتاب شیر بیشه صحرا اسکے شیر مراد برج اسد دم گرگ خط سفید هندی په شیر نر یعنے اسد المعنی صبح تو ایسی هی جیسے ایک رومی سفید زرد کلاه اوڑھے که وه آفتاب هی اور شب جیسے ایک هندو سیاه لحاف گلریز یعنے که وه ستارے هین رومی کا حال یه که جہان نمود هوا بس اسنے شب زنگی نژاد کو اپنے خنجر شعاع سے میدان عالم سے نکال دیا زاغ سیاه شب کا جو هوا مین اڑ رها تھا پھر اسکو عنقا سبز بال زرین شهپر فلک کا لیگیا سبز بالی فلک کی تو ظاهر هی شهپر زرین آفتاب باد صبا کو تو دیکھو کیسی پری زده کیطرح دیوانی و شیفته پھرتی هی اپنے مجمر کے لیے که ابھی وه زیر دامن صبح رکھے هی که اپنے دامن کو بسا رهی هی مجمر آفتاب ایسا معلوم هوتا هی که شب سایه دار تھی ای سایه زده لهذا امید اب نکلے که اس سایه سے خلاص پاے مرغ سحر دف زر خورشید پر کیسے نغمے گا رها هی جیسا که معمول هی که سایه زده کیو راگ سناتے هین مار سفید یعنے صبح ابھی مهره جو آفتاب هی دم کے نیچے دبائے هوئے هی

نکالا نہین ہی اور مہرہ وہ ہے کہ سانپ کی من کہتے ہین جیسے کہ عمود صبح سے شاخ گوزن کی اسکے سر پر ہی دم کے نیچے اس سبب سے کہا ہی کہ اخیر صبح مین آفتاب طلوع ہوتا ہی اور عمود اس وجہ سے کہ اول مین سفیدی صبح کی بطور ستون نمود ہوتی اور اسی سبب سے شاخ گوزن برعایت مار کہا کہ سر پہ ہوتی ہی اور گوزن سے مہرہ کہ فادگوزنی بھی ہوتا ہی آہو شیر بیشہ آفتاب کہ بیشہ شیر کا رہنے والا ہی اور برج اسد جو آفتاب کا خانہ ہی دم گرگ کی کہ جسکو صبح کاذب اور یہ بھیڑیا کہتے ہین منھ کو لیے ہوئے روان ہوا اور ہمیشہ برابر اسی شیر کے چلتا ہی اور یہ رتبہ جو اس آہو مادہ نے کہ آفتاب ہی جسپر اطلاق تانیث کا کرتے ہین شیر نر پر پایا ہی اسکو ہیبت شمشیر داور سے جانے رہ ورنہ شیر نر اور آہو مادہ کا کیا ساتھ اور کیا برابری یہ شعر گریز ہی

مطلع ثانی

قولہ آن ماہ را کہ زیر ہلالست اخترش ✤ سنبل دمیدہ بر طرف لالہ ترش ✤ بر درج لعل قفل زمرد پدید شد ✤ یعنے نبات رستہ شد از تنگ شکرش ✤ مہمان کنم خیال رخش را بآب شور ✤ در کاسہاے نقرہ بر سفرہ زرش ✤ وبس شاخ زعفران کہ دمد زین دو دانہ مشک ✤ گر بر دمد ز گوشہ کافور عنبرش ✤ بدر از ستارہ ریخت شفق چون طلوع کرد ✤ پروین میانہ دو ہلال سخنورش ✤ تا از مہ دو ہفتہ خود دور ماند بدر ✤ ماہ چہار ہفتہ فزون شد ز پیکرش ✤ آن ترک چشم مست کہ تیغست در نیام ✤ خونریز د آن چنان کہ توان گفت کافرش ✤ آن زلف را کہ بر گل تر شاخ سنبلست ✤ فراش ساز بر در شاہ مظفرش ✤

مطلع دیگر

قولہ آن بحر بین کہ قطرۂ آبست در برش ✤ او جملہ تن کفیست نہنگ شناورش ✤ اللغات ماہ معشوق ہلال ابرو اختر چشم سنبل خط درج لب قفل زمرد خط تنگ شکر لب کاسہاے نقرہ چشم سفید آب شور اشک سفرۂ زر چہرہ شاخ زعفران اشک دو دانہ مشک چشم کافور رخسار عنبر خط ستارہ چشم شفق اشک سرخ پروین دندان ہلال لب مہ دو ہفتہ معشوق ماہ چہار ہفتہ

ہلال نیام میان تیغ وازلوم مناسب بچشم المتنی یعنے وہ ماہ جسکے ہلال ابرو سے نیچے اختر ہین
یعنے چشم اسکی لالہ تر رخسار کے اطراف مین سنبل اے خط سبز جما اور اسکے درج لعل دہن پر قفل زرد
کا کہ وہی خط ہی لگا یا گیا وہ یہ ہی کہ تنگ شکر لب پر اسکے نبات ای سبزہ پیدا ہوا مین اسکی صورت
کے خیال کی جو میری آنکھون مین بسی ہوئی ہی کیسے سامان سے مہمانی کر رہا ہون کہ آب شور
اشک کا سون نقرہ مین بھرا ہی جو چشم سفید ہین اور دستر خوان زر بچھا ہی اسپر بیٹکا سے رکھے
ہوئے ہین کہ یہ دستر خوان زرچہرہ زرد ہی اگر اسکے گوشہ کافور رخسار سے عنبر پیدا ہوگا ای خط
تو کیسی شاخ زعفران یعنے اشک کے میرے دو دانہ مشک مردمک سے پیدا ہونگے بدر نے
اپنے ستارہ چشم سے کیسے شفق ہم ای اشک سرخ بہائے جسوقت کہ پروین دندان نے اسکے
دو ہلال سخنور لب سے طلوع کیا یعنے وہ خندہ زن ہوا اور جب سے بدر اپنے معشوق ماہ دو ہفتہ
سے دور پڑا ہی ایسا لاغر ہو گیا ہی کہ ماہ چار ہفتہ جو ہلال ہی وہ بھی تو اس سے فربہ ہی اور وہ
ترک مست چشم کا کہ ایک تیغ در نیام ہی ایسی خونریزی کر رہا ہی کہ اگر اسکو کافر کہین تو روا ہی
مسلمان کا تو یہ کام نہین ہی نیام کا لفظ کیا کیا لطف ہی کہ میان تیغ اور نوم دونون معنے مین ہی
اور دونون مناسب بچشم مست و نیز تیغ اور وہ زلف کہ گل تر رخسار پر شاخ سنبل کی ہی اسکو
شاہ مظفر منصور کے دروازہ کی جاروب کش بنا معنی مطلع ثانی وندا اس بحر کو غور کر جو مراد دست
فیاض ممدوح سے ہی اور اسمین وہ قطرہ جو تیغ ہی بوند بنی ہوئی جملہ تن کف ہی ای سفید و منجمد اور
عجب یہ کہ مثل نہنگ کے شناور ہی قولہ کف بر سر ست قلزم ازان بحر روز و شب + در صورت جزیرہ
نگر خاک بر سرش + گر آن نہنگ تیغ برون آید از میان + آب روان کنارہ نماید ز آورش +
ماہی او زرست نہنگش زہر وست + این یک زبان و آندو زبان ہم مسخرش + ماہی اگر
دمی بسخن سرکشی کند + دامی نہد بر و قمر از مشک انورش + سہ شاخ از محیط بہم سر بر آورند +
تا دانہاے در تر افتد ز حنجرش + مرغے نزکہر باست کہ در آشیان سیم + باشند زقار برزخم
منقار شہپرش + زرد و زبان بریدہ سیہ رو و سرنگون + ہردم نگر چہ خصم شہنشاہ بشورش +

آن حاکم زمان کہ در القاب سلطنت * خواند خلیفہ بعد مجاہد سیاغرش * دادش حکومت ہمہ روے
زمین امام * از شرق تا بغر بش واز بحر تا برش * اللغات بحر دست شاہ نہنگ جو تیغ روان
جاری وجان آذر آتش وآذر بدال مہملہ ماہی قلم نہنگ تیغ زمرد باعتبار اصالت کہ سبز ہوتا ہی
سرکشی کند ای سخن خوب ننویسد وآم حروف فہر کاغذ مشک مدا وا ذفر تیز بو سہ شاخ انگشتان محیط
دست دانہا بے در تر سخن خوب خنجر گلو مرغ قلم آشیان سیم کاغذ قار مداد منقار نوک قلم سیاغر ترکی
زرد رنگ ونام بادشاہ بزرگ المعنی یعنی قلزم کے سر پر جو حباکہ ہین یہ اُسی کے دست بحر
فیاض سے دنزات رہتے ہین اور یہ جو جزیرے کہلاتے ہین جزیرے نہین ہین قلزم نے
اُسکے بحر دست کی حسرت مین اپنے سر پر خاک ڈالی ہی وہ صورت جزیرہ کی ہو گئی ہی اگر نہنگ
تیغ کا اُسکے میان سے نکلے تو کسکی ایسی جان ہی جو اُسکی آنچ اُٹھا سکے آخر کنارہ ہی کرے گی ماہی اُسکی
ای قلم زرد سے ہی اور تیغ اُسکی زمرد سے یہ ایک زبان ہی یعنی تیغ اور وہ دو زبان ہی ای قلم دونون
اُسکی تسخیر مین ہین اس شعر مین لف ونشر غیر مرتب ہی ماہی اگر ذرا بھی کوئی بات سرکشی کی کہے یعنی
حسب دلخواہ نہ لکھے تو فہر کہ مراد کاغذ سے ہی ایک دام مشک تیز بو کا اُسپر لگا دے کہ وہ حروف ہین
او اس دام مین مقید کرے تین شاخین محیط دست ممدوح سے نکلتی ہین یعنی تین اُنگلیان تو
دانے در تر کی اسکے گلو سے نکلتی ہین ای سخن باآب وتاب شاخ ہنر خنجر کو بھی کہتے ہین اور وہ قلم
ایک عجیب مرغ کہ رہا ہی کہ آشیان سیم کاغذ مین اُسکے سر منقار پر قار یعنی مداد سے شہپر ہی اور ظاہر
کہ اُڑان قلم کی مداد ہی سے ہی اور غرابت یہ کہ سر منقار پر شہپر کہ رہا ہین تغایہ فرضی ہی کہ ذات
قلم اور ہی اور یہ صورت کا اور ہی اور زرد اور زبان بریدہ اور سیہ رو وہ سرنگون ہر دم ایسی ہی
صفات مین اُسکو دیکھو جیسے دشمن شاہ کا بدین صفات موصوف ہی اور یہ وہ حاکم زمانہ کا ہی
جسکو القاب سلطنت مین خلیفہ وقت نے بعد مجاہد کے سیاغر بھی کہا ہی ای پادشاہ بزرگ اُسکو
امام نے حکومت تمام روے زمین کی دی ہی شرق سے غرب تک اور بحر سے بر تک قولہ وقت
غروب تا بنوذ نقص طاعتی * در عصر عدل پرور والصاف گسترش * خورشید را بجانب مشرق

خبر دہند + زابی باغ امر کہ نارست درخورش + گردون بہر مہی کشد از مہر او دو بار + در گوش خویش حلقہ زنعل تگاورش + ای دستت آن محیط کہ عرشست قطرہ + وے قدرت آن سپہر کہ چرخ ست اخترش + از شہر دولت تو اجل را برون کند + روے سیاہ کردہ فلک با برادرش + بر جبین دیدہ سرمہ خاک در ترا + از فوق کائنات بصد میل برترش + تا وقت شام بیوہ زن پنج شویہ را + باغندہ برکنار نہد چرخ اخضرش + بادا چو غوزہ دیدہ خصمت سپید دل + در تاب غم شکستہ دل غصہ پرورش + للغات آبی انکار کنندہ و بہی نار آتش و انار حلقہ بالا تگاور اسپ برادر اجل نوم بیوہ زن پنج شویہ زہرہ باغندہ ہندی کالہ غوزہ بواو مجہول و زاے فارسی غنچہ پنبہ ناشگفتہ دیدہ کا دل مردمک ہی المعنی ای ممدوح تیرے عصر عدل پرور انصاف گستر مین وقت غروب کے خورشید کو جانب مشرق سے قضا و قدر خبر دیتے ہین کہ دیکھ جلدی نہ کرنا تا کسیکی طاعت مین نقص نہ پڑے جیسا کہ غروب کیوقت نماز منع ہی اور اُسکا حکم یہی ہی اور جو اُسکے باغ حکم سے آبی و انکار کنندہ ہی درخور نار ہی آبی و نار اور نہ درخور مین لفظ خور کیسی بلیغ ہی آسمان کا یہ حال کہ مارے مہر و محبت کے ہر مہینہ مین دو دفعہ یعنے اول و آخر مین حلقہ اُسکے نعل تگاور کا اپنے کان مین ڈالتا ہی اور اظہار غلامی کو تازہ کرتا ہی والا ایک حلقہ عمر بھر کو کافی ہوتا ہی پھر یہ دونون شعر قطعہ بند ہین یعنے ای ممدوح تیرا ہاتھ وہ محیط ہی کہ عرش جسکا ایک قطرہ ہی اور قدر تیری وہ سپہر رفیع کہ جسکا یہ چرخ ایک اختر ہی تیرے شہر دولت سے فلک اجل کو مع نوم اُسکے برادر کے کالا منہ کر کے شہر بدر کرتا ہی آنے نہین دیتا تا کسیکو رنج ملالی نہونے پاسے بر جبیں کہ سعد اکبر ہی اُسنے تیری خاک دروازہ کا سرمہ فوق حد کائنات سے بھی سو میل آگے بڑھکے دیکھا ہی ایسا معزز و مکرم یہ سرمہ ہی کہ وہان تک پہونچا ہی اب دعا دیتا ہی یعنے جب تک کہ وقت شام کے چرخ اخضر ایک باغندہ یعنے روئی کا گالہ اس بیوہ پنج شویہ کے کنار مین رکھے کہ یہ زہرہ ہی تیرے دشمن کے دیدہ کا دل کہ مردمک ہی سپید رہے یعنے کور بے نور اور دل شکستہ غصہ پرور اُسکا تاب غم مین اس قطعہ مین مراعات چرخہ کے ہین زہرہ

اور باغندہ مین فرق فرضی ہے وہی زہرہ ہے وہی باغندہ کنار اس سبب سے کہ شام کیوقت یہ ستارہ کنارے پر آسمان کے مغرب کی جانب ہوتا ہے باغندہ برعایت بیوہ کے کہ اکثر کاتتی ہین بیوہ بدینوجہ کہ پہلے جب زمین پر تھی تو ایک بیسوا تھی پھر جب مسخ ہو کے ستارہ ہوئی تو پنج شوہر ہو گئی قمر عطارد و مریخ مشتری زحل یہ اسکے شوہر ہوے اور آفتاب تو خود کلام عرب مین مونث ہے چرخ اخضر اور لفظ تاب بھی مناسب چرخہ کے ہین اس قطعہ سے اوپر کے شعر مین فرق لکھا ہے سیری دانست فوق ہے جسکی رعایت مین میل وبر تر موجود ہے محشی نے اس قطعہ کے معنے مجملا نہ مفصلا کچھ نہین لکھے

در تعریف ممدوح خود و متضمن تعریف ابر و دیگر خیالات

قولہ سیہ پیلست خنجر زن جہندہ آتش از کامش + فتد از چشمہا اشکش در د از نغرہا خامش + از اطلس پردہا ساز د عمارے زر اندودہ + چو زیر ہفت چتر سبز باشد سیر و آرامش + زسہے دیو شہاب افگن کہ با چندان سیہ روئی + بشرط رب پرستی میرسد کافر بانعامش + بفتح الباب بگشاید در رحمت و لے ہر دم + طناب خیمہ زرین فتد در روزن بامش + اگر بر روز زور آرد بپوشد چہرہ خور را + وگر در شب رو سے آید بود بر روے مہ گامش + پر از لعل و زمرد گشت طشت خاک سرتاسر + چو مرد ابرید میبارد ز اندام سیہ فامش + رخ خاک آب از دگیر د ہوا جوشت از سیلش + دف از پردہ زو یا بد رباب آمد از ان نامش + چو بجر دست شہ را دید در عین گہر باری + چکیدہ از حیا خویہاے تر از ہفت اندامش + محیط نقطۂ عالم کہ با آن پردلے دریا + ہمہ تن آب شد از شرم فیض بخشش عامش

مطلع ثانی

قولہ چہ شیرست آنکہ ور آتش پلنگ آسا ست اندامش + گرفتہ مرد را در برز اوج خویش بہرامش + ہر آن دد را آہو سبے نذر دی و دیدہ دردم گرگے + سمورے در عقب بویان سگان بر گوشۂ بامش + یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہے ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن الالخاشت

سیہ پیل ابر خنجر زن صاعقہ کام حلق خام پوست اطلس ابر عماری زر اندودہ آفتاب آرامش ای آرام اور دیو ابر شہاب افگن باعتبار برق رب پرستی اطاعت حق فتح الباب آغاز برشگال زور آور ای غلبہ کند کام بکاف فارسی قدم لعل گل زمرد سبزہ طشت خاک زمین مروارید قطرات آب آبداری جو نہر زاب ابر سفید ونام ساز حیا شرم و باران ہفت اندام ہفت اعضا یعنی سر و سینہ و پشت و ہر چہار دست و پا فیض ریزش آب شیر برج اسد کہ آتشی ہی و پلنگ گرم مزاج بہرام مریخ اور اوج اسکی برج اسد ہی آہو زرد آفتاب دم گرگ صبح کاذب سمور نام جانور سیہ پوست عرا ظلمت سے سگان منزل عوا کہ بصورت سگ کے ہی المعنی یعنی ابر کیا ایک سیہ پیل ہی جسکے منھ سے آگ نکلتی ہی کہ وہ برق ہی اور اُسکی آنکھون سے اشک بہتے ہین اور نعرون سے اسکے اُسیکا پوست پھٹ جاتا ہی جیساکہ بہت گرجنے سے ابر پھٹ جاتا ہی اطلس سے پردے بناتا ہی اور پردہ خیمہ اور عماری زر اندودہ رکھتا ہی مگر جبکہ اس ہفت چتر سبز کے نیچے جو افلاک ہین سیر و آرام اُسکو ہوتا ہی یہ عجب دیو شہاب افگن ہی شہاب برق ورنہ شہاب دیو پر گرتا ہی کہ باوصف سیہ روئی کے جو ظاہر ہی بشرط رب پرستی ای اطاعت حق کافر بھی اُس سے انعام پاتے ہین وقت فتح باب یعنے شروع برسات کے دروازہ رحمت کا کھول دیتا ہی لیکن ڈوریان خیمہ زرین آفتاب کی اسکے روزن بام سے نیچے گرتی ہین یعنے جہان اُسکے بام مین روزن ہو جاتا ہی وہان سے طناب زرین اشعۂ آفتاب کی چمکتی ہین اگر روز پر غلبہ کرے چہرہ آفتاب کو چھپالے اور جو شب روی کرتا ہی تو روے ماہ پر اسکا قدم ہوتا ہی اور جب یہ اندام سیہ فام سے گوہر برساتا ہی کہ وہ قطرات آب ہین تو ساری خاک ایک طشت پر از لعل و زمرد ہو جاتی ہی لعل گل زمرد سبزہ رخ خاک کا اس سے آبداری پاتا ہی اور ہوا اسکی سیل سے دریا ہو جاتی ہی ہوا جوف فلک ورد زر اس سے پردہ پاتا ہی اسی سبب سے اُسکو رباب کہتے ہین کہ مناسبت دف سے رکھتا ہی مگر اسنے جو پادشاہ کے دست فیض کو دیکھا کہ نہایت ہی گہربار ہی تو ایسا عرق حیا سے تر ہوا کہ اسکے ہفت اندام سے پسینا ٹپکنے لگا یہ برسنا نہین ہی اور سارے بدن سے پسینہ ٹپکتا جو بارش ہی ظاہر

یہ محیط نقطہ عالم کا ہی کہ دریا ہر چند پرغلی ہی لیکن اسکے فیض عام سے شرم کے مارے ہمہ تن
آب ہوگیا یہ شعر مدح مین ہی معنے مطلع ثانی کے یہ کیعنا شیر ہی کہ آتش مین اسکا بدن پلنگ کے
مانند ہی اور اسکو مریخ نے اپنی بغل مین لیا ہی کہ اوج اسکی اسمین ہی شیر برج اسد کہ آتشی ہی اور
پلنگ بھی نہایت گرم مزاج غصہ ناک ہوتا ہی اندام آسایہ کہ ابر کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوتے اور
پلنگ سا بھی داغ جسم پر رکھتا ہی اور اسی اسپند کے لیے ایک آہو زرد آفتاب کا ہی کہ وہ دم گرگ
مین جو مراد ظلمت سے ہی بہاگا ہوا ہی اور ابر سے آفتاب چھپ ہی جاتا ہی اور زہرہ اسکے نیچے پویان
کہ وہ اندہ صبری ہی اور سگ اسکے بام پر کہ اسکو عوا بھی کہتے ہین اور قلب اسد بھی اور یہ بصورت سگ کے
ہی اور ایک منزل ہی منازل ماہ سے قولہ زسیم خام میسازد قمر ہر ماہ یک طوقش ٭ چو زر ریختہ میتابد درست
قلب از خامش ٭ شہ انجم بشاہ ہند گویا نسبتی دارد ٭ کہ بر دروازۂ ہر دو زر اندود دست ضمیر حشمش
بروز رزم خاتون ظفر گیسوے حوران را ٭ بجاے پرچم آویزد فراز فرق اعلامش ٭ سمندش
باد آتش پاے آہن خاے خارا سم ٭ کہ گردون گوشہ باشد ز قوس حلقۂ گامش ٭ زہے اسکندر
آئینے کہ در میدان آئینہ ٭ قلاے سرکش زربفت جامہ خامہ شد رامش ٭ عجب بین کان
سیہ روئے سمن چین را بملک چین ٭ گرفتہ در سر شتہ ہمی آرند از شامش ٭ بروم آورد از ظلمت
چو ذوالقرنین آب خضر ٭ اگر چہ از لب یم گشتہ ہر دم خشک تر کامش ٭ بہ تیغش بند بردارند
و سر بر بندا نگاہش ٭ سیہ سازند رویش را چو خصم آل بہرامش ٭ خداوند خداوندان
محمد شاہ بن تغلق ٭ کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم خوانند اہل ایامش ٭ دو صد ملک سلیمان
کم شود در یک صف جنگش ٭ دو صد خوان فلک یک کاسہ از کند و رسے عامش ٭ شہنشاہے
کہ در رفعت بہ بزم سلطنت گشتہ ٭ محیط چرخ را حاوے حباب عارض جامش ٭ حسامش قطرہ
ابی مست بستہ در میان خنجر ٭ کہ میگردد بدان تر حلق بدخواہان بدنامش ٭ اللغات طوق ہلال
قلب نام منزل ماہ کہ قلب اسد ہو عوا کہتے ہین شہ انجم آفتاب ضرغام شیر برچم جو زرچو جھنڈے دن
مین ہوتے ہین آئینہ کاغذ قلا اسپ زربفت سہ سہ انگشت روم کاغذ آب خضر مروف کند و رسے

مجلس طعام المعتی یعنی سیم خام ای خالص سے قمر ہر مہینہ مین ایک سا طوق اُس شیر کے لیے کہ وہی اسد
ہے ای آفتاب بناتا ہی کہ وہ درست قلب مثل زر پختہ کے اُسکے زر خام سے چمکتی ہی شاہ انجم یعنے آفتاب
شاہ ہند سے نسبت رکھتا ہی بدینوجہ کہ اُسکا خانہ بھی شیر ہی اور اسکے دروازہ پر بھی شیر ہین
دونون سکے دروازون پر شیر زر اندودہ ہین خاتون ظفر کی اُسکی لڑائی کے دن بجاے پرچم
مردون کے گیسو اُسکے جھنڈون کے سر سے لٹکائی ہی سمند اُسکا خود ہوا ہی نہ مثل ہوا کے کہ
تشبیہ مقتضی غیریت کی ہی اور آتش یا آہن خا جیسے کہ گھوڑون کی عادت لگام چابنے کی ہی اور
خارا سم ہی کہ اُسکے قدم کی جو محراب ہی یعنے حلقہ نعل بشکل محراب گردون اُسکے حلقہ کا ایک گوشہ ہی اور
عجب اسکندر آئین ہی کہ میدان آئینہ مین جو مراد کاغذ سے ہی قلا یعنے اسپ سرکش زربفت
جامہ خامہ کا اُسکا مطیع و رام ہوا ہی سرکشی قلم کی ظاہر اور سر جھکانا بھی ظاہر جو علامت اطاعت
کی ہی زربفت جامہ باعتبار زرکاری کے اور یہ تعجب تو دیکھ کہ اس سیہ روسخن چین کو تین ماہ مین
شام سے پکڑ کے چین مین لے آتے ہین جو برسون کی راہ ہی سہ ماہ مراد سہ انگشت سے ہی
شام مراد دوات چین کاغذ چین جین تجسس تمام روم مین لائے ظلمت سے مانند ذوالقرنین
کے آب خضر یعنے آبحیات ہر چند سکندر کو نہین بس روم کاغذ ظلمت دوات آب خضر سخن کہی
آبحیات ہی جسکا گوینده ہمیشہ زندہ ہی اگرچہ لب بام سے ہر دم حلق اُسکا خشک و تر ہوا بس بام مراد
دوات سے کہ ہر بار اس سے لب خشک تر کر لی جاتی ہی اور لب کا خشک و تر ہونا عبارت محنت
و مشقت اُٹھانے سے ہی تیغ سے اسکے بند جدا کرتے ہین جیسے کہ نیزے مین بند ہوتے ہین پھر اسکا سر کاٹتے
ہین پھر اسکا منہ کالا کرتے ہین کہ یہی حال آل بہرام کے دشمنون کا ہوتا ہی اور وہ آل بہرام خداوند
خداوندان محمد شاہ بن تغلق ہی جسکو اہل زمانہ شہنشاہ ہفت اقلیم کا کہتے ہین دو سو ملک
سلیمان کیسے لیلینا اُسکی ایک صف جنگ کے سامنے ادنی و نہایت تھوڑی بات ہی اور
ملک جیسے دو سو خوان ایک پیالہ ہین اُسکی مجلس طعام و ضیافت سے اور ایسا شہنشاہ
بلند وقار ہی کہ رفعت کی راہ سے اُسکی بزم سلطنت مین یہ محیط چرخ کا جو ہر باری دنیا کو

گھیرے ہوئے ہی اسکا ایک حباب عارض جام کا اسکے حادثے ہوگیا ای فراگیرندہ اور جام کے حباب
معلوم کہ کیا ہی ہوتے ہین حسام اسکی ایک قطرہ آب بستہ ای منجمد میان ہین تھی اور اس صفت
کے ساتھ کہ حلق خشک بدخواہون اور بدنامون کا تر ہوتا ہی اور عجب یہ کہ وہ آرا ایک قطرہ بستہ ہی
پھر اس سے حلق تر کیسے ہوتا ہی قولہ تیغش خود زبان بندے کند مرجان اعدا را * کہ مینائیست
پر جوہر زبان لعل آشامش * اگر ماہی زردے شد کہ دریا خواست کلک او * نہنگ سبز دانش
کاب روان جوئیست صمصامش * دران موضع کہ دریا خاک بر سر کرد از دستش * اگر اندما
نشان جوئی جزیرست این بدان نامش * زہے سلطان دین پرور شہی سلطان عالمگیر *
کہ از مہ طاس مہر چرخ بشکست بر اعلام اسلامش * در اتمام امور ملک دین از بارگاہ قدس * چو فیض
علت اولی رسد پیوستہ الہامش * الا تا خط مغرب را شفق شد سرخ اعرابش * الا تا لوح گردون
راز راند و دست ارقامش * کتاب زیج شاہے را کہ از وے معتبر نبود * چو تقویم کہن منسوخ باد
آیات احکامش * اللغات لعل کنایہ از خون و شراب آرزو یا کف فیاض شاہ روان جہان
جو جوئندہ صمصام بکسر تیغ نامی آب سے بھی ہی مناسب بدریا طاس کٹورے علم کے علت اولی
عقل کل ارقام کو لکھنا زیج بجیم تازی کتاب کہ اصل نجوم کی ہی المعنی بیان اسکا ایک جادو
ہی اسی سے زبان اسکی جان دشمن کی زبان بندی کرتی ہی اسلیے کہ وہ زبان نہین ہی ایک
مینا جوہر بھرا لعل یعنے خون آشام ہی اگر کلک اسکی ایک ماہی زرد ہی جسنے دریا کو ڈھونڈھ لیا
کہ وہ اسکا ہاتھ ہی تو اسکی صمصام کو ایسا جان کہ ایک نہنگ سبز ہی جسکا پانی روان جو ہی
یعنے جان کا ڈھونڈھنے والا اسکے دست فیاض کی حسرت سے دریا نے جہان جہان اپنے
سر پر خاک ڈالی ہی اگر تجھسے پوچھو کہ وہ کون جگہ ہین تو یہی کہین گے یہ جزیرے ہی ہین عجب
سلطان دین پرور اور عجب بادشاہ عالمگیر ہی کہ ماہ کے کٹورے اسکے اعلام پر اسلام نے
لگائے ایسا عالی رتبہ ملک دین کے معاملات کامل کرنے کے واسطے بارگاہ قدس کبریا سے
ہمیشہ اسکو الہام ہوتا ہی جیسے عقل کل کا فیض ہر کسی کو پہونچتا ہی اب دعا سے تابید ہی یعنے

خبردار ہو جب تک کہ خط سرب پر اعراب سرخی شفق کے لگائے جائین اور جب تک لوح گردون پر رقم زر اندودہ ہین ای کواکب تب تک کتاب زیج اُس شاہ کی جسکو اُسنے معتبر نہین ٹھہرایا یعنے سند بادشاہی کی اُس سے نہ پائی مانند تقویم کہن کی آئین اُسکے احکام کی منسوخ ہی رہین کوئی اُسکو بادشاہ ہی نہ سمجھے

در ثنائے ممدوح و تعریف محبوب

قولہ ای شام سر زلف تو بر مہ شدہ سرکش + شمشاد خطت را گل سوری شدہ مفرش + یاقوت تو آب از مدد آن گل سیراب + خورشید بتاب از غم آن چہرۂ مہوش + ہر دودہ کہ خط تو کشد بر ورق ماہ + دودیست کہ زد در دل ہر سوختہ آتش + چشم تو کہ از غمزہ زند تیر جگردوز + ترکیست کمان بر سر ہندو بچہ درکش + تا پر بجگر در شد و پیکان سوے دل رفت + ہر ناوک جاندوز کہ انداخت زترکش + آن عقرب شب رنگ کہ مہ منزل او شد + صد نیش زدہ بر دل ریش من غمکش + بایاد تو حقا کہ جگر سوختگان را + در سینہ سر نیش تو چون نوش بود خوش + درکش قدح می کہ جنیبت کش گردون + ہر ای زر اندودہ برافگند برابرش + بر طاس فلک ساغر مہر یکہ نہد خور + ہر صبح بیاد من محنت زدہ درکش + در تشنہ لبے ز آتش اندیشۂ ایام + از خاک در شاہ جہان آب بقا چش + آنشاہ کہ در معرکہ خاک سم رخشش + تاج سر رستم شد و آب رخ آرش + یہ قصیدہ بھی بحر ہزج مزین ہی ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن یا مفاعیل **اللغات** شمشاد بالکسر ریحان گل سوری گلسرخ مراد رخسار مفرش فرش دودہ کاجل کمان ابرو ہندو بچہ مردمک کش بغل جنیبت کوتل گھوڑا ابرش وہ گھوڑا جسکے رنگ کے مخالف اُسکے نقطے ہون معرکہ جنگ گاہ رخش نام اسپ رستم آرش نام پہلوان **المعنی** یعنے ای محبوب تیری شام زلف کی تو ماہ پر جو روسے روشن ہی سرکش ہو رہی ہی اور ریحان خط کے لیے گل سوری فرش بنا ہی ای رخسار سرخ یاقوت تیرے گل سیراب کی مدد سے باآب و رونق اور تیرے چہرۂ ماہوش سے خورشید تب و تاب غم مین جو کاجل کہ تیرے ورق ماہ رخسار پر کہ وہ خط ہی خط کھینچے تو وہ ایک دھوان ہی کہ ہر عاشق سوختہ

دل کے دلمین آگ لگاتا ہی آنکھین تیری کہ غمزہ سے تیر جگر دوز لگاتی ہین وہ ایک ترک ہین
جنکے سر پر کمان ہی ای ابرو اور ہند مجبکے بغل مین لیئنی مردمک تونے جونا وکِ دل دوز کہ اپنے
ترکش سے مارا پر دن تک تو وہ جگر مین گھس گیا اور پیکان اُسکے دل کیطرف سکے دونون نے
بخوبی اپنا کام کیا اور وہ عقرب شیر رنگ یعنے بچھو سیاہ کہ بڑا زہر یلا ہوتا ہی کہ وہ زلف ہی اور ماہ
کی منزل بنا ہی سیکڑون میش مجبہ غمکش ہے دل ریش پر کہ خود ہی دکھیا ہو رہا ہی مارتا ہی پھر کہتے
ہین نہین ہم جگر سوختون کے دلمین تو تیری یاد ہی لہذا قسم حق کی ہر سر نیش کا ہمکو نوش ہو رہا ہی
اب جنیبت کش گردون نے ساز زر اندود اپنے ابرش پر رکھا جو مراد طلوع آفتاب سے ہی
تو بھی مینوشی و قدح کشی اختیار کر جب طاس فلک پر ساغر مہر کا آفتاب رکھے کہ اسمین تغابن
فرضی ہی تو ہر صبح اُس ساغر کو میری یاد پر پی کہ وہ محنت زدہ بھی کہین پڑا ہی اور اگر تشنہ لب آتش
اندیشہ ایام سے ہی تو خاک دروازہ شاہ سے آب لقا چکھ پھر ایام تیرا کچھ نہین کر سکینگے اور وہ شاہ
ایسا ہی کہ جنگگاہ مین خاک سم اُسکے رخش کی تاج سر رستم اور آب رخ آرش کی ہی قولہ ماہ سر منجوق
کمالش بسر خویش ✤ آئینہ زر بست برین طاق منقش ✤ الصیت جلال تو سبق بردہ در آفاق ✤
ز ان سبز کبوتر کہ برد نامہ ز مرعش ✤ در قصر ہمایون تو گز عرصۂ سقفش ✤ طول فلک از عرض
وے افتاد یکے رش ✤ حاسد چو ستو نست نباید کہ سرش را ✤ نجار قضا ز دو قلم ز دو بسر تش ✤
تا وقت قران با سپر خور ز تقارب ✤ پنہان بشود تیر شب از دیدہ اعمش ✤ تا بر سر ہندوی
شب از جرم خور صبح ✤ زر لفت عمامہ است کہ سیمین بود ش غش ✤ خورشید لقا بادشہ و روئے
عدو ورا ✤ از خسفت چو ماہی کہ بر آید ز چہ کش ✤ اللغات منجوق طاسک علم آئینہ زر آفتاب
سبز کبوتر مراد جبرئیل مرعش بالفتح و عین مہملہ نام شہر اور ایک قسم کبوتر تیز پرو معجمہ شہر ہے در شام
یہان مراد لامکان سے رش بالفتح مسافت و دوست نباید ہی وہ نماند تش بالکسر مخفف تیشہ
تیر عطارد اعمش بالفتح وہ شخص جسکی آنکھ سے پانی بہتا ہے کہ ضعیف البصر ہوتا ہی غش طرہ
دستار خسفت چاند گہن کش نام شہر المعنی یہ آئینہ زر بست آفتاب کا جو اس طاق منقش پر

ہی اُسکے علم کے طاس سے کہ وہ ایک ماہ تابان ہی اپنے سر سے اُتار کے اُسپر چڑھا دیا ہی ای ممدوح
تیری بزرگی و جلال کی شہرت جہان مین ایسی پھیلی اور اُڑ رہی ہی کہ اُس کبوتر سبز سے جو نامہ
عرش سے لیجاتا ہی سبقت لیگئی اور بہت بڑھگئی ہی محشی نے سبز کبوتر سے مراد جبرئیل اور عرش
سے لامکان مراد لی ہی انتہی میری دانست مین فضول ہی کچھ اس غلو و علو کی حاجت نہین ہی شعر
آئندہ قطعہ بند ہی یعنے ای ممدوح تیرے قصر ہایون مین جو ایسا رفیع و وسیع ہی کہ جسکی چھت کے میدان مین
طول فلک کا اُس چھت کے عرض سے جو قیاس کیا گیا تو بعد و مسافت دونون ہاتھون کے ہوا جتنی
کہ طول وہی ہی جو عرض سے زیادہ ہو سو یہ برابر کیا معنی ایک ہی آرش ہوا اور اُس قصر ہمایون
مین ایک حاسد مثل ستون کے ہی اور حال یہ کہ دیر تک رہنا اُسکا نہین چاہیے پس ناگہان
نجار قضا نے جلدی سے اُسکو سر تیشہ سے قلم کیا میری دانست مین شاید صیغہ امر غائب کا ہی
اور کاف مفاجات محشی نے قش کو بالفتح بہ تشدید بزرگ لکھا ہی حالانکہ بالکسر مخفف تیشہ کا ہی
آئندہ دعا تابید یعنے جب تک کہ وقت قران سہا آفتاب کی بسبب قربت باہم کے تیر یعنے عطارد
رات کو دیدہ اعمش سے چھپ جاسے اسواسطے کہ یہ ستارہ نہایت رکیک اور کم ضیا ہی اور
قرب آفتاب سے اور بھی کم نظر آتا ہی اور باایں ہمہ دیدے اعمش کے کہ وہ ضعیف البصر خود ہی
ہی آور جب تک کہ ہین وے شب کے سر پہ جرم آفتاب صبح سے عمامہ زربفت ہی جسکا طرہ سیمین
ہی جو مراد شعاع آفتاب سے ہی بادشاہ تو خورشید لقا رہے اور صورت عدو کی خسوف سے
مثل اُس ماہ کے ہو جو شاہ کش سے نکلتا تھا کہ جسکو نخشب کہتے ہین خور و صبح بواو عطف
متن مطبوعہ مین لکھا ہی میری راے مین بیعطف چاہیے کسواسطے کہ عمامہ جرم صبح سے نہین ہی
ایسے خورشید لقا کو خورشید لقا کہنے بے معنی ہی

قصیدہ دیگر

قولہ خور چو نہد قرص زر بر سر این سبز خوان ٭ سفرۂ گلریزہ را باز کند شب نہان ٭ بشکند این
قرص زر بر سر این سبز خوان ٭ کاسۂ سیمین ماہ بر طبق آسمان ٭ چشمہ بے نم پر از لاے دجی

راز خاک + زانکہ میان محیط از دو طرف شد روان + در عمل ساحری کرد عزیمت خطت +
مار سیہ حلقہ زد بر طرف گلستان + چشمہ بماہی رسید پنج مہ نو فرست + تا بثریا کند بدر شفق
خور قران + نیست جز ابروے تو ماہ نوے بر سحر + نیست بجز چشم تو مشتری در کمان + آن
نہ خط و عارضست آن نہ بنفشہ ست و گل + شاخ تر سنبلست بر ورق ارغوان + ترک
تو خفتہ مدام در خم محراب مست + ہست بران معصیت ابروے سیاہش نشان + مردم از
انصاف شاہ مائل طاعت شدند + بیش بروے فساد چشم کشادن توان + خسرو سکندر
تمکین ہود مسیحا جبین + شاہ ملک آستین ماہ فلک آستان + شاہ محمد علم ماہ ستارہ حشم +
آدم موسی قدم حیدر احمد توان + یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہے ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن
فاعلان یا فاعلن **اللغات** سبز خوان فلک سفرہ گلریز باعتبار کواکب چشمہ بے نم آفتاب
دجی شب محیط آسمان دو طرف مشرق و مغرب چشمہ آفتاب ماہی برج حوت پنج ماہ نو انگشتہا
ثریا دندان بدر شفق خور پیالہ بلحاظ شراب سحر سرخ کمان برج قوس ترک چشم محراب ابرو بیش
ای بعد ازین توان ای نتوان استفہام انکاری ملک آستین ای دست حیدر شیر ای اسد اللہ توان طاقت
المعنی آفتاب جب قرص زر کہ جرم اسکا ہے بتغایر اعتباری اس سبز خوان فلک پر رکھتا ہے
دستر خوان گلریز شب کا کہ گل اسکے ستارے ہین پنہان ہو جاتا ہے پس یہ قرص زر کاسہ سیمین
ماہ کو جو رات کو اس سبز خوان پر ہوتا ہے توڑ دیتا یعنے وہ بے نور ہو جاتا ہے چشمہ بے نم آفتاب
نے کالی کیچ اندھیری کو زمین سے دور کر دیا اس سبب سے کہ محیط پر دونون جانب یعنے مشرق
سے مغرب تک روان ہوا محیط آسمان آب کہتے ہین ای محبوب تیرے خط نے عجب عزیمت عمل
ساحری مین کی ہے کہ تیرے گلستان کے کنارہ مار سیاہ حلقہ کیے ہوئے ہے چشمہ ای آفتاب ماہی پر
کہ وہ برج حوت ہے پہونچا لہذا تو پنج ماہ نو اپنی انگلیون کے بھیج تو ثریا یعنے دندان سے بدر شفق
خورد جو مراد پیالہ پر شراب سرخ سے ہے قران ہو جاے تیری ابرو کیطرح کوئی ماہ نو سحر پر نہین ہے نہ تیری
چشم کے مثل کوئی مشتری کمان قوس مین اندھیرون مین یہ خوبی و حسن کمان تیرے خط و عارض کو اگر خط و

عارض ہی کہون تو ٹھیک نہین ہی اور جو بنفشہ و گل کہدے تو بھی غلط نہ ہو ہر نہ وہ ہی بلکہ سنبل کی ایک شاخ ہی ارغوان کی پنکھری پر تیرا ترک چشم مست ہمیشہ خم محراب ابرو مین سوتا ہی لہذا اسی معصیت سے منہ اُسکا سیاہ ہوا ہی جو اس گستاخی کو بتا رہا ہی یہ بیباک خیال نہین کرتا ہی کہ بادشاہ کے انصاف سے سب لوگ مائل بطاعت ہو گئے اور یہ ایسا بے ادب اب بھلا کسیکی بھی آنکھ کہین فساد پر پڑتی ہی یعنے فساد نظر ہی نہین آتا ہی پادشاہ سکندر نگین ہی اور ہو وکہ یہ بھی پیغمبر تھے مسیحی جبین اور شاہ ملک آستین کہ مراد دست سے ہی اور ماہ فلک آستان اور شاہ محمد علم اور ماہ ستارہ حشم ہی اور آدم موسی قدم اور حیدر احمد توان **قولہ** پرچم منجوق تو در شکن خود گرفت + گوشۂ خورشید را بچہ خط دلستان + ایکہ بروز نبرد خنجر بہرام چرخ + پیش تو جوبین شود در صف کین چون میان + روز دعاے تو مرگ مالش نامے عدد + در شب عدل تو گرگ بالش پاے شبان + حلقہ درگاہ تست دائرہ کاندرو + کم بود از نقطۂ عرصۂ ہر دو جہان + روح قدس خواست تا روے نہد بر درت + بر شدہ صد سالہ راہ از قمم لامکان + تا زبر چار زن جنبش نہ شوہرست + مادر عالم نزاد مثل تو صاحبقران + ور دسحر گاہ تست رقیۂ الیاس و خضر + مفلس درگاہ تست خازن دریا و کان + بحر عقول نور شہر علوے نور + باغ امانی نگل روح امینے بجان + ہر کہ کشد چون قلم سر ز خط حکم تو + روے سیاہش کنند چون بر ندش زبان + خیر و شر ملک را حکم ترا داد امام + کز تو سرافراز شد دودۂ عباسیان + تا ز خروش خروس بر سر طشت کبود + بیضۂ زر افگند زاغ سیہ ازدہان + پایہ تخت تو باد بر سر مہر فراز + قبۂ چتر تو باد بر سر خور سائبان + **اللغات** منجوق کٹوری جھنڈے کی میان نیام روح قدس جبریل قمم جمع قمہ سر ہر چیز چار زن عناصر اربعہ نہ شوہر افلاک صاحب قران وہ شخص جسکی ولادت کے دن مشتری و زہرہ یا ماہ یا زحل ایک برج یا ایک درجہ مین ہون رقیہ بالضم افسون امانی بضم سیدما روح امین جبریل جان ابو الجن طشت کبود آسمان بیضۂ زر آفتاب زاغ شب **المعنی** یعنے تیرے جھنڈے کی چوٹا سکب ہی اُسکے پرچم نے اپنی شکن مین گوشۂ آفتاب کو ایسا گھیر لیا ہی

جیسے خط دلستان چہرہ معشوق کو گھیرتے ہوتا ہی ای ممدوح تو وہ خنجر زن ہی کہ لڑائی کے دن خنجر بہرام
چرخ کا کہ مریخ جلاد فلک ہی صف لڑائی مین خنجر چوبین ہی مثل میان کے تیری لڑائی کے دن رگ
گلو تیرے دشمن کا گھونٹتا ہی اور عدل کی شب مین بھیڑیہ چرواہے کے پانؤن کا تکیہ ہی اسکے اوپر پانؤن
رکھکے سوتا ہی تیری درگاہ کے حلقہ کا ایسا دائرہ ہی کہ اسمین میدان دونون عالم کا ایک نقطہ ہی
روح القدس نے چاہا کہ تیرے آستانہ علو آشیانہ پہ منھ رکھے تو سو برس کی راہ لامکان سے ادھر
اور چڑھگیا تب اس آستانہ کو پایا جیسے اس چار زن عناصر کے اوپر جنبش نوشوہر یعنے نہ فلک
کی ہی مادہ عالم نے تجھسا صاحبقران نہ جنا تو وہ شخص ہی کہ خضر و الیاس کو صبح تیری دعا کا وظیفہ
ہی اور تیری درگاہ کا ادنی مفلس خزانچی دریا و کان کا ہی تو دریا عقول کا ہی جسمین در کا شمار نہین
نہ صرف دُر اور زر تو شہر علم کا ہی نہ فقط دروازہ تو باغ امیدون کا ہی نہ گل تو روح امین ہی نہ جان جو بدن پر
جنون کا ہی جو کوئی تیرے حکم سے قلم کیطرح سرکشی کرے تو قضا و قدر اول تو اسکی زبان کاٹین
اور پھر اسکا منھ کالا کرین جیسا کہ قلم کا حال ہی تجکو امام نے جملہ خیر و شر ملک کا حکم دیدیا ہی چاہے
نیک کرے چاہے بد کرے مختار ہی کسواسطے کہ خاندان عباسیون کا تجھسے سرفراز ہوگیا
اب دعا تابید ہی جب تک کہ مرغ سحر کے شور سے جو اس طشت کبود رنگ فلک پر ہی زاغ سیاہ
شب کا بیضہ زر کہ مراد آفتاب سے ہی منھ سے ڈالدے یعنے آفتاب طلوع ہوتا رہے پایہ تیرے
تخت کا سرباہ پر اسکا سرافراز رہے اور قبہ تیرے چتر کا آفتاب کے سر کا سائبان بنے اب
خیال کرو کہ قبہ کتر جزو چتر کا ہی

در مدح سلطان محمد تغلق و تعریف خزان و توصیف خوبان

قولہ تیر بین درگہ جوانان زسپر تیغ کشان ✣ ای زہے تیر کرشمہ گوشہ نشینت کمان ✣ سہم این تیر
چنان رفت کہ در قلعۂ باغ ✣ شاخ زرین سپر آویختہ از نوک سنان ✣ زاغ لولی بچہ صدرۂ سیمین دربرش
وز نوا گرد سرا پردۂ زربفت خزان ✣ در بر شاہد آبستن شکر گون مخمل ✣ گوئی گوئیست ز زر در خم
مشکین چوگان ✣ سیب شکل زنخ یار بمعنی لب یار ✣ کز مزہ دان لعل نمائست دو بر دن شہد

نشان ٭ نار بردار برآوردہ سرخون آلود ٭ وانکہ بید ست کشند خنجر زرین زمیان ٭ شکل امرود
دو عید دست بہم رویارو بے ٭ جانب ناسے زوال بہر لواسے دل وجان ٭ دیدہ ابر درافشان
جو عقیق لب یار ٭ ساعد باغ زر افشان جو کف شاہ جہان ٭ یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات تیر عطارد کہ وقت سپر
آسمان تیغ آفتاب زہ ہے مین زہ مناسب کمان شاخ زرین شعاع سپر آفتاب زاغ ابر لولی بچہ
باعتبار تلون جندرہ پیرہن دیبا باعتبار آب باران ورحیر باعتبار سفیدی نوا نام پردہ مناسب
لولی شاہد آبی بہی کہ میوہ مشہور ہی شکل گون امرود تار انار سرخون آلود خود انار بید درخت بید
خنجر برگ بید رویارو سے مقابل ناسے حلق نوا آواز وتوشہ زرافشان باعتبار برگ ریزی جو
زردکتی المعنی یعنے اسوقت مین تیر فلک جو عطارد ہی جولان وگردش مین ہی اور کیسی سپر
فلک سے تیغ کھینچے ہوے ہی کہ وہ تیغ آفتاب ہی اور اے مخاطب یہ عجب تیر ہی کہ جس سے کمان
گوشہ نشین ہوئی ہی اور گوشہ نشینی کمان کی کیسی الطف ہی تیر انس تیر کے جو عطارد ہی اس قلعہ
باغ مین کہ آسمان ہی ایسے چلے کہ سپر آفتاب کی شاخ زرین کہ مراد شعاع سے ہی اسکی نوک سنان
سی لٹکی رہگئی جیسا کہ ظاہر ہی زاغ لولی بچہ ابر کا جو پیرہن سفید پہنے ہوے ہی اور لولی بچہ باعتبار
رنگ برنگ ہونے کے اسنے اپنی آواز سے خزان کے سراپردہ کو زربفت کردیا اسے زرد رنگ
اور معمول ہی خزان مین اکثر پرند خاموش ہوجاتے ہین مگر یہی کائین کائین کرتا رہتا ہی شاہد آبی
یعنے بہی کہ مخمل شکر رنگ ای زرد رنگ پہنے ہوے ہی جیسے کہ بہی زرد رنگ بھی ہوتی ہی اور اکثر کھدڑی
بھی ہوتی ہی جو خوابہ مخمل کے مشابہ ہی بس تو اسکو اگر دیکھے تو یہی کہے کہ یہ ایک گوے زر ہی یعنے
آفتاب جو چوگان مشکین آسمان کے خم مین ہی محشی نے شاہد آبی کے نیچے آفتاب لکھا ہی نہ معلوم
کیا سمجھے ابتو اشعار میودن کے ذکر مین ہین جیسا کہ کہا سیب بظاہر زنخ یار کی شکل ہی اور مثنے
ہین لب یار کہ ظاہر لعل نما ہین اور باطن مین شہد فشان جو تکلم ہی اور درخت نار نے دار بید
جو شاخ ہی سرخون آلود کہ پھل اسکا ہی ظاہر کیا اور وہ جو بید ہی خنجر زرین میان سے نکالے ہوے ہی

جو برگ زرد اُسکا ہی شکل امرود کے جو دراکٹھے ہین ایسی ہی کہ گویا باہم دعوی دیج رہے ہین اور جانب
حلق کے روان ہین تا دل وجان کو نوا دین یعنی تشنہ دیدے ابر کے تو ایسے درافشان ہین جیسے
عقیق لب یار کے کہ وہ تکلم ہی اور ساعد باغ کا ایسا زرافشان جیسے ہاتھ شاہجہان کا زرافشانی
باغ بھی برگ ریزی سے ہی جو خزان سے زرد ہورہے ہین

مطلع در تعریف محبوب

قولہ ای بت ماہ خد و مور خط و موے میان + چند آخر بکے موے کشی کوہ گران + سیب رنگی صنمے
چادر کحلی در سر + چون عروسان بصر دایہ رومی بچگان + شکن زلف ترا لالہ تر شمشاد + لعل
درپاش ترا غنچہ در آتش پنہان + ذرہ ذرہ بسر تیغ فنا باد اقطع + در دل بدراگر مہر تو گیرد نقصان +
خیز چون صبحدمے زن بشکر خندہ دمے + پیش گو ساغر زر باز برآر دز دہان + شفق مہ سوے
پروین برد تا نکند + یک مہ چار دہ با پنج ہلال تو قران + کشتی زر چو بدریا سے نگون غرق شود +
جہد آن کن کہ نماید بسوے لب جولان + ہر کہ بادہ ز خمستان الٰہی نوشد + در خورش ساغر خورشید
چو کف شاہ جہان + حاکم روے زمین اجرہ دہ ہفت اقلیم + خسرو تختگہ کل ممالک سلطان +
ای فریدون فر آرش روش و شام حسام + آبتین آب و مویدید گرشاسپ توان + **اللغات**
کوہ سرین لالہ تر رخسار شمشاد قد غنچہ ترا مراد دندان ساغر زر آفتاب شفق مہ شراب سرخ پروین
دندان مہ چار دہ بدر مراد پیالہ پنج ہلال پنج انگشت دریاے نگون یم کہ قلب می ہی در خورش سزاوار اجرہ
مزدادن مراد وظیفہ آرش وسام نام پہلوانان آبتین نام پدر فریدون گرشاسپ نام پدر طہماسپ
المعنی ای معشوق ماہ رخسار مور خط موے میان کب تک ایسی عجیب بات کہ ایک بال سے
پہاڑ کو کھینچے تجھسی ظہور مین آئیگی اور وہ کوہ سرین ہین تو ایک سیب رنگ صنم ہی چادر سرمئی
اوڑھے ہوے جیسے عروسین بصرے کی دایہ رومی بچون کی ہین تیری شکن زلف کے واسطے لالہ تر
رخسار کا شمشاد قد ہی اور لعل درپاش مین تیرے جو لب وسخن سے مراد ہی غنچہ کہ وہ دندان ہین
آتش لب مین پوشیدہ تعجب یہ کہ آتش اور غنچہ بدر کے دل مین جو مہر کامل تیری بھری ہی اگر ذرا بھی

نقص اسمین آئے تو خدا کرے ذرہ ذرہ اُسکا تیغ فنا سے قطع ہو جائے اب صبح ہی تو بھی مانند صبحدم
کے دم بھر تو شکر خندہ کر قبل اس سے کہ صبح ساغر زر آفتاب کا پھرا اپنے منھ سے اُسکے گلے شفق ماہ کا
جو شراب سرخ ہی پروین دندان کیطرف ہرگز نہین جائیگا جب تک کہ ایک ماہ چاردہ یعنے پیالہ
پنج ہلال انگشت سے قرآن نہو گا یعنے پانچون انگلیون مین نہ لیا جائیگا کشتی زر جو پیالہ ہی جب دریائے
نگون مین کہ یم کا قلب ہی ہوا غرق ہوے تو ایسی کوشش کر کہ لب کیطرف کسیطرح جولان کرے
کس واسطے کہ کشتی کا ڈوبا رہنا اچھا نہین کنارہ پر جا لگنا اچھا ہی بس جو کوئی کہ شراب خمستان
عشق الٰہی سے نوش کرتا ہی اُسکے لایق ساغر خورشید کا ہی جیسے پادشاہ جہان کے ہاتھ کے لایق
ساغر خورشید کا ہی اور وہ شاہ جہان حاکم روے زمین کا ہی جسکی وظیفہ خوار ہفت اقلیم ہی اور ساری
ملکون سلطان کا جو اُسکے تحت تختگاہ مین ہین سبکا بادشاہ ہی اور فریدون اور آرش روش
اور سام حسام آہنین سا ابرو الا موید دست گرشاسب توان ہی **قولہ** چرخ زرین کلہ و سبز قبا با
ہمہ جاہ ✣ ہمچو نے پیش سر کلک تو بربستہ میان ✣ نیست از سہم سر تیغ تو جز خط و شکر ✣ کاغذین
جامہ کسی بر سر بازار جہان ✣ نیست جز کلک تو طوطی شکر منقار ے ✣ کہ سوے روم ز دریار روانہ
ہندستان ✣ چون کمان دید کہ در لجوے عدو شد تیرت ✣ ہر دم از خانہ برون میکندش از دوان ✣
قرص خور آتش ازان تیز کند تا ہرگز ✣ نرسد دشمن بے آب ترا دست بنان ✣ ایکہ از عدل تو
شیر اجم آہو برہ را ✣ بے زبان پرورش ور دہن خود چو زبان ✣ **اللغات** زرین کلہ آفتاب
بر بستہ میان یعنے از کہکشان کاغذین جامہ کہ مستغیث زمان قدیم مین پہنتے تھے روم کاغذ
دریا کف شاہ ہندستان دوات اجم جنگل شیر برج اسد آہو برہ آفتاب زیان و زبان تجنیس
خط **المعنی** یہ چرخ زرین کلاہ کہ آفتاب ہی اور سبز قبا والا با این ہمہ رفعت و جاہ تیرے کلک کے
سامنے نے کیطرح ہر دم کمر بستہ و مستعد الخدمت ہی کہ جو اسکی زبان سے نکلے بجا لاوٴن اور کمر باندھنا
اسکا منطقۃ البروج سے ظاہر ہر کا لفظ جو بمعنی سینہ کے ہی میان اور سر کیواسطے کیسا مناسب ہی
تیری ایسی سہم و ہیبت ہی کہ اب سواے خط و شکر کے جو کاغذ مین لپیٹے جاتے ہین اور کاغذی

پیرہن پہنتے ہین کوئی کاغذی پیرہن نہین ہی اور زمانہ قدیم مین دستور تھا کہ مستغیث کاغذی پیرہن
ہوتے تھے غرض کوئی کسیکا فریادی نہین ہی اور ایسا سوائے طوطی شکر منقار تیرے کلک کی کوئی
نہین ہی کہ ہندستان سے براہ دریا دم بھر مین روم کو جائے ہندستان دوات دریا دست ممدوح
روم کاغذ کمان جو برابر ہنے خانہ سے تیر کو نکالے جاتی ہی اس سبب سے ہی کہ اسنے دیکھا کہ دشمن کا
تیرے یہ دلجو ہو گیا ہی دلجو کیسا ابلغ ہی کہ بمعنی دلجوے اور دلداری کے بھی ہی اور بمعنی تلاش دل کے
بھی کہ کہان ہی اسمین گھسون قرص آفتاب کا جو آگ اپنی تیز کرتا ہی یہ سبب ہی کہ دشمن بے آب
بے آبرو کا ہاتھ کبھی روٹی کو نہ پہونچے جیسے کہ گرم ٹکیا کو چھو نہین سکتے مطلب یہ ویسے تو اس بے آب کو
روٹی خود ہی میسر نہین ہی شاید میری ٹکیا کو تکے تو یہ بھی نہ لے سکے بے آب کیا ہی خوب ہی بمعنے
بے آبرو اور نیز جسکو پانی بھی نہ میسر ہو ای ممدوح تو وہ صاحب عدل ہی کہ تیرے عدل کی ہیبت
سے شیر نیستانی آہو برہ کو اپنے منھ مین ایسا بے زبان پالتا ہی جیسے اسکے منھ مین زبان بے زبان
ہی کہ ممکن نہین جو دانت اسکو چھو جائے اگرچہ کبھی دانت زبان کو کاٹ بھی کھاتا ہی شیر برج اسد
آہو برہ آفتاب کہ خانہ اسکا برج اسد ہی **قولہ** بخلاف تو اگر دشمن بیدین دم زد + نیست گلدستہ اقبال
ترا ہیچ زیان + کاین ہست از شرر نار مجوسی یاقوت + فارغست از صرصر صرصر دے باغ جنان +
گر بہ سجادہ رسد عکس نگین تو شبے + در کشد خرمن مہ راز رہ کاہکشان + در تقاعد کند گرد
پر آفت سوے چرخ + چشم عقرب شود سے معدن نور دبران + ای ثنا ہاے تو سر فاتحہ ہر زن و
مرد + وے دعا ہاے تو سر سبحہ ہر پیر و جوان + باغ فردوس مجو بزم بیارا سے و بین + نقل و
شکر مطلب شعر مرا گیر و بخوان + وقت آن شد کہ ز سر مایدہ النعامت + بدر چون صبح نہد کاسہ زر بر
خوان + زرگر ہا ست درین یکشبہ عقد گہرم + بہر پیرایہ مدح تو ز خاتون بیان + تا بزین زر خورشید
فرزین باشد + صہوہ زردہ بدرام زر اندود عنان + تا بود زاغ ورم دار و حواصل مدقوق +
چونکہ شاہین فرز اندودہ رود در میزان + باد از صرصر غم پیش تو بر بستر مرگ + خصم بے برگ ہی چون
برگ رزان در یرقان + **اللغات** خلاف عکس دبید مجوسی آتش پرست سجادہ گہر بادہ ستران

نام منزل ماہ کہ اسمین دو ستارے بجاے چشم کے واقع ہوتے ہین المعنی پہلا شعر دوسرے سے
مربوط ہی یعنے اگر دشمن بیدین نے تیرے خلاف مین دم مارا توکیا غم تیرے گلدستہ اقبال کا کچھ نقصان
نہین کسواسطے کہ مجوسی کی آگ سے یاقوت پختہ ہی اور صرصر دمے کے ضرب سے باغ جہان فارغ
وسقیم بیدین مین لفظ بید کیسا مناسب خلافت کے ہی اگر عکس تیرے نگینہ روشن کا کسی رات بیجادہ
پر پڑے جو برگ کاہ کو کھینچتا ہی پھر ایسا قوی ہو جاے کہ خرمن ماہ کو کہکشان کی راہ سے کھینچ لے
اب خیال کرو اسکی قوت کو کہان سوکھا تنکا گھاس کا کہان خرمن ماہ خود ماہ اور ہالہ کو
بھی کہتے ہین تیرے براق کے گرد اگر بتصاعد کے آسمان کیطرف جاتی تو یہ وہ کحل البصر ہی کہ دبران
جسکے طلوع کے وقت جو پیدا ہوتا ہی اندھا ہوتا ہی یہ دبران اس کحل سے ایسا معدن نور ہو جاتا کہ
چشم عقرب کو روشن کرتا کہ یہ بھی اندھا ہوتا ہی اور چشم عقرب وہ دو ستارے جو بجاے چشم عقرب
کے واقع ہین اور دبران پانچ ستارے ہین اور یہ بھی ایک منزل ہی منازل ماہ سے آئی ممدوح
جو مرد و زن کہ فاتحہ پڑھتے ہین تیری ثنا کو سر فاتحہ کرتے ہین اور دعا تیری سر سبحہ ہر پیر و جوان
کے یعنے ابتدا تیری ثنا و دعا سے کرتے ہین بہ خیال قبول تو ایسا مقبول خواطر ہی تو باغ فردوس
کو مت ڈھونڈھ اپنی ہی بزم آراستہ کر پھر دیکھ کہ باغ فردوس بھی ناچیز ہی اور نقل و شکر مت طلب کر
میرے اشعار کو ہاتھ مین لے اور پڑھ پھر غور کر کہ نقل و شکر کوئی شی ہین یہ شعر فخریہ ہی آیندہ کے دو شعر
حسن طلب مین یعنے اب وقت ہوا کہ تیرے سر بارۂ انعام سے بدر بھی صبح کیطرح کاسۂ زر کا خوان
پر رکھے اسواسطے کہ اس یکشنبہ عقد گھر مین کہ ایک شب مین مین نے بیراطی بنائی ہی کیسی زرگریان
اور زرکاری گریان میری خاتون بیان نے واسطے پیرایۂ مدح کے کی ہین آیندہ دعاے تابید ہی
یعنے جب تک کہ پشت زردہ بدرام فلک کے جسکی عنان زر اندود ہی زین زر خورشید سے مزین
ہوتی رہے یعنے آفتاب فلک پر نمایان ہو زردہ بدرام اسکو باعتبار زردی صبح کے جسکو ہندی مین
پیلے بادل کہتے ہین کہا ہی اور عنان زر اندود باعتبار اشعہ اور جب تک کہ زاغ و دم دار اور حواصل
مدقوق رہین زاغ شب اور حواصل رات اور دن باعتبار سیاہی و سفیدی کے اور یہ عوارض یعنے

درم ورق انکو جب شاہین زر اندودہ آفتاب برج میزان مین جاتا ہی تو عارض ہوتے ہین کہ
رات بڑہ جاتی ہی دن گھٹ جاتا ہی تب تک صرصر غم کے جھوکون سے تیرے سامنے دشمن بلے گر
تیر البستر مرگ پر مانند برگ زران یعنے انگورون کے یرقان مین رہے امی زرد کسواسطے کہ
یرقان ایک بیماری ہی جس سے آنکھین زرد ہوجاتی ہین شاہین مین ایہام ہی پرند شکاری
اور ترازو کی ڈنڈی برگ برگ تجنیس تام

در کیفیت رفتن بقلعہ دیوگیر و اہل ساختن پادشاہ آن مقصد

قولہ بسال غ دولت شہ بود غرۂ شعبان + کہ سوے مملکت دیوگیر شد فرمان + خطاب کرد کہ ای بدر
باجمال ملیح + بہ نیک روز روان شو چو رستم دوران + نصیر پادشہا را بر بندہ در مقصد + حفیظ
بادشہا را خدای ہر دو جہان + تو دیوگیر مخوانش کہ دولت آبادست + کہ چار طاق دراوست ہشت
باب جنان + ز خط مملکت ما اگرچہ یک نقطہ است + ہزار مملکت جم درو شدہ پنہان + حصار او
ز علو آن چنان غلودارد + کہ حلقۂ در او راست آسمان سندان + فضاے عرصۂ یک برج چار
ارکانش + محیط نہ ربض و ہفت سبز شادروان + نواے نغمۂ اطرو بہ لقا شنوند + ز طوطیان
شکر خاے بر سر البستان + فضاے او چو رخ یار پر گل و سنبل + ہواے او چو نسیم بہار مشک افشان +
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان اور فعلن فعلن بھی بجاے فعلان
اللغات بسال دولت شہ ای جلوس پادشاہ کہ سات سو پینتالیس تھے اور عدد دولت شہ کے
بھی یہی ہین دیوگیر نام ایک مقام کا جو دکن مین ہی کہ ہمیشہ سے کافرون کے قبضہ مین تھا کہ شاہ نے
بدر کو وکیل کرکے بھیجا تھا و نیز نام حاکم آنجا نیک روز نام غلام دستان نام پدر رستم اسمین اضافت
ابنی ہی خط طرف سطح کہ طول بے عرض و عمق ہی اور نقطہ طرف خط جسمین نہ طول نہ عرض نہ عمق سندان
ہنہنی نہائی اور نیز وہ ٹکڑا آہنی کہ کیلون سے دروازہ پر جڑتے ہین کہ حلقۂ در کا اسپر مارنے
سے صاحب خانہ خبردار ہوجاتا ہی چار ارکان چار دیوار محیط فلک اعظم شادروان خیمہ اطرو بہ نام سائر
وخوشنجری غلو وہ مبالغہ جو عقل و عادت کے خلاف ہو **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ سال دولت

شد مین جسکے سات سو سینتالیس عدد ہوتے ہین سن ہجری تھے اور غرہ شعبان کا کہ مجکو بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو دیوگیر کو جا ایکعا مقام ملک دکن سے ہے جا اور مجھسے خطاب کیا کہ ای بدر باجمال ملیح نیکروز کے ساتھ مثل رستم ہندوستان کے روانہ ہو محشی نے ملیح شاعر کا نام اور نیکروز غلام کا نام لکھا ہی اور کہا کہ اس مقصد مین تمھارا الیجا نے والا تمھارا مددگار ہو اور خدا دونون عالم کا حفاظت کنندہ غرض یہ کہ اس سفر مین خدا تمھارا حافظ ناصر ہو اب مصنف دیوگیر کی صفت مین کہتے ہین کہ تو اسکو دیوگیر مت کہ بلکہ دولت آباد کہ اُسکے دروازہ کی جو چار محراب ہین ہر ایک ہشت جنت کے باب ہین یعنے ہر ہشت جنت کی کیفیت اُسکی ہر محراب مین ہی اگرچہ یہا ای مملکت کا جو خط ہی ای طول بیعرض و عمق اُسکا یہ ایک نقطہ ہی جسمین نہ طول نہ عرض نہ عمق تاہم ہزارون سلطنتین جمشید کی اُسمین چھپی ہوئی ہین حصار اُسکا علو و بلندی مین ایسا غلو رکھتا ہی جسکا بیان خلاف عقل و عادت کے ہی اور وہ یہ کہ اُسکے دروازہ کے حلقہ کا آسمان سندان ہی جو ایک ذرا سا ٹکڑا ہوتا ہی ایک ایک برج اُسکا جو اُسکی چار دیوار مین ہین اُنکے میدان کی ایسی فضا ہی جیسے محیط نہ دیوار اور افلاک وہفت خیمہ آسمان کا کہ وہ فلک نہم ہی اور عرش اعظم اور جو اُسکے بستان سرا یعنے پائین باغ ہین اُنکے طوطیون شکر خاکی آواز سے خوشخبری بقا کی سُنے ہین آتی ہی کہ یہ جگہ بقا کی ہی یعنے جنت ہی جسکی صفت مین خالدین فیہا آیا ہی بہر حال مصنف کی غرض جنت سے ہی فضا اُسکی مانند رخ یار کے سنبل و گل سے بھری ہوئی ہوا اُسکی مثل نسیم بہار کے مشک افشان قولہ غراب او کہ زجنگ عقاب بر دنوا ✤ زحلق نای دعروق رباب عوشن الحان ✤ ز روی روح فزای سراب او بردہ ✤ چو خاک درگہ ما آب چشمہ حیوان ✤ بوماہ رایت اقبال رزم ما کردہ ✤ بہ تیر چرخ سر تیغ کوہ ماش قران ✤ چو لعل و دست نبات مین لو بستہ ✤ خوآب چشم حصات قلات او مرجان ✤ ور آن جناب در آئید ورخ بر آب نہید ✤ و خاک بر درد دارای ملک قتلغ خان ✤ بشہد شستہ وبان از زبان ما گوئید ✤ کہ ای زگوہر لطفت لب شکر خندان ✤ فروغ آئنہ سینہ مبارک تست ✤ شروق پرتو شمع معارف

سبحان ٭ توئی خلاصۂ اہل قراضۂ ایجاد ٭ توئی نفاسۂ اہل عراضۂ انسان ٭ کف جواد تو آن قلزم
گہر موج است ٭ کہ قطرہ بود از وے محیط بے پایان ٭ بیا و برلب دریاے وصل خود مارا ٭ چو بحر
پیش بلبہاے خشک تشنہ ممان ٭ اگر ترا ہست براوج جلال خود میلے ٭ چو آفتاب بسوے شمالی
گردوان ٭ اللغات یعنی توا توشہ و آواز عروق رگہا و تار چرخ حلقۂ کمان و آسمان مناسب
تیر و کوہ لعل لبہ و دست معشوق بشد مونگا آب چشم اشک خونین و سفید مرجان مونگا حصات
سنگریزہا قلات و شنہا قتلغ خان حاکم قلعہ دیوگیر و قتلغ بمعنی مبارک و بلفظ لفظ مبارک مناسب
ہو قتلغ شروع رد تنبیہا اہل دولت نفاستہ پاکیزگی عراضہ رہ آورد ممان اے مگذار المعنی عقاب
جرا بلند و تیز پرواز ہی اور کوا پست اڑان سو یہان کے کوے ایسے بلند پرواز و تیز ہین کہ عقاب
کے چنگل سے اُنکا توشہ چھین لیتے ہین ایسے ہی کوّے کی کائین کائین ہر کسیکو ناگوار ہوتی ہی وہ
ایسی کہ حلق ناے اور تار رباب کے جیسے خوش الحان ہین سر آب یہان کا ایسا روح پا روح فزا
ہی کہ جیسے خاک ہماری درگاہ نے آب و رونق آب حیوان کی خاک مین ملا دی ہی ایسے ہی یہان کی
سرابہا نے کھو دی ہی اور جیسے کہ ہمارے جھنڈون اقبال نے جو لڑائی کے ہین سہر تیر چرخ سے
ملا دیا ہی ایسے ہی اُسکے پہاڑون کی تیغ کا سر تیرے قران ہی تیر عطارد اور جیسے لب معشوق کے سرخ
ہوتے ہین ایسے ہی وہان کی زمین مثل مونگے کے سرخ ہی اور مانند آب چشم عاشق کے کنکریان
وہان کے جنگلون کی بہ رنگ مرجان خواہ سفید خواہ سرخ اسلیے کہ مرجان موتی کو بھی کہتے ہین اور
اشک بھی سرخ سفید ہوتے ہین آب مخاطب شاعر سے مخاطب ہی جو کوئی ہو کہ اُس جناب مین جاؤ
اور رخ آب زیر رکھو یعنے آب حاصل کرو جیسے خاک دردارلے ملک قتلغ خان سے آب حاصل کی
ہی جو حاکم اس قلعہ کا ہی اور براول اپنے دہن کو خوب شہد سے دھو کے جو مراد شیرین کلامی
سے ہی ہماری زبان سے کہو کہ اے ممدوح تیرے گوہر لطف سے لب شکر کے خندان ہین برعایت شیرین لبی
کے شکر ہی لب کو کہا ہی اور فروغ تیرے ہی سینہ مبارک کی روشنی سے ہی تو شمع معارف سبحان
کی ہی تو ہی خلاصہ اہل دولت عالم ایجاد کا ہی اور تو ہی ایک نفیس شی اہل عراضہ انسان مین ہی یعنے

انسان جو تحفہ اور نفیس ہین انکا نفاسہ تو ہی تیری کف وہ قلزم کہ موج ہی جسمین بجاے آب گوہر
کے موجین اُٹھتی ہین جسکا یہ محیط بے پایان ای سمندر ایک قطرہ ہو اب شعر آیندہ خبر ہی اور یہ
سب اشعار دعیہ جملہ معترضہ یعنے آ اور لب دریا وصل پر اپنے دریا کیطرح جیسے اُسکے لب خشک
رہتے ہین ہمکو تشنہ مت چھوڑ اگر تجکو اپنی اوج جاہ و جلال کیطرف کچھ رغبت ہو تو آفتاب کیطرح شمال
کیطرف روانہ ہو رات کو آفتاب شمال کیطرف ہوکے شرق کو جاتا ہی اور کیسا جاہ و جلال سے
طالع ہوتا ہی کسواسطے کہ سب سیارات و آسمان کی حرکت شمال سے جانب جنوب کے ہو اپنی
دن رات انکا گذرتا ہی مرادیہ کہ طرف خلیفۂ وقت کے روان ہو قولہ بیا و سرمہ صفت بر بیاض
دیدہ بمال + سواد خلعت فرخندۂ امام زمان + بیا و چون مژہ بر طرف بام چشم بنہ + بیاض آیت
منشور والی دوران + خلیفہ بحق احمد امام ابوالعباس + کہ آفتاب زمین ست و سایہ یزدان +
زعدل اوست کہ میگیرد آہوے زرین + بہر سحر دُم سیمین گرگ را بدہان + زسہم خنجر او دان کہ تیر
سوختہ دید + میان ہفت سپہر آفتاب را لرزان + تو جہد ورز و بدرگاہ قاہرہ پیوند + ازین
سپس بتو بخشد بقاے جاویدان + چو این خطاب زمایش خان فرو خوانی + بدست بوس
دوا تش چو خامہ سجدہ کنان + بہر خطے کہ کشد سر نہید ہمچو قلم + بہر عطا کہ دہد جا دہید بر سر آن +
ہمیشہ تا کہ شہ انجم از ولایت شرق + بملک غرب بیک روز میرسد آسان + زمین تابش خورشید
شرق لم یزلی + مباد از سر خان دور سایۂ سلطان + قمطرۂ شکرست اینکہ بدر چاچی گفت +
سمیطۂ دُر رست اینکہ سفت فخر زمان + چو در نہوض شود موکب جلالت خان + بسوے تختگہ
شاہ بحر و بر سلطان + خبر کنید جہان را کہ خواجہ مے آید + چو آفتاب منور ز سایۂ یزدان بہ بصد
ہزار پیادہ بصد ہزار سوار + بصد ہزار سنان و بصد ہزار کمان + اللغات آہوے زرین
آفتاب دم گرگ صبح کاذب ہندی مین لو تیر سوختہ عطارد محترق لم یزل ہمیشہ قمطرہ تنگ ہندی
گون سمیط و سمیط لڑی نہوض کوچ کرنا موکب لشکر المعنی آ اور سرمہ کیطرح سواد خلعت مبارک
امام زمان کی بسیاض دیدہ مین لگا اور آ اور جیسے پلکین کنارۂ بام چشم کی ہین ایسے ہی آیت

فرمان احسان والے زمانہ کی آنکھوں پر رکھا اور وہ والی امام بحق احمد ابو العباس ہی جو آفتاب زمین کا اور سایہ خدا کا ہی یہ اُسکے عدل سے ہی کہ آہو زرین یعنے آفتاب ہر سحر دم سیمین ای سفید جسکو بُو کہتے ہین گرگ کی جو صبح کاذب ہی منھ مین پکڑتا ہی ورنہ گرگ و آہو مین کیا مناسبت اور اُسکے خنجر کی سہم و ہیبت ہی کہ عطارد محترق نے جو آفتاب کو دیکھا تو ہر چند سات سپر آسمان کے درمیان مین تھا تاہم کانپتا تھا اور جرم آفتاب کا ظاہر کانپتا معلوم ہوتا ہی اور قرب آفتاب سے عطارد محترق ہو جاتا ہی بس تو کوشش کر اور اُس درگاہ والا مین شامل ہو جا کہ پھر تجکو بقا و قیام ہمیشہ کا حاصل ہو جائیگا اور ہمارا خطاب بادشاہ کے سامنے تو پڑھ دے تو ہاتھ نے دوات اُسکی چوم جیسے قلم سجدہ کرتی اور چومتی ہی سجدہ کرنا اور چومنا قلم کا دوات کو یہی جھکنا قلم کا ہی واسطے ڈوبنے کے مطلب یہ کہ بمقتضاے ادب دوات چوم کے سامنے رکھدے اور امیدوار جواب کا ہو پھر جو خط کہ وہ لکھے اُسپر قلم کیطرح سر رکھ دے یعنے اُسکا مطیع ہو اور جو عطا کہ بخشے اُسکو اپنے سر پر رکھلے بنظر عزت و تعظیم اب دعا تابید ہی یعنے جب تک شاہ انجم یعنے آفتاب ولایت شرق سے ایک دن مین آسان طور پر ملک مغرب مین پہونچتا رہے برکت چاک خورشید شرق لم یزلی سے سایہ سلطان زمانہ کا سر پر خان مذکور کے ہمیشہ رہے کبھی دور نہو شعر آئندہ فخریہ ہی کہ یہ قصیدہ جو بدر چاچی نے لکھا ہی ایک گون شکر کی ہی قصیدہ نہین ہی اور ایک لڑی موتیون کی فخر زمان نے ہی جو مراد اپنی ذات سے ہی اور جب لشکر بزرگی خان کا کوچ کرے طرف تختگاہ سلطان بحر و بر کے تو جہان کو خبر دو کہ خواجہ آتا ہی یعنے وزیر اس شان سے کہ سایہ یزدان کے نور سے منور ہی مثل آفتاب کے اور لاکھون سوار اور لاکھون پیادون کے ساتھ مع لاکھون سنان اور لاکھون کمان کے قولہ جمال لعل وش خواجہ درعمارے سیم + چنانچہ ماہ رود بہ طریق کاہکشان + رکابدار قمر تیر چرخ ترکش دار + شہ ابد ارخضر راہبر چراغ زمان + بمقد بسعد شود مشتری ازو برجیس + بہ تیر راے اگر درکشد کمان کمان + بگاہ حملہ بکران سوار شیر ارغواہد + زکام فیل بیکدست برکشد دندان + وگر پیادہ او برزمین فشار دپاے + بپاے

تکاوذمین چون طبق فتد کوہان + بہ نیزہ این کلہ مہ ربا پیادہ از سر شب + بہ پیلک آن کمر کوہ برکند زمیان + وران حشم شدہ گم صد ہزار جم بخدم + دران سپاہ در آمیختہ فرشتہ بجان + دران حشم دو مسیحا است موسوی سخن + ہمہ بعمر و بدولت چو بخت شاہ جوان + خدایگان سلاطین محمد تغلق + کہ آفتاب سخا لیست درمیان جہان + ہمای چتر ورا سایہ بر سر خورشید + لوا سپہ قدر ورا پایہ بر سر کیوان + ہمیشہ تا کہ زباد ست آب در زنجیر + ہمیشہ تا زحباب ست باد در زندان + ہمیشہ تا کہ الف راست عین گوشہ دال + ہمیشہ تا کہ ضیا کاست حشم را دبران + عدوی بارگہ شاہ باد در شب و روز + چو ماہ در ورم دق چو مہر در یرقان + **اللغات** مشتری ستارہ و خریدار تیر راست ای راستی یکران اسپ اصیل طبق ایک مرض ہی کہ بیلون کے پاؤن مین پیدا ہوتا ہی پیلک بیای مجہول ایک قسم پیکان تیر مانند بیل کو چیک الف علامت برج ثور عین آفتاب گوشہ دال لام جسکے تیس عدد ہین دبران وہی پانچ ستارے ماہ کی منزل المعنی خواجہ جو عماری سیم مین بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ سرخ و تابان اُس سے اُسکا میان تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا ماہ طریق کہکشان مین چلا جاتا ہی زر کا بدار اُسکا قمر ہی اسواسطے کہ قمر کو پیالہ سے تشبیہ کرتے ہین اور رکاب بہ معنی پیالہ کے ہی اسی وجہ سے جسکے سپرد کارخانہ پانی کا ہوتا ہی اُسکو رکابدار کہتے ہین اور تیر چرخ اُسکا ترکش دار اور شرابدار خضر ہین شراب ہر چیز پینے کی نہ یہ شراب اور چراغ زمانہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُسکے راہبر رای اُسکی کہ راست ہیچو تیر ہی اگر وہ کسی گمان کی کمان کھینچے یعنے کسی بات مین شک کرے تو مشتری نقد سعد سے اُسکا مشتری ہوئے کہ اُس شک کو بھی سعد کر دے سوار اُسکے ایسے کہ سب کے ران تلے یکران ہی اگر حملہ کیوقت چاہے تو ایک ہاتھ سے ہاتھی کے منہ سے دانت نکال لے اور پیادے ایسے کہ اگر زمین پہ پاؤن جائین تو گاو زمین کی اسقدر دبجاے کہ کوہان کی جگہ اُسکے پاؤن کا طبق پڑجاے سوار ایسے نیزہ باز کہ راتکے سر سے کلاہ ماہ کی اُتار لین اور پیادے ایسے تیر انداز کہ ایک پیلک سے کمر کوہ کو درمیان سے اوکھیڑ دین حشم ایسا جسکے خادمون مین لاکھون جمشید جیسے گم گئے اور سپاہ ایسی

جسمین فرشتے بجان و دل آمیختہ ہین یعنے گڈ بڈ ہو رہے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے
کرام کاتبین ہر وقت موجود ہی رہتے ہین اور اس جشن مین دو شخص مسیحا دم موسی سخن ہین ای حکیم
و شاعر دونون اپنی عمر و دولت مین مثل بخت شاہ کے جوان اور شاہ کون جو خدایگان سلاطین
ہی یعنے محمد بن تغلق جو درمیان جہان کے آفتاب سخا کا ہی جہان کو روشن کیے ہوئے
جسکے ہماے چتر کا سایہ سر خورشید پر ہی جسکا تخت فلک چہارم ہی اور جھنڈے قدر کا پایہ کیوان
کے سر پر جو فلک ہفتم پر ہی اب دعا تابید ہی یعنے جب تک کہ ہوا سے آب زنجیر مین ہی زنجیر آب موج
اور جب تک ہوا حباب سے زندان مین ہی اسلیے کہ حباب کے اندر ہوا بھر کے یہ صورت حباب
کی پیدا ہوتی ہی اور جب تک کہ الف کے واسطے جو علامت برج ثور کی ہی عین یعنے آفتاب گوشہ
دال کا ہی گوشہ دال کا لام جسکے تیس عدد ہین اور آفتاب اس برج مین تیس دن رہتا ہی اور
جب تک کہ دبران چشم کے نور کو گھٹاتے ہمیشہ ہمیشہ دشمن شاہ کا رات دن ماہ کیطرح تو ورم و دق
مین اور مہر کیطرح یرقان مین بار رہے کہ یہ مرض بھی مریض کو جلدی گلا بگلا دیتا ہی ورم و دق
بھی روزہ کا بڑھنا گھٹنا

	در مدح محمد شاہ بن تغلق و خیالات و چرخیات و فلکیات	

قولہ زباز آتشین مجلس چو مرغ صبح شد نالان ✤ غراب شب بزیر طشت گرد آن بیضہ پنہان ✤
مگر باز از دہان صبح جام زر پدید آمد ✤ کہ مرغ بادہ را چون کباب شد منقار خون افشان ✤ بتیغ یکشبہ
را بر درونق شعر سیجابی ✤ کنارہ نقشبند روح تاب رنگ ریزکان ✤ مگر با مشتری میکرد سودا چو ہری
شب ✤ کہ زہرہ آن درست زر پدید آورد در میزان ✤ نہان شد مشتری از بیش و سودا از میان
برخاست ✤ فرو بستند نقادان علوی را در دکان ✤ تو گر نقد روان خواہی علم قلبست بازارش ✤
کہ از سوداے زلف تست این صفراے دل ای جان ✤ ندارم وجہ روتیز اشک وجہ عین
من اینست ✤ مران چون اشکم از روے بو صل این نقد را بستان ✤ مرا بر ساحل دریا ز موج
خون دل گشتہ ✤ مژہ چون شاخ مرجانے کز وبر زر رفتہ مرجان ✤ ترا بر پستہ گویا نباتے رستہ از شکر ✤

کاو زمین چون طبق نشد کوہان + بہ نیزہ این کلہ مہ ربا بید از سر شب + بہ بیلک آن کمر کوہ بر کند
زمیان + دران حشم شدہ کم صد ہزار جم بخدم + دران سپاہ در آمیختہ فرشتہ بجان + دران
حشم در سپاہ موسوس سخن + ہمہ بعمر و بدولت چو بخت شاہ جوان + خدایگان سلاطین
محمد تغلق + کہ آفتاب سخا ایست درمیان جہان + ہمای چتر ورا سایہ بر سر خورشید + ہوای
قدر ورا پایہ بر سر کیوان + ہمیشہ تا کہ زباد ست آب در زنجیر + ہمیشہ تا زحباب است باد در
زندان + ہمیشہ تا کہ الف راست عین گوشۂ دال + ہمیشہ تا کہ ضیا کاست حشم زادبران +
عدوی بارگہ شاہ باد در شب و روز + چو ماہ در ورم و دق چو مہر در یرقان + **اللغات** مشتری
ستارہ و خریدار تیر راے ای راے راست یکران اسپ اصیل طبق ایک مرض ہی کہ بیلون کے
پاؤن مین پیدا ہوتا ہی بیلک بیاے مجہول ایک قسم پیکان تیر مانند بیل کوچک الف علامت برج
ثور عین آفتاب گوشۂ دال لام جسکے تیس عدد ہین دبران وہی پانچ ستارے ماہ کی منزل المعنی
خواجہ جو عماری سیم مین بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ سرخ و تابان اُس سے اُسکا میان تو ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ گویا ماہ طریق کہکشان مین چلا جاتا ہی رکابدار اُسکا قمر ہی اسواسطے کہ قمر کو پیالہ سے تشبیہ کرتے
ہین اور رکاب بہ معنی پیالہ کے ہی اسی وجہ سے جسکے سپرد کارخانہ پانی کا ہوتا ہی اُسکو رکابدار کہتے
ہین اور تیر چرخ اُسکا ترکش دار اور شرابدار خضر ہین شراب ہر چیز پیئے کی نہ یہ شراب اور چراغ
زمانہ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُسکے راہبر راے اُسکی کہ راست ہمچو تیر ہی اگر وہ کسی
گمان کی کمان کھینچے یعنے کسی بات مین شک کرے تو مشتری نقد سعد سے اُسکا مشتری ہوئے
کہ اُس شک کو بھی سعد کردے سوار اُسکے ایسے کہ سب کے ران تلے یکران ہی اگر حملہ کیوقت چاہے
تو ایک ہاتھ سے ہاتھی کے منھ سے دانت نکال لے اور پیادے ایسے کہ اگر زمین پر پاؤن جمائین
تو گاو زمین کی اسقدر دبجائے کہ کوہان کی جگہ اُسکے پاؤن کا طبق پڑے سوار ایسے نیزہ باز
کہ رات کے سر سے کلاہ ماہ کی اُتار لین اور پیادے ایسے تیرانداز کہ ایک بیلک سے کمر کوہ کو
درمیان سے اکھیڑ دین حشم ایسا جسکے خادمون مین لاکھون جمشید جیسے گم گئے اور سپاہ ایسی

جسمین فرشتے بجان و دل آمیختہ ہین یعنے گڈبڈ ہو رہے ہین اور ظاہر کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے کرام کاتبین ہر وقت موجود ہی رہتے ہین اور اس جشن مین دو شخص مسیحا دم موسیٰ سخن ہین ای حکیم و شاعر دونون اپنی عمر و دولت مین مثل بخت شاہ کے جوان اور شاہ کون جو خدایگان سلاطین ہے یعنے محمد بن تغلق جو درمیان جہان کے آفتاب سخا کا ہے جہان کو روشن کیے ہوئے ہے جسکے ہما سے چتر کا سایہ سر خورشید پر ہے جسکا تخت فلک چہارم ہے اور جھنڈے سے قدر کا پایہ کیوان کے سر پر جو فلک ہفتم پر ہے اب دعا تابید ہے یعنے جب تک کہ ہوا سے آب زنجیر مین ہے زنجیر آب موج اور جب تک ہوا حباب سے زندان مین ہے اسلیے کہ حباب کے اندر ہوا بھر کے یہ صورت حباب کی پیدا ہوتی ہے اور جب تک کہ الف کے واسطے جو علامت برج ثور کی ہے عین یعنے آفتاب گوشہ دال کا ہے گوشہ دال کا لام جسکے تیس عدد ہین اور آفتاب اس برج مین تیس دن رہتا ہے اور جب تک کہ وبران چشم کے نور کو گھٹائے ہمیشہ ہمیشہ دشمن شاہ کا رات دن ماہ کیطرح تو ورم و دق مین اور مہر کیطرح یرقان مین رہے کہ یہ مرض بھی مریض کو جلدی گلا گلا دیتا ہے ورم و دق بھی روز روز کا بڑھنا گھٹنا

	در مدح محمد شاہ بن تغلق و خیالات و خیالات فلکیات	

قولہ ز باز آتشین مخلب چو مرغ صبح شد نالان ✤ غراب شب بزیر طشت گرد آن بیضہا پنہان ✤ نگر باز از دہان صبح جام زر پدید آمد ✤ کہ مرغ بادہ را چون کباب شد منقار خون افشان ✤ نسیج یکشبہ را بر رونق شعر سیمابی ✤ کہ نا بد و نقشبند روح تاب رنگ ریزگان ✤ نگر با مشتری میکرد سودا چو بری شب ✤ کہ زہرہ آن درستہ زر پدید آورد در میزان ✤ نہان شد مشتری از پیش و سودا از میان برخاست ✤ فرو بستند نقادان علوی را در دکان ✤ تو گر نقد روان خواہی بلم قلبست باز آتش ✤ گر از سودای زلفت نیست این صفراے دل ای جان ✤ ندارم وجہ زر وجہ اشکست وجہ عین من نیست ✤ مران چون اشکم از روے بوصل این نقد را بستان ✤ مرا بر ساحل دریا ز موج خون دل گشتہ ✤ مژہ چون شاخ مرجانے کز و بر زر فتد مرجان ✤ ترا بر بستہ گویا نباتے رستہ از شکر ✤

کہ با شور بہاے اشک وانہار اکند بریان + دو حاجب بروز و شب پیوستہ در تاب انداز غیرت + کہ دوام خوابگہ سازند در محراب آگہ مستان : بجز چشم خود از مردم نہ بینی روے مستی را + زعدل خسرو عالم یگانہ حاکم دوران +

مطلع ثانی

قولہ درست زر رواجے یافت باز از چشمہ حیوان + ز روے وزن شد کافور و مشک روز و شب یکسان + چو ہم بالاے ترک روز شد جعد سیاہ شب + فرو نے سوے جعد آید چو در بالا فتد نقصان + یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہی ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان یا مفاعیلن اللغات مخلب بالکسر چنگ باز آتشین مخلب آفتاب باشعہ طشت آسمان بیضہا ستارہا مرغ بادہ صراحی نسیج یکشبہ مہتاب شعر سیاہی جامہ سفید روشنی آفتاب نقشبند روح نبات رنگ ریزگان آفتاب سودا معاملہ و تاریکی درست زر آفتاب فاعل فرو بستند قضا و قدر نقاوان علوی کواکب زر آن جاننا وجادی قلب دل و ناسرہ باز آردا پس کن صفرا زردی و تلخی و رنج و محنت عین چشم و زر ساحل برو در با چشم زر رو مرجان اشک سرخ پستہ گویا دہن نبات خط شکر لب حاجب ابرو محراب ابرو مستان چشم درست زر آفتاب شاہ انجم آفتاب المعنی جب باز آتشین پنجہ کو جو آفتاب ہی دیکھکر مرغ صبح نے فریاد اُٹھائی زاغ شب نے جو انڈے رکھے تھے کہ وہ انڈے ستارے ہین طشت فلک کے تلے چھپا دیے یعنے آفتاب طلوع ہوا ستارے غروب ہوے شاید مہر وہان صبح سے جام زرین آفتاب کا نکلا کہ مرغ بادہ کی جو صراحی ہی مانند کبک کے منقار خون افشان ہوئی کبک کی منقار سرخ ہوتی ہی مرغ بادہ کی منقار اُسکی ٹونٹی اور صراحیان بصورت مرغ و کبک وغیرہ کے ہوتی ہین نسیج یکشنبہ ماہ کی کہ ایک ہی شب کا رہگیا تھا شعر سفید نے کہ وہ روشنی آفتاب کی ہی ستاری رونق کھو دنی کسواسطے کہ نقشبند روح یعنے نباتات کا تاب رنگریزکان کی نہین لاتا ہی مطلب یہ کہ مزاج ماہ کا سرد ہی نبات و گل کہ نازک چیز ہین انکا نقشبند ماہ ہی اور مہر گرم طبیعت ظاہر ہی اسلیے لعل و زمرد وغیرہ کہ سنگ سخت ہین انکا رنگریز ہی بیشک جوہری شبکا مشتری سے رات کو سودا کرتا تھا

جب تو زہرہ نے اشرفی زر کو کہ یہ بھی آفتاب ہی میزان سے ظاہر کیا حاصل یہ کہ آفتاب میزان میں
گیا چنانچہ اب مشتری بھی اُٹھ گیا اور وہ جو اسکے اور شب کے درمیان میں سودا ہو رہا تھا وہ بھی گیا
قضا و قدر نے ان نقادان علوی کواکب کی دکان کا دروازہ ہی بند کر دیا اب خطاب معشوق
سے ہی کہ تو اگر نقد رواج چاہتا ہی ای رائج یا جان اور میرا دل قلب اور کھوٹا ہی تو مجکو پھیر دے
کہ ای جان یہ صفرا میرے دل کا یعنے زردی تیرے زلف کے سودا سے ہی مطلب یہ کہ زر نقد دل
مجکو کھوٹا و زرد تیرے ہی سبب سے ہی بازارش مین لفظ باز از کیسا خوب ہی اور ایسے ہی سودا و صفرا
میرے پاس کوئی صورت زر کی نہین سوائے در اشک کے پھر یہی عین وجہ یہی ہی تو اشک کیطرح
مجکو اپنے سامنے سے مت ہانک اور وصل کے عوض مین اس نقد کو لیلے میرے کنارہ دریا کے
کہ کنارہ رود دریا چشم ہی موج خون دل سے پلکین تو ایسی ہو گئین جیسے شاخ مرجان کہ اُن سے
زر پر مرجان کرتے ہین زر رخسار مرجان اشک سرخ خونین تیرے تو پستہ گویا کی شکر پر نبات جمی
پستہ دہن شکر لب نبات خط جو شورابہ اشک سے دلون کو بریان کرتا ہی دو حاجب جو ابرو ہین ہمیشہ
اس غیرت سے بل کھائے ہوئے ہین کہ مست تیری چشم کے ہمیشہ اس محراب ابرو مین جو جگہ
سجدہ کی ہی سوتے ہین بھلا مستون کے سونے کی جگہ محراب کب ہی اور حال یہ ہی کہ عدل خسرو
یگانہ حاکم زمانہ سے کہین مستی کی صورت سوائے تیری چشم مست کے نظر نہین آتی ایسی معدوم
ہو گئی معنی مطلع ثانی کے یعنے درست زر نے کہ آفتاب ہی پھر چشمہ حیوان سے جو مراد برج میزان
ہی رواج پایا ای برج میزان مین گیا کہ از روے وزن کے کافور و مشک و نزات کا یکسان ہو گیا
یعنے دنزات برابر ہو گیا چہ ہم قدر ترک روز کی زلف سیاہ شب کی ہوئی اب جتنا اُسکا قد گھٹیگا
اتنی ہی زلف بڑھیگی اُسکی کمی اسکی افزونی ہوگی **قولہ** مہ از میزان عدل شاہ انجم راستی بہجت
کی بور جانب چنین شد فروزنی سوے ہندستان + مگر خورشید را جمشید چنین گفتن مجاز آمد +
بتحقیق ست شاہنشاہ ہندستان مہ تابان + خدیو مشرق و مغرب محمد شاہ بن تغلق + کہ
خورشید ست از تیغش میان نہ سپہر لرزان + دران روز یکہ از گرد سپہ ابر سیہ جوشد + ز برق تیغہا

گرد و ہوا را تیر با باران + ز رعد کوس در ساز د برائے خصم خنگ مرگ + بسان برق در تاز د کمیت شاہ در میدان + قضا در پائے بگرانش قضا را سر قدر را تن + گداز د از تف تیغش فلک را دل ملک را جان + قمر بر قبضۂ تو سش نگار د صورت ورقہ + عطارد در سر تیرش سپاہ د زہر در پیکان + کند ناہید پیرایہ ز خود و درع شہ پیدا + شود خورشید چون سایہ بزیر چتر شہ پنہان + بیک حملہ جہان ہم افتد اندر نہ فضائے چرخ + کہ بگریزند از تیرش دو عالم سوئے چار ارکان + ورا با چار ماہ نو بزیر ران یکے گردون + ورا در حفظ دہ ماہی بہ بحر کف یکے ثعبان + رباید خود را تیرش ز فرق صبح خنجر زن + ستاند گرز را رمحش ز دست رستم دستان + **اللغات** راستی برابری چین روز ہندستان شب کمیت اسپ سرخ یال و دم سیاہ میدان بالفتح ظرف شراب و عرصہ اسپ دوانی قبضہ یک کف دست و بالضم وہ چیز کہ ہاتھ سے پکڑی جائے ورقہ بفتحتین سپر درع زرہ چار ارکان ای چار طرف دہ ماہی انگشتان ثعبان اژدہا ای شمشیر **المعنی** یعنے شاہ انجم کہ آفتاب ہی جب میزان مین گیا تو ماہ میزان عدل شاہ سے امیدوار راستی و برابری کا تھا اسواسطے کہ اب تک دن بڑا رات چھوٹی تھی لہذا الٹی تو چین کیطرف گئی جو دن ہی اور فروتنی ہندستان کی جانب جو رات ہی آپ کہتے ہین کہ خورشید کو جو جمشید چین کا کہتے ہین یہ تو مجاز ہی مگر ہمارا شہنشاہ حقیقی ماہ تابان ہندستان کا ہی کہ اسکو روشن ہی کر رہا ہی اور وہ شہنشاہ خدیو مشرق و مغرب کا ہی یعنے محمد شاہ بن تغلق ہی جسکی تیغ سے خورشید باوصف اسکے کہ نہ سپر افلاک مین ہی اور لرزتا ہی جسدن کہ گرد سپہ سے کہ وہ روز جنگ ہی ابر سیاہ جوش مارے کہ وہی گرد ابر ہی تو ہوا ایسے جوف فلک کو تیغین برق اور باران تیر ہو جائین خنگ مرگ کا تو دشمن کے واسطے موافقت رعد کوس کی کرتا ہی کہ جہان رعد کوس نے آواز کی اور خنگ مرگ اسکو لے بھاگا اور اکثر ہی کہ گھوڑا کوس وغیرہ کی آواز سے ڈرتا بھاگتا ہی اور بادشاہ کا کمیت بدستور میدان مین تگ و تاز کرتا ہی اور یہ حالی ہی کہ کہین تو قضا کا سر گھوڑے کے پاؤن مین پڑا ہوتا ہی اور کہین قدر کا تن اور اُس تیغ کی ایسی آنچ ہی کہ فلک کا دل پگھلتا ہی اور ملک کی جان اور جو قضا و قدر کے کہین سر کو گرایا ہی کہین تن کو یہ مبالغہ بلیغ ہے

مگر بظاہر کردہ معلوم ہوتا ہی اس سبب سے کہ جسکا سر تن سے جدا ہوتا ہی قضا و قدر ہی سے ہوتا ہی مصنف نے مثل زید عدل کے قضا و قدر کو کہدیا بنظر مبالغہ قمر اسکے قبضہ کمان پر صورت سپر کی بنایا ہی بنظر محفوظی اور خصوصیت قمر کی بلحاظ ہمصورتی سپر کے ہی اور عطارد اسکے تیر پر پیکان مین زہر رکھتا ہی تا دشمن کی جان بری نہو اور تخصیص عطارد کی بنظر ہمنامی تیر کے کہ عطارد بھی تیر ہی ناہید زہرہ کہ نہایت ہی روشن و تابان ہی وہ خود پیرایہ خود و زرہ بادشاہ کا بنتی ہو اور جب ایسا ستارہ جس شی کی پیرایش بنیگا اُسکی چمک دمک کا کہان ٹھکانا یا یہ کہ ناہید اُسکے خود و زرہ کی چمک سے اپنا پیرایہ حاصل کرتی ہی اور خورشید سایہ کیطرح اُسکے چتر کے نیچے چھپتا ہی تاب اُسکے چتر کی نہین لاتا ہی باوصف ایسی تاب و درخشانی کے کہ جسکی کوئی تاب نہین لاتا اگر ایک حملہ کرے تو قضا سے چرخ مین ایسی سہم و ہیبت پڑجائے کہ ایک تیر سے اُسکے دونون عالم چار ارکان کیطرف بھاگ نکلین یعنے چارون طرف بتاؤ ایسا بھی کوئی بادشاہ ہی جسکا گردون زیر ران مع چار ماہ نو کے ہو کہ اس گردون پر تو ایک ہی ماہ نو ہی گردون اسپ ماہ نو نعل اور اُسکے بحر کف کی حفاظت مین دس مچھلیان ہین اور ایک اژدہا ہی مچھلیان دسون انگلیان اور ثعبان تیغ ورنہ گردون پر ایک ہی ماہی ہی برج حوت کی اور ایک ہی اژدہا جسکو تنین فلک کہتے ہین تیر اسکا اور کوئی تو کیا صبح خنجر زن کے سر سے خود اُتار لیجائے اور نوک تیرہ کی رستم دستان کے ہاتھ سے گرز چھین لے خود صبح کا آفتاب اور خنجر باعتبار اشعہ قولہ قبای غم کشد در بر ز قہرش زنگی گریان ❊ کلاہ زر نہد بر سر ز مہرش رومی خندان ❊ ز رفع رایت فتحش سر دشمن فتد در چہ ❊ بدان وجہیکہ از جرش نیابد روز حشر امکان ❊ برای نصرتش انجم ملایک وار با مردم ❊ بہ پیشش حاجبان صفہا کشیدہ راست چون مژگان ❊ زہی دادہ جہان را داد گرز گاو سار تو ❊ کہ پشت شیر خونی گشتہ از بار خر نادان ❊ بآب تیغ شہ شد راست روی خاک بر وجھی ❊ کہ خم هر گز نہ بیند جشم جز در ابروی جانان ❊ ز سہم نیچہ شیر علم در بیشۂ رزمت ❊ فتد شیر فلک بر خاک ہمچو شیر شادروان ❊ فلک فیل سیاہت را کہ جو ابان پر خاکست کہ از گک سیت

برچرخش ببازی از سر دندان + چنان بازیست بر فرق زمین از پایہ تختت + کہ ساکن گشت
این یک گوی باتحریک نہ چوگان + الا تا در خم چوگان مشکین گوی سیمینت + کہ چاہی درمیان دارد
بزیر چشمہ حیوان + ازین چہ روی بدخواہان شدہ بی آبرو بادا + از ان خم چون سر چوگان زلف
یار سرگردان + اللغات زنگی گریان شب باعتبار انجم یا شبنم حاجبان ابروان و دربانان
مژگان بالضم وبالکسر مفرد و جمع ہر دو گاو سر گرز بشکل سر گاو شادروان بضم دال پردہ نہ چوگان
افلاک چوگان مشکین زلف گوی سیمین رخ المعنی قہر اسکا ایسا ہی جسکے سبب سے زنگی گریان
شب کا سیہ پوش ہی جو جامہ ماتم کا ہی اور رومی خندان روز کا اُسکی مہر سے کلاہ زر سر پر رکھے
ہوے جب جھنڈا اُسکی فتح کا بلند ہوتا ہی تو سر دشمن کا کھنچا کھنچا پھرتا ہی اور ایسی کھنچا کھینچ نہین
کہ بعد چندے سکون ہوجائے بلکہ روز حشر تک بھی نہین وہان بھی کھینچا کھینچ اسکی رہیگی رفع
فتح جر اسکان سب مراعات ہین اُسکی نصرت و مدد کیواسطے انجم ملایک کیطرح مردم کے ساتھ اُسکے
حاجبون کے سامنے سیدھی صفین مژگان کے مثل باندھے کھڑے رہتے ہین مطلب یہ کہ
انجم اور ملایک اور مردم سب اُسکے مددگار ہین کیسی داد جہان کی اُسکے گرز گاو سر نے دی ہی
کہ پشت شیر کے بوجھ سے گدھے نادان کی کہ پشت پر لادے پھرتا ہی خونی یعنے زخمی ہوگئی پشت
پر لادنا جسکی ہندی کند معیا چڑھانا ہی پادشاہ کی آب تیغ سے روے خاک یعنے مردم خاک زاد
ایسے سیدھے اور راست ہوگئے کہ سوا ابروے جانان کے کہین کوئی بل اور خم نہین رہا جسوقت
کہ تیرے پشتہ رزم مین شیر علم کا پنجہ کھولے اُسکی ہیبت سے شیر گردون کا یعنے برج اسد شیر شادروان کیطرح
زمین پر گر پڑے شادروان پردہ کہ اُسپر بھی اور پھریرہ علم پر بھی صورت شیر کی بناتے ہین اور
شادروان زمین تک ہوتا ہی ہر فلک تیرے پیل سیاہ کیواسطے ایک انبان سیاہ پر خاک ہی کہ اُسکو چرخ نے
واسطے بازی سر دندان تیرے فیل کے ڈال دیا ہی کہ وہ اس سے بازی سر دندان کی کھیلے
واضح ہو کہ پادشاہون کے یہان ہاتھی بھی لڑاتے ہین اور اُنکے سکھانے اور دلیر کرنے کیواسطے
گاہے پیل کے انبان سیاہ کرکے اور خاک اُسمین بھرکے پیل کے سامنے ڈالتے ہین وہ اُسپر

دانت مارتا ہی ایسا ہی سیاہ انبان پر خاک خلک ہی سیاہی اسکی خود ظاہر اور پر خاک ہونا اس
سبب سے کہ جیسا یہ نصف مرئی اوپر ہی ایسا ہی نصف مرئی نیچے ہی اور بیچ مین اسکے کرہ
خاک کا ہی اور چرخ پر بدین وجہ کہ چرخ تو ہی ہی بس تعائر فرضی ہی اور فاعل افگندگی قضاء قدر
محشی نے اس شعر مین کوئی ایا اشارہ کچھ بھی نہین لکھا تیرے پایۂ تخت کا فرق زمین پر ایسا
بار ہی کہ یہ ایک گیند ہی اور فوڈ نڈ دن کی محترک اسپر ہی باوجود اس تحریک کے جنبش نہین
کرتے اپنے ساکن ہو گئے ایک پایہ کے بوجھ سے اب دعا تابید ہی الا کلمہ تنبیہ کا ہی یعنے جب تک
کہ خم چوگان مشکین زلف مین گیند سیمین ہی یعنے زنخدان اور اسمین ایک چاہ نیچے چشمۂ آبحیات
کے ہی کہ وہ لب و دہن ہین تب تک اس چاہ سے بدخواہ شاہ کے بے آبرو رہین اس سے آب
نہ پائین اور اس خم سے مانند چوگان زلف یار کے سرگردان رہین یعنے وصل سے یار و مطلوب
سے محروم رہین

در تعریف بہار و مدح محمد شاہ بن تغلق متضمن جر خیات و تعریف محبوب

روان شد باز خشت زر ز چاہ زہرہ در میزان + کہ با کافور گرم از وزن مشک سرد شد یکسان +
سپر خنجر زنان چون تیر بیرون شد زکیش تیر + کہ اینجا بے سپر ہرگز نبا شد تیر را جولان + ز وصل
خود بفصل تیر ماہان نو بہار دہ + کہ چون گل میدرم جیب وچو بلبل میکنم افغان + فروغ لالہ
خوردہ از باغ صنع ربانی + تو لالہ از پیالہ خور زبستان و اخود بستان + می کز صفوت در دش
ہلال عید را بینی + در ایام کلوخ انداز یعنے آخر شعبان + اگرچہ رومی خندان در آزار و دست ایندم
گرفتار درم گشتست اینک زنگی گریان + بمزد صبح خورشید ست جمشید دیار چین + بمزد اختر ماست
شاہنشاہ ہندستان + درین شعش مہ چو صبح ای مہ دہل بر بام دہلی زن + کہ ہندستان در
افزونست و چین افتادہ در نقصان + نہ بیند کس ز گرد ظلم گرد خاک یک ذرہ + ز تیغ آفتاب
ملک یعنے سایۂ یزدان + یہ قصیدہ بھی اسی بحر و وزن صدر مین ہی اللغات خشت زر آفتاب
چاہ زہرہ سنبلہ کہ خانہ ہبوط زہرہ کا ہی کافور روز مشک شب سپر آفتاب خنجر اشعہ کیش تیر سنبلہ

خانۂ عطارد فصل تیر ساون خورداد ماہ اساڑھ لالہ شراب بستان بستان تجنیس ناقص چین روز باعتبار سفیدی ہندستان شب بلحاظ سیاہی المعنی یعنے خشت زر کہ آفتاب ہی جیاہ زہرہ سنبلہ سے کہ خانہ ہبوط زہرہ کا ہی پھر میزان مین گئی کہ کافور گرم کے ساتھ جو دن ہی مشک سرد کیسان ہو جائے یعنے دن رات برابر ہو جائین اسجگہ کافور کو گرم اور مشک کو سرد خلاف طبیعت دونون کے کہ بالعکس ہی بلحاظ گرمی روز و سردی شب کے کہا ہی تیر خنجر زن کہ آفتاب ہی کیش تیر یعنے برج سنبلہ سے تیر کیطرح جلد و تیز نکل بھاگا کہ یہان بے سپر کے ہرگز تیر کو جولان نہین ہی اے محبوب یہ مہینہ ساون کا ہی جو فصل تیر ماہ سے اشارہ ہی اور ماہان مین الف نون زائدہ اپنے وصل سے اس مہینہ کو نو بہار کردے کہ مین تیرے فراق مین گل کی طرح گریبان پھاڑتا ہون اور بلبل کی طرح افغان کرتا ہون فروغ لالہ خور نے باغ صبح کو کیسی رونق دی ہی تو لالہ پیالہ سے کہا جو شراب ہی اور بستان سے داد اپنی یے خورداد مین بھی لفظ خور اور داد دونون موجود ہین اور پیالہ مین ایسی شراب صاف ہو کہ جسکی گاد سے ہلال عید نظر آئے کہ یہ وقت آخر شعبان کلوخ اندازی کا ہی اور یہ دس روز آخر شعبان کے ہین کہ انمین بلحاظ آمد ماہ رمضان کے شراب بکثرت پیتے تھے اور بدمست ہو کے باہم کلوخ اندازی کرتے تھے اگرچہ رومی خندان اسوقت مین آزار دق مین مبتلا ہی یعنے دن روز بروز گھٹتا ہی اور زنگی گریان باعتبار کواکب کہ بصورت قطرات اشک کے ہین ورم مین گرفتار جو مراد رات کے بڑھنے سے ہی صبح کے پاس تو خورشید ہی جو جمشید ای پادشاہ ملک چین روز کا ہی اور ستارون کے پاس ماہ ہی جو ہندستان شب کا شہنشاہ ہی تو بھی ای ماہ اس چھ مہینہ مین نقارہ اپنا بام دہلی پر بجا جیسے صبح بام فلک پر بجاتی ہی کہ وہ آفتاب ہی اسلیے کہ در نیولا ہندستان ترقی پر ہی اور چین نقصان مین کہ مراد شب و روز سے ہی اور ایسا امن و چین کہ گرد ظلم سے گرد خاک کے کوئی ڈھونڈھے تو ذرہ بھر بھی نہ پائے ایسی ہیبت اس پادشاہ سایۂ یزدان کے آفتاب تیغ کی ہی

مطلع ثانی

قولہ تہی خورشید از مہرت شدہ چون ذرہ سرگردان + بگرد شمع رخسارت چہ پروانہ چراغ جان +

ترا در لعل تر از خندہ مروارید یا ساکن + مرا بر طشت زر از گریہ مروارید ہا غلطان + شاہ سنے
لعل تو ہر دم چو شکر شاخ شاخ از غم + دل بریان کہ من دارم چو پستہ بالب خندان + مرا از تب زغم
ہر دم کبود یہا نماید لب + ترا از شادی این غم سپید یہا کند دندان + تنم در دیدہ مردم چو موی
زرد در جنبش + خطت بر لالہ چون مار سیہ بر آتشی پیچان + چو شد دل بستۂ مہرت بکش دشنہ
بکش تیشنہ + چو ناوک در جگر دارد مکن ترکش مکن قربان + تو شاہ جملہ خوبانی بہ شام پرچم زلفت
بران خورشید میتابد چو ماہ رایت سلطان + محمد شاہ بن تغلق کہ بر ترشد ز اقبالش + لوای
آل ہر اسے ز اوج طارم کیوان + یگانہ شہسوار ہفت میدان زمین شاہی + کہ گرد خاک
بد گویش سر دھر گشتہ چون چوگان + بنی نام و بنی مسند ملک قدر و فلک رفعت + خضر علم و
سکندر سد عمر عدل و علی احسان + بآلمت احمد مرسل بشوکت حیدر غازی + بصفوت عیسی
مریم بہیبت موسی عمران + **اللغات** مروارید دندان طشت زر رخسار شاخ شاخ چو رچور ترک
گذاشتن خورشید رخ تو جھنڈا خاک عبارت جسم سے **المعنی** ای محبوب تو وہ ہی کہ تیرے مہر سے
خورشید مثل ذرہ کے سر گردان ہی سر گردانی اسکی او ذرہ کی ظاہر اور تیری شمع رخسار پر مثل
پروانہ کے چراغ جان کا قربان تیرے لعل تر مین جو لب ہین خندہ مین مروارید دندان ساکن ہین
اور میرے طشت زر چہرہ پر گریہ سے مروارید ای اشک غلطان ہین بے وجود تیرے لب کے
شکر کیطرح دل بریان میرا چور چور ہوا اور یہ دل بریان میرا ایسا ہی کہ بظاہر مثل پستہ کے باب
خندان ہی شاخ کا لفظ کیسا خوب ہی کہ شاخ نبات قسم مصری سے بھی ہی میرے بسبب تب کے غم کے
مارنے ہر دم لب کبود رہتے ہین جیسے بعض بخار والے کے ہو جاتے ہین اور تجکو میرے اس غم
کی خوشی نے ہر وقت دندان سپید ہین لیئے تبسم تن میرا مو پر زرد کیطرح دیدہ مردم مین حرکت
کرتا ہی اور تیرا خط لالہ رخسار پر مثل مار سیاہ کے لپٹا ہوا ہی جب دل میرا البتہ تیرے مہر و عشق
کا ہی تو غزا غشہ سے دشنہ کھینچ اور تیشہ مجکو مار ڈال اور جب ناوک تیرا میرے جگر مین ہی
تو مجکو چھوڑ دے مت قربان ہی کر دے تو شاہ جملہ خوبون کا ہی اور تیرے شام زلف کے پرچم

خورشید پرپیچ و خم کہا رہی ہی اور چمکتی ہی جیسے ماہ رایت سلطان کا کہ وہ محمد شاہ بن تغلق ہی جس سے آل بہرام کے اقبال کا جھنڈا اوج طارم کیوان سے بالا ہو گیا ای چرخ ہفتم سے وہ یکہ شہسوار ہفت میدان زمین ہفت اقلیم کا ہی اور ایسا شاہ کہ بدگو اسکا اس لایق ہو کہ خاک اسکی یعنے جسم اسکا چوگان کیطرح سرگشتہ رہے آب دونون شعر بعد کے صنعت ترصیع مین اور صاف مگر ضروری و خوبی کی بات جو ہی عرض کردن عمرو عدل نہایت ہی بلیغ ہی یعنے بموافق قاعدۂ نحوی کے عمر مین عدل بھی ہی کہ معدول عامر سے ہی پس عدل و معدول دونون موجود ہین اور عمر مین عدل دونون طرح ویسے بھی کہ عادت کریمہ انکی تھی اور حسب قاعدہ نحو بھی **قولہ** زہی تخت بلندت را قدم بر تارک کرسی + خہی نعل سمندت را شرف بر تاج نوشروان + تو آن شاہی کہ در عالم شد از خورشید روشن تر + کہ شمع دودۂ عباس از عدل تو شد تابان + تو سلطان سلاطینے و آن حرمت غلامت راست + کہ مغفر دار شد فغفور و ترکش دار شد خاقان + شد زرین قباے خور ز فراشان خاص تست + کہ بانہ خیمہ میگردد بگرد ہفت شادروان + برای مطبخ خاص تو صبح پرنیان کسوت + سحرگہ خیمۂ زرین زند بر بام ہفت ایوان + بساط بارگاہ تو یکے بیداے بیسر حد + محیط پنج شاخ تو یکے دریاے بے پایان + غبارے را کہ از رخسار شاہان بر درت آمد + بہ گیسوے سیاہ حور روبد ہر سحر رضوان + بدہ نوعش مساحت گر دنہ گردون حصارت را + یکے خشتش فزون آمد ز سہ بعد و چہار ارکان + زکوہ حلم تو بر خور گر افتد ذرۂ سایہ + ز دور قسری و طبعی نگردد بیش سرگردان + بدوران تو افزونی نجوید بیش ماہ نو + وز ایام تو شب دزدے نیارد گرد تابستان + سر کلک دبیرت را چو کاغذ از کسب آرند + قصب بافے کند ہر شب قمر در خدمت کتان + **اللغات** کرسی سندلی جسپر پادشاہ پانون رکھکے تخت پر چڑھتے ہین اور سندل بمعنی پاپوش پنج شاخ انگشتان رضوان خازن جنت بدہ نوع مراد اس سے بار بار سہ بعد طول عرض عمق چار ارکان عناصر اربعہ خور آفتاب دور و حرکت قسری بواسطۂ دیگر طبعی بذات خود کسب ایک گیاہ ہی جس سے ریشمان و کاغذ

بناتے ہین اور نیز ریسمان پوست کتان قصب نام توپ جو کتان سے بیسٹا جاتا ہی المعنی تخت تیرا ایسا بلند ہی جسکا قدم کرسی کے سر پر ہی جو فلک ہشتم ہی اور لعل تیرے سمند کا ایسا جسکو نوشیروان کے تاج پر شرف ہی تو وہ پادشاہ ہی کہ جہان مین خورشید سے بھی زیادہ روشن ہی جسکو ہر کوئی جانتا ہی کسواسطے شمع خاندان عباس کی تجھی سے روشن ہوئی تو وہ پادشاہ پادشاہون کا ہی کہ تیرے غلام کا بوجہ حرمت کے فغفور مغفر دار اور خاقان ترکش دار ہی یعنے خدمتگار فغفور بر عانیت مادہ مغفر دار اور خاقان ترکش دار بدینوجہ کہ تیر خطا کا اچھا ہوتا ہی پادشاہ زرین قبا آفتاب کا تیرے خاص فراشون سے ہی کہ لوون خیمے لیے ہوے تیرے ہفت شاذروان کے گرد پھرتا ہی کہ کسی مین نزول کرے اور فراشون ہی کا کام خیمہ کھڑا کرنے کا ہی تیرے مطبخ خاص کیواسطے صبح پرنیان لباس ہر سحر خیمہ زرین بام ہر ہفت الیوان افلاک پر کھڑا کرتی ہی خیمہ زرین آفتاب مطبخ کا تعین اسکے ساتھ اس سبب سے ہی کہ بصورت قرص کے بھی ہی اور گرمی و حرارت بھی مطبخ کی سی رکھتا ہی ہفت الیوان بدینظر کہ کوکب آفتاب چہارم الیوان پر ہی مگر پشت اسکی اسطرف ہی اور رو اسطرف کہ رو و پشت سے دونون طرف کو روشن رکھتا ہی بساط تیری بارگاہ کا ایک جنگل بعید ہی اور دریا پنج شاخ تیری پنج انگشت کا ایک محیط بیپایان ہی جسکا فیض حساب و شمار سے خارج پادشاہ لوگ جو تیرے دروازہ پر پیادہ پا آتے ہین انکے سبب سے جو غبار اس دروازہ پر آتا ہی اسکو ہر سحر رضوان گیسوے سیاہ حور سے جھاڑتا و صاف کرتا ہی تیرے حصار کے نہ گردون نے دس دفعہ پیمایش کی لیکن ہر دفعہ ایک خشت اسکی اسکے سہ ابعاد اور چار ارکان سے زیادہ ہی ہوئی کوہ حلم سے تیرے ایک ذرہ سایہ بھی آفتاب پر پڑ جانے کو دور قسری سے جو بواسطہ فلک کے ہی اور دور طبعی سے کہ اپنی ذات سے ہی پھر دونون سے سرگردان نہو ایسا بوجھ وزن والا ہو جاے تیرے زمانہ مین کوئی افزونی کسی پر نہین ڈھونڈھتا یعنے فوقیت یہان تک کہ ماہ نو جسکو افزونی ضرور ہی تیرے عدل سے سب یکسان ہین اور تیرے ایام مین تابستان شب وزدی نہین کر سکتا کہ شب دراز سے کچھ چرا لے

شب ذرہ کیسا خوب ہو اگر تیرے منشی کے قلم کیواسطے کاغذ کسب کالائین تو قمر تمام رات خدمت
کتان مین تعصب بانی کرے کہ یہ بھی وہان پہونچے اور حالانکہ قمر کتان کو پھاڑ کے تار تار کردیتا ہی
قولہ وگر آن ماہی زرین کشد بحر کفت در بر + روان بر روے برف خشک ابر تر شود باران +
اگر دشمن کشد گردن تخنجر حنجرش برزن + کہ از گردن کشی گشتست بربط آنچنان نالان + چو چنگ
از راست ننہد رگ مخالف بر درت آن بہ + کہ از راہ نوا افتد چو پردہ بر در حرمان + کسے
کز جام احسانت نبرد آن دار وے دردے + بخاک پاے دربانت کہ ہرگز نیستش درمان +
ز رفع قدر تو حاسد چنان در پستی افتادہ + کہ عیسی خواند قارون را فراز خویش آن نادان +
ز نعل باد پاے تست برگاو زمین بارے + کہ افتاد از فشارش چون طبق در پاے او کوہان +
ہمیشہ تا بود در زیچ شاہی معتبر این رسم + کہ باشد خمسہ مسروقہ در سلخ مہ آبان + مہ تابان
رایت باد دائم چون مہ رایت + کہ گرد خسف ننشیند بر واز جنبش دوران + اللغات ماہی
زرین قلم برف خشک کاغذ ابر تر مداد خنجر حنجر تجنیس خط بربط نام ساز مشابہ بسینہ بط رگ راست
نہادن اطاعت و فروتنی کرنا بخاک مین باقسمیہ طبق نام بیماری کہ ستور سکے پانون مین ہوتی ہے
ہندی رسا خمسہ مسروقہ پنج روز اور چند ساعت ہین ماہ شمسی و قمری سے اور طریق منجمون کا ہے
کہ اس پانچ روز اور چند ساعت کو سلخ ماہ آبان یعنے اگھن مین مقرر کرتے ہین تا بعد چھ برس
کے کچھ کم ایک مہینہ ہو جاتا ہی ہندی مین اسکو لوند کہتے ہین دوران اس وزن مین سکون عین
روا ہی المعنی یعنے اگر اُس ماہی زرین قلم کو بحر تیرے کف کا بغل مین لیلے فوراً برف خشک کاغذ
ابر تر مداد سے باران ہو جائے کہ مراد تحریر سے ہی اگر دشمن سرکشی کرے خنجر سے گردن اُسکی مارو
اسواسطے کہ وہ بسبب سرکشی کے مثل بربط کے ہی اور بربط بھی اپنی سرکشی سے نالان ہی اگر مخالف
چنگ کیطرح رگ راست نہ رکھے یعنے اطاعت و عجز تیرے در پر نہ کرے ناگہان نوا یعنے تو شہ سے
ایسا گر جاے جیسے پردہ دروازہ کا اور دروازہ بھی حرمان کا جو کوئی تیرے جام احسان سے
درد کہ وہ دارو ہر درد کی ہی نہ لیگیا قسم ہی تیرے دربان کے خاکپا کی کہ ہرگز اُسکی کچھ دوا نہین ہی

تیرے بلند قدر سے حاسد ایسا پستی مین پڑا ہی کہ اُس نادان نے قارون کو آپ سے بالا تر کہیں کہا اور ظاہر کہ عیسی فلک چہارم پر ہین اور قارون زمین کے نیچے جانے کہانتک تیرے سمند کے نعل کا اسقدر بوجھ گاوزمین پر پڑا جس سے دب پچ کے ایسی ہو گئی کہ طبق اُسکا کوہان ہو گیا اب دعا تاکید ہی یعنے جب تک زیج شاہی مین یہ رسم معتبر رہے کہ خمسۂ مسترقہ ماہ آبان کے سلخ مین ہو ماہ تابان تیری رات کا ہمیشہ ایسا روشن رہے جیسے ماہ تیرے جھنڈے کا کہ گرد خسوف کی اُسیر گردش زمانہ سے نہ پڑے دونون مصرایت مین تجنیس مرکب ہی

در مدح ممدوح متضمن تعریف صبح و صفت محبوب

قوله نیزہ کشید آتشین رومی زرین نقاب + کرد بیکدم زدن جیش حبش را خراب + از علم آفتاب قبۂ ماہ اوفتاد + پرچم شب را کشاد از سر نیزہ شہاب + چون ز خروش خروس طوطی نہ بال چرخ + بیضۂ زرین کشید باز ز حلق غراب + کبک خرامان من رقص کنان چون خروس + مرغ صراحی بجنگ و رشتہ دامن رباب + در برم آمد چو جان دلبرم امان جزع + سوے عقیقش روان دانۂ در خوشاب + از نم عناب او رستہ دو رستہ گہر + در خم محراب او خفتہ دو مست خراب + گفت چنین زار کر دیکشبہ ہجر تو ام + کرد و شبہ میچکد بر زرمن لعل ناب + گفتمش ای چون جہان از من بیدل جہان + پیش چو زلفین خویش روے زمن بر متاب + بر لب مالب بنہ جام صفت و میدم + بر رخ ما زوے نہ طرہ صفت تاب تاب + چہرہ کشاے صور نقش لبت تا نہ بست + بر رخ بردین کردید از دو مہ نو حجاب + یہ قصیدہ بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

اللغات نیزۂ آتشین اشعہ رومی زرین نقاب آفتاب جیش حبش ستارگان شب بیضۂ زرین آفتاب غراب شب کبک خرامان معشوق جزع ای از غم عقیق روے دانہ در اشک دو شبہ بردمک سیاہ و شبہ سنگ سیاہ زلفین زنجیر چہرہ کشاے صور مصور مراد حق تعالے بروین دندان دو مہ

لب المعنی یعنے جبکہ رومی زرین نقاب آفتاب نے نیزۂ آتشین شعاع کا تانا لشکر حبش کا جو بیشمار جمع تھا یعنے ستارے سب کو ایک دم مین بگاڑ کے بھگا دیا اور اُسکے علم سے جو اشعہ ہین

قبہ ماہ کا جو جیتر شب پر رکھا ہوا تھا یہ بھی گر گیا اور اپنے شہاب نیزہ سے کہ وہی شعاع ہین پرچم شب کو پراگندہ کردیا اب کہتے ہین کہ جب یہ حال ہوا کہ شور مرغ سحر سے طوطی نہ بال چرخ نے پھر بیضۂ زرین حلق غراب سے نکالا بیضۂ زرین آفتاب غراب شب یعنے آفتاب طلوع ہوا تو میر اکباب خرامان تھسرکتا ہوا مثل خروس کے اور مرغ صراحی کا ہاتھ مین لیے اور دامن کی تہ مین رباب چھپائے میری بغل مین آیا لیکن اسحال سے کہ غم کے مارے اُسکے عقیق چہرہ پر دو اسفے درخوشاب اشک کے روان تھے اور نم عناب یعنے لب سے دو قطار گہر کی جو دندان ہین جمی ہوئین اور محراب ابرو مین دو مست مدہوش چشم کے سوتے ہوے اور مجھسے کہا کہ تیری ایک شب کی جدائی نے مجکو ایسا زار و ضعیف کردیا کہ میرے دونون شبہ ای مردمک سے چہرۂ زرد پر لعل خالص یعنے اشک خونی ٹپکتے ہین مین نے اُس سے کہا کہ ای جان تو تو مجھسے ایسا بھاگتا اور متنفر ہی جیسا جہان مجھسے متنفر ہو اب آیندہ مثل زنجیر زلف کے منھ مجھسے مت پھیرنا منھ پھیرنا زلف کا وہی لوٹا ہوا ہونا اُسکا بس جام کیطرح میرے لب پر لب رکھ اور طرہ کے مثل کہ تاب تاب ہی ای خم در خم اپنا منھ میرے منھ پر رکھ کہ وہ بھی تاب در تاب ہی یعنے نور بر نور مصور قدرت نے جب تک تیرے لب بنانے کسنے یہ کیفیت عجب دیکھی کہ پروین ہوا ور دو ماہ نو سے اُسکے رخ پر حجاب پڑا ہو پروین دندان ماہ نو لب اور حجاب یہی کہ لبون کے اندر چھپے ہوتے ہین **قولہ** جا دوے زلفت زمشک بر گل تر خط کشید + مار سیہ حلقہ زد بر طرف آفتاب + شور بسے میکنم از لب شیرین تو + پیش شہنشاہ ملک خسرو شیرین جواب + عیسی عرش آستان موسی طور آستان + آدم مجلس جنان خضر سکندر جناب +

مطلع ثانی

قولہ ای کف لک بخش تو قلزم و دجلہ حباب + گرد سم رخش تو آب لقا و سراب + شاہ محمد علم داد ہ سپہرت لقب + حاکم روے زمین کردہ امامت خطاب + دودۂ عباس را شمع رخت دادہ نور + مسکن الیاس را بحر کفت بردہ آب + خلق تو وقار تو این حسن و آن حسین + آتش شمشیر تو

آب رخ بو تراب + پیکر بہرام چرخ مطبخی خاص تست + میکند اینجاست مدام برہ بر آتش کباب + باز کہ بر چتر تو بال کشاید بود + کرگس نہ بال چرخ زیر پرش چون ذباب + برہ کہ در سایۂ عدل تو پرورده شد + چون سر پستان مکد نوک ذناب ذیاب + اللغات شیرین مٹھائی و نام معشوقۂ خسرو اور شور بمعنے نیاز صنعت متضاد بو تراب حضرت علیؓ ذباب بالضم مکس نوک بالضم خطا و بالفتح صحیح لیکن منقار کے معنے مین بالضم بھی آیا ہی ذناب جمع ذنب دم ذیاب جمع ذئب گرگ المعنی تیری زلف کے جادوگرنے گل تر رخسار پر مشک سے خط کھینچا ہی گویا مار سیاہ نے کنارۂ آفتاب کے حلقہ کیا ہی مین تو تیرے لب شیرین سے شہنشاہ کے سامنے بہت شور کرتا ہون کہ وہ خسرو ملک کا ہی اور شیرین جواب بعد کا شعر صاف ہی آدم مجلس جنان یعنے وہ آدم جسکی مجلس جنان ہی معنی مطلع ثانی کے تیری کف ایسی لکھ بخش ہی جسکے قلزم اور دجلہ دونون حباب ہین یا ہتھیلی تیری وہ قلزم ہی جسکا دجلہ حباب ہی محشی نے پہلے ہی معنے لکھے ہین اُسمین ترقی کے بعد تنزل ہی کہان قلزم کہان دجلہ چاہیے تھا کہ زیادہ ترقی ہوتی اور تیرے رخش کے سم کی گرد اور آب بقا دونون ایسے ہین کہ آب حیات و سراب متن مطبوعہ مین آب بقا و شراب لکھا ہی اور محشی نے گرد کے نیچے لکاف تازی و عجمی اور معنے کچھ نہین لکھے تیری دانست مین در غلط ہی بلکہ بواو عطف ہی یعنے آب بقا و سراب کیونکہ خاک و آب مین باعتبار عناصر ہونے کے مناسبت ہی اور کرد بکاف تازی اور و سراب کے کچھ معنے نہین ہوتے اور گرد کو آبحیات سے اور یہ بھی تشبیہ دی ہی شاہ محمد علم یہ لقب تو تجکو سپہر نے دیا اور حاکم روے زمین یہ خطاب تیرا امام نے کیا خاندان عباس کو تیری شمع رخ نے روشن کر دیا مسکن الیاس کا دریا اُسکی آبرو تیرے بحر کف فیاض نے کھو دی شعر مابعد صاف ہی پیکر بہرام چرخ یعنے مریخ کی تیرے مطبخی خاص کی ہی جو اب ہمیشہ ایک برہ آگ پر کباب کرتا ہی برہ برج حمل کہ خانۂ بہرام کا ہی باز جو تیرے چتر پر بازو کھولے ہوے ہی اسواسطے کہ چتر پر تصویر باز کی بناتے ہین وہ ایسا ہی کہ کرگس نہ بال چرخ کا اُسکے پر کے نیچے ایک مکھی ہی جو برہ کہ تیرے سایۂ عدل کا پرورش یافتہ ہی وہ بھیڑیون کی دم کی نوک کو ایسا چوستا ہی

جیسے سرپستان مادر کہ ہرچند کہ برہ کیسی عمدہ بے کلفت خوراک گویا اُسکے منہہ مین دم کے پیچھے لگی ہوئی ہر مگر کان نہین ہلا سکتا نہ برہ زعم عدل سے کہ خوگر اسکا ہو رہا ہی اُسکے آزار سے ڈرتا ہی

قولہ کلک تو تا بر قمر شعر سیہ یافتہ + مر قصب بودہ را کرد رفو ماہتاب + عفو تو دیوانہ وار گر بدرک در شود + سلسلہ داران او بانہ رہند از عذاب + پردہ کشی میکند بر دف زرین رباب + چنگ مدار از قدح دست مگیر از رباب + چون دہن خاک یافت لولوی مینا فروز + از دہن شیشہ ریز لعل زمرد نقاب + قلزم آتش تنست دیو شہاب افگنست + سیل کتارہ زنست یبت برق وسحاب + شام ستارہ فشان ابر سیاہ ومطر + بدر شفق در دہان صورت جام شراب + ابر ز شعر سیہ بر سر ما خیمہ زد + خیز تو خیمہ بزن بر سر می چون حباب + غم نکند دیدہ سوے کسے کو دمے + از دہن جام شد ہیچو زبان کامیاب + چرخ ندارد بتاب جان کسی را نہ بست + یک نفس از عمر خویش بر در سلطان مآب + ای نظر بخت تو شمع بقا را ضیا + وے جگر خصم تو تیغ فنا را قراب + دین تو در اعتقاد پیش رو ہفت امام + راے تو در اجتہاد پسر و چارم کتاب +

اللغات قمر کاغذ شعر سیہ جامۂ سیاہ بودہ کہنہ درک طبقات دوزخ دف زرین آفتاب رباب ابر سفید چنگ دست وساز رباب ساز لولو قطرات مینا سبزہ دہن شیشہ خود شیشہ لعل شراب زمرد نقاب باعتبار شیشۂ سبز کتارہ نام سلاح قراب بفتح نیام شمشیر مآب بازگشت

المعنی تیرے قلم نے جیسے قمر کاغذ پر شعر سیاہ بنا یعنے حروف سیاہ تب سے قصب کہنہ کا رفو ماہتاب کرنے لگا کہ مبادا کہے کہ یہ کیا تیر اپھاڑا ہوا ہی عفو تیرے دیوانہ کیطرح اگر طبقات دوزخ مین گھس جاے کہ نہ اچھے کو دیکھے نہ برے کو تو جو زنجیریے وہان کے ہون سب عذاب سے چھوٹ جائین آپ کہتے ہین ایسا وقت ہی کہ ابر سفید دف زرین پر پردہ ڈال رہا ہی یعنے بادل ہو رہا ہی بس یہ وقت پیالہ ہاتھ سے رکھدینے کا نہین ہی نہ رباب ہاتھ سے چھوڑنیکا دونون کا لطف ایسے ہی وقت مین زیادہ ہی جب دہن خاک نے لولو مینا فروز پائے کہ وہ قطرات باران کے ہین جیسے سبزہ رونق پاتا ہی تو تو بھی دہن شیشہ سے لعل زمرد نقاب یعنے شراب سرخ جو شیشۂ سبز کی نقاب مین ہی

انڈیل یہ ابر ایک قلزم آتش تن ہی اور ایک دیو شہاب افگن ہی قلزم تن باعتبار بارش اور
دیو شہاب افگن بنظر جسامت و برق اور اُلٹا معاملہ کہ شہاب دیو کے مارتے ہین یہ دیو شہاب
مارتا ہی اور برق کتارہ زن ہی یہ جو ہیبت برق و ابرو کی ہی آبر کیا شام ہی نظر بسیا ہی، اور
ستارہ فشان بلحاظ قطرات باران اسوقت مین جام و شراب کی ایسی صورت ہی جیسے بدر
کے ذہن مین شفق ابر نے تو شعر سیاہ کا خیمہ ہمارے سر پر تانا تو بھی مستعد ہو اور حباب
کیطرح خیمہ سر مئی پر تان یہ شراب ایسی شی ہی کہ جو کوئی دہن جام سے زبان کیطرح کامیاب ہوا
اُسکی طرف غم آنکھ نہین کھول سکتا یعنے نظر نہین ڈال سکتا کامیاب مین کام کا لفظ کام کر رہا
ہی ایسے ہی جسنے در سلطان وقت پر آب و پناہ پائی ایکدم کو بھی اُسکی جان کو چرخ کا مقدور
کیا جو پیچ و تاب مین ڈال سکے اے ممدوح تو ایسا بقا والا ہی کہ تیرے بخت کی نظر سے شمع بقا کی
روشنی ہی اور جگر تیرے خصم کا تیغ فنا کا نیام دین تیرا اپنے اعتقاد مین ایسا پختہ و محکم ہی کہ پیشوا
ہفت امام کا ہی یعنے خلفائے عباسیہ کا معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت تک سات گذرے ہون
اور رائے تیری اجتہاد مین بس رو چوتھی کتاب کی ہی جو قرآن شریف ہی بس اوپر کا شعر ندا ہی
اور یہ جواب ندا کا قولہ فکر تو وقت بیان فرق بموے ندید + جذر اصم را ز صفر بر سر لوح حساب +
لعل سمندت کہ باد حلقہ کش گوش چرخ + آب شہامت بر دز افسر افراسیاب + ای بنفاذ امور
بر سر تخت سرور + بر ہمہ شاہان عصر حکم تو مالک رقاب + در زمن عدل تو مرقد وہم مروحہ است +
بچہ روباہ مدا بچہ شیران غاب + موج عطاے تو دیدزان دہنش باز ماند + یم کہ کفش بر سرست
روز و شب از اضطراب + حجت قاطع نمود تیغ تو کز گرد ظلم + روے زمین را کفت شست
بیک قطرہ آب + تا بہ مغفرت سالک مرتاض راست + توشہ یوم الیقین منزل ہفتم
کتاب + ماہ لواے تو باد شمع سراے ابد + روز بقاے تو باد ہفتہ یوم الحساب + شاید
اگر از کمی کم زنند ہش در دسر + بدر چو از مہر شاہ یافت نقاع کلاب + **اللغات** مرقد
خواب گاہ مروحہ مگس ران و باد کش غاب بیشہ قطرہ آب تیغ یوم الیقین روز قیامت ہفتم

کتاب ختم قرآن نقاع شیشہ المتنی یعنے فکر تیری ایسی تیز و رسا ہی کہ جسنے لوح حساب پر جذر اصم کو کہ تحقیقاً اسکا صحیح نکلنا دشوار سو صفر ہین اور اُسمین بال بھر فرق نہ دیکھا گویا قلم اُٹھایا اور نقطہ لگا دیا دیر ہی نہین نعل تیرے سمند کا کہ حلقہ کش گوش چرخ کا ہی یعنے چرخ کو غلام بنا نیوالا آب دلیری کا تاج افراسیاب سے لیگیا کہ یہ پادشاہ بڑا جابر و دلیر تھا ای ممدوح حکم تیرا نافذ ہی یعنے ہر شی مین گھسنے والا ایسے نفاذ حکم کے ساتھ تو تخت سرور پر بیٹھا ہی سب جتنے شاہان وقت ہین اُنپر بالاے رقاب ہی یعنے اُنکی گردنون کا مالک چاہے جسکو مارے چاہے جسکو چھوڑے اور تیرے زمانہ عدل مین پنجہ شیرون جنگل کا بچہ روباہ کے لیے خوابگاہ بھی ہی اور مگس ران بھی کہ آرام سے اُسکے پنجہ مین سوتا ہی اور وہ اُسکی مگس رانی اور بادکشی کرتا ہی دریا نے جو موج تیری عطا کی دیکھی حیرت سے اُسکا منھ پھیلا رہگیا چنانچہ ہیئت دریا سے یہ بات ظاہر ہی اور رات دن اضطراب مین ہی جسکے سبب سے جھاگ اسکے سر پر چھائے رہتے ہین تیری تیغ نے کیسی حجت قاطع دکھائی یعنے کرامات کہ ایک قطرہ آب تیغ سے جو بندی ہوئی ہی گرد ظلم سے منھ زمین کا شستہ و صاف کر دیا آئندہ رعاے تابید ہی یعنے جب تک کہ راہ معرفت مین سالک محنتی ریاضت کش کو توشہ یوم یقین روز قیامت کا منزل ہفتم قرآن مجید کی ہی جس سے مراد ختم قرآن ہی کسواسطے کہ قرآن کے قرا نے سات منزلین مقرر کی ہین جسکا اشارہ جمع فمی بشوق ہی تب تک ماہ تیرے جھنڈے کا شمع سراے ابد کا بنے اور تیری بقا کا ایک دن ہفتہ روز قیامت کا ہو اور قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اب ہفتہ کو اُسکے قیاس کر و بدر کو کمی کا درد سر لگا ہوا ہی اور مین بھی بدر ہون مگر مجکو تو مہر و محبت شاہ سے شیشہ بھر گلاب ملگیا ہی کہ شیشہ دل ہی اور گلاب محبت شاہ شاید مجکو درد سر نقصان کمی کا اب نہ ہو نکچے محشی نے پہلے شعر مین دعا کے نسخے لکھے ہین کہ بعض نسخہ مین لباب بعض مین ایات عبارت اُسکے معنی کی بجنسہ یہ ہی نسخہ کتاب فک اضافت میخواہد و در صورت ایات معنی آن ایات منزل ہفتم ست بہ قلب ترتیب و مراد ازان اعلی علیین باشد کہ ہمان توشہ یوم الیقین براے

سالک مرتاضست و بر تقدیر نسخہ لباب معنی آنکہ بہترین مقصود سائل توشۂ یوم الیقین منزل ہفتم ست و آن ختم قرآن مبین یا اعلی علیین انتہی قول المحشی ظاہر ہی کہ ان تینون نسخون سے مصنف نے ایک ہی لکھا ہوگا مگر اچھے برے کا امتیاز و تفرقہ کرنا بھی تو ضرور ہی نہ یہ کہ سبکے معنی مین لگتے لگا دیے جائین اول تو راہ اور سفر آخرت اور شدائد سفر سے بنٹ لی پیچھے اعلی علیین ہی بہذا راہ اور توشہ اور منزل یہ سب لفظ موجود بس ضرور ہی کہ توشہ راہ کا ختم قرآن مبین ہی ہی اور اسکی رعایت سے لفظ منزل اور ہفتم اور کتاب ایراد کیے ہین کہ منزل ہفتم ختم قرآن ہی اور جب تقدیر عبارت کی یون ہو کہ منزل ہفتم کہ آن از کتاب ست یعنے تمامی قرآن پھر فک اضافت کب ہی بلکہ ایک جملہ علاحدہ ہی بیانیہ اور اشعار سب صنائع بدائع سے مملو و مشحون مثلاً لفظ کمی اور کم اور درد سر اور بدر اور مہر اور شیشہ گلاب مہر مین ابہام ہی بمعنی محبت اور آفتاب کہ اکثر حرارت و گرمی آفتاب سے درد سر پیدا ہو جاتا ہی اور اُسکے لیے گلاب از بس نافع بخلاف بارد مزاج کہ اُسکو مضر ہی ایسے ہی بدر آسمان کی کمی بیشی آفتاب ہی کے قرب و بعد سے ہوتی رہتی ہی اور سوا اسکے فتامل

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق و تعریف محبوب و جرح خیات

قولہ زہے ز شرم رخت روے مہ گرفتہ بہق + فگندہ زلف تو از شب بر آفتاب وہق + بغمزہ جزع تو نرگس نمودہ از بادام + بخندہ لعل تو نسرین فشاندہ از فستق + درست گشت کہ بر چرخ بروے ای خورشید + بوقت طلعت پروین شود دو پارہ شفق + ترا ازان دو شکر و ز عقیق مروارید + مرا ازین دو شبہ سوے زرروان زیبق + زبستہ تو بعمار یکے شکر خواہم + بہ بخیہ لعل تو گیرد آن عمر فندق + لاے کہ بہ اوراق لالہ شد منثور + بعذار نازک تست از ترشحات عرق + شکستہ شد دل بہ مہر بدر زان رونی + کہ بر دمید ز صبح تو حلقہ دار غسق + مقیدست بزنجیر زلف تو خورشید + چو بدر بر در انعام حاکم مطلق + خدایگان سلاطین محمد تغلق + ابو المجاہد اعظم شہنشہ بر حق + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان

الالتفات بہق سیاہی در کلف وچھیپ و بہق کمند خربوع مہرۂ سیاہ وسفید مشابہ بچشم نرگس وبادام نیز چشم نسرین دندان فستق معرب پستہ مراد لب پروین دندان دو پارہ شفق دو لب عقیق لب مروارید دندان تشبیہ مہرۂ سیاہ زر رو زیبق سیماب شکر بوسہ نخچہ ثزالہ فندق نام میوہ مشابہ بسر انگشت نشور پریشان صبح رخ غسق سیاہی مراد اس سے خط المعنی یعنے اے محبوب تیرے رخ کی شرم سے روے ماہ کو کیسا کلف وسیاہی نے گھیرا ہے اور تیری زلف نے شب سے آفتاب پر کمند ڈالی ہے اور اس کمند مین پھانسا ہے کہ یہ بھی ایا اُسکے چہرہ سے ہے جسکے گرد زلف ہے غمزہ تیرا ایسا جسنے تیری چشم سے نرگس وبادام ظاہر کیے اور خندہ نے نسرین اے دندان پستہ پر جو لب ہین بکھیرے یعنے عیان کیے اے معشوق تو ایک آفتاب ہے اپنے آسمان صورت پر اور آفتاب ہی سے شفق پیدا ہوتا ہے تو بس جسوقت پروین طلوع کرے یعنے دندان تو اُسکے اوپر درست ہے جو دو ٹکڑے شفق سے ہون کہ وہ دونون لب ہین ہین تیری نسبت سوا اسکے کیا کہون کہ تیرے جو دو لب شیرین در عقیق ہین اُنمین تو مروارید تابان ہین اور میرا یہ حال کہ میرے جو دو شبہ ہین اے مردمک انسے زر کیطرف کہ روے زرد ہے زیبق یعنے سیماب جو اشک سفید رنگ ہین جاری ہین تیرے پستہ سے کہ دہن ہے اگر عمر بھر مین ایک شکر اے بوسہ مانگون تو نخچہ دندان سے لب تیرے سر انگشت کو کہ فندق ہی ہے پکڑتے ہین مطلب یہ کہ اُنگلی دانت تلے دباتے ہین کہ ہین ایسی بات زیادہ اپنے حال ورتبہ سے کہتا ہے وہ موتی شبنم کے جو گلبرگ لالہ پر بکھرے ہوے ہین ایسے ہین جیسے تیرے رخسار نازک پر عرق ٹپکا ہوا ہوتا ہے اس شعر مین لالہ کو مشبہ کیا ہے اور رخسار محبوب کو مشبہ بہ جسکا رتبہ مشبہ سے زیادہ ہے اب بدر کیا کہے اسکا تو دل پر مہر اُسی دن سے ٹوٹ گیا کہ جسدن تیری صبح پر سیاہی خط کے حلقہ کیطرح پیدا ہوئی اور خط جما اے محبوب تو وہ ہے کہ تیری زلف کی زنجیر مین آفتاب مقید ہے کہین جا نہین سکتا کہ وہ چہرہ ہے جیسے بر دروازۂ انعام شاہ پر جو حاکم مطلق ہے مقید ہو رہا ہے کسی دروانہ پر نہین جاتا آذر حاکم مطلق خدایگان سلاطین یعنے محمد بن تغلق ہے اور ابو المجاہد اعظم اور شہنشاہ بر حق حاکم مطلق

اس سبب سے کہا کہ خلیفہ کیطرف سے مختار کل ہے

مطلع ثانی

قولہ نہادہ کاسۂ زر خور بدین کبود طبق + نماند سفرۂ گلریزہ سبز را رونق + قمر شتام مرصع کشاد از ادہم + چو صبح زین زراندودہ بست بر ابلق + بشاہ چین عوض اطلس سیاہ ذہد + فلک عمامہ زربفت وجبۂ ازرق + خط سفید کشد صبح تا فروریزد + ہزار نقطۂ زر از شب سیاہ ورق + سپیدہ آئینہ نمود رخ نہان کردند + سمنبران حریم زمردین جوسق + طلوع شمس و سواد شب و بیاض سحر + چو بیضۂ کہ بر اندازد از دہان عقعق + ز ہے ز شرم کفت روے بحر غرق غرق + زابر جود تو باغ وجود سبز ورق + زمین ز جود تو خود را چو آسمان دیدہ + پر از درست زر سرخ روے ہفت طبق + لواے فتح ترا نصب آنچنان کردند + کہ گیسوے سر غولست پرچم بیرق + **اللغات** کبود طبق فلک سفرۂ گلریزہ شب شتام ساز اسپ مراد ستارگان ادہم اسپ سیاہ ای شب شاہ چین آفتاب ابلق آسمان باعتبار روز و شب اطلس سیاہ شب جبۂ ازرق باعتبار ستارگان خط سفید روشنی صبح سمن بران انجم زمردین فلک جوسق بام عقعق بالفتح زاغ دشتی کہ سیاہ و سفید ہوتا ہی ہفت طبق ہفت طبقۂ زمین غول ہوا و مجہول نام ستارہ کہ فلک ہشتم پہ ہی بیرق نیزہ **المعنی** پھر صبح ہونے کا بیان ہی کہ آفتاب نے کاسۂ زر کا کہ جرم اسکا ہی بتغایر فرضی اس طبق سبز پر رکھا اب وہ سفرۂ گلریز شب کا جو بلحاظ ستارون کے کیسا خوب ہو رہا تھا اس پیالۂ زر سے بیرونق ہو گیا ایسے ہی جب صبح نے زین زراندودہ کہ آفتاب ہی اپنے ابلق پہ باندھا ابلق بدینوجہ کہ اسوقت سیاہی و سفیدی دونون ملی ہوئی ہوتی ہین تو قمر نے ساز مرصع کہ ستارے تھے اپنے اسپ سیاہ شب سے کھول ڈالا اب فلک نے بشاہ چین آفتاب کو عوض اطلس سیاہ کے کہ شب تھی عمامہ زربفت کہ وہی جرم آفتاب کا ہی بمغائرت اعتباری اور نیلا جبہ دیا کہ دن کو آسمان نیلگون ہو جاتا ہی جیسا کہ معہود ہی اور صبح نے خط سفید کھینچے جس سے ہزارون نقطے زر کے شب سیاہ

ورق سے گر جاتے ہین کہ وہ ستارے ہین اور جہان سپیدۂ صبح نے آئینہ اپنا دکھایا فوراً اُن
سمنبرون نے جو بام زمردین فلک پر جلوہ کنان تھین منھہ اپنا چھپا لیا یہ طلوع شمس کا اور سیاہی شب
وسفیدی صبح کی ایسا ہوا جیسے زاغ دستی نے کہ سیاہ وسفید ہوتا ہی بیضۂ سفید دہن سے ڈالدیا
ہو پھر مدح ہی یعنے ای ممدوح کیسی تیری ہتھیلی فیاض ہی جسکی شرم سے دریا غرق عرق ہورہا ہی اور
عرق اُسکا وہی آب بتغایر فرضی اور ابر جود تیرے سے باغ وجود کا سبز ورق یعنے لہلہا رہا ہی
زمین نے جو اپنی طرف نظر کی تو آپکو مثل آسمان کے دیکھا ایسا جود تیرا سیر جاری ہوا ہی کہ ہفت
طبق اُسکے اشرفیون زر سرخ جید سے بھرے ہوئے ہین تیری فتح کا جھنڈا قضا وقدر نے ایسی
جگہ بلند پر برپا کیا ہی کہ گیسو سر غول فلک کے اُسکی بیرق کے پرچم ہین **قوله** حصار رتبہ رتر ارتفع
بر طریقے شد ÷ کہ چرخ ریگ کبود ست در تہ خندق ÷ دو ماہہ بود برد زسے مسیر مرکب جسم ÷ کہ در سے
بر نبی گفت مخبر اصدق ÷ سمند خوش خسرو بیک قدم کہ زند ÷ بچار ماہہ رود بر بساط خاک الحق ÷
ز جود تست کہ جز من نماند در عالم ÷ مذکرے کہ کند بر سر منابر دق ÷ بہ بدر بدرہ کہ زر خورست چند انفع
کہ از الوف شود جذر مال و منطق ÷ ہمیشہ تا اثر عین نور آن باشد ÷ کہ نور نور بر داز حدیقہا سے
حدق ÷ چو کلک روے سیہ بیش ازانکہ سر ببرند ÷ سر زبان اعادی بہ تیغ باد اشق ÷ ز جنگ
مہر تو آنکس کہ کرد سر تحم باد ÷ چو تاے حلق گرفتہ میان خلق خلق ÷ **اللغات** مرکب جم تخت سلیمان
نبی بالضم قرآن مجید مخبر اصدق خدائتعالے جسنے حضرت سلیمانؑ کی خبر کردی ہی غدو ہا شہر و
رواحہا شہر سیر صبح گاہی اُسکی ایک مہینہ راہ ہی اور سیر شام کی اُسکی ایک مہینہ کی راہ مذکر پند
دہندہ دق بمعنی کوفتن وگدائی در خور لائق جذر وہ عدد کہ اُسکو نفس جذر مین ضرب دین اور
اُسکے حاصل کو مال کہتے ہین اور مجذور اور منطق وہ ہی کہ جذر اُسکا صحیح نکلے جیسے ۳ کہ جذر ۹
کا ہی منطق مقصود حساب اصم ضد اسکے اور مقام مقتضی کسر یا کا ہی عین نور نام ستارہ کہ جو
کوئی اسکے عمل مین پیدا ہوتا ہی اندھا ہوتا ہی نور بفتح غنچہ نور بروشنی حدیقہا باغہا جنکے گرد دیوارین
ہون حدق جمع حدقہ بفتحتین سیاہی چشم شق شگافتہ شدہ اعادی اعدا خلق جامۂ کہنہ جیب سے

مراد خوار ہی المعنی حصار تیرے قدر کے ایسے طریق پر بلندی ہوئی ہی کہ جسکی تہ خندق مین
چرخ کبود ایسا ہی جیسے ایک کبود خندق کا شعر بعد کا قطعہ بند ہی یعنے ہر تو مخبر اصدق ہے یعنے خدا
تعالےٰ ہی قرآن مجید مین اپنے نبی یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیر مرکب سلیمان سے خبر دی
ہی کہ مسیر اُنکا ایک دن مین دو مہینہ کی راہ تھا کما قال عز وجل غدوہا شہر و رواحہا شہر یعنے
صبح کو اُسکی مہینہ کی راہ تھی اور شام کو ایک مہینہ کی راہ لیکن اس خسرو کا سمند خوش رو ایک قدم رکھنے
مین چار ماہ کی راہ بساط خاک پر جاتا ہی اور یہ بات سچ ہی دیکھو چار ماہ تو جو چار نعل کے ہلال ہین اُسکے ایک قدم
مین طی ہو جاتے ہین تیرے ہی جود سے ہی کہ عالم مین اب سوا سے من یعنے نعمت دینے کے اور کچھ
نہین ہی اسکی ضرورت جاتی رہی کہ کوئی واعظ و ناصح منبر پر بیٹھ کے گدائی کرے مثل زمانہ
سابق کے بدر لایق اسکے ہی کہ اُسکو بدرہ زر کے اتنے دیے جائین کہ الوف سے جذر اُسکے مال کا
منطق ہوے یعنے مال کثیر اُسکا مجذور ہو مثلا ہزار کا مجذور دس لاکھ ہوتے ہین اب الوف کا
مجذور دیکھا جاے کہ کسقدر ہو مطلب یہ کہ اسقدر مال مجکو دے کہ جذر میرے مال کا ہزاروں
سے خبر دے آئندہ دعا ہے تابید ہی یعنے جب تک کہ ستارہ عین الثور سے یہ اثر ہوتا رہے
کہ جو کوئی اُسکے عمل مین پیدا ہوے نابینا ہو جاے اور وہ کلیان نور کی باغون سیاہی چشم
سے لیجانے تب تک دشمن تیرے مانند قلم کے سیاہ رو پہلے سے ہو جائین پھر سر کاٹا جاے اور
سر زبان کا اُنکے چھوڑی سے شق و شگاف کیا جاے اور جو چنگ محبت سے تیری سر خم کرے
یعنے منحرف ہو تو اُسکا کلا حلق گرفتہ درمیان خلق کے ہو اور جامہ کہنہ پارہ پارہ جو مراد خوار
و ذلیل سے ہی

بہاریہ در مدح آفتاب

قولہ صفر زیبد ہدا از نقطۂ زرین سرسال + الفی را کہ ورد عین لو دگوشۂ دال + کاو بازار
وہن بیرہ گل تر رو گرفت + در چراگاہ بیراز نرگس این سبز تلال + غنچہ در خندہ چو صبح ازپی آنست
کہ ہست + سیر تو وعدۂ جیب بیراز زر طلا نا لامال + دفتر سبز مجلد کہ گلشن جامع شد + ہست

شیرازہ او زرد و ورقہا ہمہ آل + لالہ را خرقہ بخون غرق و بنفشہ زغمش + چون مصیبت زدہ کژ
کردن و نیلی سربال + شب یکے زنگی پستہ کہ بود آبلہ روے + روز رومی دراز کہ بود او کمال +
روز با تاج زر و شب بقبائے گلریزہ + شب و روز ند غلامان شہ خوب خصال + یہ اشعار بحر
رمل مین ہین فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان **اللغات** صفر علامت برج حمل نقطہ زرین
آفتاب الف علامت ثور عین آفتاب گوشہ دال لام جسکے تیئس عدد ہین تلال یہ شبہا گاو برج
ثور برہ برج حمل گل زرد آفتاب نرگس انجم دفتر سبز مجلد آسمان آل سرخ سربال نوعی پیراہن آبلہ
روے شب بستارہ تاج زر آفتاب گلریزہ کواکب **المعنی** یعنے ہر سال یہ بات معہود ہی کہ نقطہ
زرین آفتاب سے صفر یعنے برج حمل الف کو جو برج ثور ہی زیور دیتا ہی یعنے آفتاب برج حمل سے
جو ابتداے بہار ہی برج ثور مین جاتا ہی اور جب اسمین آتا ہی تو آفتاب گوشہ دال کا ہو جاتا ہی
اور گوشہ دال کا لام ہی جسکے تیئس عدد ہین مطلب یہ کہ تیئس دن اسمین رہتا ہی سو یہ ہوا کہ
گاو نے جو برج ثور ہی چیر برہ کے منہ سے کہ برج حمل ہی گل زرد آفتاب کا لیگیا اس چراگاہ سبز
تلال مین جو آسمان ہی کہ نرگس سے بھری ہوئی ہی کہ وہ ستارے ہین بصورت دیدہ حیران آب
صبح اور غنچہ مارے خوشی کے دونون خندہ زن ہین اسواسطے کہ دونون کی جیب زر طلائی کندن
سے مالا مال ہی صبح کے زر آفتاب سے اور غنچہ کے زر و روے سے یہ دفتر مجلد آسمان کا کہ گل اسکا جامع
ہوا ہی آفتاب اس سبب سے شیرازہ اسکا تار شعاع سے زرد ہی اور ورق اسکے سرخ باعتبار شفق
نسخہ مطبوعہ مین ہست کو ہشت غلط لکھا ہی اب لالہ کا خرقہ جو خون مین غرق ہو گیا جیسا کہ گل
اسکا سرخ غرق بخون ہوتا ہی اور انکے غم سے بنفشہ نے مصیبت زدون کی طرح گردن ٹیڑھی کرلی
اور پیراہن سیاہ پہن لیا چنانچہ ایسی ہی صورت اسکی ہوتی ہی رات اسوقت مین ایک زنگی
پستہ قد آبلہ رو ہی بلحاظ ستارونکے اور دن ایک رومی دراز قد جیسا کہ کمال دراز ہوتا ہی یعنے
اسوقت مین رات کوتاہ اور دن دراز ہی دن تاج زر سر پر رکھے ہوے ہی جو آفتاب ہی اور
رات قبا گلریزہ پہنے ہوے اور رات دن دونون غلام بادشاہ خوب خصال کے ہین

مطلع ثانی

قولہ ای عقیق شکر آلودہ تو پستہ مثال + شور بخت این دل بریان کہ ندید از تو وصال + روے تو
مطلع انوار سراپردہ حسن + زلف تو مجمع دلہاے پریشان احوال + مردمکہاے من دو شبہ بالش
خون گردیدہ + نقش دیباچہ رویت کہ کشیدست خیال + در خم ماہ نوت سوختہ دل مردم را
حرکتہاے بستارہ بجنوب و بشمال + دہنت دید خرد گفت بے ہیچ سخن + سر میمست کہ بر نقطہ فرد
آمدہ دال + چرخ بر دیدہ چو بر نرگس تو چشم انداخت + گفت صادیست کہ در حلقہ نون یافت
مجال + زلف تو سایہ چو بر گوشہ خورشید افگند + گشت چون چتر شہنشاہ جہان میمون فال +
آن محمد علم و جم حشم و عیسی دم + و آن قضا راے و قدر رایت و خورشید نوال اللغات شکر لب
شبہ مردمک ماہ نو ابرو ستارہ مردمک نقرا دہن اور نقطہ فرد جزو لا یتجزی نیز دہن دال دلالت
کنندہ مجال جاے جولان علم جھنڈا اور نام نوال بخشش المعنی یعنے ای محبوب تیرے لب
عقیق بھی ہین اور شکر آلودہ اور پستہ مثال بھی مگر میرا دل بریان کیسا شور بخت ہی کہ اسنے
تجھسے کبھی وصال نہ دیکھا صورت تیری سراپردہ حسن کے مطلع انوار ہی زلف تیری مجمع ہی دلون
پریشان احوال کی یعنے سارے دل پریشان احوال وہین جمع ہوتے ہین اور ہر چند میرے
مردمک جنکو دو شبہ کہا ہر وقت خون انکا تکیہ ہی یعنے ہر دم خون انسے روان مگر تیری صورت کے
دیباچہ کا نقش جو میرے خیال نے کھینچ رکھا ہی ہرگز نہ مٹیگا تیرے ماہ نو ابرو کا عجیب ہی خم ہی کہ
کہ اس خم مین مردم کو بہیالنس کے اپنے ستارون کی حرکتون سے جو ادھر ادھر جنوب باشمال کرتے
ہین سوختہ اور بریان کر رکھا ہی ستارہ مراد مردم چشم معشوق سے اور ستارون کی حرکت جنوب
سے شمال کو ہی دہان بمراد کہ خرد نے دیکھتے ہی کہدیا کہ یہ سر میم ہی کہ نقطہ فرد یہ جو جزو لا یتجزی ہی
کہ تقسیم نہین ہو سکتا دال دلالت کرتا ہی مطلب یہ کہ نقطہ ہی اور نقطہ بھی لا یتجزی اور سر میم عربی کا
مدور لکھا جاتا ہی چرخ جو دیدے بیشمار رکھتا ہی اسنے جو تیرے نرگس چشم پر نظر ڈالی فوراً کہا کہ
یہ ایک صاد ہی جو حلقہ نون مین جولان کر رہا ہی اس حلقہ مین اسکا مجال ہی اور نون ابرو زلف

نے تیری ایسا سایہ گوشۂ خورشید پر جو چہرہ ہی ڈالا ہی جیسے چتر شہنشاہ ہمایون فال نے کہ
وہ بھی اسکی صورت خورشید تمثال پر سایہ ڈالے ہوے ہی اور وہ شہنشاہ بصفات مذکورہ
بعد کے موصوف ہی **قولہ** شاہ بہرام نسب آنکہ نماید چہ بین + روز کین در نظرش خنجر صد
رستم زال + سرکشی کرد قلم ہمچو حسودت زانروے + کہ نگونسار چو زلفست و سیہ روے چو خال +
ای کفت پنج محیطے کہ بیک قطرۂ آب + شستہ از روے زمین گرد عدو بد حال + خصم بدکیش
ترا خنجر تو قربان کرد + تیر را ازپی آن وصل کمان گشت وبال + اندران روز کہ از نعرۂ
مردان نبرد + در دل کوہ چو سیماب درافتد زلزال + آسمان یک مگس سبز نماید بر چشم +
چون ہماے سر چتر تو کشاید پر و بال + فرق کرسی قدم پیل تو باشد آندم + روح قدسی یزک
خیل تو گرد و آن حال + رمح تو مار و اے حامل او دہ ماہی + خنگ تو چرخ وے حامل او
چار ہلال + نیلیست از سر زلش گزرہ سنانت دیدہ + عظم و اندام عدو را چو سبوس و غربال +
اللغات پنج محیط پنج انگشتان قطرۂ آب تیغ زلزال لرزہ آندم آنحال و وقت جنگ یزک
مردم چہ کی روح قدسی ملایک دہ ماہ دہ انگشتان خنگ اسپ چار ہلال چار نعل عظم استخوان حال
تام آسمان **المعنی** یہ بادشاہ بہرام نسب ہی جو بڑا عادل و باذل و شجاع گذرا ہی اور خود بھی ایسا شجاع
کہ لڑائی کے دن خنجر سیکڑون رستم بن زال کے اسکی نظر مین چہ ہین ای بیکار معلوم ہوتا ہی کہ تیرے قلم نے
مثل تیرے حسود کے تجھسے سرکشی کی ہی جب تو مثل زلف کے نگونسار اور مثل خال کے سیہ رو ہی
ای ممدوح تیری کف کیا ہی وہ پنج محیط ہین باعتبار پنج انگشتان کہ جسکے ایک قطرۂ آب سے کہ وہ
تیغ ہی تمامی روے زمین کو دشمن بدحال کے گرد سے دہو کے پاک صاف کر دیا عجب حال ہی کہ تیرے
خصم بدکیش کو تیرے خنجر نے کشتہ کیا اس رنج سے کہ مین نے نہ مارا تیر کو وصل کمان کا وبال
ہو گیا ہی کہ اسمین ٹھہرتا ہی نہین اور لطف یہ کہ قوس خانہ عطارد کے وبال کا ہی بعد کا شعر قطعہ بند
ہی کہ اُس دن کہ نعرۂ مردان نبرد سے پہاڑ کے دلین بھی سیماب کیطرح لرزہ پڑ جاے ایک جگہ
ٹھہر ہی نہین سکتا اسحال مین جسوقت کہ ہما تیرے چتر کا بال و پر کھولے اور اڑتا ہوا ان مین آ کے مقابل

اسکے آسمان ایسا حقیر و ناچیز معلوم ہوے جیسے ایک سبزکی اُسوقت مین زرق کرسی کا جو فلک
ہشتم ہی تیرے بیل کا ایک قدم ہوگا اور ملا یک اُس حال مین تیرے لشکر کے مردم چوکی بنین گے
نیزہ تیرا مارہی لیکن ایسا مار جسکی حال دس مچھلیان ہین یعنے دس انگلیان اور گھوڑا تیرا
جسامت و تیز روے مین چرخ لیکن اسکے حامل چار ہلال ہین کہ وہ چار دن نعل ہین حاصل کا
لفظ جو نام آسمان کا بھی ہوگیا ہی خوب ہی بیل سے جو قصد پامالی تیرے دشمن کا کیا تو دیکھا کہ
اُسمین گوشت و استخوان کچھ بھی باقی نہین ہڈیان تو اُسکی ضرب گرز سے مثل بھوسے کے
ہوگئین اور گوشت جسم کا طعن سنان سے مثل غربال کے سوراخ سوراخ ہی بس اس شعر
مین صنعت لف و نشر مرتب ہی **قولہ** جان اعدا سے تو در آئینہ تیغ آندم ✢ صورت لاسے
سیاہی بود از آب زلال ✢ صورت صورت برایت تو آیت فتح ✢ کرمت دشمن مال و غضبت
دشمن مال ✢ ان کتابیست شہا مدح تو کز تقریرش ✢ طوطی ناطقہ با ہفت زبان گردد لال ✢
کفہ کف ترا دید ترازوے فلک ✢ نقدہ ہر دو جہان یافت در آن یک متقال ✢ پایۂ تخت تو
پیرایۂ ہشتم ایوان ✢ سایۂ تخت تو بر گنبد ہفتم طربال ✢ تا بشام از مدد جنبش چارم ایوان ✢
گوے زر بر سر میدان افق آرد حال ✢ زخم چوگان اجل بر سر بدگو تو باد ✢ خاصہ ہنگام
نخا در صف میدان قتال ✢ **اللغات** بر بالکسر فرمان برداری ماد رو پدر و نیکی و
نکوکاری دشمن مال بلا اضافت کفہ پلۂ ترازو متقال بالکسر ساڑھے چار ماشے ہشتم ایوان
فلک کرسی طربال بالکسر بناے بلند گوی زر آفتاب افق کنارہ آسمان حال وہ لکڑی کہ
میدان مین سیدھی کھڑی کرتے ہین جو کوئی اُس سے گیند لیجاتا ہی بازی جیت جاتا ہی
المعنی جان تیرے دشمن کی تیرے آئینہ تیغ مین ایسی ہی جیسے صورت کالی کینچواتی آب زلال
سے نمایان ہوتی ہی صورت تیری بھی صورت نکوئی و نیکی کی ہی اور رایت تیرا آیت فتح
کی کرم تیرا دشمن مال کا بسبب بذل و سخا کے اور غضب تیرا دشمن کو مالش دینے والا الشاہ
میرے تیری مدح کی کتاب ایسی ہی جسکے بیان سے طوطی ناطقہ کی با وصف ہفت زبان ہونیکے

گونگی ہی تیرے کف عطا کے کفہ کو جو ترازو فلک نے دیکھا تو دونو جہان کے نقد کو ایک مثقال پایا پایہ تیرے تخت کا پیرایہ فلک ہشتم کا ہی اور سایہ تیرے تخت کا گنبد ہفتم پر ایک بنا سے بلند ہی اور مدار تابید تاہی یعنے جب تک کہ شام کو مد جنبش چرخ چارم سے گو ہی زر یعنے آفتاب میدان افق کے سر سے پر جسال الا ئے یعنے تمام کو پہونچے زخم چوگان اجل کا تیرے بدگو کے سر پر پہونچے خاص لڑائی کے وقت میدان قتال مین

	مدح محمد شاہ و لتعریف خط محبوب و چرخیات	

قولہ نبات سبز چو بر شکر تو پیدا شد + عقیق سادۂ تو در پناہ مینا شد + بجز دہان تو در عین آفتاب کہ دید + کہ ذرہ ز شفق مطلع ثریا شد + مہ دو ہفتہ شود از کنار شب پیدا + شبیت ز گوشۂ ماہ دو ہفتہ پیدا شد + ہلال راست ترا از فرق بود پیوستہ + بگو ہمت کہ چو ابرو خم چہ معنی شد + ز مہر زلف درخت کردہ عزم بیداری + شب دراز ترا دید ماہ و دوتا شد + دو ترک مست کمانہا کشیدہ تا بس گوش + کہ گرد چین سپہ زنگ آشکارا شد + ز سہم شان دل سرگشتہ و پریشانم + بزیر مشک زرہ شکل ماہ فرسا شد + رخت گلیست کہ در بوستان جا نہا رست + لبت ملیست کہ دارو ے درد دلہا شد + دہان تست کہ موے ز ذرہ فرقش نیست + میان تست کہ کوہے بوسے در دا شد + بر بخت ابرو و چشم بکار مرد ار بید + ترا چو بر طرف لالہ سبزہ پیدا شد + تنم ز ضعف چنان شد کہ ہر شبے تا روز + گرفتہ دامن آہم بطاق خضرا شد + دمم ببوسے لبت آتشیست در دہنم + کہ ہر زبانہ او افسر زبانا شد + گدا ے لعل تو بودم ولیک بے منت + ز نقد عین خودم وجہ زر مہیا شد + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بسکون عین **اللغات** نبات خط شکر لب عقیق لب مینا خط ذرہ دہن شفق لب ثریا دندان فرق مانگ پیوستہ مدام چہ معنی ای از چہ سے معنے شب زلف کمان ابرو زرہ شکل صفت مشک کہ زلف ہی کوہ سرین بکار دریا ہا لالہ رخ طاق خضرا افلاک بوسے امید زبانا بالضم نام ایک منزل کا منازل قمر سے نقد عین اشک المعنی یعنے اے محبوب

تیرے لب شیرین شکر پر جو نبات سبزہ خط کی پیدا ہوئی تو یہ ایسا ہوا جیسے عقیق سادہ سرخ
کو مینا سبز کے ساتھ لگا یا جاسے کہ کیسا خوشنما ہوگا تیرے دہن کے سوا کسی نے عین آفتاب
مین کب دیکھا ہی کہ ایک ذرہ شفق سے جو لب ہین مطلع ثریا کا ظاہر ہوا ہو یعنے ذرا لب کھولنے
مین ثریا عیان ہوئی ہو کہ وہ دندان ہین اور عجب یہ کہ عین آفتاب مین شفق ورنہ طلوع و غروب
کیوقت شفق ہوتا ہی اور معمول یہ ہی کہ ماہ دو ہفتہ کنار شب سے پیدا ہوتا ہی اور تیری شب کہ
زلف ہی عجب شب ہی کہ گوشہ ماہ دو ہفتہ سے جو چہرہ ہی پیدا ہوئی ہی یہ ہلال ہمیشہ تیرے ابرو کے
ساتھ تیری مانگ سے زیادہ تر سیدھا رہتا تھا اور یہ سیدھا دہ ہی جسکو سلیم المزاج کہتے
ہین نہ مقابل کج کے مگر مین کہتا ہون کہ اب جو ابرو کیطرح خمیدہ ہوگیا یہ کیا بات ہی ماہ کو جو محبت
و عشق تیری زلف و رخ کا ہی اسنے چاہا کہ ان دونون کے عشق مین شب بیداری کرون تو
محبت رخ کی محنت کو تو جھیل گیا اور جب شب دراز زلف کی محنت پیش آئی تو اسکے بار سے
کبڑا ہوگیا اسکو نہ اُٹھا سکا وہ دو ترک چشم مست جو کان تک کمانین چڑھائے ہوئے
ہین یعنے ابروے دراز ایسے ہین جسکو کہین کہ چین کے گرد مین سیاہ زنگ کی ظاہر ہوئی
ہی جبین چہرہ مین تیرے مشک زرہ شکل سے جو زلف پیچ در پیچ ہی اور سبزہ ماہ فرسا کہ چہرہ پر پڑی
ہوئی ہی اسکے خوف سے نہایت ہی سرگشتہ دل اور پریشان خاطر ہون کہ کیسے ماہ کو گھیر لیا ہی
ہی رخ تیرا دہ گل ہی جسکا مقیت جان ہی اور لب تیرے ایک شراب ہین کہ دار و درد دلون
کے ہین دہن تیرا ایسا کہ اسمین اور ذرہ مین سر مو فرق نہین کمر تیری ایسی کہ کوہی بموے در ظاہر
ہوئی ہی یعنے ایکبال مین دو پہاڑ کہ سرین ہین دراسمین تفسیر بابموے کی ہی میری دونون آنکھین
دو ابر ہین انھون نے در موتیون کے بہائے اس غم سے کہ تیرے لالہ کے کنارے سبزہ پیدا ہوا لالہ رخسار سبزہ خط تن
میرا بارے ضعف کے ایسا زار و نزار ہوگیا کہ میری آہ کا دامن پکڑکے ہر رات دن ہونے تک طاق سبز
فلک پر گیا اب خیال کرو آہ کو کہ وہ گیا ہی اور اُسکا دامن ہی گیا اور پھر اسکا تن اور ایسا یہ بھی ہی
کہ آہ میری فلک پر پہونچتی ہی تیرے لب کی امید مین دم میرا میرے دہن مین ایسا ایک آتش

ہورہا ہی کہ ہر زبانہ یعنے شعلہ اُسکا تاج سر زبانا کا ہی کہ یہ ستارہ فلک ہشتم پر ہی منازل ماہ سے
ہین تو گویا تیرے لعل لب کا تھا لیکن بے منت و احسان نقد چشم سے جو اشک ہین میری صورت
زرد کی موجود و مہیا ہو گئی وجہ کے معنے صورت کے بھی ہین اور وجہ گذران کے بھی حاصل یہ
کہ روتے روتے جو پیلا پڑ گیا ہون یہی زردی وجہ زر کی ہی ۵ اگر جہان ہمہ تن زر شود
بجہ نخرد + چو بدر مفلس درگاہ حق تعالے شد + برائے عزت دنیا و دولت عقبیٰ + توجہش
بجناب خدیو دنیا شد + خوب جان لو بدر وہ شخص ہی کہ اگر جہان ہمہ تن زر ہو جائے تو ایک جو
کو بھی نمول سے اسلیے کہ فقیر درگاہ حق تعالے کا ہی اور جو خدیو دنیا کیطرف رجوع ہی یہ توجہ اُسکی
اسواسطے ہی کہ عزت دنیا کی اور دولت عقبیٰ کی اُسکو حاصل ہو کہ یہ دونون امر بھی ضروری
ہین اور یہان دونون موجود

مطلع ثانی

قولہ چو شاہ شرق بہ پیش سر یہ جوزا شد + سپیر بہ پیش کمان رفت و ترکش آرا شد + نمیرسد
اگر بیائش دست زنگی شب + کہ ترک روز بغایت بلند بالا شد + چہ ساغریست زرانده وه خور
کہ از لطف او + چو بادہ جملہ تن آب آتش اجزا شد + چہ دوستیست باجام بادہ راکہ مدام +
ز دست میر و د آنساعتے کہ بیجا شد + بیار بلبلہ کان رو بیست خون آشام + کہ سجدہ اش
ہمہ پیش پاے ترسا شد + تو جام مے ز خمستان لایزالی نوش + کہ خاک جرعہ او جان جملہ اشیا شد +
مآب خود بجناب خداگان میساز + کہ کار و بار دو عالم بدو توانا شد + میان دائرہ حلقہ
در او عرش + بشکل نقطہ موہوم نا نما یا شد + چو قصر حلم وے افگند سایہ بر گردون + خور از
تحرک قسرے خود مبرا شد + تو ئی کہ آز گدا از کف تو انگر شد + تو ئی کہ بردرت ایام پیر برنا شد +
الالغات شاہ شرق آفتاب اور یہ جب جوزا مین آتا ہی دن بڑھ جاتا ہی سپیر ماہ و آفتاب
سپیر بہ پیش کمان رفتن سے مراد مقابل ہونا یا اُس کے اندر جانا اسلیے کہ برج قوس و جوزا
دونون مقابل ہین ترکش اس اعتبار سے کہ جوزا خانہ تیر کا ہی ترک روز دن بلند بالا

اس لحاظ سے کہ دن اسوقت مین دراز اور رات کوتاہ ہوتی ہے آتش اجزا یعنے آب دریا گرم ہوا
ندام ہمیشہ و شراب ما آب مراد شراب سے نانمایا امی شان حرکت قسری کہ بواسطہ فلک الافلاک
کے ہے برنا جوان المعنی جب شاہ شرق آفتاب کا سامنے تخت جوزا کے گیا کہ اسوقت مین
دن دراز و شب کوتاہ ہوتی ہے تو ایسا ہوا کہ سپر سامنے کمان کے گئی اور ترکش آرا ہوئی
سپر وہی آفتاب اور کمان برج قوس کہ جوزا اور یہ دونون مقابل ہین اور یہان بھی تقابل
ہی مقصود ہے نہ اندر کمان کے جانا اور جوزا کو ترکش کہنا اس مناسبت سے ہے کہ وہ خانہ تیر کا
ہے اور آفتاب اسکی شعاع آب زنگی شب کا ہاتھ ترک روز کے گریبان تک نہین پہونچ سکتا اسواسطے
کہ وہ بہت بلند بالا ہوگیا ای دراز مین حیرت مین ہون کہ اس ساغر زراندود آفتاب کو
کیا ہوا جسکی گرمی سے شراب کیطرح جملہ تن آب کا آتش اجزا ہوگیا یعنے پانی گرم ہوگئے جیسا کہ
گرمی مین ہوتا ہے اور جام بادہ کو ہمارے ساتھ عجب قسم کی دوستی ہے کہ جب بیما ہوتا ہے تو
ہمیشہ از دست رفتہ ہو جاتا ہے لفظ میرود و بیما مین عجب ہی لطف ہے یعنے جب بیما ہوتا جو مراد اپنے
جدا ہونے سے ہے تو از دست رفتہ ہو جاتا ہے اور نیز یہ کہ جب شراب سے جو مراد ما سے ہے خالی
ہو جاتا ہے تو ہمارے ہاتھ سے چلا جاتا ہے اور کے ہاتھ مین لا بلبلہ ای صراحی کہ وہ ایک رومی
سفید رنگ خون آشام ہے باعتبار شراب سرخ بھری ہونیکے کہ اسکے سجدے بالکل ترسا کے
پانون پر ہوتے رہے ہین ترسا پیالہ سجدہ جھکنا بلبلہ کا وقت انڈیلے جانے شراب کے اور
جب اسکے سجدے پانے ترسا پر ہوے ہین تو اسکو چھوڑ اور جام می کا خمستان لایزالی سے
نوش کر کہ جسکے جرعہ کی خاک جان جملہ اشیا کی ہوئی اور بازگشت اپنا جناب خداگان
کو بنا جسکے سبب سے کاروبار دونون جہان کو قوت و توانائی ہوگئی اور وہ خداگان کہ جسکے
در دروازہ کے حلقہ کا جو دائرہ ہے عرش اسمین ایسا ہے جیسے ایک نقطہ موہوم کہ نمایان نہین
ہوتا حلیم ایسا کہ جب سے اسکے قصر حلم نے اپنا سایہ گردون پر ڈالا آفتاب حرکت قسری
سے جو باتباع حرکت فلک الافلاک کی تھی اس سے پاک و مبرا ہوگیا اسواسطے کہ خود فلک کی

بار ساےہ علم سے ایسا بوجھل ہوگیا کہ ہل نہین سکتا پھر آفتاب کیسے حرکت کرسکے قولہ گرفتہ دست
برادر برون گریخت اجل + ازان دیار کہ عدل تو کار فرما شد + لواے قدر تو سر ز استان چنان
برکرد + کہ افتراق دوئی ازمیان جوزا شد + چو دامن علمت رقص کردہ بر سر غول +
چو راقصش دہن مار چرخ ما دا شد + رسول عزم تو چون بر براق قدر نشست + نخست
گام کہ برزد ز اوج ادنی شد + علو قصر جلالت چنان غلو دارد + کہ آستان درش جفت طاق
بالا شد + ز دست برد تو آندم کہ کلک زرد اندام + سیاہ روے و نگونسار ہمچو اعدا شد +
رواے زر بکتف برفگند یک ہندو + ز زنگبار سوے چین براہ دریا شد + کہ درمیان سہ
فندق یکے سیہ بادام + دو دیدہ بر طبق ماہ مست و شیدا شد + اگرچہ دوم او ز اد و از یکی
گم شد + بکیش آخر مجذور دوش مبدا شد + چنان شکوہ تو زد خیمہ بر سر عالم + کہ ماہتاب
نیارد بگرد دیبا شد + ہمیشہ تا شہ انجم ز اوج رفعت خود + بفرد خانہ سر دو زیر تنہا شد +
رواق قلعہ مرفوع قدرت ایمن باد + ز کسر ہا کہ در ایوان قصر کسرے شد + اللغات
برادر اجل خواب بموجب النوم اخ الموت افتراق جدائی غول ستارہ راقص ستارہ نزدتین فلک
غلو از حد درگذشتہ طاق بالا فلک الافلاک ہندو قلم سیاہ زنگبار دوات چین کاغذ
دریا دست ممدوح سیہ بادام قلم کہ چوب بادام سے بناتے ہین طبق ماہ کاغذ خانہ سر
سرطان فرد خانہ تنہا خانہ وزیر ماہ شاہ انجم آفتاب رواق سقف و محل کسر شکستن کسرے نوشیروان
المعنی یعنے اے ممدوح جس شہر مین کہ عدل تیرا کارفرما ہوا اجل اپنے بھائی خواب کا ہاتھ پکڑ کر
وہان سے نکل گئی خوف مواخذہ سے کہ بیقصور کیون مار ڈالتے ہی اور بھائی کو اسلیے
لیگئی کہ تو بھی نمونہ میری کیفیت کا ہی ایسا نہو تجھسے بھی مواخذہ کرے تیری قدر کے جھنڈے
نے تیرے آستانہ سے ایسا سر بلند کیا کہ فرق دوئی کا جوزا سے جو دو پیکر ہی جاتا رہا دونون
ایک ہو گئے معمول ہی کہ جھنڈے پر بھی صورت دو پیکر کی بناتے ہین جیسے شیر و اژدہا کی
بناتے ہین اور جب یہ جھنڈا شاہی اپنے علو سے دو پیکر تک پہونچا اور اُس سے ملگیا تو پھر

اس دو پیکر اور رُمِ بن دو پیکر کا کچھ فرق نرہا ایک ہو گئے اور جب عرصۂ علم کے دامن سے نزغول
پر جو ایک ستارہ فلک ہشتم پر ہی رقص کیا اور رقص اسکا جنبش کرنا پھریرہ کا ہواسے تو راقص
کہ یہ بھی ایک ستارہ دہن تنین فلک مین ہی اب جو دامن اس علم کا ہان راقص ہوا تو جس
راقص کا بھی یہی دامن مسکن و ماوا ہوا مراد علو علم سے ہی رسول تیرے عزم کا جو براق قدر پہ
سوار ہوا تو پہلے ہی قدم مین بلندی ادنی سے نکلگیا ادنی سے اشارہ اس آیت سے ہی
فکان قاب قوسین او ادنی سے اور قصر اُسکی بزرگی و جلال کا ایسی بلندی حد درجہ کو پہونچا
ہی کہ آستانہ اُسکے دروازہ کا طاق بالا یعنے فلک الافلاک کا جفت ہو گیا اشعار ما بعد باہم مربوط ہین
یعنے اُسوقت مین کہ کلک زرد اندام تیرے دست برد سے سیاہ رو اور نگونسار مثل اعدا کے
ہوئی تو زرد اسے زرد کندھون پر ڈالکے ایک ہندوای قلم سیاہ زنگبار دوات سے براہ دریا
کہ وہ انگلیان ممدوح کی ہین چین کو گیا اور چین کا غذ گویا درمیان تین فندق کے کہ سر انگشت ہین
محل گرفت قلم ایک بادام سیاہ تھا یعنے وہی قلم سو دوڑکر طبق ماہ پر جو کاغذ ہی گیا اور مست
و شیدا ہوا کہ دمبدم اُدھر ہی کو دوڑتا ہی شعر بعد معما قلم کا ہی کہ اگرچہ اسکے حرف دوم سے جو حرف
لام ہی جسکے تیس عدد ہین دو جسکے دس عدد ہوئے یکے کسے کہ اسکے چالیس ہوتے ہین کم ہوسکے
تو جب چالیس سے دس کم ہونگے تیس رہجاینگے لام حاصل ہوگا اور یکے اسکے آخر مین ہونے سے
میم حاصل ہوگا اور دو جو دس ہی اسکے ضرب سے سو حاصل ہونگے اور سو عدد قاف کے
ہین بس جب قاف مع لام و میم کا ہوگا قلم ہو جائیگا ایسا خیمہ تیرے شکوہ و دبدبہ نے سر عالم
پر کھڑا کیا ہی کہ ماہتاب کتان کیسکے مارے ڈر کے دیبا کے پاس نہین پھٹکتا کہ مبادا کتان
مثل جسکے پھٹ جانے سے ماخوذ ہوؤن آپ دعا تابید ہی یعنے ہمیشہ جب تک شاہ انجم آفتاب
فرد خانہ وزیر مین کہ برج سرطان ہی تنہا جاوے بسر و بر عایت اسکے کہ آبی ہی اور فرد خانہ بدین لحاظ
کہ مہ کا یہی ایک خانہ اوج کا ہی بخلاف دیگر سیارات کہ دو دو بھی ہین تب تک محل قلعہ بلند تیرے
قدر کا شکستگیون سے جیسے کہ قصر کسری کو پہونچی یقین محفوظ و مصون رہے اور قصر کسری کو

بر دن تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی شکست پہونچی تھی واسطے اظہار شان و شوکت آنحضرت کے کہ یہ اسوقت مین پادشاہ تھا

در مدح محمد شاہ تغلق و تعریف محبوب و چرخیات

قولہ لعلت از خندہ شکر از در تر بر گیرد + چزع غم از گریہ در زیر طبق زر گیرد + جز سر زلف تو بر عارضت اچو ر سرشت + ملک فردوس کہ دیدست کہ کافر گیرد + طاق ابروے تو پیوستہ بیک جفت کمان + بر سر چشمہ نور آہوے عبہر گیرد + دلبر از نرگس شوخ تو بچشم مردم + ترک مستیست کہ ہندو بچہ در بر گیرد + چین زلف تو بہر حلقہ کہ مشک افشاند + ز آتش غم جگر سوختگان بر گیرد + ای بہ چہرہ کہ بہ بوے وصالت لالہ + بر سر آتش تر دانۂ عنبر گیرد + گوشۂ ماہ فلک را چو خم طرۂ تو + پرچم رایتہ سلطان مظفر گیرد + مرغ چون رقص کنان باز نوا بر گیرد + لب پر از خندہ کند صبح و دوقت زر گیرد + تا مگر دل شدگانرا بنوا آرد باز + دہن بلبلہ ہر دم لب ساغر گیرد + آسمان سفرہ گلریز چو بر دارد صبح + در دہان خندہ زنان قرص مزعفر گیرد + یہ قصیدہ بحر رمل مین ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن **اللغات** شکر لب در دندان جزع مہرہ سیاہ و سفید مراد مردمک در اشک طبق زر رخسار بیک جفت کمان دو ابرو آہو عبہر مردمک ہندو بچہ مردمک حلقہ مجلس آتش تر سرخی لالہ دانہ عنبر داغ وقت زر آفتاب بلبلہ صراحی سفرہ گلریز شب باعتبار ستارگان قرص مزعفر آفتاب **المعنی** یعنے ای محبوب لب تیرے جسوقت خندہ کرتے ہین تو در تر یعنے دندان سے شکر اُٹھاتے ہین اور میری جزع ای آنکھ گریہ سے موتی طبق زر پر جو رخسار زرد ہین ظاہر کرتی ہی اچو ر سرشت سوائے تیری زلف کے جو عارض پر پڑی ہی کوئی بتاے تو کہ فردوس کو کسی کافر نے لیلیا ہو ابرو تیرے کہ اپنی خوبی مین طاق و بیمثل ہی یہ ہمیشہ ایکجوڑی کمان سے چشمۂ نور پر جو چہرہ ہی آہو عبہر کو گھیرے ہوئے ہی عبہر مردمک ای دلبر تیرے نرگس شوخ کو جو لوگ دیکھتے ہین تو یہی کہتے ہین کہ ایک ترک مست ہی جو ہندو بچہ کو بر مین لیے ہوئے ہی ہندو بچہ مردمک زلف تیری ایسی کہ جس حلقہ مجلس مین اپنی چین سے مشک افشانی کرے تو آتش غم سے

جگر سوختہ لوگون کا گھیرے ای محبوب تو وہ پریچہرہ ہی کہ تیری امید وصال پر لالۂ آتش تر پر جو سرخی اُسکی ہی دانہ عنبر کا رکھتا ہی یعنے باوجود سرخ روئی تیرے داغ کھایئے ہوئے ہی اور جیسے تیرے طرہ کا خم گوشہ ماہ کو جو چہرہ ہی گھیرے ہوے ہی ایسے ہی ماہ فلک کو پرچم جھنڈے شاہ مظفر کے گھیرے ہوے ہی مرغ جو مراد مرغ صبح سے ہی جسوقت ناچتا ہوا آواز بلند کرتا ہی صبح بھی خندہ زن ہوکے دف زر کا ہاتھ مین لیتی ہی دف زر آفتاب اس وقت مین دہن صراحی کا جو ہر دم لب ساغر کو پکڑتا ہی جیسا کہ شراب انڈیلنے کیوقت ہوتا ہی شاید یہ غرض ہی کہ جو لوگ دل بستہ مین اور خاموش اُنکو آواز و نوا مین لائے اور مسرور کرے روزمرہ جب آسمان سفرہ گلریز اپنا کہ شب ہی بلحاظ ستارون کے اُٹھا لیتا ہی تو صبح خندہ زنان ایک قرص مزعفر دہن مین لیتی ہی کہ وہ آفتاب ہی **قولہ** رومی زرد سپر چرخ سیہ جوشن را + بسر نیزہ کلاہ قمر از سر گیرد + آسمان پیشکش خسرو آفاق کند + زین زر صبح چو بر صہوہ اشقر گیرد + جامی مرکز نہ دائرہ مولی الخلفا + آنکہ بر خلق خدا خلق پیمبر گیرد + ذات او محیی آثار بنی عباست + لیک در صفت و غاتیغ چو حیدر گیرد + ایکہ طاق در بارت کہ محیط فلکست + وتر قوس جلال از خط محور گیرد + بر خط محور اگر حرز عزیمت خواند + سی و یک مہرہ زرین زیک اژدر گیرد + بست و یک پیکر نور ند در ایوان شمال + ہمہ را راسے تو از خاک فرو تر گیرد + گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید + ور ولایت طلبد ملک سکندر گیرد + **اللغات** رومی زرد سپر آفتاب سر نیزہ باعتبار خطوط شعاع زین زر آفتاب صہوہ پشت اشقر اسپ مراد روز در بارت باضافت و ترچلہ محور وہ خط جو درمیان دونون قطب کے ہی عزیمت وہ جو بیمار پر بامید شفا کے پڑہین سی و یک مہرہ ستارے جنسے شکل اژدر کی قایم کی ہی کہ محور کے قریب ہی فرو تر ای بتر **المعنی** یعنے یہ رومی زرد سپر چرخ سیہ جوشن کا کہ آفتاب ہی سر نیزہ سے تاج قمر کا اُسکے سر سے اُتار لیتا ہی جیسے کہ صبح کو روشنی قمر کی کہ وہی تاج ہی جاتی رہتی ہی آسمان وہ زین زر جو صبح اپنے اشقر پہ کھینچے ہوئے لیتی ہی یعنی وہ زین کو خسرو آفاق کے نذر مین پیش کرتا ہی زین زر آفتاب اشقر روز اور وہ خسرو جامی مرکز

نہ دائرہ کا ہی کہ تمام دنیا ہی جو نہ دائرہ افلاک ہین بمنزلہ نقطہ کے ہی اور سب خلیفون کا مولی وصاحب ہی اور ایسا کہ خلق خدا کے ساتھ خلق پیمبر سے پیش آتا ہی ذات تو اُسکی زندہ کرنیوالی آثار بنی عباس کی ہی لیکن صف جنگ مین تیغ حیدر کیطرح پکڑتا ہی اے ممدوح تو وہ ہی کہ طاق محراب تیرے دروازہ کا کہ وہ دروازہ محیط فلک ہی اُسکے جلال کی کمان چلہ خط محور سے لیتی ہی اور اگر مثل عزیمت خوانون کے خط محور پر عزیمت پڑھے تو اکتیس مہرے جنسے اژدر فلک آراستہ ہوا ہی سب اُسکے لیلے ورنہ عزیمت خوانون کو ایک مہرہ بھی مارسے لینا دشوار ہی جسکو ہندی مین من کہتے ہین اور یہ اژدر قریب خط محور کے ہی اور نیز عزیمت خوان گرد اپنے یا سامنے اپنے خط کھینچ لیتے ہین اور یہ جو اکیس شکلین نورانی شمال مین ہین اُسکی رائے روشن کے سامنے خاک سے بھی کمتر ہین اگر عالم بالا سے طالب بشارت کا ہو فوراً نور حق اُسکے سامنے آجاے اور جو طالب ولایت کا ہو ملک سکندر کا موجود ہی وہ لیلے الغرض دین ودنیا دونون کی نعمتین موجود ہین **قولہ** شاہ سلطنت خیمہ زنگاری را + در عروسے بقا تکمہ چادر گیرد + بسر تیغ تو کاندر صف میدان خلاف + خصم بیدین تو بیدست کہ خنجر گیرد + سر نہد خصم تو بر پاے تو از روے نیاز + تیغ تو لطف کند زود سرش برگیرد + آن غزالی کہ در اگرگ سحر پیشیر وست + خانہ در عہد تو در کام غضنفر گیرد + باز چتر تو بپرواز چو پر باز کند + آشیان بر سر قبہ اخضر گیرد + سقف بالاے گل افشان اولی اجنحہ را + در خم سایہ یک گوشہ شہپر گیرد + بدر بر شاہ زمین سمط لآلے افشاند + تا چو شاہ فلکش در زر و زیور گیرد + پایہ تخت مربع وش شہ با فلک + تا خرد اعدل اشکال نہ ور گیرد + خصم تو باد سیہ روے پریشان احوال + تا شب از روے سر زلف سحر برگیرد +
اللغات شاہ سلطنت خیمہ زنگاری آفتاب واسمان بسر تیغ مین با قسمیہ ہی خلاف بید ودشمنی غزال آفتاب گرگ سحر صبح کاذب غضنفر شیر سر قبہ اخضر فلک الافلاک سقف گل افشان فلک ہشتم اولی اجنحہ ملایکہ سمط بالکسر موتی کی لڑی شاہ فلک آفتاب **المعنی** یعنے شاہ سلطنت کا تیرے اس خیمہ زنگاری آسمان کو کہ بقا اسکی جانئے کیسے کب تک ہی مگر

جیسے اُنکی شادی لقا سے ہوتی ہی اُنکی بقا کو مقابل اپنے بقا کے تکمہ چادر کیطرح سمجھنا فرض کرتا ہی
تیری سلطنت کی ایسی بقا ہی مین تیرے سر تیغ کی قسم کھاتا ہون کہ جسدن میدان لڑائی مین اگر
دشمن بیدین تیر و خنجر ہاتھ مین لے تو بیکار اسلیے کہ دشمن تو خود بید ہی بسبب لرزنے کانپنے کے
اور خنجر برگ بید جو بصورت خنجر کے ہوتا ہی بید ست نہایت الطف ہی کہ اسمین لفظ دست بھی
موجود ہی اور بیدین مین بھی بید موجود جب دشمن تیرا تیرے پاؤن پر سبب عجز و نیاز سے رکھتا ہی تو
تیغ تیری لطف کرکے جلدی سے سر اُسکا اٹھا لیتی ہی اس شعر مین بھی برگیرد نہایت خوب ہی کہ
اٹھانے سے مراد سر اُتارنے سے بھی ہی وہ غزال جسکے آگے آگے گرگ سحر چلتا ہی کہ غزال
آفتاب ہی اور گرگ سحر صبح کاذب تیرے عہد مین شیر کے منھ مین اپنا گھر بناتا ہی جو برج اسد اسکا
خانہ اور برج حمل اسکا بیت الشرف ہی جو غزال ہی باز تیرے چتر کا جو پر دانہ کے لیے پر کھولے
تو توان قبہ جو اس قبہ اخضر کا ہی اُسپر جا کے آشیانہ رکھے یعنے فلک الافلاک پر اور باز کی
عادت ہی کہ نہایت بلندی پر آشیانہ رکھتا ہی اور سقف بالاگل افشان کہ فلک ہشتم ہی جسپر جملہ
ثوابت ہین اور اکثر سیارہ بھی مقام ملایک کا اُسکو ایک گوشہ چشم شہیر مین دبا لے آب تنغا بزرگی
کہتے ہین کہ بدر سے جو بادشاہ سرزمین کے سر پر لڑی موتیون کی نثار کی ہی یہی امید رکھتا ہی
کہ مثل شاہ فلک کے اُسکو زر و زیور مین منڈھ دے یعنے جیسے آفتاب ہر کسیکو زر مین منڈھ
دیتا ہی اپنی شعاع ڈالکر ایسے ہی شاہ زمین کا ممدوح مجکو زر مین منڈھ دے یا جیسے شاہ
فلک یعنے خورشید کو زر سے منڈھ کے آراستہ کر دیا ہی ایسا ہی مجکو بھی کر دے کہ زر ہی زر
ہو جاؤن آیندہ دعا تا ابد ہی یعنے فلک تخت مربع وش کا اُسکے ایک پایہ ہو جب تک کہ خرد
اعدل امی گواہ شائستہ اشکال اُسکے مدور فرض کرے چنانچہ حکما کے نزدیک زمین آسمان دونون
گول کردی شکل ہین اور تیرا دشمن سیہ رو پریشان احوال رہے جب تک کہ سر زلف کو شب وسے سحر سے اٹھا دے

در مدح محمد شاہ و خیالات دیگر

قولہ چو یار پارہ بشعب ز ابر آفتاب نہد ❋ ز مشک حل شدہ بر روے ماہ تا بنہد بشعب

بروے ثریا روان شود آندم + که ماه برلب خود ساغر شراب نهد + زهی مهی که شکر خنده
تو بر دین را + میانهٔ دو هلال از شفق نقاب نهد + بکوے مصطبه رو پیش ازانکه دست صبح +
طفاوه بر در طریال هفت باب نهد + زمهر آئینه لولی زن سپیده فروش + ز فرق خود قصب
زرد ماهتاب نهد + شود خروس خروشان چو چرخ طوطی رنگ + هما بیضه بزیر عقاب
نهد + تو خون دختر زر خور که بے تو دور فلک + پیاله بر کف ایام بیحساب نهد + اگر ز گوشهٔ ماه
تو شب و مه روز سے + چه داغها که غمت بر دل خراب نهد + شب فراق تو چشمم جز این چه کار کند +
که گرد سفره زر کاسهاے آب نهد + بجز دو هندوے سیمین قباعے من نبود + کسیکه بر طبق
زر دُر خوشاب نهد + چو بدر از لب تو کام خود ندید آن به + که رو بسوے در شاه کامیاب
نهد + خدائگان جهان فخر آل بهرامے + که مشتری لقبش شاه مه جناب نهد + یه قصیده
بحر مجتث مین هی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن بکسر عین **اللغات** پارهٔ شب
زلف آفتاب رو شفق شراب ثریا دندان ماه یار پروین دندان هلال لب مصطبه میخانه
طفاوه دائره آفتاب طریال بکسر بلندی و صومعه مهر دوستی آئینه آفتاب هزار بیضه ستارے
عقاب آفتاب بیحساب بے موقع شب خط سفره زر روے زرد بهرامی ای بهرام گور **المعنی**
یعنے جب یار پارهٔ شب یعنے زلف کو آفتاب چهره پر رکھے تو ایسا معلوم هو که مشک کو حل کرکے
ماه پر خم و پیچ بنادیے هین اور جو که آفتاب براسه اسم هی بس تاب کے ساتھ الطاسے کچھ خلل نهین هی
ماه میر الب پر ساغر شراب رکھے تو اسوقت مین ایسا معلوم هو که شفق ثریا پر روان هی شفق شراب سرخ
ثریا دندان ای محبوب تو عجب ایک ماه هی که شکر خنده تیرا پروین کو درمیان دو هلال از شفق کے کر
وه لب سرخ هین نقاب مین رکھتا هی که بدون شکر خنده کے پروین دندان کے اندر یون هلال از شفق مین
چھپے رهتے هین جس گلی مین بھٹی هی قبل اس سے که هاتھ سحر کا دائره آفتاب کو در دائره پر اس عالی بنا هفت
اب سکے برکھے یعنے آفتاب طلوع هوے اُس گلی مین جا اور پیتو شی کر اور قبل اس سے که محبت آئینه سے جو آفتاب
هی لولی زن سپیده فروش کو هوے لولی زن زهره که لولی فلک هی اور سپیده مخدوش بدینوجه که

قریب طلوع آفتاب کے رنگ اسکا سفید ہوجاتا ہی اور ماہتاب جو قصب زرد پہنے ہی سر سے
اتار ڈالے جیسا کہ چاندنی صبح کو پہلے زرد ہوجاتی ہی پھر سفید اور اس سے پہلے کہ خروس
صبح کا شور اٹھائے جب کہ چرخ طوطی رنگ ہزارون بیضے پر عقاب کے تلے رکھدے عقاب
آفتاب بیضے ستارے ہو اسکے تحت شعاع مین آجاتے ہین بس ایسے وقت مین جسکی کیفیت
بلوپ مصطبہ سے یہانتک مذکور ہوئی خون دختر رز کا کہ شراب ہی پی اسواسطے کہ تو نہین ہوگا
اور دور فلک کا بحساب پیالے زمانہ کے ہاتھ مین دیگا پیالے مہر وماہ اب دوسری بات ہی
کہ اگر تیرے ماہ کے گوشہ سے کسیدن شب پیدا ہوے کہ مراد صورت وخط سے ہی تو وہ کیسے کیسے
غم میرے دل خراب کو دیگا مین ہون اور تیری شب فراق کی اب آنکھین میری سوا اسکے اور
کیا کام کرین کہ گرد سفرہ زرد رخ کے پیالے پانی سے بھرے رکھین یعنے روے زرد پر آنسو بہاتی
رہین بھلا میرے ان دونون ہندو سیمین قبا کے سوا اور کون ہی کہ طبق زر بچہ در خوشاب رکھے
ہندو مردمک باعتبار سیاہی اصلی اور سیمین قبا اس سبب سے کہ روتے روتے سفید ہوگئین
دوسرے مصرعہ مین زردی رخ کا بیان ہی جسپر آنسو ڈھلک رہے ہین اب جناب فرضی کہتے ہین
کہ مدت ہوئی اور بدر تیرے لب سے کچھ کامیاب نہوا لہذا بہتر یہ ہی کہ فریادی ہوکے شاہ کامیاب
سکے دربار مین جاے اور وہ شاہ جو خدایگان جہان کا ہی اور فخر آل بہرام کا جسکا مشتری سے
جو قاضی فلک ہی شاہ ماہ جناب لقب رکھا ہی **قولہ** روایح روحات عنبر ابلیش باشر ❊ عدو بیت
ضربے در فروع صاب نہد ❊ بکنج دست شہ آن زرد رنگ اقعی چیست ❊ یکے ہلال کہ بر بدر شب
خضاب نہد ❊ توئی کہ منقل سیمین مہر آتش خور ❊ ز بہر بزم تو قلب اسد کباب نہد ❊ صنم زخط
تو توحید برزبان راند ❊ ستم زخامۂ تو تیغ در قراب نہد ❊ ز لطف مخترعات روایت تو سر دبش
اسابین وحی سوے بحجبین کتاب نہد ❊ بخاک پاے تو کان آتشے کہ آبی شد ❊ سر دست جیش تو کر
زونے بر تراب نہد ❊ ز مہر بزم تو در پیشگاہ خیمہ سبعہ ❊ سپہر کرسی زرین ز آفتاب نہد ❊ شعر بکیت
حلم تو جز قاف کس نشان ندہد ❊ وشیک عزم تو در قطب انقلاب نہد ❊ بدور عیش تو در عشر عجائب

پرا از اهرمن + تدرو عدل تو بر هامه عقاب نهد + ومیض خنجر او از خواص آبحیات + هزار تعبیه در لمعه
سراب نهد + همیشه تا طبق سبز کاسه زر را + میانه چه ناهید وقت آب نهد + لوای قدر ترا آنچنان
جلالت باد + که بر کناره مه گوشه طناب نهد + اللغات روایح بوهای خوش و بارا نهای
شب رواحات خوشبوها ضرابی منسوب بضرب بمعنی شهد سفید ایسی ہی ضرب بے صاب درخت
تلخ افعی قلم ماہ کاغذ خضاب مداد باثر ای بہ اثر متقل ہندی انگیٹھی خط حکم مکتوب قراب بالکسر میان
قلب ودل مخترعات ای مختصات آتشی ابلیس آبی منکر و شنیک بمعنی سرعت کنندہ و پیک تیز رفتار
ہر عش بالضم و فتح عین ایک قسم کبوتر معلق زن کہ ہوا پر معلق زنی کرے حمامہ کبوتر ہامہ کاسہ سر
پیشانی ومیض درخشیدن برق سبے اسکے کہ پراگندہ ہو تعبیہ آراستگی چہ ناہید برج سنبلہ کہ خانہ ہبوط
زہرہ کا ہی ناہید زہرہ آب بزبان رومی کنوار المعنی یعنے سینہ اسکی خوشبو یون شیرین سے
اپنے اثر مین ایسے ہین کہ شیرین نے شہد سفید ضرب کی صاب کی شاخون مین جو ایک درخت
نہایت تلخ ہی پھیلا دیتے ہین اور بالکل اثر نمو کا میٹھا ہی سے ہوتا ہی گوشہ دست شاہ مین یہ زرد رنگ
افعی کیا ہی ایک ہلال ہی کہ ماہ یہ جو کاغذ ہی شب مداد سے خضاب لگاتا ہی کہ مراد تحریر حروف سے ہی
افعی قلم ای ممدوح وہ تو ہی جسکی بزم کے واسطے انگیٹھی سیمین ماہ کی آتش آفتاب یہ قلب اسد سے
کباب لگائی ہی اسد نام برج خانہ آفتاب کا اور قلب اسکا ایک منزل ہی منازل ماہ سے بت پرست
کیا چیز ہی خود بت اگر حکم مکتوب تیرا اسکو پہونچے تو توحید اُس سے جاری ہو جاے اور رستم نے تیرے
خامہ کے خوف سے کہ نہ معلوم کیا میرے حق مین لکھدے تیغ اپنے میان مین کرلی تیری جو نکالی
ہوئی باتین ہین کہ ابھی مخصوص تیرے ہی ساتھ ہین اُنکا لطف جو سروش غیب سے پایا ہی
عجب نہین کہ اس وحی کی بنیاد قران پنجم کیطرف ڈالے قسم تیرے خاکپا کی کہ وہ آتشی یعنے ابلیس
جو آدم کے سجدہ سے یہ کہکر کہ تونے مجکو آگ سے پیدا کیا ہی جو جوہر علوی ہی اور آدم کو خاک تیرہ سے
جو عنصر سفلی ہی آبی ہوا ای انکار کنندہ مگر تیرے سامنے جو سر خاک پر رکھدے تو سزاوار و لائق ہی
کسواسطے کہ تو تو آب وگل ہی سے نہین ہی نور ہی نور ہی پھر بھی بڑا مجلسی ہی پر تو بزم افروزی

کرتا ہی مگر تیری بزم کا ایسا عاشق ہی کہ پیشگاہ خیمہ سبز بزم مین کرسی زرین اپنی بھی آفتاب سے لگا دیتا ہی
حاتم تیرا ایسا جسکا شریک کوئی سوائے قاف کے کسیکو نہین بتاتا اور ہر چند مشہور ہی کہ قطب از جا نجنبد
لیکن پیک تیز رفتار تیرے عزم کا ضرور ہی اسمین بھی انقلاب ڈالدے تیرا دور ایسے امن و عیش
کا ہی کہ تدرو تیرے عدل کو امن کی جگہ سمجھ کے مرعش کبوتر کو سوپر عقاب کے رکھتی ہی تا او کوئی پرندہ
شکاری نستانے پاسے حالانکہ عقاب خود دشمن کبوتر کا ہی تیرے خنجر کی آب کو بحقیقت ایسی نہین
جس سے کوئی سیراب ہو اور آبحیات کے بیسیون خاصے ہین اور سراب ایسی چیز ہی کہ محض
ریگ خشک صرف ایک چمک ہی چمک ریگ کی شعاع آفتاب سے مگر تیرے خنجر کی آب و تاب ایسی
ہی کہ اگر سراب پر پڑے تو ہزارون خوبیان خواص آبحیات کی سراب مین پیدا کردے سراب آبحیات
سے بڑھکے ہو جائے اب دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ یہ طبق سبز آسمان کا کاسہ زرین
آفتاب کو وقت آب یعنے ماہ کنوار مین درمیان چاہ ناہید کے رکھے کہ وہ برج سنبلہ خانہ ہبوط
زہرہ کا ہی اور کنوار مین آفتاب اس برج مین ہوتا ہی تیری قدر کے جھنڈے کی ایسی بزرگی
و بلندی ہو کہ کنارہ ماہ سے گوشہ اسکے طناب کا جا لگے

در مدح محمد شاہ بن تغلق و بہارستان و تعریف محبوبان

قولہ بیا ہا یمہ کہ در گلبن نوائے مرغ زار افتاد + ز افغان دل بلبل صد ادر مرغزار افتاد + بہوئے
مجمر لالہ دل مرغ نوا خوان را + دہر از سبزہ اراحی چمن کو سایہ وار افتاد + نمکدان زراز ماہی بسوے
برہ مائل شد + چہ شور شہا کہ در بازار گرم نو بہار افتاد + چو دل گل دید از شادی درون باغ
جان بشگفت + چو گل نور دید از خندہ ستان بر روے خارہ افتاد + میان شاہدان باغ ای
سرو سہی اینک + بنفشہ خادم گز گردن نیلی شعار افتاد + ترا غنچہ النسر نیست بر برگ سمن سنبل +
از ین غم لالہ را ز باد در سینہ غبارہ افتاد + خروس صبح گر از لعل تاجی دار دو ابر سر + عروس لالہ را
مشک خالی بر عذارہ افتاد + لقد چون سر آزادی در آغوشست ازان گرم + کہ این بندہ ز راہ
بوسہ دایم بر کنارہ افتاد + چمن را از گل و بلبل چہ شد برگ و نوا حاصل + چو من اورا ہواے برج

شاہ کامگار افتاد ۞ یہ قصیدہ بحر ہزج مین ہی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان اللغات
مرغزار سبزہ زار وبامرغ زار تجنیس ناقص ہر کب مفروق نمکدان آفتاب ماہی برج حوت برو برج
حمل ستان ہندی جیت شاہدان باغ گل وسبزہ غنچہ دہن نسرین وندان برگ سمن رخسار سنبل
زلف لعل آفتاب المعنی یعنے ای ماہ بہار آئی اور گلشن مین مرغ ازبس نوازن ہو رہے ہین
اور دل بلبل نے ایسا شور مچا رکھا ہی کہ مرغزار بھی صدا کر رہا ہی یعنے جو بلبل کہتی ہی اُسکو مرغزار بھی
لوٹ کے کہتا ہی بس ایسے وقت مین تیرا ہونا ضرور ہی لہذا تو بھی آ اس شعر مین گلبن کی جگہ
گلشن کو اچھا جانتا ہون اور گلبن کے ساتھ ورکیون بر ہونا چاہیے جانے محشی اسطرف
متوجہ نہوے اور ایسا ہی زار کے نیچے لاغر لکھدیا ہی یہ معنے بھی ٹھیک نہین بل بمعنی بسیار دوسرے
شعر مین دہد کا فاعل چمن ہی اور کو کی ضمیر راجع ببوے سبزہ معنی یہ کہ مرغ نواخوان جو اپنی خوش
نوائی سے مست وبیخود ہو رہا ہی چمن اسکے دل کو تو بو مجمر لالہ شگفتہ سے قوت دیتا ہی اور جو اکثر مست
وبیخود گر بھی پڑتے ہین اسلیے اُسکے آرام کو سبزہ ہی جو سایہ کیطرح بچھا ہوا ہی لفظ قوت کو مین نے
بو ومجمر سے نکالا ہی کہ مفعول ثانی دہد کا ہی اور محذوف اور حذف مفعول کا جائز اب محشی کے
معنے بجنسہ لکھون بوامید مجمر بکسر آنکہ بوے خوش دران سوزند آرام تسکین حاصل معنی
بدو نوع ست یکے آنکہ چمن سایہ وار دل مرغ نواخوان را بامید مجمر لالہ از سبزہ تسکین میدہد یعنے
میگوید کہ سبزہ دمیدہ است لالہ ہم خواہد شگفت درینصورت آوردن مجمر بمناسبت بو باشد
دلو سایہ وار افتاد بیان چمن دوم آنکہ مراد از سایہ دار سایہ زدہ وجن گرفتہ باشد و آن بیان مرغ
باقی بدستور ۱۲ ہادیعلی انتہی مین نے اپنے معنے بھی لکھدیے اور محشی صاحب کے بھی حرف
بحرف اب ناظرین کو رد وقبول کا اختیار ہی چاہے جسکو جس نظر سے دیکھین نمکدان زرجو
آفتاب ہی برج ماہی نے جو حوت ہی برہ کیطرف کہ یہ برج حمل ہی زبان آمد بہار مین مائل ہوا اسکے
مائل ہونے سے کیسی کیسی شورشین بازار گرم نو بہار مین پڑین آب جو دل نے گل کو دیکھا
باغ جان مین خوشی کے مارے کھلگیا اور گل نے جو زر کو دیکھا مارے ہنسی کے خار پر چت پڑگیا

ای سروتہی تمامی شاہان باغ مین جوگل وسبزہ ہین سب مین بنفشہ کا یہ حال ہی جیسے خادم
کج گردن نیلی لباس ہوتے ہین اور گل بنفشہ سیاہ اسی صورت کا ہوتا ہی لالا اگرچہ سرخ رنگ
رکھتا ہی لیکن کہان تو کہان لالہ تیرے غنچہ دہن مین تو نسرین دندان کے ہین اور برگ سمن سے
رخسار پر سنبل ای زلف بس اسی غم کے مارے اسکے سینہ مین غبار پڑا ہی جو سرا ود اغ سے ہی خرد ش
صبح کے سر پر اگر تاج لعل کا جو آفتاب ہی کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی رکھا ہوا ہی تو عروس لالہ کے رخسار پر بھی
ایک خال سیاہ پڑا ہوا ہی اور کیسا خوشنما تو اپنے قد مین ایک سرو آزاد ہی اور مین ایک بندہ بوسہ سے
ہمیشہ در کنار افتادہ ای محروم بس بسبب اسی محرومی کے تجکو آغوش مین لیتا ہون کہ کامیاب ہوون
چمن کو جب گل وبلبل سے برگ ونوا حاصل ہوا تو میری طرح اسکو بھی شوق مدح بادشاہ کامگار کا پیدا ہوا

مطلع ثانی

قولہ چو دوش باز سقف مینا رنگ طشت زرنگار افتاد ✤ فلک را کاسہاے نقرہ در دریاے قار
افتاد ✤ دل دریا سوے لب ہر کہ باز آن کشتی زرین ✤ زموج تیرہ دریاے بر در بر کنار افتاد ✤
بخشت خم عمارت کن سواد قلعۂ دل را ✤ کہ خشت زر سرخ از برج این نیلی حصار افتاد ✤ گل سیمین
مر بشگفت چون زابر سیاہ شب ✤ ہزاران قطرۂ سیمین برین نہ سبزہ زار افتاد ✤ قمر در کہکشان
مرغلیست کفش در آشیان شب ✤ بگرد خرمن اورا ارزن زر بیشمار افتاد ✤ ازین خضراے پر
عبہر چو شیر چرخ سر برکرد ✤ فلک مینا سے پر گوہر چو تیغ شہریار افتاد ✤ محمد شاہ بن تغلق کہ
ذر منشور امام اورا ✤ لقب سلطان اعظم خواند حاسد دلفگار افتاد ✤

مطلع دیگر

قولہ ز دستش مرغ زرین را چو در منقار قار افتاد ✤ سر زلف سیاہ شب ہمہ بر تار تار افتاد ✤
اللغات سقف مینا رنگ فلک طشت زرنگار آفتاب کاسہاے نقرہ ستارگان قار
سیاہی ای شب خشت زر سرخ آفتاب نیلی حصار آسمان قطرۂ سیمین کواکب ارزن زر ستارگان
خضرا آسمان عبہر نرگس مراد ستارون سے مرغ زرین قلم قار سیاہی تار تار ریزہ ریزہ **المعنی** رات

جب تشت فلک مینا رنگ سے طشت زرنگار آفتاب کا گرا یعنے آفتاب غروب ہوا تو کاسۂ نقرۂ فلک
کے جو ستارے ہین دریاے سیاہی مین پڑے پس اسوقت مین دل دریا کا کہ دریا مرادف یم کا ہی
اور قلب یم کا می اسکو لب پر لیجا کا اب پھر وہ کشتی زرین آفتاب کی موج تیرہ دریاے پر دُر سے کنارہ
آلگے موج تیرہ شب وہ نکے ستارے حاصل یہ کہ آفتاب پھر طلوع ہوا تو اپنے سواد دل کے قلعہ کی
عمارت خشت خم سے بنا کسواسطے کہ خشت زر سرخ آفتاب کی تو اس سبز حصار سے گر گئی یعنے شب
ہوئی گل سیمین سفید رنگ ماہ کا ابر سیاہ شب سے شگفتہ ہوا اور ہزارہون قطرے سیمین اس نہ
سبزہ زار فلک پر ظاہر ہوے یعنے ستارے نمود ہوے قمر اسوقت کہکشان مین ایسا ہی جیسے
ایک مرغ ہی کہ اسکے آشیانہ مین جو شب ہی خرمن کے گرد کہ ہالہ ہی جسمین ارزن بیشمار پڑا ہوا ہی ارزن
غلہ باجرہ و چینہ مراد ستارگان خرد سے خرمن ماہ ہالہ آس خضرا پر نرگس ہے کہ وہ ستارے ہین
بصورت چشم حیران کے شیر چرخ یعنے برج اسد نے سر نکالا ای طلوع ہوا فلک مثل تیغ شہریار کے
ایک مینا پر گوہر معلوم ہوا تیغ بادشاہ پر گوہر باعتبار ترصیع اور سبز باعتبار اصالت آہن شعر بعد کا
صفت اور نام اور لقب بادشاہ مین ہی اور صاف جسوقت ممدوح کے ہاتھ سے مرغ زرین قلم
کے منقار مین قار یعنے سیاہی پڑی تو سر زلف سیاہ شب کا اس کی خوبی سے پارہ پارہ اور تار تار
ہوگیا جیسے کہ تحریر مین سیاہی ریزہ ریزہ ہو کے کاغذ پر پڑتی ہی قولہ ز توقیعش مشام روح سازد
لخلخہ آن دم ٭ کہ بر نقرہ ز شاخ زعفران مشک تتار افتاد ٭ باین مطلع کہ در تشبیہ کلکش در خط
آوردم ٭ بر ابناے زمانم تا قیامت اعتبار افتاد ٭ حسود باد پیمایش کہ چون مینجوار شمع آمد ٭
چو آبش خاک بستر شد چو آتش چوب خوار افتاد ٭ نیاز جیب چاکے زد چو دامن بوسہ بر پایش ٭
طراز آستین دارش ز دست شہ بیار افتاد ٭ بدار الضرب سلطانے درم ریزان ز کلکش را ٭
نقوش سکہ نامش شہ دار و مدار افتاد ٭ سیاوشے کہ صد افراسیابش حلقہ در گوشست ٭ فلک
بخشے کہ از لاک بخشش صد ننگ و عار افتاد ٭ زہی آرش کمان رستم کہ سہمش تیز ادچون دید ٭ بسیرین
سپر دریاے اسپش نعل وار افتاد ٭ خدیو تاج داداے دآن کو ہمچو تیغ ادہ ٭ دو روے کو در ملکت

سر او تاج دار افتادہ ٭ بنائے قلعۂ قدرت چو مکہ ثابت ارکان شد ٭ صفائے مشرب عیشت چو زمزم خوشگوار افتادہ ٭ اللغات نقرہ کاغذ شاخ زعفران قلم مشک مداد جیب مفلس یسار توانگر باد پیما بیہودہ درم ریزان سکہ زنان دار مدار مالک الوہی فلک بخش وہ جو مقدار فلک کے بخشش کیے دار سو ای المعنی اُسکی توقیع سے جسکی تحریر مین نقرہ کاغذ پر شاخ زعفران قلم سے مشک تمار پڑتا ہی یعنے سیاہی تو اُسوقت مشام روح کا اپنے تفریح و افاقہ کے لیے اُسکا لخلخہ بناتا ہی یعنے روح اُسکو بجان و دل مانتی ہی مصنف کہتے ہین یہ مطلع جو مین نے اُسکی تشبیہ کلک مین لکھا اب اپنا نے زمانہ پر قیامت تک میرا اعتبار ہوگیا کہ ہان یہ بھی کچھ جانتا ہی حاسد باد پیما تیر آتش مثل میخوار شرع کے ذلیل و خوار ہی آب کیطرح بستر تو اُسکا خاک ہی اور آگ کیطرح چوب خوار ہی لطف یہ کہ چوب خوار ڈنڈے کھانے والے کو بھی کہتے ہین نیاز جیب خاک مفلس سے جیب دامن کے مثل پانون اُسکے چومے طراز آستین کے مانند پادشاہ کے ہاتھ سے اُسکو تونگری حاصل ہوئی دار الضرب سلطان مین جسکی ہندی ٹکسال ہی سکہ لگانے والون کو نقش اُسکے نام کے شاہ وار مدار ہی پھبتی معلوم ہوئی یہ وہ سیاوش ہی کہ سیکڑون افراسیاب اُسکے غلام ہین بندہ سیاوش داماد افراسیاب کا جسکو اُسنے مار ڈالا تھا اور فلک بخش ہی یعنے مقدار فلک کے بخشتا ہی یعنے اور لکھ بخشی سے تو اُسکو بڑی ننگ و عار آتی ہی یہ عجب ارش کمان رستم ہی کہ جسکے تیر کی سہم و ہیبت سے ماہ سیمین سپر اُسکے گھوڑے کے پانون مین نعل کیطرح گرا ماہ سیمین سپر مین تغائر فرضی تو خدیو تاج دارون کا ہی اور وہ شخص جسنے تیری تیغ کیطرح تیرے ملک مین دو روئی کی سر اُسکا تاج دار کا ہوا بنا تیرے قلعۂ قدر کی مانند مکہ کے جو مراد کعبہ سے ہی ثابت ارکان ہی جسکو تزلزل نہین اور صفا تیرے مشرب عیش کی زمزم کیطرح خوشگوار ہی کہ کبھی مزہ اُسکا تغیر نہین ہوتا قولہ چو یک برج ہزار استون تو صد بیستون آمد ٭ بسندان در او کوہ را دعوی چکار افتادہ ٭ بہ پیش آستان او ہفت اقلیم در رفعت ٭ چو ہفتم چرخ کس نامد کہ با او در دو چار افتادہ ٭ فلک شب با قمر میگفت سلطان زر فشانے کرد ٭ مراد رجیب مہ بود امن درست

زر ہزار افتاد ✤ ازان گل ز اطلس نہ تہ برون آورد زر دوده ✤ که بازش در دل از سودا ے بزمست خار خار افتاد ✤ الا تا زلف بکشاید نگار و عاشقان گویند ✤ که بر روے قمر زنجیرہاے مشکبار افتاد ✤ چو تیغ آفتاب عدل عالمگیر و زر مے بخش ✤ که بر فرق سرت پیوسته ظل کردگار افتاد ✤ سراے کبریایت را ز گردون حلقهٔ در باد ✤ که بنیاد طرب آباد ملکت استوار افتاد ✤ سخنہاے مرا در گوش آراے خسرو عالم ✤ کزین عقد گہر دانه شیرین گوشوار افتاد ✤ اللغات ہزار ستون نام بارگاه ممدوح بیستون نام کوه سندان تنگه آہنی که کیلون سے دروازه پر لگاتے ہین تا اُسکو بجانے سے صاحب خانه کو اپنے آنے سے آگاه کرے چکار پوچ و نا چیز دو چار مقابل جی بخش امر استمراری ہی ویتاره المعنی تیری بارگاه جو ہزار ستون ہی اُسکے ایک برج کی رفعت اور بیستون جیسے سو کی رفعت پھر اُسکے سندان در سے اور کوه کا دعوی محض ہیچ پوچ ہی اور اُس کے آستانه کی رفعت کے مقابل ہفت اقلیم مین کوئی آستانه ایسا نہین جو مقابل ہوتا جیسے چرخ ہفتم مقابل نہوا رات آسمان قسم سے کہتا تھا که پادشاه نے ایسی سخاوت و زر افشانی کی که میرے بھی جیب و دامن کو ہزارون اشرفیان زر کی حاصل ہوئین کہ وه ستارے ہین گل اپنے اطلس نه ته سے که وه برگ گل ہین اس سبب سے زر دوده ای خالص نکالتا ہی که پھر اسکے دل مین سودا تیری بزم مین پہونچنے کا خار خار ہوگیا ہی یعنے چپ رہا ہی که اُس بزم مین کسطرح پہونچون آگے اشعار دعائیه قطعه بند ہین یعنے خبردار رہو اُسوقت تک که معشوق اپنی زلف کھولے اور عاشق اُسپر پھبتی کہین که روے قمر پر زنجیرین مشکبار پڑی ہین تو اپنی تیغ آفتاب مثل عدل سے عالمگیری بھی اور زر بخشی بھی کرتا رہے اسلیے که تیرے سر پر ہمیشه سایه کردگار کا ہی اور محلسرا تیری بزرگی کی ایسی بلند و بزرگ ہو کر گردون باینہمه وسعت و فسحت اُسکے دروازه کا حلقه ہوا اسواسطے که بنیاد تیرے ملک طرب آباد کی بڑی مضبوط پڑی ہی یه ڈگمگ ہونیوالی نہین ہی میری ای خسرو عالم یه خواہش ہی که تو میرے سخن کو خوب گوش دل سے سن که یه جو لڑی گہر کی ہی اسکا ہر دانه شیرین گوشوار بن پڑا ہی اور لایق گوش کے ہی

در مدح سلطان محمد شاه هند و تعریف و توصیف محبوب و عشق خود

قوله چند بگرد برگ گل حلقه مشک تر نهی + چند ز آتش غم داغ برین جگر نهی + اشک شفق مثال من
زین دو ستاره میرود + چند شب دراز را بر افق سحر نهی + از طبقات جزع من ریخت عقیق تر بسی +
چند دو پاره لعل را بر زبر گهر نهی + لعل ترا نبات تر رست چنانکه گوئیا + پاره مشک سوده را بر زبر شکر نهی +
صورت خال تو برخ هست ز روے امتحان + کز شب تیره نقط بر ورق سحر نهی + زنگی خال روے
تو مردم دیده منست + آب ز یاد تش شود روے بر دیم ار نهی + هر سحرے ز مهر تو نوع دگر فغان کنم + هر نفسے
بر غم من قاعدهٔ دگر نهی + عربده جو دے پرست تیغ بدست و سخت مست + آمدهٔ که سر برے سر ببرے
و بسر نهی + مهر تو مهرے نهد بر دل بدر روشنست + انکه لقا کجا دهد نقش که بر شرر نهی + پشت کجا کند
فلک سوے تو گر تو روے خود + سوے جناب حضرت خسرو بحر و بر نهی + شاه محمد آن و بعهد خلیفه زمان +
آنکه کعت ور القب قلزم پر دُرر نهی + حاکم طول و عرض ارض آنکه ز عدلش از جهان + ظلم سیاه خانه را رخت
سفر بدر نهی + آنکه ز خوان جود او پیش رسول آرزو + خشک و تر دو کون را سفرهٔ ما حضر نهی + دانکه
نسیم خلق او چون بمشام جان رسد + عنبر گاو بحر را هم نفس بخر نهی + کشتی قالب ترا ز آب روان جدا
کنند + گریم باز گو نه را بلب خود و گر نهی + یہ قصیده بحر رجز مین ہی ارکان اسکے مفتعلن مفاعلن مفتعلن
مفاعلن **اللغات** برگ گل رخسار مشک زلف شفق سرخ دو ستاره دو چشم شب زلف سحر رخسار جزع
دیده عقیق تر اشک سرخ لعل دو پاره لب گهر دندان آب رونق رخم برعکس تخجر بد بوے دہان
روان جان تیم قلب اسکام المعنی یعنے ای محبوب کبتک گرد برگ گل رخسار کے حلقہ مشک تر زلف کا
رکھیگا اور کبتک آتش غم سے داغ اس میرے جگر پر رکھیگا میرے اشک میری دونون آنکھون کے
تارون سے سرخ برنگ شفق جاری ہین تو کبتک شب دراز زلف کو افق سحر پر جو چہرہ ہی رکھیگا میرے
دیدہ کے طبقون سے عقیق تر از بس بہگئے تو ان دو پارہ لعل لب کو گوہر دندان پر کبتک رکھیگا تیرے لعل لب
پر نبات خط سبز کے ہمیے لہذا ایسا معلوم ہوتا ہی گویا پارہ مشک سودہ کا تو نے شکر پر جو لب ہین رکھا ہی
تیرے چہرہ پر جو خال ہی اُسکی صورت از روے امتحان کے ایسی ہی کہ شب تیرہ سے نقطے ورق

جو پرورش بدن زنگی خال تیری صورت کا میرے دیدہ کا مردم ہی بس اگر تو منھ اپنا میرے منھ
پر رکھدے تو ضرور ہی کہ اسکی آب و رونق اور زیادہ بڑھ جاوے تب تعجب ہوتی ہی تو تیرے مہر و
محبت سے نئی قسم کا افغان کرتا ہون اور تو برعکس میری آہ کے ہر دم نئی قسم کا قاعدہ وضع کرتا ہی وہ
شوخی مے پرست اور شعر بادہ جو مست مست تیغ ہاتھ مین لیے آیا تاکہ میرا سر کاٹے سو سر میرا اوسکے
خون بہائیگا بلکہ شرمندہ ہوکے سر جھکا دیگا میرے عجز و انکسار سے مہر تیرے دل پر پہلے
لگائی ہی لیکن یہ بات بھی خوب روشن ہی کہ جو نقش شعر پر رکھا جاتا ہی اسکو لگا کیا ہوتی ہی ایسے ہی
میرا دل بھی آگ ہی یہ مہر کیسے رہیگی آخر پھوٹا کا پھوٹے ہیگا اب گریز ہی کہتے ہین کہ اگر تو دریا
وارث جناب شاہ بحر و بر سے کرے تو پھر فلک کی مجال ہی جو تیری طرف پشت کرے اور تجھسے
روگردان ہووے اور وہ شاہ شاہ محمد ولیعہد خلیفہ زمانہ کا ہی تو اگر اسکی کف جواد دیکھے تو
بیبانستہ یہی سکے کہ یہ قلزم پر در ہی کہ مناسب اسکے یہی لقب ہی اور ایسا شاہ کہ حاکم طول و عرض
زمین کا ہی جسکا عدل دیکھکر جہان سے ظلم سیہ خانہ کا رخت سفر گھر سے نکالکے باہر پھینک دیا
ہی کہ سیدھا چلا جا خراب و ہر مست شہر اور اسید اسکے گھر بھی جلا دیا ہی اگر اس کے پاس رسول آزرد
کا آوے اور اسکے سامنے تو خشک و تر دونون جہان کا رکھدے تو گویا اسکے خوان جود کے
سفرہ کا ماحضر ہی اور اصل جود تو اسکا کچھ اور رہی ہی خلق اسکا ایسا کہ اگر نسیم اسکے مشام
جان مین پہونچے تو عنبر گاو بحری کی بو کو تو ایسا جانے جیسے بوے بدگندہ دہن کی اور بقول
بعض عنبر فضلہ یعنی گوبر گاو بحری کا ہی اور بھی تشریح ایسا کہ اگر تریم مقلوب کو جو موہو لب پر اپنے
دو بلدہ رکھے تو تیرے کشتی قالب کو آب روان جان سے جدا کردے قولہ پشت تر مچہ گردن
سنگ بحر ہر بشکند ٭ گر تو بہ بیشمی رستن پشیں بہ پشت خم نہی ٭ رایت فتح شاہ شد منصب چیانگ
پیش او ٭ رفیع سرو قامت قاف را از حرکات جر نہی ٭ زاشک تو رخ حسود او فرق کجا کنہ خود
گر تو طمع بلہاے دیدہ سر خشت زر نہی ٭ ای شہ آسمان بقا دے مہ مشتری لقا ٭ ایکہ محیط چرخ را
نہ بہ قدم چو خود نہی ٭ آیت احتشام را بر علم بقا کشی ٭ رایت احترام را بر کتف ظفر نہی ٭

وخاک از سر پرچم رایت ظفر ٭ سلسلہاے عنبرین بر سر بنہ خواہر نہی ٭ گاو زمین دوتہ شود باسے چو بر
زمین نہی ٭ شہپر فلک نہان شود سہم چو بر وتر نہی ٭ سینہ ماہ شق شود تیر چو بر کمان نہی ٭ تیغ زدست
خور رفتہ دستہ چو بر سپر نہی ٭ طفل مراد ست ارکند قلب مراتب جہان ٭ مادر خاک را مکان بر فسرہ
پدر نہی ٭ قصر جلالت ارکند قیصر ہاء آسمان ٭ مطلع آفتاب را بر خط باختر نہی ٭ رفعت کوہ حلم تو بر در
عرش تیغ نوذ ٭ شاید اگر مجرہ را در عوض کمر نہی ٭ چون لب یار در زمان شاخ شکر فشان شود ٭
گر کف پاے خویش را بر خس پی سپر نہی ٭ تخت امامت من از تخت تو سرفراز شد ٭ نام مرا چہ گردوار
سند کہ تاجور نہی ٭ آتش طبع من برد آب رخ سخنوران ٭ بر ہمہ شاید ار مرا قدر رفیع تر نہی ٭ اللغات
ابریشمی رسن تار ابریشم خرخر طنبور زہ سند ہی گھر خیمہ رفیع بلندی قاف نام کوہ جر کشش طویلہاے در
موتیون کی لڑیان خوہر مخفف خواہر جیسے خوہ مخفف خواہر سہ خوہر تین ستارے بنات النعش کے
جو نیچے نعش کے ہین وتر چلہ کمان کا مادر خاک زمین نہ پدر افلاک قیصر ہاء در کشیدن باختر مغرب ونیز
مشرق مجرہ کہکشان المعنی تیرا اسکے تشرع کی صفت ہی کہ اگر تو بعد اسکے تار ابریشمی پشت خر پر جو ہی
گہر چیز چنگ کی ہی چڑہائے بقصد بجانے کے تو بوجہ اپنے زہ کے تیری پشت کو گردن چنگ کیطرح کہ خمیدہ ہوتی
ہی توڑ دے جھنڈا اسکی فتح کا استوار نصب و استادہ ہوا ہی کہ رفیع ای بلندی حروف قاف کی کہ خود
قاف ہی ہی حرکات جرسے تو جانے اور سمجھے جو زیر ہی مطلب یہ کہ کوہ قاف اسکی بلندی کے مقابل زیر وہ
پست ہی اگر تو لڑیان موتیون کی کسی طشت زرین رکھے تو خرد اسکو دیکھکر یہی کہیگی کہ یہ طشت زرد منہ دشمن
کا ہی اور موتیون کی لڑیان اسکے تار اشک ذرا فرق نہ کریگی اشعار آیندہ قطعہ بند ہین کہ ای بادشاہ
آسمان لقا اور ای مشتری ماہ صورت اور ای آفتاب کیطرح تخت چرخ پر قدم رکھنے والے اور تو وہ ہی کہ آیت اپنے
احتشام کی علم لقا پر لکھتا ہی اور جھنڈے احترام کے دوش ظفر پر رکھتا ہی یعنے ظفر تیرا جھنڈا
کندہے پر رکھکے آگے آگے چلتی ہی جب تو بروز جنگ رایت ظفر کے پرچم سے زنجیرین عنبرین
ہم زلف سہ خواہر بنات النعش کی بنائے یعنے وہان تک جھنڈے پہونچائے کہ مراد بلندی
سے ہی بس یہ سب اشعار بطور جملہ معترضہ کے ہین اور نیز شرطیہ اب اشعار بعد سے کے جزا آتو

اسوقت ہن یہ کیفیت ہوے کہ جب تو زمین پر قدم رکھے تو گاو زمین دبکے دوہری ہو جاے اور
جب تیر چلہ مین پیوستہ کرے شیر فلک جو برج اسد ہی ڈر کے مارے چھپ جاے اور جب تیر کمان مین
رکھے تو سینہ ماہ کا پھٹ کے دو ٹکڑے ہو جاے جیساکہ ایک دفعہ ہو بھی چکاہی اور جسوقت
ہاتھ سپر پر ڈالے تیغ خورشید کے ہاتھ سے چھٹ پڑے اگر طفل تیری مراد کا چاہے کہ مراتب جہان
کے جو مراد عناصر سے ہی بدل دون جیسے کہ اب ہین کہ سب سے اوپر کرہ نار کا ہی پھر ہوا پھر پانی
پھر خاک کا تو مادر خاک کا مکان جو سب سے نیچے ہی سر پرنہ پدر افلاک کے بنائے جو کرہ نار سے
بھی بالاتر ہی قصر تیری بزرگی کا اگر بزور بدار آسمان کو جسپر وہ پھرتا ہی کھینچے تو ایسا کھینچ لے
کہ مطلع آفتاب کو جو شرق ہی خط باختر ای غرب پر رکھے حاصل یہ کہ تیری بزرگی ایسی ہی کہ آفتاب
جیسے جاہ و جلال والے کی حالت کو لوٹ پوٹ کردے اور کوہ حلم تیرا ایسا بلند جسنے درعرش
پر تیغ ظاہر کی ہی اور تیغ کوہ بلندی کوہ جسکی ہندی پہاڑ کی چوٹی ہی لہذا لایق وزیبا ہی کہ مجرہ
کو تو عوض کمر کے ٹھہرا ے کمر پٹکا اور پہاڑی چوٹی کہ دونون ہو سکتے ہین محشی نے کمر اور
مجرہ کے معنے جو مشہور ہین لکھدیے اور بر درعرش تیغ زد کو کچھ نہ لکھا جو قابل تصریح تھا کہ
بظاہر لفظا سوء ادب سے خالی نہین اور اگر تو اپنے کف پا کو کسی خس پر جو پی سپر ہوتی ہی ایسا
پامال رکھدے تو فوراً لب یار کی طرح شاخ شکر افشان ہو جاے شاخ شکر ایسا ہی جیسا شاخ
نبات ککڑیون پر جاتے ہین میری امامت کا بخت تو تیرے تخت سے سرفراز ہو گیا اب اگر نام
میرا تو جو بندہ تاجور رکھدے تو تیرا کیا بگڑ جائیگا آتش میری طبیعت کی آبرو دونون بخوادون
کی لیگئی تو لایق ہی کہ میری قدر بھی سب سے رفیع و بلند ہو جیسے کرہ نار کا سب عناصر سے بلند ہی

در مدح سلطان محمد شاہ تغلق مشتمل بر خیالات شب چرخیات

قولہ نماز شام کہ سلطان ہند یعنے ماہ ÷ گرفتہ عرصہ اقلیم ہند را بسپاہ ÷ بداد چرخ بہند و قبا
مرواریدہ ÷ کہ تا جلال بپوشید ترک زرد کلاہ ÷ نمودہ جوہرے شب بمشتری سودا ÷ زہرا نگہ
درست زرش دہند بگاہ ÷ زبان ضمان نشدہ در سود شب زیانی نیست ÷ کہ بر درست زرش

صبح صادق ست گواہ ÷ گرفت روے زمین سرادق گلریز ÷ چو چتر سایۂ حق آفتاب عرش پناہ ÷
ابوالمجاہد اعظم ولے عہد امام ÷ خدایگان سلاطین دین محمد شاہ ÷ محیط نقطۂ عالم جہان عدل
وکرم ÷ مدار شرع محمد اساس دین آلہ ÷ قضا توان وقدر قدرتے کہ بر در او ÷ شہی گدا بے
شود در زمان گداے شاہ ÷ حصار جاہ تو آن آب یافت در رفعت ÷ کہ چرخ ہیگ کبود ے
نمودش از یک چاہ ÷ چو دیدۂ انجم ازان بر سرند پیوستہ ÷ کہ پیش تخت تو چون حاجبان نہند جباہ ÷
یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات
نماز شام ای وقت نماز شام ہندو شب سیاہ ستارگان قباے مروارید ستارگان ترک زرد
کلاہ آفتاب کہ شام کو زرد ہوتا ہی جوہری باعتبار انجم سودا خرید و فروخت درست اشرفی مراد
آفتاب فاعل دہندے کے قضا و قدر زمان زمانہ ضمان ضامن سرادق پردہ مراد شب جباہ جمع
جبہ المعنی یعنے وقت نماز شام کے جو سلطان ہند ماہ نے اقلیم ہند کو مع سپاہ کے لیلیا
ہندسے دونون جگہ شب مراد ہی اور سیاہ ستارے چرخ نے ہندوے شب کو ایک قبا
موتیون کی دی کہ وہ ستارے ہین جس سے اسنے جمال ترک زرد کلاہ آفتاب کا چھپالیا
تاج جمال مین لفظ تاج کا بھی رعایت کلاہ کے موجہی جوہری شب نے کہ شب ہی ہی اور جوہری
باعتبار ستارون کے مشتری سے سودا کیا ای خرید و فروخت بدین خیال کہ قضا و قدر صبح اسکو
ایک اشرفی زر کی دینگے اشرفی آفتاب اور لطف یہ کہ مشتری و آفتاب دونون کا قریب قریب
ہی طلوع ہوتا ہی زمانہ اس خرید فروخت مین ضامن ہوا کہ سود شب مین کچھ نقصان نہین ہی
اسلیے کہ اسکی اشرفی زر کی صبح صادق گواہ ہی ضرور ملیگی پس اس پردہ گلریز شب نے تمام
روے زمین کو گھیر لیا جیسے چتر سایہ حق آفتاب عرش پناہ نے گھیر لیا ہی اور وہ کون ہی
ابوالمجاہد اعظم ولیعہد امام کا اور سلاطین دین پناہ کا خدایگان یعنے محمد شاہ اور محیط نقطہ
عالم کا اور جہان عدل وکرم کا موقوف علیہ شرع محمد کا اور بنیاد دین الہی کا قضا توان قدر قدرت
کبھی قضا و قدر کے لفظ سے گردش فلکی بھی مراد ہوتی ہی جسکے دروازہ پر دم بھر مین شاہ

الگ ہو جاتا ہی اور گر ارشاد حسب اقتضائے مہر و قہر تیرے مرتبہ کے قلعہ نے بلندی مین ایسی رونق و درخشندگی پائی ہی کہ یہ چرخ اُسمین ایک رنگ کبود قعر چاہ سے معلوم ہوتا ہی جیسے کہ چاہ مین دیکھنے سے بھی کیفیت اسکے قعر چاہ مین نظر آتی ہی مانند دیدہ کے انجم اس سبب سے سر پہ جھکے ہوئے ہین کہ حاجیون کے مانند تیرے تخت کے سامنے پیشانی رکھین قولہ غبار خیل تو با خط دلبران مانند + کہ ہر دو گوشۂ خورشید میکنند سیاہ + زہے کمان ترا تیر آسمان صدری + برائے چرخ زمہ مشتری شدہ ہر ماہ + قضا چو خواست کہ ہم تک بود نفاذ ترا + قدر بطعنہ بگفتش زہے دماغ تباہ + زبہر بزم تو بر چار طاق زنگاری + ز زرسرخ عمود سحر زند خرگاہ + سحاب دست تو ہر جا کہ گشت درہ بارا ن + نبات رستہ شود چون شکر بجائے گیا + سنان عدل تو در مرغزار قہاری + بشیر داوہ دہان بند از دم روباہ + چو چنگ جملہ رگہاش بر کنند ز پوست + برون پردۂ شرع ار زند مخالف راہ + صریر کلک تو زاسرار آسمان واقف + ضمیر روشنت از راز اختران آگاہ + کم از ستارہ نبودہ بر آستان درت + شکوہ قلعۂ قلعی عمارت نہ تاہ + ہمیشہ تا سر زنجیر زلف یار بود + چو ہندوی کہ بود سرنگون زگوشۂ ماہ + زرشک روے اعادی زروے محنت باد + چو برگ لالہ کہ ہر لحظہ میفتد برگاہ + خدا معطے آمال تست عز و جل + الہ حافظ آمال باد عم آلاہ **اللغات** نفاذ رسائے حکم چار طاق خیمہ زر سرخ آفتاب عمود اشعہ خرگاہ خیمہ نبات گیاہ مصری مخالف دشمن تباہ نہ عدد عم عام آلاہ نعمتہا **المعنی** غبار تیرے لشکر کا مشابہ خط معشوقون کے ہی کہ دونون گوشہ آفتاب کو سیاہ کرتے ہین آفتاب سے مراد یہ آفتاب کہ غبار سے تاریک ہو جاتا ہی اور چہرہ محبوب کا بھی کہ غبار خط سے سیاہ ہوتا ہی اور خط غبار ایک قسم خط سے بھی ہی تیر آسمان جو عطارد منشی فلک ہی کیسا تیری کمان بنانے کے در پے ہی کہ اُسکے چرخ کیواسطے جسکو ہندی مین ڈمل کہتے ہین ماہ سے ہر مہینہ مین مشتری ہوتا ہی خریدار اور ماہ سے خریدار بدین وجہ کہ اول مین حصہ ماہ کی روشنی کے سوا دو تین دن ایک حلقہ بے نور معلوم ہوتا رہتا ہی حکم تیرا ایسا نافذ ہی کہ قضا نے چاہا کہ نفاذ مین اسکے ہمقدم نبون قدر نے طعنہ سے کہا کہ تیرے دماغ مین عجب ہی فساد

پڑا ہی یعنی اچھا خبط جگا ہی تو اسکے ہمقدم کیسے ہو سکتی ہی ثمود سحر کو ایسا شوق تیرے بزم کا ہی کہ روز مرہ
اس خیمہ زنگاری پر زر سرخ سے ایک بڑا خیمہ کھڑا کرتی ہی کہ شاید اسمین کسی دن بزم آرا ہوئے
خرگاہ زر سرخ آفتاب کہ صبح کو سرخ ہوتا ہی ہاتھ تیرا ایک ابر دُر باران ہی جس سے بجاے گیاہ کے
نبات چون شکر جمتی ہی اور نبات مصری کو بھی کہتے ہین اور نیشکر بھی نبات ہی ہی سنان تیرے
عدل کی جو مرغزار قہار ہی مین چمک رہی ہی اسنے دم روباہ سے شیر کے منھ کا ہمیرہ بنایا ہی جیسے
بیل بکری وغیرہ کے لگا دیتے ہین تا ناج نکھانے پاسے یا دودہ نہ پینے پاسے محشی نے دہان بند
بمعنی تعویذ کے لکھا ہی اور بند کنندہ زبان اور نہ معلوم دم کو کیا سمجھے تشرع کا اسکے یہ حال کہ اگر
کوئی پردہ شرع کے خلاف مخالف راہ چلے تو چنگ کی طرح ساری رگین اسکی اسکے پوست
سے کھینچ لین پردہ مخالف راہ سب مناسب چنگ اسمین بھی محشی نے مخالف بمعنی دشمن کے
لکھا ہی آواز تیرے کلک کی اسرار آسمان سے واقف اور ضمیر روشن تیرا راز ستارون سے
آگاہ تیرے دروازہ کا آستانہ ایسا بلند رفیع ہی کہ شکوہ اس قلعہ قلعے عمارت لوٹتی کی کہ نہ افلاک
ہوے اس آستانہ پر تار اسی چمکتی معلوم ہوتی ہی آب آیندہ دعا تابید ہی یعنی جب تک کہ سر زنجیر
زلف یار کا ایسا ہو جیسے کوئی ہندو گوشہ ماہ سے سر نگون ہو رہا ہی رشک سے منھ دشمنون کا
مارے محنت کے مثل برگ لالہ کے ہوئے جو ہر لحظہ برگ کاہ پر گرتا رہتا ہی خدا ہمیشہ معطی تیرے
اعمال کا ہوے یعنے عمل کا بدلا دے اور رافعہ تیرے امیدون کا حافظ ہی اور تمام نعمتون کا

در تعریف قلعہ دہلی

قولہ شکوہ قلعہ قلعے عمارت نہ تہ ٭ نمونہ الیست ز برج حصار قلعہ شہ ٭ محیط ہفت فلک راز نقطہ
کم یافت ٭ میان دایرہ حلقہ درا و مہ ٭ زہے حصار کہ در وے چہ بنا کردند ٭ فلک چو رنگ
کبودے نمود در تنگ چہ ٭ ز شرم خواست فرو رفتن آسمان بزمین ٭ ولیک از سر مہر آفتاب
گرفتش مہ ٭ بہانہ الیست غروب آفتاب را ہر شام ٭ صریح با تو بگویم کہ نیست شک و شبہ ٭ چو آسمان
بسوے قصر شاد گرد نظر ٭ بر فعتش ز سر آسمان فتاد کلہ ٭ خدایگان سلاطین دین محمد شاہ ٭

شہی کہ روح امین را بمدح او دست شرہ ÷ بر آستان جلالش بسے غلام نخند ÷ کہ از شرف سوے خاقان نمیکنند نگہ ÷ زہے زجود تو پنجہ گرفت صورت شصت ÷ خہی بفکر تو بہ گشتہ از یکے تا دہ ÷

یہ قصیدہ بھی بحر قصیدہ بالا مین ہی اللغات تمہ بفتح مکن شرہ غالب ہونا حرص کا المعنی یہ جو قلعہ قلعے عمارت نوتہ کا ہی یعنے آسمان اُس برج سے جو حصار قلعہ پادشاہ کا ہی ایک نمونہ ہی آہ سنے جو مقابل دائرہ حلقہ دروازہ اس قلعہ کے محیط ہفت فلک کو دیکھا تو ایک نقطہ برابر نہین پایا کم ہی نظر آیا یہ عجب حصار ہی کہ اسمین ایک چاہ بنایا ہی جسکا عمق ایسا ہی جسکے قعر مین آسمان ایک رنگ کبود سا معلوم ہوتا ہی مارے شرم کے آسمان نے چاہا کہ مین زمین مین دہس جاؤن لیکن بمقتضاے مہر و محبت آفتاب نے اُسکو منع کیا کہ ایسا مت کرمہ کا لفظ کیسا خوب ہی آگے قطعہ ہی یہ جو ہر شام کو آفتاب غروب ہوتا ہی یہ ایک بہانہ ہی مین تجھسے ایک ایسی بات کہون جسمین کچھ شک و شبہ نہین ہی یعنے آسمان نے قصر شاہ کیطرف نظر کی ہی اُس قصر کی رفعت و بلندی کے سبب سے اسکے سر سے کلاہ گر جاتی ہی اور وہ شاہ خدایگان سلاطین دین کا محمد شاہ ہی اور ایسا شاہ کہ روح امین جیسے مقرب کو اُسکی مدح کی حرص ہی اور وہ شاہ جسکے آستانہ بزرگی پر غلام ایسے ہین کہ خاقان پر اپنا شرف جانکر آنکھ اُٹھا کے اُسکو نہین دیکھتے اور عجب پادشاہ ہی جسکے جود سے پنجہ نے صورت شصت پکڑی ہی یعنے پنجہ لفظ مین تو پچاس ہی اور بنظر عدد ساٹھ مطلب یہ کہ تھوڑا بھی اُسکا بہت سے خالی نہین اور ایک سے دس تک نہ ہو جاتے ہین جسکے پچپن عدد ہین مثلا ایک اسکے بعد ۲ ہی کہ یہ ملکے ۳ ہوے پھر ۳ ہی کہ تین اور تین چھ ہوے پھر ۴ ہی کہ چھ اور چار دس ہوے ایسے ہی دس تک جمع کرنے سے ۵۵ ہو جائینگے جو عدد بو نہ کے ہین

قولہ سر آستین حمایت اگر دراز کنی ÷ شود ز دامن کہ دست کہربا کوتہ ÷ زہر آنکہ نہد روے بر رسم خنگت ÷ بشکل نعل شود مہ بر آسمان ہر مہ ÷ غبار کلک تو با خط دلبران ماند ÷ کہ ہر دو چہرہ خورشید میکنند سیہ ÷ زمین بساط کف پاے تست زانرو شد ÷ چو ہفت فرش مزعفر میان نہ خرگہ ÷ حسود تیشہ چو در بیشہ خلافت زد ÷ نہاد بر سر خود دست خویش قعون بر مہ ÷ کسیکہ

از در بار تو اجتناب کند + ازین بتر چه بود لا اله الا الله + همیشه تا که بود طالبان عقبی را +
ببارگاه عبودیت الٰه وله + ستاده باد بتائید نصرت یزدان + بگرد قلعه جاه تو صد هزار سپه +
بمان تو تا ابد در جهان که تازه ترست + جناب سدره مآب تو از جهان صد ره + اللغات
برمه نام آله در ودگران تو شیفتگی صدره صد بار المعنی اگر تیری حمایت اپنی آستین بڑھاے
تو کیا مقدور کہربا کا کہ دامن کاہ کو ہاتھ تو لگائے ماہ کو ایسا عشق تیرے خنگ کے سم پر منھ رکھنے
کا ہی کہ ہر مہینہ بشکل نعل کے بنتا ہی تیرے قلم کا خط غبار اور خط دلبرون کا دونون ایک ہی سے
ہین کہ دونون چہرہ خورشید کو سیاہ کرتے ہین زمین جنپر تیری کف پا پڑتی ہی اسوجہ سے ایسی
ہو رہی ہی جیسے ہفت فرش زر در رنگ باعتبار زر بخشی کے کہ نہ خیمہ فلک مین بچھے ہوے ہین
جس حسود نے کہ تیشہ تیرے ہمیشہ خلاف مین مارا یعنے تجھسے مخالفت کی انجام اُسکا بس
یہی ہوا کہ برمہ کیطرح اپنا ہاتھ اپنے ہی سر پر رکھا یعنے سر پر ہاتھ رکھ رکھکے رویا اور ظاہر کہ
برمہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہین جس کسی نے تیرے دروازہ بارگاہ سے اجتناب کیا مین قسم سے
کہتا ہون کہ اس سے بتر اور کیا ہوگا اب دعا تابید ہی کہ جب تک کہ طالبان عقبی کو بارگاہ عبودیت
الٰہیہ پر شیفتگی و دیوانگی یعنے عبودیت و بندگی مین اُسکے شیفتہ اور دیوانے رہین ہمیشہ تیرے
قلعہ جاہ کے گرد لاکھون سپاہ تائید نصرت یزدان سے گھڑی رہین اور تو ابد تک جہان مین
رہے کسواسطے کہ جناب سدرہ مآب تیری سو درجہ جنت سے تازہ و سر سبز ہی

در مدح محمد شاہ بن تغلق

قوله باز از کلیچه زرشد جیب صبح پاره + شعر سیه ندبر کرد چرخ کبود خاره + شب را که بود حائل
شیرش روان شد از نهر + خاتون روزش آورد از لعل گاهواره + بگریخت لشکر زنگ
از جده حبین چو بگرفت + تیغ برهنه در کف آن طفل شیرخواره + بر روے شاهد خور کو مهر
بشاه دارد + گوئی که شب سپیده تو میکند دوباره + سلطان هفت اقلیم دارای جاه ملت +
ای از حصار جاهت نه قلعه نیم پاره + در گلستان جاهت از بسکه زرکشی کرد + شد نوعروس

گل را دامن ہزار پارہ + در گلستان بختت یک برگ ہشت روضہ + بر آسمان بختت نہ چرخ یک ستارہ + ہشتم رواق گردون در طاق کبریایت + زرین ہزار شمعست در یک چراغ وارہ + از خلق نافہ بویت فردوس یک شمامہ + از تیغ روضہ رنگت دوزخ یکے شرارہ + خرد و بزرگ عصر ند در خلعت توانیک + گہ در رزوای زرین گہ در قبای خارہ + گر در میان نہ بندد دشمن کمر بخدمت + خورشید ہیچو کوہش بر سر زند کتارہ + تیر دعا کشادم شب بر دوام عمرت + چون ناوک سحر کرد از نہ سپر گذارہ + تا ہفت جلد مصحف با ہفت آیت زر + مہ را بہ تیغ قہرت ہر مہ کند سپارہ + در طول و عرض ملکت بادا چنانکہ باشد + زان چار گوشہ بختت عالم یکے کنارہ + از جمع راست طبعان ہر جا کہ حلقہ باشد + در گوش سروران باد زین دانہ گوشوارہ + یہ قصیدہ بحر مضارع میں ہے ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن اللغات کلیچہ زر آفتاب شعر نوعی از پارچہ و خارا سنگ و نوعی از پارچہ شیر سفیدی صبح لعل سرخی شفق زنگ شب چین روز طفل شیر خوارہ آفتاب باعتبار شعاع دو پارہ مراد از صبح کاذب و صبح صادق بارہ دیوار چراغوارہ قندیل و چراغدان شمامہ خوشبو روضہ رنگ سبز رنگ کتارہ نام ہلاح معروف ہفت جلد مصحف ہفت آسمان آیہ سبع سپارہ ای سیپارہ المعنی پہر کلیچہ زر یعنے آفتاب سے گریبان صبح کا پارہ ہوا اور شعر سیاہ چرخ کبود خارہ نے او تار ڈالا یعنے لباس سیاہ شب کا جو پہنے تھا نکالڈالا شب کہ حاملہ تھی آفتاب سے مارے محبت کے شیر اُس سے بہنے لگا جو سپیدی صبح کی ہے اور خاتون روز کی یعنے آفتاب کہ اسپر اطلاق تانیث کا ہے لعل سے کہ مراد آفتاب سے ہے کہ صبح کو سرخ ہوتا ہے جھولا لائی بس خاتون روز اور لعل اور آفتاب سب میں تغایر فرضی ہیں اور جسوقت کہ وہ طفل شیر خوارہ ننگی تلوار ہاتھ میں لیے نکلا لشکر زنگ کا حد چین تک بھاگ گیا چین مراد روز سے ہے اور حدا سکی شام شاہد آفتاب کا جو مہر محبت بادشاہ کی رکھتا ہے لہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شب نے اسکے منھ پر دو بارہ سپیدہ ملا لگایا ایک دفعہ تو سپیدی صبح کاذب سے ایک دفعہ صبح صادق سے

اور وہ بادشاہ ہفت اقلیم اور بادشاہ چار ملت اہی حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہی جسکے حصار
مرتبہ کے یہ نو نقطے ایسے ہین جیسے کوئی آدھی ذیوار ہو زرنجش ایساکہ تو عروس گل کا دامن جو
ہزار پارہ ہورہا ہی اسنے اُسی کے گلستان جاہ سے زرکشی کی ہی تیرے تخت کا گلستان ایسا
شگفتہ ہی جسکے مقابل ہشت جنت ایک برگ ہین اور تخت تیرا ایسا علو رکھتا ہی جسکے آسمان پر
نہ چرخ ایک ستارہ ہی آٹھوان محل فلک ہشتم جسپر سارے ثوابت ہین اور اکثر سیارے مقابل
تیرے طاق کبریائی کے ایسے ہین جیسے ہزارون شمعین زرین ایک قندیل یا ایک چراغدان
مین رکھی ہوئی ہین گویا اُس طاق کا ایک قندیل یا ایک چراغدان ہی ایسے صفات کے
ساتھ اور وہان انیسے جانے کیتنے ہین خلق ناغہ بو تیرا ایساکہ فردوس اُسکا ایک شمامہ ہی
شمامہ وہ غاولہ خوشبوؤن مرکب کا جو بادشاہ لوگ سونگھتے ہین اور تیغ سبز رنگ تیری ایسی
آتشبار کہ دوزخ اُسکا ایک شرارہ ہی سبز رنگ باعتبار اصالت آہن سارے خرد و بزرگ
زمانہ کے تیرا ہی خلعت پہنے ہین کبھی ردا سے زرین مین ہین اور کبھی قبا سے خارہ مین جو
ایک قسم کا کپڑا ہی سب تیرا ہی عطیہ ہی دشمن اگر تیری بندگی کا پٹکا کمر پر نہ باندھے تو آفتاب
اُسکا دشمن ہو جائے نکلتے ہی کوہ کیطرح کتارہ اُسکے سر پر مارے کوہ کی تشبیہ اس سبب سے
ہی کہ پہلے شعاع آفتاب کی اسی پر پڑتی ہی رات مین نے تیر دعا تیرے دوام عمر کا چھوڑا تھا
سو مثل ناوک سحر کے نہ سپر افلاک سے پار ہو کے محل اجابت پر پہونچگیا اب دعا تابیدہی
یعنے جبتک کہ یہ ہفت جلد مصحف یعنے ہفت آسمان ساتھ ہفت آیت زر کے کہ وہ سیارے
سبعہ ہین ماہ کو تیری تیغ قہر سے ہر مہینہ مین سیپارہ کرین اور سیپارہ باعتبار تیس دن مہینہ
کے تب تک طول و عرض مین تیرا ملک ایسا ہو کہ تیرے تخت چار گوشہ کا عالم ایک کنارہ ہوے
اور واسطے طبعون کی مجلس کا جہان کہین حلقہ ہو سب سروروں کے گوش مین میرے ان اشعار سے گوشوارہ ہو

	در مدح سلطان و لغز خربزہ	

قولہ چہ چیز ست آنکہ چون گردد دو پارہ ✦ فرو ریزد از عقد ستارہ ✦ بود ہر پارہ بدر سے کہ

کواکب ٭ ہلالش را محاق افتد ہماره ٭ کمانے راکه وسازی بخنجر ٭ زہے پیدا شود از ہر کناره ٭ بطفلی تاج او از زرده وه ٭ به پیرے کسوتش زربفت خاره ٭ چو او بچگان رومی کس ندارد ٭ نہان در جوف زرین گاہواره ٭ چه کردست آخر این شیرین که خسرو ٭ نه ندر پہلوے او ده کتاره ٭ شہنشاه زمان سلطان محمد ٭ که از تیغش بود خورشید یک شراره ٭ ہمی تا در زراعت گاه دنیا ٭ بود چون خربزه گردون دوپاره ٭ بشمشیر برہنه شاه خاور ٭ برون آید ز مشرق یکسواره ٭ عدو چون خربزه از تیغ قہرش ٭ دو نیمه باد و آنگه پاره پاره ٭ ہمی تا از مه نو شب نماید ٭ چو خاتون حبش بر دست یاره ٭ ہمی تا صبحدم بر خوان گلگون ٭ نهد از جرم خور زرین عصاره ٭ ہمی تا از لب و دندان مہرو ٭ بخنده از شفق تا به ستاره ٭ طناب خیمهٔ اقبال شه باد ٭ فراز قلعهٔ این ہفت پاره ٭ یه اشعار بحر ہزج مین ہین مفاعیلن مفاعیلن فعولن **اللغات** عقد ستاره تخم کواکب دندان ہلال قاش محاق بہر سه حرکت سه شب آخر ہر ماه ہماره مخفف ہمواره کمان قاش زه چله بطفلی ای خامی بختگی بسیار زربفت نام پارچه بچگان رومی تخم زرین گاہواره اندام خربزه کتاره کارد خوان گلگون فلک بالجمله المعنی بنسخه مطبوعه مین پہلے شعر کو چه چرخست کے ساتھ مصدر کیا ہی اور محشی نے اسکے نیچے معنے خربزه کے لکھے ہین اور لغت مین چرخ بمعنی خربزه کے نہین نکلا البته شی گرد و مدور کے معنے لکھے ہین مگر اسکے ساتھ قید گردان باشد کی ہی اور قاعده لغز و چیستان کا ایسا دیکھنے مین آیا که اسکو چه چیزست یا چیستان ان لفظون سے مصدر کرتے ہین اس لحاظ سے مین نے چه چرخ کی جگه چه چیز بنا دیا ہی اور جب پہلے سے خود اسکا نام لکھدیا تو پھر وه چیستان ہی کیا ہوئی معنے یه که وه کیا چیز ہی که جب دو ٹکڑے ہوتی ہی تو اس سے بڑی ستارون کی بنتی ہی اور لڑی ستارون کی اسکے بیج جو بیجون کے گودے مین پروئے ہوئے سے ہوتے ہین اور جب دوپاره ہوتی ہی تو ہر پاره اسکا ایک بدر ہوتا ہی جسکا ہلال که وه قاش ہی ہمیشه محاق دندان مردم مین رہتا ہی وه کمان که یه بھی فراد قاش سے ہی جسے تو خنجر سے بناکے

آسمین ایک زہ ہو کنارے سے پیدا ہوتی ہی یعنے وہ جو لکیرین خربزہ پہ سبز بصورت کمان کے
ہوتی ہین اور ادہر ادہر سے جو بسبب برش خنجر کے لکیر پڑتی ہی وہی اُس کمان کی زہ ہو جب
وہ طفل ہی جسکی ہندی بتیہ ہی تو اُسکے سر پہ تاج زر خالص کا ہوتا ہی یعنے گالی زرد کہ بعد بتیہ
اور تر آنیکے بھی دو ایک دن لگا رہتا ہی اور پیری مین جو زمان پختگی ہی لباس اُسکا خارا زربفت
سے ہوتا ہی زربفت باعتبار زرد رنگ اور خارا بلحاظ کھدڑے پن کے محشی نے طفلی کو خامی
لکھا ہی کہ خامی تو بہت دلون رہتی ہی اور تاج زر جو پھول ہی نہین رہتا پھر کیسے صحیح ہوگا مثل
اُسکے اپنے جوف زرین گاہوارہ مین کوئی اتنے رومی بچے کہ وہ تخم ہین چھپائے نہین رکھتا ہی
جیسے یہ چھپائے رکھتی ہی اب مین حیران ہون کہ یہ تو ایک شیرین ہی پھر اسنے کیا کیا جو خسرو
نے اُسکے پہلو پر دس کٹارے مارے قید دس کی بدینوجہ کہ خربزہ مین دس قاشون کی
دس لکیرین ہوتی ہین اور وہ خسرو کون ہی شہنشاہ زمان سلطان محمد جسکی تیغ آتش افشان
کا آفتاب ایک شرارہ ہی آئندہ دعا سے تابید ہی یعنے جب تک کہ زراعت گاہ دنیا مین مانند
خربزہ کے گردون دوپارہ رہے جیسا کہ ہی باعتبار کہکشان کے اور جب تک کہ ننگی تلوار سے
شاہ مشرق کا مشرق سے تنہا اکیلا بنکے نکلے تب تک دشمن تیری تیغ قہر سے خربزہ کے مثل دوپارہ
ہو جائے اور پھر پارہ پارہ پھر کہتے ہین کہ جب تک خاتون جشن کیطرح شب ماہ نو سے زرین کنگن
اپنے ہاتھ مین دکھائے اور جب تک کہ صبح مہمان خوان گلریز شب پر جرم آفتاب سے زرین سرپوش
رکھے اور جب تک کہ لب و دندان ماہرو سے وقت خندہ کے شفق سے ستارہ چمکے ڈوری
خیمہ اقبال شاہ کی ان ساتون دیوارون کے قلعہ سے اوپر رہے

قطعہ در تاریخ اتمام کتاب

قوله سال تاریخ شعر بدولت شہ بود بعقد ⁂ کاسمان عقد سخنہا سے مراد ادنظام ⁂ ہر سیلے دانہ
از زرین در شب افروز چشم ⁂ زر ریختہ است بر سر شب بر نقرہ جام ⁂ زلف تو یا سعد کہ بر عارض
زنجیر ⁂ زاغ گویا بست کہ بر بال حمام اصلی شد دام ⁂ ہمہ در عین سواد و خدِ چو نور دیدہ ⁂

ثریا اللہ کشیدہ در لام ؛ ہمہ بر روے سحر سایۂ خورشید فروز ؛ ہمہ در وقت نظر پیکر مشکین اندام ؛
ہمہ پیرایۂ گوشند در انواع سخن ؛ ہمہ گویا سے خموشند در اقسام کلام ؛ بستہ را آلت منطق شکر
آلودہ شود ؛ آن زبانیکہ ورا در نظر آرد بادام ؛ ہمہ در عرصۂ چین شاہ ہند و صورت ؛
ہر یکے راشدہ شیرین لقب و موزون نام ؛ ہر یکے ہیچ کلف تافتہ بر روے قمر ؛ ہر یکے ہیچ صدف
یافتہ در بحر مقام ؛ ہر یکے سرکش از بحر بلب آرد بروے ؛ کام را تلخ کنند چون دہن جام مدام ؛ در سیاہی
بدن معنی ہر ایک تابان ؛ راست چون نور چراغ قمر از دودۂ شام ؛ ہمہ لالاے سیاہ ہند بلولو
مملو ؛ زانکہ در مدحت شاہ ہند جمیع ایام ؛ حاکم شرع نبی شاہ محمد کہ بحق ؛ حاکم روے زمین ہست
بکشور اسلام ؛ یہ قطعہ بحر رمل مین ہے ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلن یا فعلن یا
یا فعلان اللغات تاریخ عرب یعنے ہجری بچشم ای در دیدن شبہ سیاہی نقرہ کاغذ زلف سطور
عارض مہ کاغذ زاغ گویا حروف سیاہ حواصل نام طائر سفید رنگ مراد کاغذ لام زرہ مشکین اندام
باعتبار سیاہی بستہ دہن آلت منطق لب و زبان بادام چشم ہند و صورت سیاہ قمر کاغذ بحر دوات
شعر تلخ بسبب مشقت گفتن لالا غلام سیاہ حبشی جمیع ایام ای ہمہ روزہا المعنی یعنے جسوقت مین
کہ سال ہجری مطابق عدد دولت شہ کے تھے جو سات سو پینتالیس ۷۴۵ ہوے آسمان نے میرے سخن کی
لڑی پروئی یعنے یہ کتاب میری تمام ہوئی کہ ہر ایک دانہ اس در شب چراغ کا نظر مین زر پختہ ہے ای
خالص جو سیاہی کے نیچے نقرہ خالص یہ ہے کہ وہ کاغذ ہے یہ ایک زلف خوشبو ہے جو مراد سطور سے
ہے رخسار ماہ کی زنجیر یعنے کاغذ کی اور باعتبار سیاہی کے زاغ گویا ہے کہ حواصل کے بازو کا دام
حواصل کاغذ دام حروف سب مثل نور دیدہ کے عین سیاہی مین ہین اور سب تحریر خیالی ہین
زرہ پہنے ہوے زرہ دوائر و حلقہا سے حروف سب روے سحر کاغذ پر مثل سایہ کے سیاہ
لیکن خورشید چمکانیوالے کہ وہ معنی ہین اور دیکھنے مین سب ایک پیکر مشکین اندام انواع سخن مین
سب آرایش گوش کے ہین مثل گوشواروں کے اور اقسام کلام مین سب گویا ہین اور خموش بستہ
یعنے دہن کی آلت منطق کہ لب و زبان ہے شکر آلودہ ہوتی ہے جسوقت کہ آنکھ اسکو نظر مین لاتی ہے

یعنے جب دیکھتے ہین اور پڑہتے ہین سب میدان جبین کا غذین ہین. وصورت ای سیاہ اور ہرایک کا لقب شیرین وموزون نام ہرایک مثل کلف کے روے ماہ پر دوڑے ہوے ماہ کاغذ اور ہرایک مانند صدف پر در کے بحر مین ٹھکانا پاے ہوے ہرایک بحر سے سر نکالتے ہین اور لب پر منھ رکھدیتے ہین اور منھ کو مانند دہن جام مدام کے تلخ کرتے ہین یعنے بڑی محنت سے پیدا ہوتے ہین اگرچہ سیاہی مین ہین لیکن بدن ہرایک کے معنے کا سیاہی سے چمک رہا ہی اور یہ بات راست ہی دیکھو نور چراغ قمر کا کیسا شام کے کاجل سے چمکتا ہی سب غلام حبشی ہین باعتبار سیاہی حروف بگر موتیون سے بھرے ہوے اس سبب سے کہ ہمیشہ مدحت شاہ مین رہتے ہین اور وہ شاہ کیسا کہ حاکم شرع نبی کا یعنے شاہ محمد کہ حق کے ساتھ حاکم روے زمین کا ہی موافق حکم امام کے **قولہ** ہرکجا تاجورے امور رابستہ کمر + ہرکجا ناموری حکم ورا گشتہ غلام + ای محیط گہرافشان کہ زبی آبی خویش + دشمنت میرود از دست بہردم چون جام + کوہ را گرچہ زسر بگذرد آب تیغش + خصم را بگذرد از گردن او آب حسام + گر بیک قطرہ مدد بحر بیابد زغمت + بحر جز روز شب افروز نیارد زغمام + سایہ چتر سیاہت نبود جز خورشید + سائس لشکر جاہت نبود جز بہرام + شمع خورشید ندیدست ونخواہد دیدن + بہ از این مشعلہ دردودہ آل بہرام + تا در ایوان فلک شعر سیہ میبافند + زرد پوشان سنرا پردہ این سبز خیام + باد در ہودج ملک ارچہ ہمہ خیرہ شود + ہمہ م شاہد عمرت فلک آئینہ فام + تا بہر شب کہ کشد میل زراندودہ شہاب + چشم خورشید سیہ میشود از کحل ظلام + باد خاک سم یکران شہ از روے جلال + سرمہ مردمک چشم سلاطین عظام + ثبت کرد از اثر مدحت شہ نام مرا + صدر دیوان قضا بر سر منشور دوام + خسرو فخر زمان خواند وسلیہست مرا + لقب آن ماہ کہ در نیمہ ماہست تمام + **اللغات** سائس نگہبان ونگہبان اسپ خیرہ متحیر وعاجز آہ بدر نیمہ ماہ پانزدہ روز المعنی یعنے جہان کہین کوئی تاجور ہی اسکے حکم کا مطیع ہی اور جہان کہین کوئی نامور ہی اسکے حکم کا غلام ہی تو ای ممدوح ایک محیط گہرافشان ہی اور دشمن تیرا جو ہر دم جام کیطرح ہاتھ سے جاتا ہی یہ سبب اُسکی بے آبی کا ہی

کرجام بے آب ہر ہاتھ سے جاتا ہی آب تیری تیغ کا ایسا طوفان انگیز ہی کہ پہاڑ کے سر سے اوتر جاے
لیکن دشمن کی گردن ہی تک گذرتا ہی کہ اس موقع پر اسکا یہی موقع ہی اگر تیری کف سے بحر
ایک قطرہ بھی ہے دریا سے تو بحر سواے روز شب افروز کے ابر سے اور کچھ نہ نکالے جب ظاہر ہوا ان
ہی ظاہر ہوا اس سبب سے کہ کف تیری تو از بس روشن ہی اور اس سے بحر نے مدد پائی جسکے
بخارات سے ابر پیدا ہوا پس اُس قطرہ بحر نے تیری کف روشن کے یہ خاصیت اُسمین پیدا کردی
کہ جب پیدا ہو روز ہی پیدا ہوے دوسرے مصرعہ مین بحر موافق صنعت وضع مظہر بجاے
مضمر کے ہی مگر اس شعر مین قول مولوی ہادی علی صاحب محشی کا پہلے مصرعہ مین بہت ٹھیک ہی
جیساکہ فرمایا ہی ع گر بیک قطرہ بیابد مدد از بحر کفت ۰۰ کہ اسمین مظہر مضمر کا کچھ جھگڑا انہین ہی
سایہ تیرے چتر سیاہ کا سواے خورشید کے اور کیا ہی اور سایس تیرے اشکرجاہ کا سواے
بہرام یعنے مریخ کے اور کون ہو سکتا ہی یہ کام اُسی کو زیبا ہی کہ ترک فلک ہی خاندان اولاد
بہرام مین جیسا تو ایک مشعل پر فروغ ہی ایسا مشعلہ شمع خورشید نے شاہنک کوئی دیکھا ہی نہ آئندہ
کو دیکھے اب دعا رتا بید ہی جب تک کہ ایوان فلک مین شہر سیاہ بنتے رہین زرد پوش ان سبز
خیمون کے کہ وہ شہر سیاہ شب ہی اور زرد پوش ستارے تب تک ہودج ملک مین فلک
آئینہ فام تیرے شاہد عمر کا ہمدم بنے چاہیے دشمن اسکو دیکھکر حیران ہو چاہیے دیوانہ
اور جب تک کہ ہر شب شہاب میل زر اندودہ باعتبار اُسکی شعاع کے آنکھ مین لگاے اور چشم
خورشید کی کحل تاریکی سے سیاہ ہو تب تک خاک سم گھوڑے پادشاہ کی بمقتضاے جاہ
وجلالی چشم سلاطین عظام کی سرمہ بنے میری مدح نے جو پادشاہ کی صفت مین مین نے
کی ہی ایسا اثر کیا ہی کہ صدر دیوان قضا نے نام میر افزان دوام پر لکھا ہی کہ ہمیشہ قایم رہیگا اور خسرو نے
مجکو فخر زمان کہا ہی لیکن یہ مرا لقب ہی اور جو مراد تخلص سے ہی وہ ماہ ہی اور ماہ بھی وہ جو چند روز
مین تمام اور پورا ہوتا ہی یعنے بدر

قطعہ

قطعہ در فخر خویش

قولہ ای راندہ بر زبان مبارک ہزار بار + کامروز ای فخر زمان در جہان کجاست + مثلش زمین ندارد و بر روی آسمان + جز در شب چہاردہ او را نشان کجاست + بدر شمسیت باز در خور بدرہ ہزار بار + کاندر زمان چو او بزبان درفشان کجاست + چون بحر کاملست بہر فن بجوی فصل + از لفظ او لطیف تر آب روان کجاست + در اہتمام شرع محمد بغیر او + مفتی با صلابت وحید بیان کجاست + جز وی کہ از محاسن خود خاک این جناب + در ہر صباح و شام بروبد بجان کجاست + جز وی کہ بیگمان کمان بگذرد بصبح + تیر دعاش بر سپہر آسمان کجاست + جز وی کہ فخر نام وی از خاک این درست + یک نکتہ دان دین طلب شرع دان کجاست + آنرا کہ پادشاہ خطابش چنین کند + سنگ باشد از خویش بپرسد کہ جان کجاست + یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات کامل نام بحر نیز محاسن ریش المعنی ای مخاطب ہزارون دفعہ پادشاہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اسوقت مین فخر زمان کیطرح جو لقب مصنف کا ہی کہان جہان مین ہی مثل اسکا تو زمین پر کوئی نہین ہی اور روی آسمان پر سوائے چودھوین شب اسکا اور نشان کہان ہی بدر ہی ہی لایق بدرہ کے ہزار دفعہ کسواسطے کہ جہان مین اُس جیسا درفشان بزبان کہان ہی وہ ہر فن مین ایک بحر کامل ہی اسلیے جیسا کہ جو فصل مین اُسکے لفظ کا آب لطیف روان ہی اُس سے زیادہ اور کہان ہی اور سوا اس فن کے اہتمام شرع محمدی مین ایسا کہ اُس جیسا مفتی زوردار وحید بیان کہان ہی اگر ہی تو وہی ہی اور سوا اُسکے وہ شخص کہ شام صبح جان و دل سے خاکروبی اس جناب کی اپنے محاسن سے کرے اور کون ہی اور وہ کہ جسکا تیر دعا بیگمان کمان سے کہ ان کے گمان مین بھی نہ گذرے اور صبح کو سپہر آسمان پر پہونچے سوا اُسکے اور کوئی کہان ہی اور اُسکے سوا کہ اس دروازہ کی خاک نے فخر نام اُسکا کیا ہی کوئی نکتہ دان دین طلب شرع دان کہان ہی آپ کہتے ہین کہ جسکو پادشاہ ایسی صفات کے ساتھ خطاب کرتے اور وہ اپنی جان اُسکے فدا اور حوالہ نہ کرے اور جستجو کرے کہ میری جان کہان ہی

تو وہ انسان کب ہی بلکہ گنتا ہی

در تعریف ہلال متضمن تہنیت ماہ رمضان

قولہ آن ابروے سیمین ہلال رمضانست + یا غبغب سیمین بت تنگدہانست + یا پارہ سیمین ست که بر ساعد زنگیست + یا ماہی سیمی ست که در نیل روانست + یا پارۂ الماس سر خنجر برقست + یا آئینۂ از زرہ کاہکشانست + یا زرد قوارہ است که بر جیب کبود ست + یا بر سپر سبز ز بیجادہ کمانست + یا ابروزالیست که بر شہپر عنقاست + یا پیشک سیہ پیل شہنشاہ جہانست + یا حلقۂ گوش شہ اقلیم عراقست + یا نعل سم مرکب سلطان زمانست + برخوان فلک در نظر مردم صائم + گر قرص درستست و گہے نیمہ نانست + آبی مشو از ماہ صیام ای دل بیمار + کو در قدح قالب تو شربت جانست + معرض مشو از مصحف سیپارۂ روزہ + کو بر ورق حرم تو طغراے امانست + آشفتہ مشو بیش زگیسوے نگاران + کان مارسیا ہست که در لالہ ستانست + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین ارکان اسکے مفعول مفاعیل مفاعیل یا فعولن اللغات پارہ کنگن زنگی شب آئینہ ای چہار آئینہ کہ زرہ کے نیچے پہنتے ہین قوارہ بروزن شرارہ ریزہ وپارہ بیجادہ کہربا عنقا شہپر پیشک دندان پیل آبی انکار کنندہ معرض روگردانندہ آشفتہ عاشق المعنی منصف حیرت سے کہتے ہین کہ یہ ابرو سیمین ہلال رمضان کی ہی یا غبغب سیمین کسی معشوق تنگ دہن کا ہی یا کنگن سیمین ہی کہ زنگی شب پہنے ہوے ہی یا ماہی سیمی ہی کہ نیل مین تیرہی ہی نیل آسمان یا ٹکڑا الماس یعنے ہیرے کی کنی سر خنجر برق کی ہی یا چار آئینہ زرہ کاہکشان کا ہی یا زر و ٹکڑہ ہی کہ گریبان کبود پر ہی جو آسمان ہی یا سپر سبز پر کہرباسے کمان ہی یا ابروزال پدر رستم کی ہی کہ شہپر عنقا پر رکھے ہوے ہی یا دندان سیہ پیل شہنشاہ جہان کا ہی یا حلقہ گوش شاہ اقلیم عراق کا ہی جو تابع شہنشاہ کا ہی یا نعل سم مرکب سلطان زمانہ کا ہی خوان فلک پر جو رکہا ہوا ہی تو صائمون کی نظر مین کبہی پوری ٹکیہ ہی کبہی آدہی روٹی اکثر لوگ رمضان مین بیمار ہوجاتے ہین تا روزہ سے بچے رہین لہذا کہتے ہین کہ ای دل بیمار ماہ صیام سے منکر مت ہو اسلیے کہ تیرے قالب کے قدح مین شربت جان کا ہی ای آبحیات

اور یہ ماہ رمضان ایک مصحف سیپارہ ہی اس سے روگردانی مثل کریترے ورق جرم پر طغرا امان کا ہی
چنانچہ حدیث ہی الصوم جنة من النار یعنے روزہ سپر آگ کی ہی اب آگے گو گیسو لگا رنسے دیوانہ
مت بن کہ یہ ایک مار سیاہ لالہ ستان مین ہی قولہ بردار دل از خال سیاہ رخ جانان + کان ذرہ
دودیست کہ سوزندہ جانانست + از نرگس خوبان مطلب دارد و دلہا + کان جادو مستیست کہ باتیغ
وسنانست + در چنگ منہ چنگ کہ موریختہ زالیست + کز گردن و یکپاے کہ گیسو کشانست +
دف گوش دریدہ کہ بصد زخم طپانچہ + در چوب کشندش کہ ہم از راہ زنانست + مے آتش سرد است
خرد سوز مبارش + کز وے ہمہ بے آبی و صد ریخ و زیانست + بادہ زحمی خواہ کہ در میکدہ او +
بے مشہرہ و ساغر و نے کام و زبانست + مطرب ز سراپردہ سلطان ازل خواہ + کز نغمہ او جان
و خرد در دورانست + خدمت بدربارگہ پادشہی کن + کانجا ہمہ عدل و کرم و امن و امانست +
سلطان سلاطین جہان شاہ محمد + کامروز کمین بندہ او فخر زمانست + بر مائدہ عمر د را خوانچہ
خورشید + صد سال دگر ضامن ماہ رمضان ست + **اللغات** چنگ چنگ تجنیس تام گیسو تار
المعنی اور خال سیاہ جو رخ جانان پر ازبس مرغوب ہی اس سے بھی دل اٹھا اور جان سے
کہ گویہ ایک ذرہ دود ہی مگر جان کا جلانے والا ہی ایسی آگ اسمین بھری ہی اور ایسے ہی نرگس چشم
معشوق کا ہی اس سے بھی دوا در دونون کی مت ڈھونڈہ ہر چند نرگس دوا مین کام آتا ہی
لیکن یہ نرگس چشم ایک جادوگر مست ہی اور نیز تیغ و سنان ہاتھ مین لیے کہ وہ نگاہ ہی اور چنگ
جو سامان سرور عیش سے ہی اسکو بھی ہاتھ مین مت لے کہ یہ ایک موریختہ زال ہی موریختہ زال
اس سبب سے کہ چنگ کبڑا ہوتا ہی اور زیادہ عمر ہونے سے بال سر کے گر جاتے ہین چنانچہ اسکا
سر بھی صاف ہوتا ہی اور گردن بھی ٹیڑھی اور ایکپا مگر گیسو کھینچے ہوے کہ وہ تار ہین پس ہی
سبب بیان و مذمت اسکی ہیئت و صورت کی ہی علی ہذا دف گوش دریدہ کیسے زخم طپانچون کے
کھاتا ہی اور کیسا اسکو چوب سے مین کھینچتے ہین مثل راہ زنون کے دریدہ گوش بدینوجہ کہ اسکے دائرہ
ہین سوراخ طبق ہوتے ہین انمین جھانجھ ڈالتے ہین اور چور زنون کے بھی کان پھاڑ دیتے ہین

تما ہر وقت مین ہر کوئی پہچان لے اور در چوب کشندیہ کہ دف بھی چوب پر کہ دائرہ چوبین اسکا ہی منڈھا ہوتا ہی اور راہزنون کے پانون مین چوب جسکی ہندی کاٹھ ہی ڈالتے ہین اور شراب اگرچہ مائیہ کیف و سرور ہی لیکن یہ ایک ایسی آگ سرد ہی کہ خرد کو جلا دیتی ہی اسکو بھی پاس مت آنے دے کہ اس سے بالکل بے آبروئی اور سیکڑون رنج و نقصان ہین بس تو اُس خم کے شراب کا خواہان ہو جسکے میکدہ مین نہ کوئی پینے کی چیز ہی نہ ساغر ہی نہ اوس کے واسطے کام و زبان کہ یہ اُسکے مزہ سے خبر ہون اور اگر طالب مطرب کا ہی تو سراپردہ ازل سے ڈھونڈھ جسکے نغمہ سے درد و درون یعنے عاشقون کی جان و خرد ہی اور نغمہ ازل کا الست بربکم چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ سے منقول ہی کہ ہمکو آواز الست کے پوربی راگنی مین آئی تھی اور جو چاکری و خدمت کرنا چاہتا ہی تو کسی ایسے پادشاہ کے دروازہ بارگاہ پر کر کہ جہان بالکل عدل و کرم اور امن و امان ہی سو وہ بارگاہ سلطان سلاطین شاہ محمد کی ہی جسکا کمتر بندہ آج فخر زمان ہی فخر زمان کیسا لطف ہی کہ لقب مصنف کا بھی ہی اُسکے مائدہ عمر پر خوانچہ خورشید کا سو برس اور لگا رہے اسکا ضامن ماہ رمضان ہی محشی نے اس شعر مین کچھ نہین لکھا میری دانست مین رمضان کو ضامن اس سبب سے کہا ہی کہ اسکے اول آخر سے من حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین ضا ہی جو ضامن ہوا بس قول شاعر کا خالی خوبی سے نہین ہی جسکو محشی نے سادہ سیدھا سمجھ کے چھوڑ دیا ہی رہے را رمضان کے اسکا ایا عمر و را مین ہی اور عمر کے آخر بھی ہی را اور نیز صد سال دگر سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی کہ یہ رمضان جو ہوا ہی اسکی بھی سو برس اور اسکے سوا سو برس اور نہ کہ دو سو ہوئین اور بھی دو سو عدد را کے ہین اب ایسے حاشیہ پر گر یہ بھی کارآمد ہوتی ہین یہ نہ خیال کیا کہ رمضان کی ضمانت کیسی

در تعریف ہلال عید متضمن بر تجرید و تفرید

قولہ اغل یکران شہنشہ بود یا رب یا ہلال + یا بزیر شہپر سیمرغ سبز ابروے زال + یا کمان کہربا گون برزمرد گون سپہر + یا زہ سیمین کہ دوز ونگیے برجیب آل + گرمہ دنز خون شفق پیدا شدی

شاخ گوزن + درغراب شام کے پنہان شدی زرین غزال + آن زمان کز آسمان چوگان سیمین شد پدید + گوے زرین بر سر میدان چرخ آمد روحال + دختران اختران اندا چینده از بر عید + معجر گلریز را بر فرق خاتون ہلال + لولوے اندو دبر بام فلک خشت کبود + غالیه میشود بر روے زمین باد شمال + درچنان ساعت بسوے جرعه نوشان نیاز + ہاتفی آواز داد از خمستان لایزال + کاے مناجاتی چو جام از ہجر روزه خون گری + وے خراباتی چو مے بر طبل عشرت زن دوال + ہر کہ گوید مے حرامست خون اوراوان حرام + ہر کہ گوید مے حلالست خون اوراوان حلال + گر ترا باہوست میلے از ہوا افگن الف + ور ترا باماست میلے لام را افگن زمال + ماکشیده سرچو سوزن از دل آزار خلق + نقش تحریر جلالش کے درآید در خیال + بدر چاچی گرازین پس وصف خال ورخ کند + سرنگون بادا چو زلف وروسیه بادا چو خال + یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن **اللغات**

زال نام پدر رستم کہ مو سفید پیدا ہوا تھا اسیواسطے زال اسکا نام ہوا اور سیمرغ نے اسکو پرورش کیا تھا زنگی شب جیب آل شفق حال میل کہ بجہت چوگان بازیکے دونون کنارون پر میدان کے بناتے ہین اصل یہ لفظ ہاے ہوز ہی فارسی والے کبھی ہاے ہوز کو حاے حطی سے بدل لیتے ہین کبھی باگون زرد سپر زمردگون فلک زرین غزال آفتاب چوگان سیمین ہلال گوی زرین آفتاب حال بمعنی غلطیدن دختران اختران بنات النعش معجر بالکسر ہندی اوڑھنی لولو انجم المعنی مصنف بمقتضاے استعجاب کہتے ہین کہ اے رب میرے یہ عید کا ہلال تھا یا نعل اسپ شاہنشاہ کا یا شہپر سیمرغ سبز کے نیچے ابرو زال کی یا کمان زرد رنگ سپر زمردگون یعنی فلک ہی یا چاندی کی وہ جیسے زنگی اپنے گریبان سرخ پر سیتے ہین مین جانتا ہون کہ جو ن شفق مین شاخ گوزن ظاہر ہوئی اور ہلال نہین ہی ورنہ زرین غزال کہ آفتاب ہی غراب شام مین کیون چھپ جاتا یعنی شاخ گوزن کے خوف سے چھپ گیا ہی گوزن ہندی اسکی بارہ سنگھا کہ اسکے سینگ مین بہت شاخین ہوتی ہین اور غراب اگرچہ بمعنی زاغ کے ہی لیکن چھوٹی کشتی کو بھی کہتے ہین

جو یہاں مناسب ہی والا فراغ مین غزال کیا چھپ سکتا ہی جسوقت کہ آسمان پر چوگان سیمین ظاہر
ہوا جو ہلال ہی باعتبار اسکے کہ دونون کا سرکج ہوتا ہی گیند زرین کو کہ مراد آفتاب سے ہی میدان
چرخ پر حال آیا کہ وہ لوٹ گیا مطلب یہ کہ آفتاب غروب ہوگیا دختران اختر نے کہ وہ بنات النعش
ہین بلحاظ اسکے کہ عید ہی اوڑھنی گلریز ستارون کی خاتون ہلال کے سر پر ڈالی اور اس خوشی
مین کہ عید ہی بام فلک پر چرخ کبود تو لو لوے رخشان لیے پھرتا تھا روے زمین پر باد شمال
غالیہ رگڑتی تھی جو شب ہی اور شب کو اکثر ہوا مین خوشبو بھی آتی ہین ایسے وقت مین
ہاتف نے خمستان لایزال سے جرعہ نوشون نیاز کو جو اہل فقر و کمال ہین آواز دی کہ اے مناجاتے
تو تو روزہ کی جدائی سے مانند جام کے خون روئے جیساکہ اب جام خون روتا ہی کہ شراب
اس سے انڈیل کے پی جاتی ہی اور اے خراباتے تو شراب کیطرح طبل عشرت کا بجا جیساکہ روزہ
ہونے سے شراب کا ڈنکا بج رہا ہی اب جو کوئی کہے شراب حرام ہی اسکا خون حرام ہی اور جو کوئی
کہے حلال ہی اسکا خون حلال ہی اگر تجکو ہو کیطرف رغبت ہی تو اپنے ہوا کے الف کو گرا دے خود ہو
ہوجایگا اور اگر تجکو با جسکے معنی آب ہین اور مراد اس سے شراب جیسے کہ عالم آب لنشہ شراب
کو کہتے ہین اسکی طرف میل ہی تو مال سے لام کو گرا دے یعنے جملہ مال برباد کر اسواسطے کہ قلب
لام کا مال ہی محشی نے اسمین فقط ہو کے معنی او تعالے اور ہوا کے معنی خواہش لکھدیے ہین
اور کچھ نہین لکھا اور جسنے کہ دل آزاری خلق مین سر اپنا سوزن کیطرح اٹھایا ہی کہ جب موقع پایا جرم
و بجرم ایذا پہنچا دی اور اس سے باز نرہا اسکے خیال مین وہ نقش جو تحریر اسکے جلال کی ابرو
لب آئینگے اگر سوزن سے بھی خاکہ بناکر پھر اون نقشون کو رنگ سے قایم کرتے ہین اب تغار
رضی کہتے ہین کہ بدر چاچی بھی اگر بعد اسکے وصف خال و رخ کا کرے تو اسکا سر زلف کیطرح
نگون ہووے اور خال کیطرح منھ اسکا سیاہ ہوئے گویا توبہ کرتے ہین

در تعریف قلعہ خرم آباد و تاریخ او

قولہ ای فلک ہیات و ملک مستار + در نظر کعبہ جہان آثار + تحفت زرین آستانہ تو ما +

قلعۂ زرد نہ کبود حصار + عرصہ نہ رواق و ہفت اقلیم + چار رکن ترا یکے دیوار + گرد روح الامین وحور العین + در و سقفت ترا بدست نگار + نقش ایوان تو گذرگہ دل + صوت سندان تو دام آر + مفتیان از درون بگفت و بگو + عاملان از برون بگیر و بدار + بر در و بام تو کمر بستہ + چون عطار د ہزار خدمتگار + مے برند از گداز ہائے خطت + آبروئے نمونہائے بہار + میکشند از کتابہائے درت + نظم مدح خلیفہ را تکرار + آن سلیمان کہ تخت او را باد + تا ابد جبین بخت قرار + وان امام بحق کہ گرد بطوع + شاہ عالم بہ بندگیش اقرار + خرم آباد نام گردش شاہ + چون ظہیر الجیوش شد معمار + بندۂ خاص خسرو عالم + صفدر دین یگانہ ابرار + شد تمام این عمارت خرم + در محرم بہفصد و چل و چار + یکشنبہ است این دریکہ بدرش سفت + در خور گوش سروران دیار + یہ اشعار بحر خفیف مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن

اللغات رواق بکسر و بضم وہ مکان جو ایک ستون پر بنایا ہو وسقف خانہ بہار نام بتخانہ چین سلیمان ممدوح امام بحق خلیفہ امیر الجیوش نام امیر معمار یکشنبہ ایکراتکا کہا ہوا **المعنی** خطاب ہی طرف قلعہ کے کہ ای فلک ہیات ملک معمار نظر تجکو کعبہ جانتی ہی کہ ہر وقت ادھرہی کو پھرتی ہی اور تو جنت آثار ہی یعنے سب علامت و نشان تجھمین جنت کے ہین تیرے آستانہ کی ایک خشت زرین قلعہ زرد اس کو حصار کبود کا ہی اور قلعہ زرد آفتاب میدان نہ رواق ای نہ فلک اور ہفت اقلیم کا تیرے چار ستون کے مقابل ایک ہی دیوار ہی تیرے در اور سقف مین جو کچھ نقش و نگار ہین سب روح الامین و حور العین کے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہین جنہون نے جنت کے نقش و نگار دیکھے ہین تیرے ایوان مین جسقدر نقوش ہین سب دل کے گذرگاہ ہین کہ دلین پھرتے رہتے ہین بھولتے نہین اور تیرے سندان کی آواز ہردم یہی ہی کہ آ تماشا یہان کا دیکھ اور دلکو یہان داخل کر مفتی لوگ تو اسکے اندر گفتگو و بحث و تکرار مین ہین باہر عامل لوگ گیر و دار مین اسکے در و بام پہ ہزارون خدمتگار عطارد جیسے ہر وقت مستعد و کمر بستہ رہتے ہین جن جن مقامون مین تیرے گلبوٹہ کاریان ہین وہ بہار کے نمونون کی آبرو کھوئے دیتے ہین

بہار نام ایک بتخانہ چین کا ہی اور تیرے دروازہ کی جو کتابی ہین؛ اُنسے لوگ مدح خلیفہ کی بار بار پڑھتے ہین اور وہ خلیفہ وقت کا سلیمان ہی کہ خدا اُسکے تخت کا ابد تک پیشانی بخت پر قرار رکھے اور وہ امام حق ہی جسکی بندگی کا اقرار شاہ عالم نے بخوشی کیا ہی جب ظہیر الجیوش معمار اسکا معمار ہوا تو شاہ نے خرم آباد اسکا نام رکھا اور یہ معمار بندہ خاص خسرو عالم کا ہی اور صفدر دین اور یگانہ ابرار کا اور یہ عمارت خرم محرم سال رات سو چوالیس مین تمام ہوئی اب مصنف کہتے ہین کہ یہ دُر میرے ایکرات کے پروئے ہوئے ہین یعنے ایکرات مین کہے ہین کہ لایق گوشوارہ سروران دیار کے ہین اس شعر مین تغائر فرضی ہی

قطعہ دیگر اسی قلعہ کی تعریف مین

قولہ برین عمارت خرم برین خجستہ سرائے + ہزار دیدہ کشادست چرخ آئینہ وار + فضاش نقش طراز نگار خانۂ خلد + ہواش غالیہ سائے نسیم باد بہار + فضائے عرصۂ یکسر ستون بار گہس + محیط نہ ربض ہفت قلعہ دوار + چہار بازو ارکان او بہ بہشتی بخت + زردے لطف سرعرش را گرفتہ کنار + برون او ز ملا پر خروش جوش جیوش + درون او ز صفا جائے ذکر و استغفار + رئیس مدرسہ او معلم ادریس + امام مسجد او طوطی شکر گفتار + صفائے باطن او دادہ در مسامع انش + طنین پر مگس را نوائے موسیقار + پی نظارہ سقفش کشادہ شد ہر شام + دریچہائے زراندود این کبود حصار + ور احصار مخوانش ورا سرا سرائے + کہ در لقا و بقا کعبہ ایست خلد آثار + شدہ بنام خلیفہ بامر خسرو عہد + برین عمارت خرم ظہیر دین معمار + بہین آمر عام کہ عمرش افزون باد + برائے تقویت دین احمد مختار + تمام گشت بتاریخ ادخلوا فیہا + کشادہ باتو بگویم کہ ہفصد و چل و چار + مرا کہ فخر زمان خواند شاہ اسلام + لقب بگوے ججر طوطی شکر گفتار + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات یا فعلن یا فعلان یا فعلن **اللغات** فنا پیش خانہ فراخ و گرداگرد خانہ فضا میدان خانہ و زمین کشادہ یکسر ستون نام بارگاہ ربض چار دیوار گرداگرد مسامع گوشہا طنین آواز نوا

آواز موسیقار نام ساز در یہ جیسا سے زر اندود انجم ظہیر دین نام شخص آمر حاکم عامر آباد کنندہ المعنی ا
ہر چند کہ چرخ آئینہ کیطرح صاف شفاف ہی مگر اس عمارت خرم اور اس خجستہ سرا سے پر ہزار دن
آنکھین کھولے ہوئے ہی اور تکتا ہی فنا اُسکی نقاش نگارخانہ خلد کی ہوا اُسکی غالیہ بنانیوالی
نسیم باد بہار کی وہ جو اسمین ایک بارگاہ یکسر ستون ہی اُسکے میدان کی فضا اس ہفت
قلعہ دوار کے جو نو چار دیوارین ہین سب پر محیط ہی کہ جملہ اُس فضا مین گھرے ہوئے ہین
چار بازو جو اُسکے ستون کے ہین انھون نے اپنے نصیب کی قوت سے از روے لطف
کے سر عرش کا اپنی گود مین لیا ہی جیسے بچون کو محبت سے گود مین لیلیتے ہین تا ہر اُسکا ملا ہے
پر ہی اور وہ خروش جو ش شکرون کا ہی اور درون اُسکا صفا سے جگہ ذکر و استغفار کا اور
وہ جو مدرسہ اُسکا ہی اُسکا رئیس معلم حضرت ادریس کا ہی ہر چند یہ معلم حور و غلمان اور نجوم
کے ہین نقل ہی کہ حضرت ادریس نے حضرت عزرائیل سے کہا کہ مجکو تلخی مرگ کی چکھنا ئے
تا کیفیت اُسکی معلوم کرون چنانچہ بعد فوت جب جنت مین پہونچے پھر جسم مین آنے سے انکار
کیا اور عزرائیل سے حجت کی عزرائیل نے حال انکار رب العزت کے حضور مین عرض کیا
حکم ہوا کیون نہین پھر جسم مین جاتا کہا ہی خداوندا تو مجکو جنت سے نکالتا ہی اور فرمایا ہی خالدین
فیہا ابدا حکم ہوا دخول جنت کا بعد موت کے ہی کہا مین تو مر بھی لیا دو دو دفعہ مرنا بھی تو نہین
ہی حکم ہوا رہنے دو اور تعلیم حور و غلمان پر مامور ہوئے انتہی اور امام جو اُسکی مسجد کا ہی وہ
ایک طوطی شکر گفتار ہی باطن مین اُسکے ایسی صفا ہی کہ مکھی کے پرون کی آواز لوگون کے
کانون کو مثل آواز موسیقار کے معلوم ہوتی ہی یعنے بُری آواز اُسکے گونج سے بھلی ہو جاتی ہی
سقف اُسکی ایسی خوشنما ہی کہ ہر شام کو اُسکے نظارہ کیواسطے اس گنبد حصار کی کھڑکیان
زر اندود کھولی جاتی ہین کھڑکیان مراد ستارون سے تو اُسکو حصارمت کہہ اُسے کوسرا کہہ
اسلیے کہ بلقا و لقا مین وہ ایک کعبہ خلد آشنا ہی یہ عمارت خلیفہ کے نام خسرو وقت کے حکم سے
بنائی گئی اور ظہیر دین اس عمارت خرم کا معمار ہوا برکت حاکم آباد کنندہ سے کہ خدا اُسکی عمر بڑھا ے

واسطے تقویت دین احمد مختار کے ہی اسواسطے کہ یہ مدرسہ ہی اور یہ عمارت تاریخ وادخلوا فیہا
مین تمام ہوئی یہی اسکی تاریخ ہی پھر کہتے ہین کہ کھلکے نہ کھینے کہ دو تن کہ سن سات سو چالیس
ہجری تھی آپ کہتے ہین کہ مجکو خطاب تو شاہ اسلام نے فخر زمان کا دیا ہی اور طوطی شکر گفتار
میرا لقب بس ای مخاطب تو بھی مجکو ایسے ہی ہی

قطعہ

قوله شاه اقلیم ستان خسرو بهرام نسب + ای پر تیر سحر زاغ کمانت را بال + آفتابے ز شب ماه
جنیبت در سیر + آسمانیست ورا چار مه نو بجال + سایه لطف خدائے و همائے چترت + چرخ را
یافته زیر پر خود به صفه مثال + ساخت مشاطه بخت از فلک اطلس پوش + شاهد بخت ترا تکمه
جیب سر بال + قلمت تیر زحل روئے که از شب سپرند + هر زبانیش گرفته سوئے تیغ هلال +
زهره در آرزو مجلس خلد آثارت + هر شب آراسته در هودج گلریز جمال + تا صنم عاشق دل
خسته خود را شب وصل + دمبدم ز آتش یاقوت دهد آب زلال + هر که در ملک تو چون زلف
پریشانی جست + باد از خنجر سبز تو سیه روئے چو خال + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلان یا فعلان یا فعلن **اللغات** پر تیر سحر اشعہ آفتاب
و عطارد کہ صبح کو نکلتا ہی چار ماہ نو نعل سربال پیراہن ہودج گلریز **فلک المعنی** یعنی ای شاہ
اقلیم ستان اور ای خسرو بہرام نسب پر تیر سحر کے کہ وہ شعاع آفتاب ہی یا تیر عطارد کہ یہ بھی
صبح کو نکلتا ہی اسکی شعاع تیرے زاغ کمان کے بازو ہین اور خیال کرو کہ جب اسکے زاغ سیاہ
کمان کے ایسے بازو روشن ہین تو کمان والا کیسا ہوگا تو ایک آفتاب ہی اور شب ماہ مین گھوڑا
ہنگام سیر تیرا ایک ایسا آسمان ہی کہ جسکے چار ہلال بہ جمال ہین ورنہ آسمان کا تو ایک سا ہی
ہلال ہی ہلال ہر چہار نعل اسکے تو سایہ لطف خدا کا ہی اور تیرے چتر کا جو ہما ہی جسکے سایہ مین تو ہی
وہ ایسا عظیم الشان ہی جسنے آسمان کو اپنے بازو تلے ایسا پایا جیسے ایک انڈا تیرے بخت بلند کی
مشاطہ نے تیرے شاہد بخت کیواسطے تکمہ سر جیب پیراہن کا فلک اطلس پوش سے بنایا جو فلک

نہم ہی جسکے جوف مین جملہ افلاک ہین ایسا تخت تیرا عالی ہی قسم ہی تیری تیر زحل رِدای سیاہ ردوبہی اسلیے کہ زحل کا رنگ سیاہ ہی شب سے جو دوات ہی پنج ہلال ای پنج انگشت طرف ماہ یعنے کاغذ کے لیجاتے ہین زہرہ ہر شب تیرے بزم خلد آثار کی آرزو مین ہدوچ گلریز فلک مین ہنا بنا و سنگسار کرتی ہی لیکن نلایق ابن بزم کے ہی نہ بار یاب ہوتی ہی آیندہ دعا رتا بید ہی یعنے جبتک کہ معشوق اپنے عاشق دلخستہ کو مبہم آتش یاقوت سے جو لب ہین آب زلال دے ای بوسہ جو کوئی تیرے ملک ہین زلف کیسی پریشانی کا خواہان وجویان ہو تیرے خنجر سبز سے سینہ روشل خال کے رہے

قطعہ در لغز ابر

قولہ پیل گل کار تر شبروے کہ گریان گریان ٭ روز و شب تنہا از ساحل دریا کشد آب ٭ و انکہ گر عکس شود قوت حرامست بشرع ٭ وانکہ گر رقص کند صوت دف آرد ز رباب ٭ طشت زر بر رخ خورشید دہ عودی بندد ٭ مردمان دارد اگر از شبہ بارو مژہ ناب ٭ چون خط دوست کند بر ورق مہ پردہ ٭ چون سر زلف نہد بر رخ خورشید نقاب ٭ شیر درندہ کہ بر شیر فلک آرد روے ٭ دیو غرندہ کہ از جنبش او جست شہاب ٭ عالم خرد و بزرگ آب از و میابند ٭ او ہم از گریہ بر ساختہ خود را بے آب ٭ پیل مست سپہ تیغ زن سلطانست ٭ گو بیک جملہ جہان را کند از اشک خراب ٭ یہ قطعہ بھی بحر سابق مین ہی مگر پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین تشعیث ہی یعنے دوسرا رکن مفعولن ہی **الالغات** گل کار بہ ایں وجہ کہ گل بوتا ہی تر شرو باعتبار جبین گریان بلحاظ قطرات عکس ابر کا ربا ہی بمعنی سود جو حرام ہی بحکم احل اللہ البیع وحرم الربوا صوت آواز رعد رباب ساز و ابر سفید طشت زر آفتاب پردہ عودی ای سیاہ مژہ ناب باران دوست معشوق شیر فلک برج اسد شہاب جسکو تارہ ٹوٹنا کہتے ہین **المعنی** یہ قطعہ ابر کی پہیلی مین ہی چنانچہ نشان اُسکے مذکور فرماتے کہ ایک پیل گل بوٹیوالا تر شرو باعتبار جبین معنکے کہ گریان گریان رات دن تنہا کنارہ سمندر سے پانی کھینچتا ہی اگر اُسکو قلب کرین تو وہ ایک قوت حرام ہی یعنے ابر کا قلب ربا ہوتا ہی بمعنی سود کہ شرعاً حرام ہی اور اگر رقص کرے تو آواز دف

کی رباب سے نکالے طشت زر یعنی آفتاب کے منھ پر پردہ سیاہ تا شاہی مردمک کیطرح جو قوت
گرشبہ سے کہ وہی مردمک ہی تا ب برساسے ای باران آور جیسے خط دوست تا ورق ماہ
پر پردہ کرتا ہی جو اُسکے رخسار ہین ایسے ہی سر زلف کیطرح چہرہ خورشید پر یہ نقاب ڈالتا ہی
یہ ایک شیر دو رندہ ہی کہ شیر فلک پر غالب ہی جیسا کہ اس سے وہ بھی چھپ جاتا ہی اور دیو
غرندہ ہی کہ اسکی جنبش سے شہاب اوچھلتا ہی سارا جہان خرد و بزرگ اس سے آب پاتے
ہین اور اُسنے بھی گریہ بسیار سے آنکو بے آب کردیا وہ ایک پیل مست سیاہ تیغ زن سلطان
کا ہی کہ ایک حملہ مین اپنے اشک سے جہان کو خراب کر دیتا ہی تیغ زن باعتبار برق انگی

	در مدح ممدوح	

قولہ ای قامت لوای ترا سدرہ منتہا ✤ بر چرخ کبریای تو گردون کم از سہا ✤ یکدانہ در لفظا
عین فاحش ست ✤ گر مشتری بنقد دو عالم کند بہا ✤ حرز عزیمت ار نسو گردون دمے دود ✤
ماہی چرخ بر خط محور چرا ثدہا ✤ ز انتساب آست گوہر بہرام را شرف ✤ ز التقاب تست منبر
اسلام را بہا ✤ خنگیست مہر ترا که ز شہر فش چو بانگی ✤ تا غرب و رود و م برسیدہ الف بہا ✤ ملک
بقات را چو ازل نیست انقلاب ✤ بحر عطات را چو ابد نیست انتہا ✤ دعوی مثل کرد عدو
مثل آئنہ ✤ از بند آہنی نتواند شدن رہا ✤ آن طالعا کہ خصم ز دیوان رزق خویش ✤ وبالہا
گرفت علیہا و بالہا ✤ طباخ مالکش دشمن پر آزرا بدیگ ✤ چون آنزنا شتا ز سر خوان اشتہا ✤ بعد از
ہزار سال ببام زحل رسد ✤ گر پاسبان ز قصر تو خشتی کند رہا ✤ حاسد برلب مقطع این قطعہ نہاد ✤
زین خوبتر نیفتد مقطع شہنشہا ✤ یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
یا فعلان المعنی ای ممدوح جھنڈا تیرا ایسا بلند ہی جسکی بلندی انتہا سدرہ ہی جو ہفتم آسمان پر
ہی اور تیری بزرگی کا آسمان ایسا عالی کہ یہ گردون اسپر مثل سہا کے ہی جو ستارہ باریک کو کہتے
ہین تیرے لفظ ایک ایک دریکدانہ ہین اگر مشتری اُسکے ایکدانہ کی قیمت مین نقد دونون جہان کا
دے تو اُس دانہ ہی کو نقصان فاحش ہی اور مشتری کو نفع اگر حرز اپنے افسون کا تو آسمان کیطرف

پھونکے تو ماہی چرخ کے خط محور پر جو دونون قطبین کے درمیان مین ہی اژدہا کیطرح دوڑنے اوریہ
یہ اژدہا قریب محور ہی اور رہا ہی بھی ایک شکل ہی آسمان پر اور اژدہا مجھلی کو کھا لیتا ہی اب تیری عزمیت
سے وہ بلا خوف دوڑ سے دوڑے پھرے تیری نسبت سے جو تجکو بہرام کے نسب سے ہی بہرام کے
نسب کو شرف ہی اور تیرے القاب سے منبر اسلام کو روشنی گھوڑا تیرا وہ ہی کہ اگر شرق مین تو اسکو للکارے
کے ہانکے تو وہ غرب کو دوڑ جائے اور حال یہ کہ حرف ہا الف تک نہ پہونچنے پائے یعنے پورا لفظ ہا نہ کہنے پائے اور وہ
غرب کو پہونچ جاے تیرے بقا کا جو مالک ہی اسکو ازل کیطرح انقلاب نہین جیسے جو کچھ ازل مین ٹھہر گیا ہی وہی ہوتا جاتا ہی
اور وہ ریا عطا گا تیری ہمیشہ ابد کے کنارہ نہین دشمن نے تیرے مثل آئینہ کے آپکو مثل تیرا سمجھا اور
دعوی مساوات کا کیا تو اب ضرور ہی کہ مثل آئینہ کے بند آہنی مین پھنسا ہی رہے جیسے آئینہ کا جو کھسٹا
آہن سے ہر طرف جڑا ہوتا ہی اور آئینہ اسمین پھنسا ہوا وہ مال جو تیرے دشمن نے اپنے دیوان زرق سے
برسون مین حاصل کئے تھے وہ اسکی گردن کے وبال ہو گئے طباخ ملک نے تیرے دشمن پر آز کو مثل حرص
بھونکے سے کر خوان اشتہا سے دیکھا کہ یہ بھونکا ہی رہے قصر تیرا ایسا بلند و عالی ہی کہ پاسبان سے
اُس قصر نے ایک خشت چھوڑی بعد ہزار برس کے بام زحل پر پہونچی ہر چند یہ سب سیارون سے
اونچا ہفتم فلک پر ہی حاسد نے اس قطعہ کے مقطع کیواسطے سر رکھدیا پس ای شہنشاہ اس سے زیادہ
اچھا مقطع اور کیا ہوگا

قطعہ دیگر

قولہ مرغ سحر پر فشاند بیضۂ زر شد پدید ✤ مرغ کلین سر فشاند خون ترا ز دست و مید ✤ جان قدح ز انتظار دید
کہ آمد بلب ✤ صنج بیکدم زدن ساغر زر در کشید ✤ از غلبات ضیا چرخ قبا چاک زد ✤ وز حرکات صبا غنچہ گریبان
درید ✤ نسترن از سبزہ ریخت سنبل شب بستہ شد ✤ لالہ زرین شگفت باد سحرگہ وزید ✤ خیز کہ برپاے
خاست جام بکف بر چو دست ✤ بلبلہ ہم ہمچو چنگ بر سر زانو خمید ✤ جام بیک تاختن داد بیرون شفق ✤
چنگ بیک ساختن دہ صد نوا گزید ✤ بربط عیسی نفس خوردہ بسے گوشمال ✤ تا خر رگہا کشید بو شکمش آرمید ✤
تا بنے چغنہ زیر الف بر سر یکی میم لعل ✤ کز سرودہ نون سیم نغمہ بر آورد شدید ✤ راہ زنی میکند گوش دریدہ از ان ✤

پہلیے بسیار خورد زخم طپانچہ چشید. با جام جو می آب شہ شاہ کہ فرمان رساند + سجدہ نیارد دگر شیشہ سینہ پلید + از اثر عدل شاہ بدر بجز چشم دوست + در حرم محرابہا مردم مستی ندید + یہ قطعہ بحر بسیط مین ہی ارکان اسکے مستفعلن فاعلان مفتعلن فاعلان یا فاعلن اللغات پرفشاند ای ظاہر شد بیضہ زر آفتاب مرغ رنگین صراحی خون تر شراب ساغر زر آفتاب نسترن ستارے سبزہ آسمان سنبل شب بستہ شد ای شب گذشت لالہ زرین آفتاب بلبلہ صراحی پروین دندان شفق شراب دہ مہ نو ای دہ ناخن خمر ہندی گھرچہ سیم دہن دہ نون سیم دہ سوراخ بانسلی یادہ انگشت گوش دریدہ وقت محراب ابرو قدم مردمک المعنی یعنے مرغ سحر نے جو سحر ہی ہی پر جھاڑے جیسے عادت مرغ کی ہی تو بیضہ زر کا ظاہر ہوا جو مراد طلوع آفتاب سے ہی اور مرغ رنگین نے کہ صراحی ہی سر ہلایا تو خون تر پیدا ہوا یعنے شراب صبح نے جو دیکھا کہ جان قدح کی انتظار سے لب پر آئی اور کوئی اسکے منھ مین اب شراب نہین ڈالتا سو واسطے اسنے اپنا ساغر زرین دم بھر مین سامنے رکھدیا اسکے پیالہ زرین سے ایسے غلبے روشنی کے ہوسے کر چرخ نے اپنی قبا جو شب کی پہنے ہوئے تھا پھاڑ ڈالی اور صبا نے ایسی حرکتین پرنازکین کہ غنچہ نے اپنا گریبان چاک کیا سبزہ یعنے آسمان پر جو نسترن کہ ستارے ہین بکھرے ہوئے تھے سب گر گئے سنبل شب کا جو پریشان ہو رہا تھا بستہ ہوگیا یعنے ستارے ڈوب گئے رات گذر گئی لالہ زرین کہ آفتاب ہی کھلا اور باد سحر چلی اب جو وقت جام بکف اٹھا اور جام جو ہی دائرہ وقت کا حسب تقاضائے فرصت یعنے دف بجنے لگا تو تو بھی اٹھ اور صراحی بھی چنگ کے زانو پر جھک گئی جیسے کہ شراب انڈیلنے کے وقت جھک جاتی ہی جام نے وا ایک تاخت مین پروین کو جو دندان ہین شفق یعنے شراب سرخ سے سرخ کر دیا اور چنگ نے فورا موافقت مین دسون ماہ نو یعنے انگلیون کو جو ناخن انکے ہلال ہین کاٹا جیسا کہ چنگ بجانے کے وقت دسون انگلیان کام مین رہتی ہین پر بط کہ وہ عیسی نفس ہی مردہ کو زندہ کرنے والا اسنے بھی بہت گوشمالیان کھائین جب خمر نے رگین اسکی شکم پر کھینچین تب اسکو چین پڑا خمر لکڑی کی کھورچہ کی جسمین دسب تار باندھتے ہین رگین تار کہ اسکے شکم پر کشیدہ ہوتی ہین ذی جو مثل زرین الف کی سیدھی ہی اور وہ ایک سرے سیم لعل سے کہ وہ ہت بزور رکھی جاتی ہی اسنے بھی دس نون سیم سے کہ وہ دس انگلیان خمیدہ ہین جو بجانے کے وقت جھکی ہوئی رہتی ہین

ان سے نفرت شدید نکالا گوشش دریدہ وغیرہ کہ یہ بڑی رذ ہرزگی کرتا ہی اسی سبب سے اسنے بہت سے سلیمان لند
کھائین اور خیابچون سے مرے چکھے مگر اب کہ حکم شاہ کا واسطے منع شراب کے پہونچا لہذا جام بے آب
و بے عزت ہو گیا اور جام ہیچ کیا بے آب ہو گیا شیشہ سینہ پلید بھی اب سجدہ نہین کر سکتا جیسا کہ شراب اونڈیلنے مین
جام کو سجدہ کرتا تھا اب ایسا اثر عدل شاہ نے کیا کہ بدر نے سواے چشم معشوق کے کسی محراب کے خم مین کبھی مست درم کو نہ دیکھا

در بیان سحرگہ و خیالات جرخیات و آخر رجوع بہ ممدوح

قولہ چون نسیم سحری رو بصحرا آورد + ماہ رخ در تتق عنبر سارا آورد + مہد شش روزہ چو یک طفل زر اندودہ
نمود + شب ز پستان سحر شیر مصفا آورد + بود شب چون دل فرعون سیاہ و بے مہر + صبح زان روے
چو موسی ید بیضا آورد + صبح بر کتف یہود انہ زند پارۂ زرد + دم جان بخش چو انفاس مسیحا آورد + بر شود
یوسف زرین رسن از چاہ برون + لبسکہ مہ کرد عذارا شکسے زلیخا آورد + قرصہ کاہ ربا خورد تبا شیر سحر +
دفع سوداش شد و علت صفرا آورد + شد سواد خط شب محو چو صبح از زر سرخ + نقطہ بر حاشیۂ
صفحہ مینا آورد + دوش بربود شب از دست فلک تنکۂ زر + باز رخ بر طبق لولولالا آورد + زان سبب موے
کشان ہندوے شب را گردون + تا در بارگہ حاکم دنیا آورد + یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان یا فعلان یا فعلن فعلن اللغات مہد شش روزہ
آسمان کہ چھ دن مین پیدا ہوا ہی یہود کی رسم ہی کہ دوش پر ایک ٹکڑہ زرد سیتے ہین تا جانا جاوے کہ یہ یہود ہی
تنکۂ زر شی مدور مراد آفتاب ہندوی شب زحل کہ پاسبان فلک ہی المعنی یعنے جب سحر ہوئی اور نسیم سحری
متوجہ صحرا کی ہوئی یعنے صحرا مین چلنے لگی ماہ نے عنبر خالص کے پردہ مین جو آسمان سیاہ ہی منھ چھپا لیا
اب ایسا بھی ہوتا ہی کہ اخیر تاریخون مین صبح کو ماہ رہ بھی جاتا ہی پھر منھ چھپا لینا کیسا مگر مطلب شاعر کا اسی ماہ
سے ہی جو روشن تھا نہ اس قالب ماہ سے اور اس مہد شش روزہ نے کہ آسمان ہی ایسا ایک طفل زر اندود
جو آفتاب ہی نمود کیا کہ شب نے اسکے واسطے پستان سحر سے کہ تخائم فرضی یہ بھی آفتاب ہی شیر مصفا ظاہر کیا
کہ وہ دو ہارین شعاع کی ہین رات ایسی تھی جیسے دل فرعون کا سیاہ و بے مہر اس سبب سے صبح نے موسی
کیطرح ید بیضا سکو دکھایا صبح یہودیون کے مثل تو اپنے دوش پر ایک پارۂ زرد لگاتی ہی جو آفتاب ہی

اور عجب یہ کہ انفاس اسکے دم جان بخش مثل مسیحا کے ہین چنانچہ رات کے مردے صبح کو سب زندہ بھی ہو جاتے
ہین آور نیز ای یہودہی جو منکر حضرت عیسی کے ہین مگر انفاس عیسی کیسے رکھتی ہی آہ زلیخا کے مانند اشک
گرد رخسار کے بہار ہا اشک اسکے ستارے تا یوسف زرین رسن چاہ سے نکلے یوسف آفتاب زرین
رسن باعتبار شعاع تبا شیر سحر نے کہ سفیدی آسکی ہی ایک قرص کہربائی کہایا جو آفتاب ہی کہ صبح کو زرد ہوتا ہی
لہذا سوداتو اسکا کہ شب تھی دفع ہوگیا اگر علت صفرا کی پیدا ہوئی کہ وہ دھوپ زرد ہی سواد خط شب کی
محو ہو گئی جسوقت کہ صبح نے نقطہ زر کا صفحہ مینا کے حاشیہ پر رکھا نقطہ زر کا آفتاب صفحہ مینا آسمان رات
شب نے فلک کے ہاتھ سے تنکہ زر کا چھین لیا تھا اور پھر متوجہ طبق لولوے لالا کی ہوئی اس سبب
سے ہندوے شب کو کہ ہندو یعنی چور کے بھی ہی گردون نا جہوٹے پکڑ کے کھینچتا ہوا حاکم دنیا کے
دروازہ بارگاہ پر لایا ہی چنانچہ شب وہان موجود بھی ہی تنکہ زر آفتاب لولو لالا انجم اور دونون شعر قطعہ بند

در ترہیب عشق مجازی و ترغیب عشق حقیقی

قولہ ای مست بادہ عشق در مجلس مجازی + تا کے کنی بغفلت با زلف یار بازی + چند از قد و عذارش
شمشاد و لالہ چینی + چند از دہان و چشمش بادام و پستہ سازی + زان چشم گیر عبرت کاندر خم دو محراب + با دو مانن
سرمست آبیست بے نمازی + زان زلف گیر بندی کا دل شکستہ سرشد + وانگاہ گرد از حسن با ماہ سرفرازی
رویش فشان روز ست اما بر آن کنارہ + آشفتہ و دراز ست شبہاش با درازی + تا یک کلیچہ زر روزی
بدست آرے + شبہا بروے گردون یا دیدہ چہ بازی + امروز گیر عبرت زان پادشاہ عادل +
سلطان تخت غزنی محمود شاہ غازی + آندم کہ صور قہرش نا ے عراق ببازد + دست نگیر وا دل
زلف بت طرازی + کو چتر ماہ سایش کو لشکر جہان گیر + کو تیغہا ے ہندی کو مرکبان تازی + گر سر گشتا ے
گردی صندوق مرقدش را + در شکل شوے دگوے محمود یا ایازی + یہ اشعار بحر مضارع مین ہین
ارکان اسکے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن بعض جگہ فاعلاتان بھی ہی اللغات آبی انکار کنندہ
و منسوب بآب شکستہ سر باعتبار شکن ماہ رخسار کہ اشرف ہی زلف سیاہ کہ کمینہ ہی تشبیہ لطف دیدہ کو اکب
چشمان بازنا ے عراق بہت بلند آواز ہوتی ہی طراز نام شہر حسن خیز المعنی ای وہ شخص کہ اسی مجلس مجازی مین

عشق کی شراب سے مست ہو رہا ہی کب تک اس غفلت مین رہیگا اور زلف یار سے عشق بازی
کریگا حقیقت کی طرف کیون نہین رجوع ہوتا کہانتک قد و رخسار معشوق مجازی سے شمشاد و لالہ چنیگا یعنے
شمشاد و لالہ سمجھے گا اور کہان تک وہان و چشم کو اُسکے پستہ و بادام بنا لیگا بلکہ اُسکی آنکھون سے عبرت
حاصل کر اور جان لے کہ یہ دونون اندلون محرابون کے خم مین دو مردم مست کے ساتھ کافر بے نماز ہین اور
زلف سے یہ پند گرہ مین باندہ کہ اول تو خود سر شکستہ ہی اور پر شکن ہی اور سیاہ و کمتر اور پھر اُسنے ماہ رخسار کے
ساتھ جو اعتشرف و اعلی ہی سرفرازی باختیار کی ہی صورت تو اُس ماہ کی نشان روز کی ہی یعنے روشن
مثل آفتاب لیکن کنارہ پر بڑی لمبی راتین بادرازی پر بلا ہین اور اس خیال سے کہ کسی دن کوئی کلیجہ زر کا
گردون کیطرح تیرے ہاتھ آجاے راتون مین اسی فکر سے کیون بخواب اور آسمان کی آنکھون سے آنکھین
لڑائے رہتا ہی محشی کے معنے چنانکہ روے گردون بادیہ اکر ستارگان باشند میبازد بہ ہنگام صبح یک کلیجہ زر کہ نبات
از آفتاب ست بدست مے آرد تو چہ میکنی انتہی آج عبرت حاصل کر اُس پادشاہ عادل کے حال سے جو سلطان تخت
غزنی کا تھا یعنے شاہ محمود غازی جسدن کہ صور اُسکی قہر کا یعنے خداوند جل جلالہ کا نام سے عراق اُسی بلند آواز
کریگا تو یہ زلف بت طراز کی جسپر آج تو دیوانہ ہی ہرگز تیری دستگیر نہوگی میری راے مین یہ شعر اوپر کے شعر سے
اوپر ہونا چاہیے کہ یہان اجنب و غیر مربوط ہی لیکن کیا کرون متن مین یہین لکھا ہی نہ محشی نے کچھ اسکا خیال کیا اب
بتلا تو محمود شاہ کا چتر ماہ فرسا کہان ہی اور لشکر جہان گیر کہان اور کہان وہ تلوارین ہندی اور کہان وہ گھوڑے
تازی اب تو یہ حال ہی کہ اگر صندوق مرقد کا اُسکے تو سر کھولے تو یہ نہین جانے گا کہ یہ محمود ہی یا ایاز ہی قولہ در بارگاہ
شاہی خدمت گزین کز امرش + موران کنند مارے چندان کنند بازی + در سکۂ قبولش زر خلاص کردی + گر نقد
قلب خود را در نار غم گدازی + بیواسطہ کند حق ہر صبح این خطابت + کاے تشنہ سوے ما آوسے مردہ دل
بازی + زان نور کا فتابت گردد سیاہ غم خور + تا پیش ہشت میدان پیر عرش اسپ تازی + گر مدح شہ سرائی
شبہا چو بدر چاچی + اندر قریہ بقا را ہی صبح دم نوازی + دارا ے دہر گو راست کنیت ابو المجاہد + سلطان محمد شاہ
خوان چون فرسل حجازی + گردد چو گل وجودت کز جھتش بہ بینی + صد لک دہر بجودت گر سوے ال تازی +
آن تن کہ کعبہ مولا زخط شہ کشد سر + صد شاخ باد فرقش چون شانہاے رازی + ای شاعر ار بدانی الکفہ دلوع

اقوا + بر دفتر مصادر ہذا منم تو ہذی + اللغات بارگاہ شاہی بارگاہ خدا تعالی باری و بازی دونون مین یا فعلیت کی ہی ای کار زار و کار باز خلاص خالص قلب دل سو یعنی ترکی مین بمعنی آب کے ہی و ماعربی مین ہشت میدان ہشت بہشت حرز و بہ نام ساز رازی شہر رے کہ شانہ وہان کا خوب ہوتا ہی اکفا مختلف ہونا قافیہ کا حروف مین بشرط قید مخرج جیسے سیاہ و صباح و اقوا اختلاف حرکت کا ماقبل روی کے جیسے گل بکسر و گل بضم کہ عیوب قوافی سے ہی ہذا اشارہ واحد مذکر و ہذی اشارہ بواحد مونث المعنی تو اس شاہ کی بارگاہ مین خدمت گزین ہو جہان کے مور کام مار کا کرتے ہین اور جغد کام باز کا اگر تو اپنے نقد دل کو اسکی نار غم مین گلا کے پگھلائیگا تو سکہ قبول مین اسکے زر خالص ہو جائیگا ہر صبح تجکو بواسطہ حق سے خطاب ہوگا کہ ای تشنہ ہماری طرف آ اور ای مردہ دل ہم مین زندگی کر آور اسدن کا غم کہا جسدن کہ آفتاب تیرا سیاہ ہو جاسے کہ وہ روز مرگ ہی تا ہشت بہشت کے میدان کے سامنے عرش پر گھوڑا دوڑا سے اور اگر مدح سرائی بادشاہ کی راتون کو بدر چاچی کیطرح کرے تو ساز اسکے بقا کا یعنے دعا اسکے بقا کی ہر صبحدم کیا کر اور وہ بادشاہ زمانہ کا ہی جسکی کنیت ابو المجاہد ہی اور نام اسکا محمد جیسا کہ نام آنحضرت مرسل حجازی کا تھا تو اگر اسکی پیشانی کو دیکھے تو تیرا وجود گل سا شگفتہ ہو جاسے پھر اسکی پیشانی کی شگفتگی کو غور کر اور اگر تیرا دل مال کیطرف دوڑسے تو جود والا ایسا کہ دم بھر مین سو لاکھ دیدے جو شخص کہ ایک سر مو اسکے خط فرمان سے سرکشی کرے تو خدا کرے اسکا سر شانہ ری کے مثل سو شاخ ہو سے ری نام شہر کا کہ شانہ وہان کا خوب ہوتا ہی اور رازی منسوب بر سے شعر بعد مین بہ حسن ادا اولا عذر اکفا کا ہی یعنے ای شاعر اگر تو اکفا و اقوا کو نہین جانتا ہی کہ اقسام قافیہ سے ہین تو دفتر مصادر پر کہ اکفا و اقوا بھی مصدر ہین مین ہذا ہون جو مذکر پر اشارہ کیا جاتا ہی اور تو ہذی جو اشارہ مونث کے واسطے ہی آور شعر مین اکفا یہ ہی کہ بنا قافیہ کی زای معجمہ پر ہی اور اس شعر مین ذال معجمہ ہی لیکن مخرج دونون کا ایک ہی لہذا جائز

در مدح سلطان محمد شاہ بن تغلق و فخریہ خویش

قولہ ای حلقۂ درگاہت سر دائرۂ عالم + در یک تتق ملکت صد عرصہ ملک جم + ای پایہ تختت را گرسی فلک ہشتم + وی دامن چترت را سایہ فلک الاعظم + سطحی کہ بوقارت راست ہر نقطہ ز خط او + کوہی ست کہ در حرفش صد قاف بود مدغم + آن خیمہ کہ جاہت زو در دامن او دیدند + خشک و تر عالم را از یک سر سوزن کم + آن بحر گہر بادست دستت

کہ بگاہ جود + بر سبزہ شد او هست دریاے فلک یک نم + روز یکہ مہ رایت افروخت مہ رایت + حور از سر زلف خود بر بست بر وے پرچم +
گر قہر تو گرداند تاثیر ز خاصیت + ز آتش نہراسد شیر وز مے نہ گریزد غم + آن جمعہ کہ از نامت نقطی نبرد خطبہ + تکبیر
امامت باد با صور قیامت ضم + یہ اشعار بحر ہزج مین ہین ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن اللغات
حرف کنارہ شد کنارہ رایت جھنڈا گرداند یعنے بدل دے المعنی یعنے اے ممدوح تیری درگاہ کی دو کا جو
حلقہ ہے وہ انجام دائرہ عالم کا ہے اور وہ ایک پردہ مین تیرے ملک کے سیکڑون میدان ملک حضرت سلیمان یا سکندر
کے جیسے ہین تیرے پایہ تخت کی کرسی فلک ہشتم ہے اور کرسی چھوٹی چوکی جسپر پانون رکھکے تخت پر چڑھتے ہین
اور چتر تیرا ایسا وسیع و بلند ہے جسکا سایہ فلک الاعظم ہے اے فلک نہم جو عرش اعظم ہے تیرے وقار کا ایسا سطح ہے
کہ اسکے خط کا ہر نقطہ ایک ایسا کوہ ہے جسکے کنارہ مین سیکڑون قاف گھسے ہوے ہین تیرے جاہ نے جو خیمہ استادہ
کیا ہے اسکے دامن مین خشک و تر عالم کو سر سوزن سے بھی کم پایا ہو تر و خشک بحر و بر تیرا ہاتھ دہ دریا گھر بار ہے کہ
وقت جود کے اسکے کنارہ کا جو سبزہ ہے یہ دریاے فلک اسکا ایک نم ہے جسدن کہ تیری رایت ماہ منبر نے
ماہ رایت کا جسکو ماہیچہ کہتے ہین اور جھنڈے کے سر پہ ہوتا ہے بر افروختہ کیا تو حور نے اپنے سر زلف سے اسپر
پرچم باندھے ایسا اسکو مکرم معظم جانا اگر قہر تیرا خاصیتون کی تاثیر بدل دے کہ یہ محال ہے تو آگ سے شیر ڈرے
اور شراب سے غم نہ بھاگے وہ جمعہ کہ خطبہ مین اسکے تیرا نام نہو تو تکبیر امامت کی صور قیامت سے ضم ہو جاے
یعنے وہ امامت ہی مرجاے اور تکبیر امامت تکبیر جنازہ سے ملجاے **قولہ** باگہر نظم من بحر سخن عرشی + آمے
ندہ ہرگز در بزم شہ عالم + کین برگ گلست آن خار این لعل خوشاب آن سنگ + وین در ترست آن خاک
این شہد و گلاب آن سم + این شاخ نباتست آن شور آب سرشک غم + این آبحیات ست آن آب دہن ارقم +
این قہقہہ روحنست آن قعقعہ کاغذ + این زمزمہ داؤدی ان دمدمہ اردم + ہر جا دہن مومن اند فاتحہ
فاتح شد + ترسانے جنب باشد از دم زند از اردم + شیر یکہ ززر دار د در بشارہ و اخولت + بر تارک شیر چرخ
سر پنجہ زند ہر دم + تا بر طبق ناہست کلک دو زبان راسر + شمشیر دو رویت باد با جان عدو ہمدم + اللغات
عرشی نام شاعر بروح جبرئیل قعقعہ آواز آدم نام سورہاے بزرگ از ژند و پاژند فاتحہ سورہ الحمد فاتح کشایندہ
ترسا امت حضرت عیسیٰ جنب ناپاک بشارہ چہرہ جامہ رنگین واخول بولہ مجہول درگاہ پادشاہان تارک

ہندی ماتگ المعنی یعنے مقابل میرے گوہر نظم کے بحر سخن عرشی کا ہرگز بزم شاہ مین ذرا آب و رونق نہ دیگا
اسواسطے کہ یہ تو برگ گل ہی اور وہ خار یہ لعل خوش آب ہی اور وہ سنگ یہ در تر ہی وہ خاک یہ شہد و گلاب
وہ زہر یہ شاخ نبات وہ آب شور سرشک غم کا یہ آبحیات اور وہ آب دہن مار ارقم کا یہ قہقہہ جبرئیل کا اور وہ
آواز کاغذ کی یہ زمزمہ داؤدی وہ ایک مکرار دم سے جو ایک سورۃ ژند و پاژند کتاب زردست مجوسی سے ہی
اسلیئے کہ جہان کہین دہن مومن کا فاتحہ سے کشادہ ہوا اگر کوئی اردم سے وہان دم پھونکے تو ترسا ناپاک ہی ہوگا
وہ شیر زر کہ واخوال تیرا کسی جامہ رنگین مین رکھتا ہی ہر چند بیجان ہی لیکن شیر چرخ پر ہر دم پنجہ چلاتا ہی اور پنجہ چلانا
اسکا جنبش پھریرہ سے پس مین بھی تو اسی واخول کے بیٹھنے والون سے ہون اور شیر جاندار پھر کیسے پنجہ کسی پر
نہ چلاؤن اگر عرشی ہی تو کیا ہی واخول درگاہ والان کہ سلاطین کے دروازہ پر واسطے نشست مردم کے بناتے
ہین اور ایک عام پردہ جو قریب سرا پردہ خاص بادشاہ کے استادہ کرتے ہین اور اسکے دروازہ پر ایک علم بھی
برپا کرتے ہین تا اسمین کوئی سوار نہ جانے پاسے اور علم پر ضرور تصویر زر دوز شیر وغیرہ شئی مہیب کی ہوتی ہی شیر
واخول ہی شعر ما بعد دعائیہ جب تک کہ طبق ماہ پر جو کاغذ ہی کلک دو زبان کا سر رہے شمشیر دو رویہ تیری جان
اعدا سے ہمدم رہے

در تہذیب عشق مجازی

قولہ تا کے ای ماہ شفق پردہ پروین سازی + شام را برطرف روم برا زچین سازی + خسروان راکہ بجان شیفتہ
وصل تواند + زان دو بیجادہ تر لقمہ شیرین سازی + تا کے ای عاشق سرگشتہ بوہم خط شان + از دو رخسارہ
خود صفحہ زرین سازی + لب یارست عقیقی بدو سے مروارید + حقہ و دیدہ چرا درج در آگین سازی + زلف
یارست یکے حلقہ زدہ مار سیاہ + چند پیوستہ زغم ابروسے پرچین سازی + عین خوبان نبود در خم نون جز
سر صاد + الف قامت خود چند سر سین سازی + غمزہ دوست سنانیست بزہر آلودہ + بدل خود زسبب
خستہ ژوبین سازی + یہ اشعار بھی بحر رمل مین ہین ارکان اسکے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن
یا فعلن یا فعلان یا فعلان اللغات ماہ معشوق شفق لب شام زلف روم رخسار چین شکن زلف دو بیجادہ
لب لقمہ شیرین بوسہ زرین زرد عین چشم نون ابرو سر سین ای کج ژوبین لوا و نیزہ کوچک المعنی پہلے دو شعر

خطاب معشوق مین ہین یعنے ای اوکب تک شفق لبون سے پردہ پروین دندانکا مناٹے گا اور لب برلب ہوکے خاموش رہیگا اور شام زلف کو بروم رخسار کی طرف پرشکن کرے گا بڑے بڑے خسرو شیفتہ تیرے وصل کے ہین تا تو اس ہیجا وہ رنگ لب تر سے انکا لقمہ شیرین جیمرا دبوسہ سے ہی بنائے آب آتگے اشعار خطابیہ بعاشق ہین یعنے ای عاشق تو کب تک انکے خط کے وہم مین سرگشتہ رہیگا اور دونون رخسار کو اپنے صفحہ زرین ای زرد بنائے گا لب یار کے ایک عقیق ہین جسمین بتیس مروارید ہین تو اپنے دیدہ کے ڈبہ کو کیون در اگین یعنے پر اشک کرتا ہی زلف یار کو ایسا سمجھ کہ یہ ایک مار سیاہ حلقہ زن ہی تو کیون ہمیشہ اسکے غم سے اپنی ابرو کو پرچین کرتا ہی معشوق کی آنکھ دونون ابرو کے خم مین سوا سے سرصاد کے اور کچھ نہین ہی بس اسی کو سمجھ لے پھر اپنے الف قامت راست کو کیون سرسین کیطرح کج بنایا ہی غمزہ اسکا ایک سنان زہر آلودہ ہی جسکے سبب سے تو اپنے دلکو زخمی برچھی کا کرتا ہی **قولہ** شہسوارے تو چون صبح یکی دم باشد ٭ تاکے از زر و طلا غاشیۂ زین سازی ٭ کوزۂ بادہ سفالیست پر از آتش زر ٭ سینہ خویش چرا مشرب غسلین سازی ٭ ملک داری تو چون مہر یکے روز بود ٭ تہ بتہ چند سرا پردۂ رنگین سازی ٭ جاے آسائش و خفتن نتواند بودن ٭ جز دران خانہ کہ یک لحظہ بہ پشمین سازی ٭ زین ہمہ مال کہ داری بتو نانے ندہند ٭ جز دو وجہ کرباس یکی خشت کہ بالین سازی ٭ باہمہ تلخی فکرت زلبی ہر خسرو ٭ چند فرہاد صفت قصۂ شیرین سازی ٭ بدر چاچی چکنی بزم خواقین جہان ٭ مجلس آن بہ کہ در و مائدۂ دین سازی ٭ لیک سر حلقہ اوراد ملایک گردد ٭ مدحتے کزلی سلطان سلاطین سازی ٭ جہد آن کن کہ ز خاک در گردون سایش ٭ سرمہ مردمک چشم جہان بین سازی ٭ آستان درش آن روز توانے بوسید ٭ کہ قدمہاے خود از تارک پروین سازی ٭ ملکت ای شاہ جہان باد کہ تا صبح نشور ٭ ہمچو خورشید بہر روز نو آئین سازی ٭ **اللغات** غاشیہ زین پوش آتش ریز شراب غسلین وہ پانی جو دوزخیون کے بدن سے بھیگا بہ پشمین سازی ای عاقبت اندیشی کنی کرباس گزی وغیرہ موٹا کپڑہ **المعنی** تیری شہسواری تو صبح کے مانند ایکدم کو ہی پھر تو یہ زین پوش کب تک کسکے لیے زر و طلا کی بناتا ہی یہ کوزہ شراب کا ایک سفال ناچیز ہی جسمین آتش انگور یعنے شراب بھری ہی تو اسکو پیکے اپنے سینہ کو مشرب غسلین کیون بناتا ہی یعنے وہ جگہ جو غسلین آب دوزخیون کے آب بہنے کی ہی ملک داری تو تیری آفتاب کیطرح دن بھر کی ہی تو ایسے سراپردے رنگین تہ بتہ کیون بناتا ہی کہین جگہ آرام سے سونے کی نہین ملیگی

سوائے اُس گہر کے جو ایک لحظہ بھی تو بیش اندیشی کریگا یہ جو کچھ مال و منال تیرے پاس ہی سب قضا و قدر چھین لینگے ایک روٹی بھی تو تجکو دینگے البتہ دو گز کپڑا اور ایک خشت تکیہ کے لیے یہ تجکو ضرور ملیگی اب مصنف کہتے ہین خیال تو کر شعراشعار کے فکر مین کیسی تلخی محنت کی چکھنا پڑتی ہی پھر کسی خسرو کے خاطر سے فرہاد کیطرح کیون قصے شیرین بناتا ہی فرہاد کی تشبیہ عشق شعراشعار سے ہی اور قصے مدحت بس ای بدرچاچی تو جہان کے بادشاہون کی بزم کو اس ہوس سے کہ وہان جاؤن اور اشعار اُنکے مدحت کے پڑہون اسکو کیا کریگا یہ کیا کار آمد ہی مجلس وہ اچھی کہ مسمین دین کا مادہ درست ہو جو کام آئے ہان یہ بات ضرور ہی کہ جو مدح کہ اس سلطان سلاطین کی درست کریگا وہ البتہ سر حلقہ اور سردار اور دلایک کی ہوگی لاجرم ایسے جہد و کوشش کر کہ خاک اُسکے دروازہ گردون سا کی تیرے چشم جہان بین کی مردمک کو سرمہ ہو جاے اور تیری آنکھین روشن کردے اگر یہ آستان بوسی اسکے دروازہ کی اُس دن نصیب ہوگی کہ پہلے تو قدم اپنے پروین کے سر سے جو فلک ہشتم پر ہی بنالے اب دعا ہی کہ ای شاہ یہ جہان تیرے ملک مین ہمیشہ رہے تا تو صبح قیامت تک خورشید کی طرح ہر روز نو آئین بزم آراستہ کرتا رہے

نظم دیگر

قولہ ای مرغ صبح بال و پرافشان کہ جان گداخت + کز چنگ نالہ باز رہ دل بیک نواخت + بر رخ چو دف طپانچہ احداث کے خورد + آن کز قفا نواز دو باچنگ غم بساخت + طی کن بساط تیرہ کہ بانو عروس صبح + ہر زر کہ داشت او ہمہ در راہ مہر باخت + از آہ آتشین سحر بگر چرخ را + ہر عقد عنبرینہ کہ بودش ہمہ گداخت + سلطان یکسوارہ چین ہم بچنگ رنگ + بر نقرہ خنگ نیزہ زرین گرفت و تاخت + بیفں جنبش بکتم عدم منہزم شدند + آندم کہ آسمان علم روم بر فراخت + صبح از پی جنیبت خاص شہنشہے + این سبز خنگ را ز زر سرخ ساخت ساخت + سلطان شرق و غرب کہ ہر سالش آورند + از حضرت امام زمان خلعت نواخت + غم روسے در کشید چو جام طرب گرفت + ظلم از جہان گریخت چو شمشیر عدل آخت + دوشینہ مرگ بر سر بالین خصم رفت + نو عیش خستہ یافت کہ کس رائمی شناخت + یہ اشعار بحر مضارع مین ہین ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلان **اللغات** احداث کو دکان تیر چرخ زہرہ عقد عنبرینہ شب مع ستارہ سلطان یکسوارہ آفتاب چین روز زنگ شب ساخت ساز اسپ نو عیش بیاے مجہول **المعنی** مرغ سحر ہی یا آفتاب جسکی طرف مخاطب ہین کہ تو بال و پر کیون نہین جہاڑتا اور بولتا کہ یہ شب میرے غم کی تمام ہوئی اسواسطے کہ اس غم مین تو میری جان گل گئی تا تیری

آواز سے میری جان چنگ نالہ امی دست نالہ سے چھوٹ جاے وہ شخص دف کیطرح طمانچے اراکون نہ کے منھ
پرکیون کھایگا جسنے قفا یعنے انجام کار سے نوازش کی اور اُسکے غم سے موافق ہوا اور اُسکا سامان درست کیا
محشی نے لکھا ہی از قفا نوازی گردنے خوردن مسرور شد ۱۲ شاید یہ معنے مربوط ہوتے ہون تو اس بساط تیرہ دنیا کو
لپیٹ ڈال اور اصلا اس سے امید مت رکھ یہان کچھ نہین ہی اسلیئے کہ بانوے عروس صبح کے پاس جو زر تھا
وہ تو اُسنے راہ مہر مین ہار دیا پھر اب کیا ہی جسکا تو متوقع ہو مہر کے لفظ مین کیسا خوب ایہام ہی اور سحر نے ایک آہ
آتشین ایسی ماری کہ بکر چرخ کے پاس جو زہرہ ہی ایک عقد عنبرینہ تھی کہ مراد سیاہی شب اور ستارون سے
ہی اُس آہ آتشین سے بالکل گل گئی آہ آتشین آفتاب سلطان یکہ سوار چین کا یعنے آفتاب واسطے جنگ
زنگ کے جو شب ہی نقرۂ خنگ روز پر نیزۂ زرین شعاع کا لیکر حملہ آور ہوا تمام لشکر حبش کہ عبارت شب سے ہی
بھاگ کر تمام عدم کو گئے جسوقت کہ آسمان نے جھنڈا روم کا اُٹھایا صبح نے واسطے اسپ کوتل خاص شاہنشاہ
کے اس سبز خنگ کو ساز زر سرخ سے آراستہ کیا سبز خنگ آسمان زر سرخ آفتاب اور وہ شہنشاہ سلطان شرق
وغرب کا ہی جسکے لیے ہر سال امام وقت کے حضور سے خلعت نوازش کا آتا ہی تب اُسکے آنے سے جسوقت
اسنے جام طرب کا ہاتھ مین لیا غم نے اپنا منھ چھپا لیا اور جب تلوار عدل کی اسنے تولی ظلم جہان سے بھاگ گیا
اب تفاول ہی رات دشمن کی سرہالین پر مرگ گیا تو اُسکو ایسا بیمار و خستہ پایا کہ کسیکو نہین پہچانتا تھا بس اُسی حال
مین چھوڑ دیا کہ مرنے سے اسکے لیے یہی اچھا ہی

قطعہ در ترغیب عشق حضرت لایزالی

قولہ ای دل تشنہ ساغر غم کش + ساغر می بروے خرم کش + رخ بدرگاہ لایزالی آر + خط رو بر جبین عالم
کش + ضربت تیغ عشق ہر دم خور + شربت جام غم و نادم کش + نہ خم لاجورد گردون را + در صبوح فنا بیکدم
کش + چون زجام وصال مست شوے + خیمہ بر فرق ہفت طارم کش + خاکپاے محمد آر بکف + توتیا در
دو چشم آدم کش + دم برآ جام از کف موسی + بر سر طور عشق دم دم کش + آن کلیم از کلیم بازستان + در سر اتہام
بلعم کش + جو بر آز قصور بیرون آر + روح راز آستین مریم کش + جبر کش از جیب عیسوی سوزن + شتر انرا
طویلہ و رہم کش + سایۂ رحمت خداے را + در سر آتش جہنم کش + صبح بسیار میزند خندہ + جیب او گیر و سوے

ماتم کش ÷ جل زرین خنگ چادم را ÷ نیم شب در سرین ادہم کش ÷ شاہد در بر عروسے کن ÷ نیل رد بہ عذار
ادہم کش ÷ گردنے بستہ عرش سرکش را ÷ بر در پادشاہ عالم کشش ÷ ہر دربے راکہ بدر چاچی سفت ÷ رشتہ جان
بیار بود رہم کش ÷ یہ قطعہ بحر خفیف مین ہے ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان الالتجا
ساقیا انگی غم صبوح شراب بامداد دم دم بر عہ جرعہ بلعم نام اولیا کا جسکی دعا سے حضرت موسی تیہ مین گرفتار ہوے
اور موسی کی دعا سے وہ مردود ہوا سایہ رحمت خدا سے سلطنت ادہم اسپ سیاہ مراد از شب جل زرین اشعہ مہر
المعنی اے دل اگر تو تشنہ آب وصال کا اسکے ہے تو آب زلال پر مزہ مت ڈھونڈھ ساغر غم کا پی اور ساغر جم کا جو روی
خرم ہین ای لذت درد عشق سے محروم انکے منھ سے مار دے تو متوجہ درگاہ لایزالی کا ہو اور سارے جہان کی پیشانی
پر خط رد کا کھینچ دے ہر دم ضرب تیغ عشق کی کہا اور شربت جام غم دمادم برابر پیے جا یہ گردون کے جو خم سبز ہین
سب کو فنا کی صبوحی مین ایکدم سے پیجا یعنے سب کو فنا کر دے اور جب تو جام وصال سے مست ہو جاے تو پھر کیا
پھر تو خیمہ ساتوین آسمان کے سر پر کھڑا کر جو مقام جبریل کا ہے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پا حاصل کر
اور دونون آدم یعنے مردم کی چشم مین سرمہ لگا دے جام شوق کا موسی کے ہاتھ سے جو بار بار رب ارنی کہتے تھے
چھین لے اور طور عشق کی چوٹی پر بیٹھکے مزہ لے لیکر گھونٹ گھونٹ کرکے پی وہ کلیم جس سے بلعم باعور مردود ہوا حضرت
موسی سے لیلے اور بلعم کے اہتمام مین اسکو تان تا پھر مقبول ہو جاے کیسا مقرب تھا جسکی دعا سے موسی سے بنی
چالیس برس تیہ بنی اسرایل مین گرفتار رہے اور پھر انکی دعا سے وہ مردود ہوا ضرور قابل رحم کے ہے حور کو لذت
درد عشق سے آشنا کر کہ وہ جین سے جنت مین بیٹھی ہے تا اس لذت کو معلوم کرکے قصور جنت سے نکل بھاگے اور مریم
کی آستین سے روح کو نکال لے کہ وہ حضرت عیسی ہین جنکے دم سے مردے زندہ ہوتے تھے کہ وہ اس درد کے لطف سے
آگاہ ہوتے ہی خود بخود ایسی عمدہ شی کو آستین سے نکال دینگے اور بجاے اسکے اسکو بے اختیار اختیار کرینگے یہ سامان
دنیا ایسی شی ہے کہ حضرت عیسی جب فلک چہارم پر پہونچے آگے جانے سے یہی انکا مانع ہوا کہ ایک سوزن ہنگام تلاشی
انکی جیب مین سے نکل آئی پھر آگے نجانے پاے تو اس سوزن کو جو مانع ہوئی اسے عیسی کی جیب سے نکال لے
جو اسباب دنیا ہے اور افلاک کو یعنی رسی مین باندھ کے اونٹون کی سی قطار علیحدہ کھڑا کر دے تا کوئی مانع نہو سے جہانتک
جی چاہے اوپر چلے جائین یہ سلطنت سایہ رحمت خدا کا کہلاتی ہے اور پادشاہ سایہ خدا ہے انکا دنیا مین عدل داد

کے ساتھ ایسا برتاؤ کر کہ قیامت مین آتش جہنم بڑی سخت جگہ ہی اُسی کے خیال و خوف مین یہ تنی رہے اور
طریق عدل سے متجاوز نہو یہ صبح بہت ہنسا کرتی ہی اور ٹھٹھے مارتی ہی خورا اسکا گریبان پکڑکے ہاتھ مین توڑ ال
دے کر سارے خندے بھول جائے یہ جھول زرین جو چرخ چہارم کی ہی یعنے آفتاب کہ نیم شب سے اسکا
طلوع اعتبار کیا گیا ہی اسکو اپنے ادہم شب کی سرین پر ڈالکے اُسپر سوار ہو تا آفتاب سوار ہوجائے جو سحر خیز کو کہتے
ہین کہ وہ وقت اجابت کا ہی اور سرین پر ڈالنے سے ارادہ صبح خیزی کا ہی اور ادہم کنایہ شب یعنے نمود
صبح کاذب سے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی اقم الصلوۃ لدلوک الشمس قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے آفتاب کے
معشوقہ دہر کے ساتھ شادی کر اور اُسیکا ہمکنار ہو رخسار مرہم پر خط نیل کھینچ دے اور بر دکر دے آور
عرش جو بڑی بلند اور بہ عمر کشیدہ ہی اُسکی گردن باندھ کے پادشاہ عالم کے دروازہ پر لا اور یہ در جو بدر چاچی نے
پروئے ہین تو اپنی جان کا رشتہ لا اور ہر ایک کو اُسمین پرو دے کہ نہایت ہی بیش بہا ہین

قطعہ در مدح سلطان محمد بن تغلق

قولہ حاکم روے زمین سلطان محمد شاہ دین + ای امامت بر ہمہ آفاق والی ساختہ + کبریاے تخت تو نہ طارم
شش روزہ را + گوشۂ دہلیز دار الملک دہلی ساختہ + میل کردہ بر عمارت راے تو چون آفتاب + عرض
بنیادش تمامی میل کلی ساختہ + بر سر یک گوشۂ خوان عطایت دیدہ جم + ہر نواے کز دعاے رب ہب لی ساختہ +
دوستان چون چنگ یک زانو سر انگشت زبان + خصم را چون دف قفا از زخم سیلے ساختہ + آسمان بر پشت
پایت خم شدہ و تا منہد + روے او را لپشت دست چہرہ نیلی ساختہ + سدۂ قصر ہمایونت چو ایوان فلک +
با ہزاران خشت زرین طاق عالی ساختہ + در شمار خاکپایت ہر شبی خاتون ماہ + نہ زمرد گون لگن را پر لالی
ساختہ + تا بود جز وے قضا ایے کہ باشد مہملہ + یادگار ملک و دین از تو کلی ساختہ + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان
اسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن الالغات میل کلی بعد میان معدل النہار و منطقہ کہ ۲۳
درجے ۳۰ دقیقے و ۱۷ ثانیہ کا ہو کہ یہ نہایت دوری شمس کی معدل النہار سے ہی جم حضرت سلیمان رب ہب لی
ملکا لاینبغی لاحد من بعدی یہ حضرت سلیمان نے دعا کی تھی یعنے ای پروردگار میرے ایسا ملک مجکو عطا کر کہ بعد
میرے کسیکے سزاوار نہو یک زانو بالکل نہ لگن زمرد گون نہ فلک لالی انجم قضیہ کلیہ جیسے کل انسان حیوان کہ

اسمین کل افراد انسان پر حکم کیا جاتا ہی اور جزئیہ جیسے بعض الحیوان انسان کہ اسمین بعض افراد پر حکم کیا جاتا ہی اور قضیہ مہملہ جیسے بعض الانسان فی خسر اس قضیہ کا جزئیہ ہونا لازم ہی کہ حکم کیا جاتا ہی اسمین افراد غیر معین موضوع پر جو مبتدا ہی المعنی ای ممدوح تو کہ حاکم روے زمین اور سلطان محمد شاہ دین ہی اور امام وقت نے تجکو والی سارے جہان کا کیا تیرے تخت کی عظمت و بزرگی نے اس نہ طارم فلک کو جو چھ روز مین پیدا ہوا ہی دار الملک دہلی کی دہلیز کا ایک گوشہ بنایا دہلی اور دہلیز مین کیسا لطیفہ ہی تبس شعر اول ندا ہی دوسرا جواب ندا آفتاب ہمیشہ آبادان کار جہان کا ہی اور تیری راے بھی مثل آفتاب کے آبادان کار جب اسنے میل عمارت جہان کا کیا تو ایسا عرض اسکی بنیاد مین رکھا کہ آفتاب کو اس سے میل کلی ہو گیا یعنے دوری درجون اور دقیقون اور ثانیون کی جو مراد مہینون اور دنون اور پلون سے ہی مطلب یہ کہ تیری راے آبادان کاری مین اسقدر آفتاب سے بڑھ گئی حضرت سلیمان نے جو اس بادشاہ کے خوان عطا کو دیکھا کہ کیسا رب العزت نے اسکو بخشا ہی اور اپنے ملک کو جو رب ہب لی ملکا کی نوا و دعا سے پایا تھا غور کیا تو اسکے خوان عطا کے ایک گوشہ پر اسکو رکھا پایا دوست تیرے مثل چنگ کے بالکل سر انگشت زبان ہین یعنے موافق جیسے سب انگلیون کے سر یک زبان ہو جاتے ہین تب نغمہ راست و درست ہوتا ہی ایسے ہی وہ سب آپسمین ملے ہوے مگر دشمنون کی دف کیطرح زخم سیلی سے قفا نیلگون ہو رہی ہی آسمان جو خم ہو رہا ہی اسنے چاہا تھا کہ جھککر اسکے پاؤن پر سر رکھدے لیکن تیرے ہاتھ نے ایسی پشتا اسکے منہ پر ماری کہ چہرہ اسکا نیلا ہو گیا تیرے قصر ہمایون کے آستانہ نے ایسا جیسا کہ یہ ایوان فلک ہی ہزارون خشت زرین سے ایک محل بنایا ہی گویا یہ ایوان فلک اس قصر کا آستانہ ہی خاتون ماہ نے اس خیال سے کہ تیری خاکپا کا نثار کرون نہ لگن زمردگون اس نہ فلک لآلی متلالی سے بھر رکھین ہین کہ وہ انجم ہین آب دعاے تابیدہ ہی یعنے جب تک کہ حسب قوانین منطق کے قضایاے مہملہ جزئیہ ہوا کرین کہ بیان اسکا اوپر لغات مین مع مثالون کے لکھا ہی کام ملک دین کا تیرے سبب سے کلی ساختہ پرداختہ رہے جزوی اور قضایا اور مہملہ اور کلی بسبب مراعات منطقی ہین

قطعہ در مدح ممدوح

قولہ ایکہ و رفحواے منشور امام المومنین + مبداء القاب تو سلطان اعظم آمدہ + نام خاص تو بہر زبان خاص و عام

شرق و غرب + از پس سلطان دین خان دو عالم آمده + پیش بحر پنج شاخ درفشان دست تو + هفت دریا کمتر از یک قطرۂ شبنم آمده + گوشۂ دہلیز دار الملک دہلی این زمان + حاوی ہشتم رواق ہفت طارم آمده + تا نگردون نور میان زر نشیند چون نگین + ہر که پیشت پشت حلقه ہمچو خاتم آمده + خصم بے مہرت چو صبح کاذب و جام میست + چون حباب انیک بقائے ہر سه یکدم آمده + صبح را از بہر آن تاخود بدراحی دہیش + گوشۂ دستار زر از سیم معلم آمده + بزم تو باغ جنانست و عدوئے بد گہر + سنگ آسا ہیزم نار جہنم آمده + تا بزیر ہفت شوہر چار زن در جنبشند + کا فرم گر مثل تو از نسل آدم آمده + یہ قطعه بھی وزن و بحر صدر مین ہی اللغات خان بادشاہ پنج شاخ پنج انگشت گوشۂ دستار یا شعاع آفتاب معلم منقش کافرم یہ قسم ہی المعنی ای ممدوح تو وہ ہی که مضمون فرمان امام المومنین مین ابتدائے القاب تیرا سلطان اعظم ہی اور نام خاص تیرا زبان خاص و عام پر جیسے که شرق و غرب مین ہین بعد سلطان دین کے خاندو عالم ہوا ای بادشاہ دو عالم تیرا ہاتھ ایک دریا دُر فشان ہی یعنی عطا اُسکی دُر اور اُسکی جو پانچ شاخین ہین جیسے دریا کی شاخین ہوتی ہین که مراد پنج انگشت سے ہی اُنکے سامنے ہفت دریا ایک قطرۂ شبنم سے بھی کمتر ہین جیسا که سات سمندر مشہور ہین تیرے سبب سے گوشۂ دہلیز دار الملک دہلی کا اسوقت مین ایسا وسیع و فسیح ہوگیا که یہ ہفت طارم جو فلک ہشتم کے جوف مین ہین فلک ہشتم کا حادی ہوگیا اور اُسکو گھیر لیا جو کوئی تیرا مطیع ہی اور تیرے سامنے عجز و انکسار سے خمیدہ ہو کر مثل حلقه انگوٹھی کے آیا گردون تک نگینه کیطرح زرین بیٹھا دشمن بے مہر تیرا ایسا ہی جیسے صبح کاذب اور جام مے اور حباب که ان تینون کی بقا یکدم ہی کیسا دم تینون مین ثابت کیا ہی که ہند و ر القائل صبح جو یہ پگڑی سیمین سفید بوٹہ دار که وہ آفتاب ہی اور گوشۂ زرین جو شعاع آفتاب ہی باندھے ہوے ہی اس تمنا مین ہی کہ اپنے کسی مداح صبح نفس کو مجھے حوالہ کردے بزم تیری باغ جنت ہی اور دشمن بدگہر اُسمین ایسا جیسے پتھر ہیزم نار جہنم کی بفحوائے آیہ کریمه و قودہا الناس و الحجارۃ چھپیان دوزخ کی آدمی اور پتھر ہین اب دوسرے طور پر بتاتا ہی یعنے جیسے کہ نیچے ان ہفت شوہر فلک کے چار زن جنبش مین ہین کہ یہ اربع عناصر ہین مین قسم کھاتا ہون کہ نسل آدم سے کوئی مثل تیرا نہ آیا نہ پیدا ہوا

قطعه دیگر

قوله خدایگان سلاطین دین محمد شاہ + منزہ ضمیر تو از روح قدس نقش پذیر + کمینه چاکر تو شاہ صد ہزار سپاہ +

کمینہ بندہ تو خان صد ہزار امیر + امام خواندہ ترا پادشاہ ہفت اقلیم + سپہر کردہ ترا آفتاب ماہ وزیر + بر آستین جلالت بسوزن خورشید + خیال نقش بقا را فلک کند تحریر + کمانش از پی آن میکند ز خانہ برون + کہ روز معرکہ دلجوے دشمنان شد تیر + چو مہر پدر از خصم طفل طبع گریخت + کہ سر ز گردنش افتاد و جان نمود نفیر + بقہر مادر خاکش چنان کشید بزیر + کہ ماند از غم ایام در بساط مریر + شب بقاے تو باد آفرین آن صبحی + کہ چتر زر بزند چرخ لاجورد بزیر + یہ قطعہ بحر مجتث میں ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن **اللغات** پدر افلاک کمان قوس قریر تلخ المنتہی آنحضرت یگان سلاطین دین کے یعنے محمد شاہ عجب تیرا دل صافی ہی کہ روح القدس سے نقش پذیر ہی یعنے جو بات تیرے دلسے نکلتی ہی گویا القا روح القدس ہی کا ہے آدنی چاکر تیرا وہ ہی جو پادشاہ لاکہ سپاہ کا ہو اور کمتر بندہ تیرا پادشاہ لاکہ امیر کا امام ہے تو تجکو پادشاہ ہفت اقلیم کا کہا سپہر نے تیرا خطاب کیا آفتاب جسکا ماہ وزیر ہی تیری آستین بزرگی پر فلک سوزن خورشید سے خیال نقش بقا کا لکھتا ہی کہ یہ ہمیشہ معلوم ہوتی ہو اسکو فنا نہین ہی قید آستین کی بدینوجہ کہ اکثر آستین پر ترنج وغیرہ بناتے ہین کمان اُسکی جو تیر کو اپنے گھر سے نکال دیتی ہی یہ سبب ہی کہ یہ دلجوے دشمنون کا ہی کہ جا اُنھین کی دلجوئی کرے لجہ کیسا الطف ہی جب محبت نہ پدر افلاک کی تیرے خصم طفل طبع نادان سے بسبب تیری خصومت بہاگی سر تو اُسکا اُسکی گردن سے گر گیا اور جان نے اُس سے نفرت کی تو پہر مادر خاک نے اُسکو اپنے نیچے ایسا دبایا کہ غم ایام سے بساط یعنے زمین مین بھی تلخ ہی رہا وہان بھی چین نپایا اب دعا ہی تابید ہی یعنے خدا کرے کہ شب تیرے بقا کی مصاحب اُس صبح کی ہو کہ جس صبح چرخ لاجورد اپنا چتر زر زمین پر پھینک دے کہ یہ حال صبح قیامت مین ہوگا

قطعہ دیگر

قولہ بہرام فریدون فر ای آنکہ بروز رزم + چتر ہیبت سایہ بر فرق خور انداز د + در جا لقہ ہیجا تیر تو لوا ساز د + پیل تو بچرخ آید تیغ تو سپر انداز د + دان قاضی واکرا چون چرخ زنان گردد + بالاے سرش عیسی دستار زر انداز د + از ہیبت تیغ تو خورشید سپر گردد + وز سہم کمان تو جبریل پر انداز د + از برق سنان تو شاہنشہ شرق از کف + بادہ سپر مینا شمشیر زر انداز د + گر چرخ نشانیان را بر خاک کنی ماجر + پیلت بسر دندان بر عرش بر انداز د + در حلقہ بزم شہ تا گوش نہد جانہا + بحر خوش این قطعہ دریاے تر انداز د + یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

یا مفاعیاان اللغات خانقہ جاے عبادت فقرا ہیجا جنگ نوا آواز و توشہ شمشیر زر آفتاب المعنی یعنے ای بہرام فریدون فر تو وہ ہی کہ لڑائی کے دن چتر سیاہ تیرا آفتاب کے سر پر سایہ ڈالتا ہی یعنے چھپا لیتا ہی خانقاہ لڑائی مین تیر تو تیرا راگ گاتا ہی راگ تیر کا سناہٹ کی آواز جو اس سے نکلتی ہی پیل تیرا مست ہوکے ناچتا ہی اور تیغ تیری سر گراتی ہی لڑائی کو خانقاہ اس سبب سے کہا کہ خانقاہ مین نوا زنے اور رقص و وجد اور سر اندازی جو صورت مراقبہ کی ہی یہ سب ہوتے ہین پس سر اندازی مین کیسا لطف ہی اور غازی ذاکر اس لڑائی کا کہ اللہ اکبر کہکے تلوار لگاتا ہی اسی سبب سے ذاکر کہا ہی کہ جسوقت وہ وجد مین اگر چرخ زن ہو تو حضرت عیسی بکمال اعزاز دستار زر کی جو آفتاب ہی اسکے سر پر رکھدین ایسا چرخ اسکا انکو پسند آئے کہ میرا چرخ قابل اس دستار کے نہین ہی یہ چرخ البتہ ہی تیری تیغ کی وہ ہیبت ہی کہ خورشید جو تیغ شعاع کی لیئے ہوے ہی اور ایسی کہ جسکی آنچ کوئی اٹھا نہین سکتا سپر لگانا کیا معنے خود سپر ہو جائے اور تیرے خوف تیر سے جبریل پر چھوڑ دین ایسا تیر تیری کمان کا ہی جسوقت چمک تیرے سنان کی دیکھے تو باوصف نہ سپر سبز فلک کے شہنشاہ شرق آفتاب کے ہاتھ سے شمشیر زر کی گر جائے زر باعتبار زر کاری نیام وغیرہ کی اگر چرخ اپنے نہ ابنان کو خاک سے سر تک سپر کرے جیسا کہ ہاتھی کے خوف نکالنے اور دلیر ہونے کو تھیلیون مین خاک بھر کے اسکے سامنے ڈالتے ہین تو پیل تیرا اسسے ہرگز نہ گھبرائے اور دانت کے سرے سے اسکو اٹھاکے عرش پر پھینک دے اب مصنف کہتے ہین کہ یہ قطعہ مین نے اس بحر خوش مین اس واسطے لکھا ہی کہ بزم شاہ کے حلقہ مین لوگون کی جانین کان لگائین اور یہ آشر گو ہر تر ہو سکے اور وہ خوش آب دار ہے

قطعہ دیگر

قولہ ای محمد فر و حیدر دل و عباس شکوہ + آبتین آب موید یدہ جمشید لوا + ای زحکم تو برافزودہ ہمہ شرع رسول + دسے زعدل تو برآسودہ ہمہ خلق خدا + ہیچ دریا کہ در و سبز نہنگی باشد + کف و شمشیر بہ آب تو بود در و زغا + زر رشتہ ابر کف تو عوض نم باران + باز ناندست ازان روے دہان دریا + خامہ صاحب دیوان تو در نظم امور + شب بروز آرہا نے بشدہ انگشت نما + گرد بر گرد یکے زنگی زر لبقت سلب + رنو میان سر بسر آوردہ ہمہ ماہ قفا + زرد مار سینت سیہ سر کہ چو بر کف آید + بر یغ ماہ فشاند ز دہن مور چپا + باد تا چرخ کند از سپر ماہ کمان + نعل یکران تو تاج سر خاقان ختا + روشنست اینکہ چو خورشید نگرد و تیرہ + آفتاب فلک ملک تو تار رجزا + یہ قطعہ بحر

رمل مین ہی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلان **اللغات** آبتین نام پدر فریدون موید پسر فرخ برادران
دیوان کچہری شب مداد روز کاغذ ہلال قلم انگشت نما مشہور چرخ آسمان د حلقہ کمان تیسیر بدر کمان ہلال بگران
اشہب **المعنی** ای ممدوح تو محمد فرخیدہ دل عباس شکوہ آبتین آب موید جمشید لوا ہی اور ای ممدوح تیرے حکم
سے شرع رسول کو ترقی ہی اور خلق خدا کی تیرے عدل سے آسودہ کوئی دریا ایسا کسی نے ندیکھا ہوگا جسمین نہنگ
سبز ہو بجز نہنگ سیاہ کے مگر تیرا ہاتھ دریا ہی اسمین شمشیر پر آب روز وغا کے یہی دریا اور نہنگ سبز ہی از سبزی تیغ باعتبار اصالت
آہن تیری کف وہ ابر ہی جس سے زر برستا ہی بجائے آب باران کے اسی سبب سے حیرت کے مارے دریا منہہ پہیلا
کے رہگیا ہی خامہ تیرے صاحب دیوان کا نظم امور مین ایک ہلال ہی کہ شب یعنے مداد کو روز کے کاغذ پر لاتے ہین
مشہور و انگشت نما ہی اور زنگی بھی قلم سیاہ زربفت سلب نقوش زر کے جو اسپر ہین کہ رومی جو انگلیان ہین اسکو
لیے ہین اور وہ رومی سربسر سب ماہ در قفا ہین کہ وہ ناخن ہین اور ایک زرد مار سیہ سر ہی باعتبار مداد کہ جس وقت
ہاتھ مین آتا ہی تو ماہ کے رخ پر دہن سے سورج پہوتا ہی ماہ کاغذ مور سچے حروف اب دعائے تابیہ ہی یعنے جب تک
کہ چرخ ماہ کو سپر سے کمان بنائے یعنے بدر سے ہلال کرے نعل تیرے گہوڑے کا تاج سر خاقان ختا کا ہوئے
اور یہ بھی خوب روشن و ظاہر ہی کہ آفتاب تیرے ملک کے فلک کا مثل آفتاب اس فلک کے کہ روز جزا کو بے تیرہ
ہو جائیگا نہین ہی وہ ایسی ہی روشن رہیگا ہرگز تیرہ نہوگا

قطعہ دیگر

قولہ در چار شق ملکت صد ملک سلیمان باد + صد آصف جم ہیبت در ہر صف دیوان باد + چون چتر سیاہت را
مہ گشت ہمای زر + پیراہن جاہت را خور گوی گریبان باد + چون غاشیہ زینت شد روح امین را بال + از ابرو
حور العین نعل سم بکران باد + یک ذرہ عطائے تو صد حاصل کونین ست + چون بخشش تو عمرت بیحد و فراوان باد +
کلکت بیکے غمزہ بگرفت ہمہ عالم + از روے زمین نامہ چون طرہ جانان باد + شاہان خضر دل را خاک در تو بر لب
چون نعل تر دلبر صد چشمہ حیوان باد + کلکت تو چو ذوالقرنین تعلیم دہ خضر ست + سرخیل غلامانت فرماندہ خاقان باد +
خصمت کہ چو سگ کم یافت از خاک در بت آبی + ہمچون برہ گردون در آتش سوزان باد + یہ قطعہ بحر ہزج مین ہی
ارکان اسکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن **اللغات** شق طرف آصف نام وزیر حضرت سلیمان غاشیہ زین پوش

پرستند و صد حاصل صد چند غزہ رفتار خضر دل ای زندہ دل المعنی خدا کرے کہ چارون طرف تیرے ملک کے سو ملک سلیمان کیسے ہون ایسا وسیع ہو اور سیکڑون آصف جم ہیبت تیری کچہری کی ہر صف مین ہون من مین آصف وجم براہ عطف لکھا ہی میری دانست مین بعطف بہتر ہی تحشی و صحیح سے نہ معلوم کیون رہنے دی جب چتر سیاہ کا تیرے بلاہ ہمائے زر بنا جیسے مناسب سایہ ہمایون ہما کے ہما کی تصویر چتر پہ بناتے ہین لہذا تیری تجاوہ کے پیراہن کا افتاب تکمہ بنے اور جب غاشیہ تیرے زین کا بال روح الامین کا ہوا تو ابرو حورعین کی نعل سم یکران کے ہوئے ایک ذرہ عطا تیرے حاصل کونین سے صد چند ہی بس جیسے تیری بخشش ہی ایسے ہی عمر بھی تیری بہت اور فراوان ہوئے کلک نے تیرے ایک رفتار مین سارے عالم کو لیلیا بس روے زمین سے ماہ تک مانند طرہ جانان کے ہو جیسے طرہ جانان کا زمین سے اُسکے ماہ رخسار تک ہوتا ہی جو بادشاہ کہ زندہ دل ہین اُنکے لب پر خاک تیرے دروازہ کی جو خاک بوسی سے پڑھی ہوئی ہی وہ اُنکو ایسی شیرین ہو جیسے لب تر معشوق کے کہ سیکڑون چشمہ حیوان کے برابر ہی کلک تو تیری مانند ذوالقرنین کے معلم خضر کی ہی اور جو سردار تیرے غلامون کا ہی وہ حاکم خاقان کا ہوئے کلک کو ذوالقرنین اس رعایت سے کہا کہ اُسکے سر پر دو شاخون کا ہونا مشہور ہی اور کلک بھی دو زبان ہوتی ہی اور معلم خضر بدین وجہ کہ سکندر نے ہنگام تلاش آبحیات کے خضر کو ایک مہرہ دیکر مع حضرت الیاس ایک طرف بھیجا تھا کہ جب یہ مہرہ چمکنے لگے تو جان لینا کہ وہ چشمہ بہت قریب ہی اور جب ملجائے تو مجکو خبر کر دینا خصم تیرا کہ مثل سگ کے ہی اسنے تیرے در سے کچھ آبرو نہین پائی اتنی بھی کہ جتنی سگ آستان کی ہی بس ہمیشہ مثل برہ گردون کے آتش غم مین جلتا بھنتا ہی رہے برہ گردون برج حمل کہ آتشی ہی

قطعہ دیگر

قولہ زہے گذشتہ سر طارم ہمایونت + زطاق ما مین بزر اندودہ ہفت مقصورہ + یگانہ دو جہانے دراے تو افروخت + ہزار شمع بر بن چار و پنج قارورہ + چو بدر رائے ترا مہر گفت ماہش گفت + کہ ای سر فضلائے دیار معمورہ تا براے اوچہ زند آفتاب از مردی + کہ زیر چادر زرین زخیست مستورہ + زہے بطلعت مسیحا بکرمت عازر ہ + زہے بگاہ سلیمان و چرخ زنبورہ + فروغ گوہر او از کلاہ حرمت تست + ورست زر کہ برآید نہ تاب نہ کورہ + فلک زدائرہ تست یک نقطہ + جہان زمصحف اقبال تست یک سورہ + بہ مجلس تو چہ رونق بود خورنق را + چہ شاخ سنبل

سیراب کے بود شورہ + تفاوت ست ز آبحیات تا غسلین + تباین ست ز شاخ نبات تا تورہ + بسے دوید صبا گرد باغ
سلطانی + لطیف تر ز وجودت نیافت باکورہ + ز دست ساقی دولت می بقا مینوش + حریف خام طمع میفشار
انگور غورہ + یہ قصیدہ بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلن یا فعلان یا فعلن یا فعلان **اللغات**
تہم طارم گنبد محل زر اندودہ باعتبار ستارگان مقصورہ حجرہ چار پنج نو ہوے قارورہ شیشہ زندای مشابہ زن
باعتبار اسکے کہ شمس مونث سماعی ہی عازر وہ شخص جو حضرت عیسیٰ کی دعا سے زندہ ہوا تھا گاہ تخت زنبورہ ایک قسم
ساز مگس سیاہ درست اشرفی نو گورہ نہ فلک خورنق نام محل بہرام شورہ درخت کنیر اور خاک کہ اس سے بارود
بناتے ہین دگیاہ زمین شور تورہ نام گیاہ باکورہ میوہ نورسیدہ مینوش امر استمراری غورہ انگور خام کہ ترش ہوتا ہی
المعنی ای ممدوح عجب قصر عالیشان تیرا ہی جسکا گنبد ہمایون ان سات حجرون زر اندودہ کے طاق سے بلندی مین اوپر
نکلگیا ہی تو دونون جہان مین یکتا ہی اور تیری راے روشن ایسی جسنے ہزارون شمع ان نو قارورون مین کہ نو فلک
ہین اور شمع ستارے روشن کر دیے ہین جیسے آفتاب یکتا ہی اور اس سے تمام انجم و ہر شے نور پاتی ہی آئیندہ قطعہ ہی
کہ جب مدبر نے تیری راے کو مہر ٹھہرایا تو ماہ نے کہا کہ ای فلان تو تو سردار فضلاے دیار معمورہ کا ہی جو مراد ربع مسکون
سے ہی تو اسکی راے کو مہر کیسے کہتا ہی مہر بھلا مردی و مروت مین اسکی راے سے کیا شابہت رکھتا ہی کہ یہ ایک
زن مستورہ زیر چادر زرین جو شعاع ہی کہ کوئی دیکھ نہین پاتا اور آفتاب مونث سماعی ہی بدلیل قولہ تعالے
والشمس وضحٰہا کہ ہا ضمیر مونث کی ہی راجع بشمس پھر اسمین اس مین کیا مناسبت تیرے لطف کو دیکھکر تو یہی کہا
جاتا ہی کہ تو عجب ایک مسیحاے وقت ہی اور علی ہذا کرمت مین عازر اور تخت پر سلیمان اور تخت ایسا جسکے مقابل
آسمان ایک سیاہ مکھی جسکی ہندی بھونرا ہے اشرفی زر کی کہ آفتاب ہی ان نو بیٹھیون افلاک مین جو تاؤ کھاکے نمود
ہوتی ہی اسکے فروغ اصلی اسی سے ہی کہ تونے کلاہ حرمت کی اسکے سر پر رکھدی ہی تو ایسا بلند قدر ہی کہ فلک باانہمہ
وسعت و علو اسکے مقابل ایک نقطہ ہی اور تیرے اقبال کا جو مصحف ہی اس مصحف سے جہان ایک سورہ ہی کہان
تیری مجلس آراستہ دلخواستہ کہان خورنق جو محل بہرام گور کا تھا جیسے شاخ سنبل سیراب کے مقابل شاخ کنیر کی نہین
ہو سکتی پھر دوسری نظیر ہی ظاہر ہی کہ آبحیات اور آب ریم مین بڑے فرق ہین اور شاخ نبات اور تورہ مین کہ یہ
بھی ایک گیاہ ہی نہایت ہی مغایرت آپ کہتے ہین کہ صبا باغ سلطانی مین جس سے سب سلطان سلطان ہوے

ہین بہت دوڑے دوڑے پھرے لیکن تیرے وجود باجود سے لطیف ترکوئی میوہ نورسیدہ اُسنے نہین پایا اینده دعا کہ تو تو ساقی دولت کے ہاتھ سے ہمیشہ شراب بقا کی پیا کر اور حریف خام طمع سے کہدے کہ تو انگور خام نچوڑا کر لینے ترشی وبدمزگی اُسیر چھوڑ دے

قطعہ دیگر

قولہ سایۂ حقے کہ شاہ اختران + بندۂ رائے تو گشت و درخورست + چرخ اگر از تخت تو در تاب شد + بحر ہم از دست تو کف بر سرست + دستت آن بحرے کہ در گرد مصاف + قطرۂ آبی مدامش در برست + تخت آن چرخے کہ در یک برج او + نہ فلک کمتر ز جرم اخترست + زیور ش القاب سلطانی بسست + ہر کجا در مصر جامع منبرست + جید او در زیر بار جود تست + ہر کجا گردن کشی در کشورست + نہ محیط چرخ با آن چشمہا + آتش تیغ ترا خاکسترست + یہ قطعہ بحر رمل مین ہی ارکان اُسکے فاعلاتن فاعلاتن فاعلان یا فاعلن اللغات شاہ اختران آفتاب تاب جکر منبر سے آلہ برداشتن چشمہا مراد از کواکب المعنی ای ممدوح تو سایہ حق کا ہی کسواسطے کہ شاہ انجم آفتاب تیری رائے روشن کا مطیع وبندہ ہی کہ یہی اُسکے لایق تھا چرخ تو تیرے تخت کو دیکھکر جکر مین ہی اور بحر بھی دست فیض سے کف بر سر ہی لینے حیران سر پر کف رکھے ہوے ہاتھ تیرا وہ دریا ہی کہ گرد مصاف مین کہ اندھا دھند ہوتا ہی ایک قطرہ آب جو مراد تیغ سے ہی کہ فرط آب سے بوند ہو رہی ہی یہ ہمیشہ اُسکی بغل مین رہتی ہی تخت تیرا ایسا چرخ ہی وسیع وفسیح ہی جسکے ایک برج مین یہ نہ فلک ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے فلک پر کوئی تارہ اور جس شہر مین مسجد اور منبر ہی اُس منبر کی آرایش القاب سلطانی جو اُسپر پڑھا جاتا ہی کافی ہی اور آرایش کی حاجت نہین ہی محشی نے مصر جامع کو بمعنی شہر فراہم سازندہ مردم ہر قسم کے لکھا ہی اور مین جامع کو بمعنی مسجد کے جانتا ہون جیسے جامع بعلبک وجامع دمشق اور جامع ومنبر مین عطف تقدیرے اور جہان کہین کسی کشور مین کوئی گردن کش ہی اُسکی گردن تیرے بار جود کے تلے ایسی دبی ہوئی ہی کہ وہ گردن اُٹھا ہی نہین سکتا نہ محیط چرخ کے باوصف اسقدر چشمون کے جو ستارے ہین تیری آتش تیغ کے سامنے سب خاک وخاکستر ہین یہ چشمے کچھ اُسوقت مین کار آمد نہونگے

قطعه دیگر

قوله تو آن شاهی که کلکت بر رخ ماه + ز قعر پنج دریا عنبر انداخت + بروز عید تیر شهریارے + بیزدان گر کسی
زین بهتر انداخت + بعبرت چون کمان را بر کشیدی + ز سهمت کرگس گردون پر انداخت + چنان بشکست
تیرت هر کدو را + که ذره ذره بر روے خور انداخت + دران میدان مردی بار دیگر + چو عزمت خواست تیر دیگر
انداخت + کدوے زرنگار صبحدم را + فلک از بام میناگون بر انداخت + چنان از هیبت گردون بلرزید + که
بهرام از کف خود خنجر انداخت + اگر شمشیر شه خود نیست صوفی + برزم اندر چرا چندین سر انداخت + سواد چشم
خصمت زنگئی دان + که مروارید بر طشت از زر انداخت + در اطراف جهان معمار جودت + بناے نامرادی را
بر انداخت + ز مدحت در دهان اهل معانی + زبان بدر چاچی شکر انداخت + یه قطعه بحر هزج مین هی ارکان اسکے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن **اللغات** کرگس گردون نسر طائر و نسر واقع یه دو کرگس هین یهان
مراد دوسرے سے هی **المعنی** ای ممدوح تو وه پادشاه هی که تیرے قلم نے روے ماه پر جو کاغذ هی قعر پنج دریای
پنج انگشت سے عنبر ڈالا که وه مداد هی عید کے دن جو تیر اندازی هوئی تھی مین قسم کھاتا هون که کسی شهریار نے
تجھسے بهتر تیر لگایا هوئے تو نے عبرت کے ساتھ جسوقت کمان کھینچی تو تیری هیبت کے مارے کرگس گردون
ای نسر واقع نے جو ایک شکل بصورت گده کے هی پر چھوڑ دیے محشی نے عبرت کی جگه غیرت لکھا هی نه معلوم غیرت
کس بات کی آورده کدو که نشانه کیواسطے رکھی گئی تھی هر کدو کو تیرے تیر نے ایسا اڑایا که ذره ذره اسکا روے
آفتاب تک پهونچا اسمین مبالغه اڑانے کا هی آینده قطعه هی که اس میدان مردانگی مین دوسری دفعه جو تیرے
عزم نے چاها که اور تیر لگاؤن تو فلک نے بام میناگون سبز رنگ سے کدو زرنگار صبحدم کا تیرے نشانه کیواسطے
ڈالدیا تیری هیبت سے گردون ایسا کانپ گیا که بهرام یعنے مریخ نے جو جلاد فلک هی اپنے هاتھ سے خنجر پھینک
دیا مین جانتا هون که شمشیر شاه کی صوفی صفت هی اگر نهین هی تو لڑائی مین اسنے سر کیسے ڈالدیے جیسے بزم
وجد و سماع مین صوفی اپنی توجه سے لوگون کے سر ڈالدیتے هین سواد چشم دشمن کو ایسا جان که گویا ایک
زنگی هی جو مراد شب سے هی اسیواسطے تو وه مروارید طشت زر پر ٹور رهی هی طشت آسمان زر و مروارید باعتبار
ستارون کے جو اصل مین مراد اشک و رخ زرد سے هی حاصل یه که دشمن کی آنکھین همیشه گریان هی رهتی

ہین جو و تیرا ایسا جسنے اطراف جہان سے بنیاد نامرادی کی کھود کر پھینک دی اب کہتے ہین زبان بدر سے
تیری مدح کسیا کی بلکہ اہل معنی کے دہن شکر سے بھر دیے

قطعہ دیگر

قولہ جم بہرام اصل حاکم ملک + ای کہ بہرام چرخ چاکر تست + آفتابے کہ پنج ماہ نوش + سوسنے پرورین پرند ساغر تست + آسمانیکہ چار ماہ نوش + بر حبش میکشد اشقر تست + آتش افروز قطرۂ آبی + کہ دل خصم سوخت خنجر تست + مشتری را بآسمان جلال + نور خورشید ظل افسر تست + سورۂ فتح مصحف اقبال + آیت رایت مظفر تست + سلطنت ہر کجا کہ بزم آراست + ساغر آفتاب در خور تست + یہ قطعہ بحر خفیف مین ہی ارکان اسکے فعلاتن یا فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلان یا فعلن یا فعلن اللغات بہرام مریخ کہ جلاد فلک ہی اشقر اسپ سرخ حبش مراد شب المعنی یعنے ای جم بہرام اصل حاکم ملک کے تو وہ عالی قدر ہی کہ بہرام چرخ جو مریخ ترک فلک ہی تیرا چاکر و مطیع ہی جم سے حضرت سلیمان و سکندر و جمشید سب ہو سکتے ہین وہ آفتاب کہ پنج ماہ نو یعنے پانچ انگلیان اسکو پروین یعنے دندان کیطرف لیجائین تیرا ساغر ہی یہ شعر جواب ندا کا ہی اور وہ آسمان کہ چار ماہ نو اسکو جو چار دن نعل ہین حبش کیطرف یعنے شب کی طرف کھینچین تیرا گھوڑا ہی گھوڑے کو آسمان بسبب تیز رفتاری و جسامت کے کہا ہی تخصیص حبش بلحاظ ذکر ماہ نو کے ہی کہ حبش اس سے متعلق ہی اور وہ قطرۂ آب جو آگ بھڑکانے والا ہی کہ جس سے دل دشمن کا جلگیا تیرا خنجر ہی مشتری قاضی فلک کہ آسمان جلال یہ ہی کہ سعد اکبر اور نہایت نورانی ہی اسکے واسطے تیرے افسر کا سایہ نور خورشید ہی کہ اس سایہ سے وہ ایسا نورانی ہی جیسے نور خورشید سے ستارے نورانی ہو جاتے ہین تیری رایت مظفر پر جو آیت فتح کی لکھی ہی جو نصر من اللہ و فتح قریب ہی یہی مصحف اقبال کے لیئے سورۂ فتح کی ہی یعنے ظفر و اقبال ہر وقت تیرے رایت منصور کے ہمراہ ہی سلطنت نے جہان کہین بزم آراستہ کی وہان ساغر آفتاب کا تیرے ہی لایق ٹھہرا یعنے جہان سلطنت ہی وہ تیرے لایق ہی چنانچہ
آفتاب جو بڑا عالمگیر ہی تیرے لیئے پیالہ بننے کے لایق

قطعہ دیگر در ہجو ناصر الدین شاعر

قولہ ناصر الدین کہ ور علو علو + مرقد خویش ساخت فرقد را + گفت فایق منم زجاہ اللہ + فضل بر نیک مینہند

بدرا + نیک باشد اگر دلش رنجد + بد اگر گفت نیکئے صدرا + نیکنام ست آنکه در مجلس + کنده کس زن لقب نهد خود را +
چون سلف را ہجا تواند گفت + خلفے گو نداند ابجدرا + بولہب در لہب ازان افتاد + که ز خود دید کم محمد را + خاک
بر فرق آن که از سر جهل + فرق نه کند ز روے عسجد را + سنگ در چشم آن که نشناسد + از مس سوخته زبرجد را + اف
بران راصدے که زیر حضیض + رقمے داد بعد الابعد را + گر بخورشید لاف زد خفاش + روشن ست این معامله
بدرا + آب گینه بآب گینهٔ خویش + تیره نه کند رخ زمرد را + خاصه در بزم پادشاه جهان + آن سزا الملک مخلد را +
یہ قطعہ بھی بحر صدمین ہی اللغات ناصرالدین نام شاعر دشمن مصنف فرقد نام ستارہ اور یہ دو ہین جنکو فرقدان کہتے
ہین کہ دبنات گرد قطب کے پھرتے ہین جار اللہ نام علامہ زمخشری کنندہ کس زن بمعنی فرج زن کندہ است
کہ یہ دشنام ہی ہجا ہجو بولہب نام کافر معنے اسکے صاحب شعلۂ آتش روے کان سے عسجد زر زبرجد ایک قسم سنگ
قیمتی اف افسوس راصد منجم رقم دادن نوشتن بعد ابعد مسافت عرش بدرا بمعنی ای بدر یا الف زایدہ جیسے
خاقانیا سلطانیا مین زمرد بضمتین و بضم اول و فتح میم در انام جوہر قیمتی مخلد ہمیشہ المعنی یعنے ناصرالدین نے
جو نہایت مبالغہ اور غلو اپنے حلو سے فرقد کو کہ ہشتم فلک پر ہی اپنا مرقد بناتا ہی اُسنے کہا کہ مین جار اللہ علامۂ زمخشری
پر فایق ہون یہ قول اُسکا ایسا ہی کہ گویا نیک پر بد کو فضیلت دیتا ہی کہ صریح لغو و عین جہالت ہی اس صورت مین
بہت ہی اچھا ہی جو دل اُسکا رنج مین پڑے کہ سو آدمیون کی نیکی کو وہ بد بتاتا ہی گویا جار اللہ مین سو آدمیون کی
نیکیان بھری ہین بلکہ صد سے مراد کثرت ہی بعد ہ مین نیکنام وہی ہی جو مجلس مین اپنا لقب کندہ کس زن رکھے
یعنے ہر کوئی اُسکو اسطور سے کہے مطلب یہ کہ ایسا شخص یہی ہی وہ خلف یعنے پچھلا آدمی اگلے لوگون کی جو گذر گئے
باوصف اسکے کہ خود ابجد نہین جانتا کیسے ہجو کہ سکتا ہی دیکھو بولہب اسی خود بینی کی بدولت کہ آپ سے محمد کو کم
دیکھا آگ مین پڑا خاک اُس جاہل کے سر پر جو جہالت سے کانسے اور سونے مین فرق نہ کرے آور پتھر پڑے
اُس آنکھ مین جو جلے ہوے تانبے کو کہ وہ زنگار ہی اور زبرجد کو نہ پہچانے اور بڑے افسوس کی بات ہی اُس منجم پے
کہ حضیض کی پستی کو جو پست در پست ہی بعد ابعد جو عرش معلی اوج بر اوج ہی پر لکھ دے اگر خفاش خورشید پر لاف
زنی کرے تو ای بدر یہ خود روشن ہی حاجت تیرے بیان کی نہین آبگینہ یعنے کانچ اگر آبگینہ سے جوہر زمرد
کو بگاڑنا چاہے تو کب بگاڑ سکتی ہی اور خاص کر بزم شاہ جہان مین کہ وہ سزاوار مملکت ہمیشگی کا ہی بھلا ایسے

علو و غلو کب بیش جا سکتے ہین قولہ و آنکہ چون صبح میزند ہر دم * بر سر اوج مہر مسند را * آنکہ بر فرق آفتاب زند * قہر او خنجر مہندرا * سر کلکش چو مہ دوپارہ کند * ورق زرد نہ مجلد را * بیرد امر ش از فلک ہر صبح * طی کند دفتر مسود را * تا بر وز و شب مناسبت است * ہندوے پیر و ترک امرد را * تا کہ شاعر بزیر سنبل زلف * لالہ ترلقب نہ خد را * باد خیاط چرخ دوزندہ * بر قد شہ قباے سرمد را * اللغات ممتق زرد آفتاب نہ مجلد نہ افلاک مسود سیاہ المعنی اور وہ بادشاہ جو مانند صبح کے ہر دم مسند اوج مہر پر لگاتا ہی اور وہ بادشاہ کہ اگر قہر مین آجاے تو قہر اسکا خنجر ہندی آفتاب کے سر پر مارے ہندی اس سبب سے کہ فولاد ہندی مشہور ہی سر کلک کا اُسکے مثل ماہ کے ورق زرد کو جو آفتاب ہی اس نہ مجلد مین کہ نہ فلک ہین دوپارہ کردے ماہ کی تشبیہ دوپارہ ہونے مین اسوجہ سے ہی کہ یہ ایک وقت مین دوپارہ ہوچکا ہی اور آفتاب کا حلقہ بھی نصف اس زمین مرئی پر رہتا ہی اور نصف غیر مرئی پر فلک جو اپنا دفتر سیاہ کہ شب ہی رات مین پھیلاتا ہی تا دن مین احکام اپنے جاری کرنے پیر و اُنکے حکم کا ہی کہ کنایہ آفتاب سے ہی ہر صبح اسکے دفتر کو لپیٹ ڈالتا ہی کہ حکم اُسکے جاری ہونگے جبکے حکمو نکا مین پیرو ہون محشی نے دفتر مسود کے نیچے لوح محفوظ لکھدیا ہی نہ معلوم معنے شعر کے کیا سمجھے ہین میری سمجھ مین جو گذرے وہ مین نے لکھدیے اب دعائیہ ہی یعنے جب تک کہ دن اور رات سے ہندو پیر و ترک امرد کو مناسبت ہی ہندو پیر روز باعتبار سفیدی مو و ترک امرد شب باعتبار سیاہی مو اور جب تک شاعر رخسار زیر سنبل زلف کا لالہ تر لقب کرین خیاط چرخ کا قد شاہ پر قباے ہمیشگی کی سیتا رہے

قطعہ دیگر

قولہ اے تیرہ خاطرے کہ ز جاہ ضلال خویش * بر روے آفتاب فلک راے میزنی * اے آنکہ از شکوہ جلالش بروز وعظ * آن زہرہ نیست کہ دم از ناے میزنی * در عمر اگر شنیدہ یکروز بانگ چنگ * چندین زنخ چہ شد کہ بہر جاے میزنی * چنگ و رباب و ناے حرامست نزد شرع * اکنون بروز جمعہ تو خود ناے میزنی * من لیست پیشہ مردم و تو نیم پیشہ زن * وے نیم پیشہ تیشہ چہ بر پاے میزنی * رو بیت سیاہ باد چو کلک زبان بریدہ * زین بیش اگر بسبز نشینی راے میزنی * عمرت دو نیمہ باد کہ خود را چو فرق کلک * بر تیغ آبدار گہر راے میزنی * از زاغ تر اثر خاے فزونی دیا فطعن * بر طوطی شریف شکر خاے میزنی * دستت بریدہ باد دسرت قطع کرد حری * یا بر مسیح دل افزاے میزنی * چون دست دشمنان کہ ندارد بجز عصا * شمشیر کین بہ ستم دارا سعے میزنی *

تیرے کہ قوس جولہ راخم نمیدہد ٭ بر روسے آہنین سپر آراسے میزنی ٭ اندیشہ کن کہ سنگ خرد پادشاہ را ٭
بر خاک آستان فلک سا سے میزنی ٭ بر شیر خفتہ کہ تغافل زراسے تست ٭ ہچون شغال مادہ صفت ہاسے میزنی ٭
یہ قطعہ بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات زنخ زدن لاف
وطعنہ مارنا بست پیشہ بہت سے ہنر جاننیوالا ہندی بس کرما نیم پیشہ کم مایہ تیشہ بر پاسے زدن کی ہندی اپنے
پانون پر بسولہ مارنا جریدہ ای بریدہ المعنی مصنف اس قطعہ مین ہجو کسی اپنے دشمن کی کرتے ہین کہ ای فلان تو تیرہ
خاطر ہی اور چاہ گمراہی مین گرفتار تو آفتاب فلک کے سامنے کیا اپنی راے جتاتا ہی کہ مین آفتاب ہون اور ای
فلان بدر کے جلال کی وہ شکوہ ہی کہ بروز وعظ تیرا یہ زہرہ نہین ہی کہ اپنے ناسے گلو سے ایسے شکوہ والے
کے سامنے دم مار سکے عمر بہر مین اگر تو نے ایک دفعہ آواز چنگ کی سن لی تو اتنے لات وطعن کا بھلا کیا موقع ہی جو
تو ہر جگہ پیر کرتا پھرتا ہی چنگ ورباب ونا سے شرع مین سب حرام ہین پھر تو کیسے جمعہ کے دن اپنی ناے بجاتا ہی
ناسے مین کیسا لطف ایہام ہی کہ بمعنی گلو کے بھی ہی اور نی کے بھی تو مجکو نہین جانتا کہ مین بیس پیشے والا ہون
اور مرد تو نیم پیشہ ہی اور زن پھر مجھسے الجھکے اپنے پانون پر کیون بسولہ مارتا ہی خدا تیرا کلک زبان بریدہ کیطرح
کالا منھ کرے اگر اب آیندہ تو ذرا سرزنش وملامت تجویز کرے عمر تیری دو ٹکڑے ہوجاسے کہ تو آنکو مثل فرق قلم
کے مجھسے تیغ آبدار کھرزا پہ گراتا اور سامنے کرتا ہی تو تو نراغ ثراثر خاسے بہت بڑھکے ہی اور پھر اس ثراثر خائی
کے ساتھ طعن تشنیع کرنا اور وہ بھی طوطی شریف شکر خا پر ہاتھ تیرے کٹ جائین سر تیرا بریدہ ہو کہ تو گدھے پن
سے مسیح دل افزا کے سر پہ پانون رکھتا ہی اور ٹھکراتا ہی تو تو مانند ہاتھ دشمنون کے ہی کہ سواسے عصا کے
کچھ نہین رکھتا اندھا مفلس محض اور تلوار کینہ کی رستم سے دارا لینے پادشاہ پہ چلاتا ہی وہ تیر کہ جولاہ کی کمان
کو ٹیڑھا نہ کر سکے اسکو اس شخص کے منھ پر جو سپر آہنی لگاسے ہوسے ہی کیا لگاتا ہی ذرا سوچ تو یاد پر وہ خاک کہ
آستانہ فلک فرسا پادشاہ خرد کی ہی جو مراد اپنی ذات سے ہی اور پادشاہ خرد پادشاہ اسکے پتھر مارتا ہی محشی کے
معنے یہ نسخہ سنگ بسکون کاف فارسی وخرد پادشاہ مقلوب پادشاہ خرد کہ مراد از مصنف ست یا سنگ خرد کہ با ضافی وپادشاہ
اشارہ بذات خود بہر تقدیر معنی آن باشد کہ ہجو کردن وبد دانستن تو مرا بمثابہ الیست کہ پادشاہ را سنگ میزنی
وبر آستان فلک فرسایش مے افتد از مولوی ہادی علی انتہی سبحان اللہ لا قوۃ الا باللہ تو نے شیر کو خفتہ

جان لیا حالانکہ وہ تیری راسے سے غافل نہین ہی جب تو مثل گیدڑ کے مادہ صفت اسیر آواز ہاکی مارتا ہی یعنے

للکارتا ہی و شیر مراد اپنے آپ سے ہی

قطعہ دیگر

قولہ بکردگار کہ ارواح مادر و پدرم ✤ مرا بخسرو عالم بہ بندگی دادند ✤ فروغ شرع در آخر زمان بہ دیدند ✤ نیاز مندی خود مرا فرستادند ✤ بانکہ بر در این بارگہ ہزار ہزار ✤ ابو حنیفہ و یعقوب و شافعی زادند ✤ کشان زیر کلاہ ہند بر در امروز ✤ کہ بو علی را شیدم بعلم استادند ✤ کہ ماندہ در ہمہ آفاق از صدور بدور ✤ کہ برورش عوض بندگان نہ استادند ✤ مدرسان طلبی جامعان اموالند ✤ جو مفتیان طلبی مشرفان باوادند ✤ شہان ترک و خراسان و شام و روم و عراق ✤ برین درند و باین بندگی ہمہ شادند ✤ یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان یا فعلان **اللغات** بکردگار مین باقسمیہ ہی یعقوب ای ابو یوسف صدور جمع صدر بدور جمع بدر **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ قسم کردگار کی کہ میرے ماباپ کی ارواح نے مجکو خسرو عالم کی بندگی مین حوالہ کردیا ہی اسلیئے کہ انھون نے فروغ شرع کی انتہا آخر زمانہ مین دیکھی تھی لہذا خود تو اس نیاز مندی سے کامیاب نہو سکے مجکو اپنی طرف سے بنا برادا اس نیاز مندی کے بھیجا کہ تو جاکے بجالا با وصف اسکے کہ میری یہان کیا ضرورت تھی اس دروازہ پر تو ہزار ہزار خواہ مراد کثرت سے خواہ عدد ہزار ہزار سے ابو حنیفہ اور یعقوب اور شافعی زادہ موجود ہین یعقوب امام ابو یوسف کو کہا ہی اسواسطے کہ وزن شعر مین گنجایش ابو یوسف کی نہ تھی اور معنا یعقوب اور ابو یوسف ایک ہی ہین ای پدر یوسف کہ وہ یعقوب ہی ہین ایسے لوگ کلاہ پوش آج اسکے دروازہ پر موجود ہین کہ علم و فن مین بو علی جیسے کے استاد ہین اسیوقت اسکو پڑھائین اس شعر کے دوسرے مصرعہ مین زحاف ہی یعنے این دم مین فعلاتن کے بجاے مفعولن ہی سارے جہان مین جسقدر کہ صدر ہیچ بدر ہین کونسا رہگیا جو اسکے دروازہ پر عوض بندون کے نہ کھڑا ہو مدرسون کا اگر تو طالب ہو تو جامع اموال ہین ای محافظ خزانہ اور جو مفتیون کو ڈھونڈھے تو مشرف باداد ہین مشرف داروغہ اور بادشاہون ترک و خراسان و شام و روم و عراق کا یہ حال کہ سب اس دروازہ پہ حاضر ہین اور بندے اور اس بندگی مین شاد و خرم نہ کامدہ نہ مجبور

قطعه دیگر

قوله بنده را شاه بر سر خوان خواند + آنکه اصلش ز نسل جمشیدست + گفتمش احتمال بیماریست + گفت در صحت تو امیدست + قرص با خور که بهر شه [illegible] آری + بدر فربه ز قرص خورشیدست + یه قطعه بحر خفیف مین هی ارکان اسکے فاعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات بنده کنایه اپنی ذات سے قرص گرده ان المعنی مصنف کہتے ہین مجکو بادشاہ نے کھانا کھانے کو بولایا جسکی اصل نسل جمشید سے ہی مین نے کہا مین نہین کھا سکتا ہون اس سبب سے کہ احتمال بیماری کا ہی کہا نہین کہا امید تیرے صحت کی ہی تو قرص ہمارا کھا کہ اچھا ہو جائیگا اسلیئے کہ تو بدر ہی اور ہم خورشید اور کچھ شک نہین کہ بدر قرص خورشید ہی سے فربہ ہوتا ہی اور مشہور ہی نور القمر مستفاد من الشمس یعنے قمر کا نور خورشید ہی سے فائدہ پاتا ہی

قطعه دیگر

قوله ای مهت راز غالیه زنجیر + آفتابت بزیر پردهٔ قیر + آخر شب ره حسینی ساز + صبحدم پردهٔ رهاوی گیر + مایه وقت طلوع نور ده + پیش برجیس آفتاب ضمیر + سبز زربه [illegible] چون برسد + پردهٔ راست گیر بی تاخیر + چاشتگه در عراق ساز آهنگ + تا شوی بر سریر عیش امیر + راست گویم ره مخالف را + در زوال ای صنم مدار حقیر + بوسلیکی نواز بعد زوال + ای ضمیر تو آفتاب منیر + روی گلگون خور چو زرد شود + ساز عشاق و پند من بپذیر + وقت خفتن مخالفک بنواز + تا نکو رفته باشد شبگیر + دریغ از پردهٔ صفاهان ساز + چون شهاب افگند ز آتش تیر + ساز هنگام نیم شب ای ماه + در نهاوند از قلیل و کثیر + ونگهی همچو چنگ بر در شاه + بنوازش دراچو شکر و شیر + آنچنان کز بر لطیفش را + گه بنفشه برون دهد ز حریر + لعل سیماب ریزش ار جوید + بسبوی در سفتهٔ تو مسیر + کوش تا غنچهٔ تو شیر مکد + از سر خوان استخوان تاثیر + زانکه بر لوح چرخ مسطور است + شاه دین آفتاب عرش سریر + شاه عالم محمد تغلق + آنکه او راست کردگار نصیر + یه قطعه بھی بحر و وزن قطعه صدر مین هی اللغات مه رخسار غالیه زلف آفتاب چهره قیر ایک روغن ہوتا ہی سیاه کنایه زلف سے مایه نام پرده باره پردون موسیقی سے وقت طلوع ای برآمد مهر نور دهد ای لطف دهد المعنی یه قطعه مصنف نے بیان دوازده مقام موسیقی مین جسکو بزبان هندی راگ کہتے ہین مع انکے اوقات کے لکھا ہی اگرچه مصنف نے نام پرده ذون مقامات اور انکے

اوقات خود سب لکھدیے لیکن شرح بھی انکی لکھدون تا زیادہ وضاحت ہوجائے کہتے ہین اے مطرب تیرے رخسار
ماہ مانند پر زنجیر زلف سی ہے اور تیری آفتاب سی صورت پر پردہ زلف سیاہ کا بدین صفت تو موصوف ہے
اب جواب ندا کا ہے کہ آخر شب مین تو راہ حسینی کی کہ نام پردہ کا ہے درست کر اور صبح ہوتے ہی رہاوی کو اختیار
کر کہ یہ بھی پردہ ہے اور جب وقت طلوع آفتاب کا ہو تو مایہ کو چھیڑ تا لطف حاصل ہو بہ جبین آفتاب ضمیر یعنے
بادشاہ کو اور جب سپر زر کی نیزہ پر ہو یعنے آفتاب نیزہ بھر اونچا ہوجائے تو پردہ راست کو اختیار کر بعدہ
چاشت کے وقت عراق سے آہنگ ملا تا تو تخت عیش کا بادشاہ ہوجائے اور زوال کے وقت مین تجھسے
راست راست کہے دیتا ہون کہ مخالف کی راہ لے اسکو اے صنم حقیر مت جانے پھر بعد زوال کے بوسلیک بجا اے
فلان کہ ضمیر تیرا آفتاب منیر ہے اور جب آفتاب کا روے گلگون زرد ہوجائے تو میری نصیحت مان اور عشاق کو
درست کر اور جو چاہے کہ میری رات اچھی طرح گذرے تو سونیکے وقت مخالفک بجا اور جب شہاب اپنی آگ
سے تیر لگانے لگے یعنے تیر شہاب گرنے لگین تو زرہ سپاہان کی بنا اور جسوقت نصف شب ہو تو اے ماہ نہاوند
سے موافقت کر قابل کشیر جو کچھ ہو اور اس نہاوند کو خوب بساز و موافق کر یہ سب خطاب اسی مطرب ماہ غالیہ
زنجیر کیطرف تھے اب پھر اسی سے مخاطب ہین کہ من بعد چنگ کیطرح خمیدہ و مودب بادشاہ کے در پر شکر شیر کے
مانند گاتی بجاتی داخل ہو اور ایسا اسکے سینہ لطیف کو کاٹ کہ حریر سے بنفشہ جسم او ٹھے یعنے جسم سفید نیلا
ہوجائے اگر لعل سیماب ریز اسکا کہ لعل آلت تناسل سے عبارت ہے اور سیماب آب منی سیرگاہ اپنی تیرے در
سفتہ کیطرف ڈھونڈھے تو کوشش کر تا غنچہ تیرا اس شیر کو چوسے سرخوان سے جسکی تاثیر استخوان کیسی ہے
اے لغایت سخت کہ اس سے بھی کنایہ عضو تناسل سے ہے اس سبب سے کہ تختے چرخ پر لقب اسکا شاہ دین آفتاب
عرش سریر لکھا ہوا ہے اور نام اسکا شاہ عالم محمد بن تغلق جسکا معین و نصیر کردگار ہے

قطعہ دیگر

قولہ ایکہ در نغمہاے ابریشم + سرودہ فندقت ہلال نماست + اصل پردہ بجز دوازدہ نیست + راست وایہ
ومخالف راست + از عراق و حسینی و عشاق + بوسلیک و مخالفک و نواست + تو نہاوند در صفاہان زن +
و نوا رہاوی حساب خود راست + سلک این نظم گرچہ شیرین ست + زیورش خاک پاے خسرو ماست +

یہ قطعہ بھی بحر و وزن قطعہ بالا مین ہی اللغات تندق انگشتان ہلال ناخن المعنی آ ذ وہ کہ نغمون اثر شیم
ہین جنکا خطاب شعبے ہین سر تیرے دس انگلیون کا ہلال ناہی جو دس ناخن ہین اصل موسیقی پردون کی بارہ
سے سوا نہین ہی بردہ یہ ہین راست و مایہ اور مخالف اور عراق و حسینی و عشاق و بوسلیک و منحا لفات اور
نوا ہی اس شعر مین بنواست متن مین لکھا ہی جو منجملہ عبارت متن سے سمجھا جاتا ہی نہ پردہ علیحدہ مین نے اسکو
و نوا بنا دیا ہی ورنہ گیارہ ہی پردے تھے محشی و مصحح کسی نے اسکو غور نہ کیا پھر نہاوند صفاہان و رہاوی ہین اب تو
حساب اپنا ٹھیک کرے دیکھ تو بارہ ہو گئے پھر کہتے ہین سلک اس نظم کی اگرچہ شیرین ہی لیکن زینت و زیب
دینے والا اسکا وہ ہی جو خاکپا ہمارے خسرو کا ہی کہ آیا اپنی ذات سے ہی بتغایر فرضی

قطعہ دیگر

قولہ اگر تو پردہ شناسی و مرترا باید + کہ اصل شعبہ شناسی جو یار بسر آید + زنندہ دل تنکو رجا نور غور اک + ولیک
از لک وہان د سرا رش زاید + ز راست خیز دو سر نگے مخالف راست + مجیر یکہ کہ نغمہ روح افزا اید + زبیت
دوم این قطعہ گر ہمیخواہی + کہ در کشف ضمیر ترا بیار آید + تو حرف اول ہر شعبہ گیر از پس آن +
دو حرف آخر بر اصل تا برون آید + ببزم شاہ جہان در بیان این قطعہ + امیر مجلس با دا مدام
شکر خاید + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اس کے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان
یا فعلن یا فعلان المعنی اس قطعہ مین بیان شعبون کا ہی جو بارہ مقامون سے کہ اوپر مذکور ہوے ہیں دو دو
پیدا ہوتے ہین کہ سب چوبیس ہوے چنانچہ غیاث اللغات مین مفصل لکھے ہین اگر شوق دریافت کا ہو تو ہم
دیکھ لے اور اُسکے نامون مین اختلاف ہی لہذا اچھی طرح بیان نہین ہو سکتے اسواسطے محشی نے بھی اُسکو
بے معنی چھوڑ دیا ہی مین نے بھی چھوڑ دیا

قطعہ در فخر خود

قولہ ما گرچہ در یم قدم از قطرہ کمتریم + ملک دو کون را بہ یکے جو نمیخریم + در بر کشیم جوہرہ قہر از میان حلم +
چون تیغ مہر شکم چرخ بر دریم + از نوک رمح حلقہ ربا ے مہ نویم + وز نعل اسپ حلقہ کش گوش قیصریم + آنجا
کہ عرض مرتبہ خسروان دہند + دارا ے تخت مرتبہ سد سکندریم + در ہر نبرد گاہ کہ کوس بلا زنند + بر جنم

عدوے بد اندیش خنجریم + چون مهر اگرچه سایۂ چتر سیاه ماست + پیرایہ بند شش جهت و هفت کشوریم + چون ماه گرچه نعل سم بادپاے ماست + بر فرق سروران همه عالم افسریم + زال زمانه گرچه بدستان رستم ست + سیمرغ را تمیمه بازوے شهپریم + گر مشتری غلام در ماست لائقم + ور آفتاب جام کف ماست درخوریم + آنجا که بحر فضل تلاطم زند دریم + وانجا که شهر علم عمارت شود دریم + بریاد شاه حرم آباد لایزال + چون صبح جام مهر بوقت سحر خوریم + در انقیاد مطاوع امر خلیفه ایم + در اعتقاد تابع شرع پیمبریم + در امتثال امر عبودیت اله + موقوف پنج نوبت الله اکبریم + وقت نماز خسته و گریان و بیخودیم + گاه نیاز مفلس و محروم و مضطریم + بر آستان بارگہ ذوالجلال او + هستے ز ما مجوے که از نیست کمتریم + یه قطعه بحر مضارع مین ہی ارکان اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن۔ اللغات خنجر گلو دستان فریب و پدر رستم سیمرغ که پرورنده پدر رستم کا ہی تمیمه تعویذ موقوف ایستاده المعنی ہم اگرچه دریاے قدم مین ایک قطره سے بھی کمتر ہین لیکن ملک دونون جہان کو عوض ایک جو کے نه خریدین ہین ایسے مستغنی اور جو ہم خنجر قہر کا میان حلم سے کھینچین مثل تیغ آفتاب کے تو نو دن چرخ کا شکم پہاڑ ڈالین تشبیہ آفتاب سے بدینوجه که چہارم آسمان پر ہی ادھر کے آسمان پہاڑ کے ادھر نور دیتا ہی ادھر کے آسمان پہاڑ کے ادھر روشن کرتا ہی اور ایسے ہین اگر چاہین تو نوک نیزه سے حلقه ماه نو کا چھین لین اور نعل اسپ سے حلقه گوش قیصر مین ڈالین جس جگه که قضا و قدر مرتبه بادشاہون کا جائزه لین تو ہم دارا تخت مرتبه اور سد سکندر رہین جس موقع لڑائی مین که نقاره بلا کا بجائین تو ہم دشمن بد اندیش کے گلے کے خنجر سایه ہمارے چتر کا گو سیاه ہی لیکن مہر کی طرح پیرایه بند یعنے زیب و زینت دینے والے شش جہت اور ہفت کشور کے ہین اور مانند ماه کے اگرچه نعل سم ہمارے بادپا کا ہی مگر جمله سرداران جہان کے سر پر تاج ہین زال زمانه کی اگرچه مکر و فریب مین بڑی فریب دینے والی رستم کی ہی مگر ہم تو تعویذ بازو و شهپر سیمرغ کے ہین اگر مشتری غلام ہمارے دروازه کا ہی تو ہم اسکے لایق ہین بیجا نہین ہی اور اگر آفتاب جام ہمارے ہاتھ کا ہی تو شایان اور درخور ہمارے ہی جس جگه دریا فضل و علم کا موج زن ہو وہان ہم در ہین اور جس جگه شہر علم کا بسے اسکے دروازه ہین اس شعر مین تلمیح ہی بہ حدیث شریف انا مدینة العلم و علی بابہا ہم مثل صبح کے ہین جیسے وه جام مہر کا پیتی ہی ویسے ہی ہم بھی صبح ہی صبح یاد شاه حرم آیا و ذوالجلال پر جام نوش کرتے ہین تا ابد الدہر و انقیاد مین راغب طرف امر خلیفه کے ہین اور اعتقاد مین تابع شرع پیغمبر کے

ہین بحکم اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور حکم حاکم وقت
کی اور فرمانبرداری امر بندگی معبود مین ایسے کہ پانچون وقت کہ کب اللہ اکبر موذن کہے منتظر کھڑے ہین اور وقت
نماز کے خستہ اور گریان اور بیخود ہین اور وقت نیاز وزاری کے مفلس ومحروم ومضطر ہین اور اُس ذوالجلال کی
بارگاہ مین جو ہست وقدیم ہے ہماری یہ ہستی کچھ چیز نہین ہے نیست ہیسے گھٹکے ہین

ایضا در فخریہ

قولہ بفرق ماہ دامن سبز رواے ماست + در جیب صبح تکمہ زرد قباے ماست + آن جام زر کہ بر سر طاس زمردست
ور گرد ہفت دائرہ گردان براے ماست + نہ حلقہ مدور قلعے نہاد چرخ + سندان حلقہ در خلوت سراے
ماست + چرخ برین کہ عرش مجیدست نام او + دندانہ کلید در کبریاے ماست + آن مشتری کہ نقد بقا راست
مشتری + فراش خاکپاے فضاے فناے ماست + در صف آن نبرد کہ مردان خورند درد + شکل ہلال
نعل سم بادپاے ماست + در شاہراہ شرع کہ پایان پذیر نیست + تیر کمان چرخ سنان عصاے ماست + آن
ہندوے سیاہ کہ مہ در کنار اوست + زلف وعذار شاہد زہرہ لقاے ماست + وان دُر آبدار کہ بر طشت زر نہاد +
عین سرشک دیدہ دریا نماے ماست + ہر ناوک بلا کہ کمان قضا کشاد + سہمش بسوے سینہ غم آزماے ماست +
نہ سقف پر جلاجل مینا نماے چرخ + بر گردن جمازہ نصرت وراے ماست + گفتم ز چشم ما مروای آب دیدہ بیش +
گفتا خیال ہین لب دریا چہ جاے ماست + چاچی کہ لفظ او شکر افشان تر از مست + در باغ مدح طوطی نغمہ سراے
ماست + یہ اشعار بھی بحر ووزن سابق مین ہین **اللغات** تکمہ زرد آفتاب جام زر آفتاب طاس زمرد آسمان
نہ حلقہ مدور آسمان قلعے نہاد باعتبار رنگ مشتری نام ستارہ وخریدار فنا بکسر میدان طشت زر روے زرد
پر جلاجل باعتبار مہر وماہ جمازہ شتر مادہ راے گنٹھ لب دریا چشم طوطی ہندی لوتا **المعنی** مصنف کہتے ہین کہ ماہ
کے سر پہ ہماری ہی چادر سبز کا پلو پڑا ہوا ہی جو ایسا روشن ہو رہا ہی اور گریبان صبح پر تکمہ زرد کہ آفتاب ہی
ہماری ہی قبا کا ٹکا ہوا ہی جو یہ جرم روشن اسکا ہی سبز کی قید بنظر اسکے کہ رنگ ماہ کا سبز ہی بلحاظ اسکی تدویر
کے وہ جام زر آفتاب کہ سر طاس زمرد فلک پر رکھا ہوا اور ہفت دائرہ گردون مین گردنی ہی سو یہ جام ہمارے
ہی واسطے ہی اور یہ نہ حلقے مدور قلعے نہاد افلاک کے ادنی سندان حلقہ در ہماری خلوت سرا کے ہین سندان

وہی لوہے کا ٹکڑا جو دروازہ پر دستک دینے کے واسطے لگاتے ہین چرخ برین جسکا نام عرش مجید ہی ہمارے درکبریائی کی جو کنجی ہی اُسکی ایک دندانہ ہی وہ مشتری کہ نقد بقا کا خریدار ہی اسلیئے کہ نہ معلوم کب سے ہی اور کب تک رہے ایک ادنی فراش میرے میدان فنا کا خاکبا جھاڑنے والا ہی جس سے یہ رتبہ پایا ہی وہ صہبت مریخ کہ جسکے رنج و درد سہنے والے مردان مرد ہین اُسمین نعل سم ہمارے ہی گھوڑے کا تشکل ہلال انگشت نما و مشہور ہی یعنے ہم عاشقون مین بھی مشہور و ممتاز ہین آور شاہراہ شرع مین جسکی انتہا نہین تیر کمان چرخ کا سنان ہمارے عصا کی ہی یعنے ہمارے عصا کو کمان چرخ نے اپنا تیر بنایا ہی کمان چرخ خواہ چرخ ہی کہ خمیدہ بصورت کمان کے ہی یا برج قوس کہ فلک ہشتم پر ہی مطلب یہ کہ تشرع ہمارا صرف اس عالم ہی مین نہین بلکہ ہشتم فلک تک پہونچا ہی اور عالم کے معاملات کی تو فلک ہفتم ہی تک رسائی ہی آور اکثر عالم و مشائخ عصا رکھتے ہین اور عصا مین اُنکے نور ہی بھی ہوتی ہی اور تیر مین بھی اسیواسطے سنان کہا ہی اور نیز بدعا تیر آور وہ ہندو سیاہ جسکی بغل مین ماہ ہو وہ ہمارے شاہد زہرہ لقا کے زلف و رخسار ہین آور وہ دُر آبدار جو طشت زر پر کہ چہرہ ہی رکھے ہین وہ خاص اشک ہمارے دیدہ دریا نما کے ہین جو روے زرد پر بہ رہے ہین آور ہم ایسے بلا انگیز ہین اور نشانہ بلا کے کہ جو ناوک بلا کا کمان قضا سے نکلا اُسکا ٹھکانا ہمارے ہی سینۂ غم آزما مین ہوا ہی نہ سقف امی نہ فلک جو بہ جلاجل باعتبار مہر و ماہ و کواکب کے ہین یہ سب ہمارے جنازہ نصرت و رای کی گردن پر رکھے ہوے ہین ہم ہی اُنکے حمال ہین ورنہ بے عمد کیسے قایم رہتے ہین مین نے اسیطرح آبدیدہ سے کہا کہ میری آنکھ سے نکل کے آگے مت جا کہا ذرا تو اپنے خیال ناقص کو غور کر کیا لب دریا ہماری جگہ ہی بس اس صورت مین آنکھین دریا ہوئین آب کہتے ہین تتغایر فرضی کہ بدرچاچی جسکے لفظ شیرین شکر افشان زیادہ شراب سے ہین سو باغ مدح مین طوطی نغمہ سرا ہمارا ہی یعنے وہ ہم ہی ہین

قطعہ دیگر

قولہ قلم بدست دبیر خدایگان جہان + عطارد لیست زحل سر کہ شب برد سوے ماہ + ز زرنگبار برد عقدہاے مروارید + بسوے جبین زندہ بجر بدسر ش سیہ ماہ + بر لباچۂ زرین کشیدہ آبگشیست + زبان شگافتہ و سر بریدہ روے نسیاہ + بہیچ ماہ نواید نہ شام تا سازد + چو صبح آئنہ ماہ را سیاہ بآہ + سخن بہر کہ بود جز بتیغ

گذارد + ازانچه باشد از راز سینها آگاه + برای نصرت شاه محمدی هر دم + بگرد روم کشد از دیار هند سیاه +
باین قلم چو مه نو هلال شد تن بدر + گواه صادق او روی زرد و پشت دوتاه + ولی چو خامه سیه روی
باد اگر یکدم + چو خامه سرکشد از خط حکم شاهنشاه + یہ قطعہ بحر مجتث مین ہی ارکان اسکے مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فعلان یا فعلان یا فعلن اللغات زنگبار دوات زحل سر باعتبار سیاہی شب مداد ماہ کاغذ یا جامہ
پنج ماہ نو پنج انگشت شام دوات صبح کاغذ المعنی یعنے وہ قلم جو ہاتھ مین دبیر خدایگان جہان کے ہی خود ایک عطارد
ہی جو دبیر فلک کہلاتا اور زحل سر ہے کہ رنگ زحل کا سیاہ ہی باعتبار اسکی تدویر کے کہ سیاہ رنگ ہی اور شب کو کہ
سیاہی ہی ماہ کیطرف لیجاتا ہی کہ وہ کاغذ ہی زنگبار دوات سے لڑیان مروارید سطور و حروف کی چین کیطرف کہ مراد
کاغذ سے ہی دریا کی راہ جو ہاتھ ہی لیجاتی ہی اور تین ماہ نو اُسکے سر پہ ہوتے ہین کہ وہ تین اُنگلیان خمیدہ بشکل
ہلال ہین اور لباس زرد پہنے ہوئے کہ اکثر قلم پادشاہون کے منقش بزر ہوتے ہین ایک آتش ہی باعتبار سیاہی
کھینچنے کے اور چنان و چنین کہ زبان شگافتہ سر بریدہ سیاہ رو کہ ایسا آتش کسی نے ندیکھا ہوگا اور یہ سب
کیفیتین قلم مین موجود پانچ ماہ نو کی مدد سے کہ پانچ اُنگلیان خمیدہ ہین شام سے جو دوات ہی آتا ہی تا آئینہ
ماہ کو جو مثل صبح کے ہی کہ وہ کاغذ ہی اپنی آہ سے سیاہ کرے آہ حروف و سطور اور ایسا راز دار کہ جب تک تیغ
اُسکے سر پر نہ چلے کسیکی بات نہ کہے اس سبب سے کہ یہ سینون کے بھید سے آگاہ ہی اور واسطے مدد شاہ محمد کے
ہر وقت گرد روم کے دیار ہند سے سیاہ لاتا ہی روم کاغذ دیار ہند دوات سیاہ وہی تحریر اب مصنف بتنابر فرضی
اپنا حال کہتے ہین کہ مین اسی قلم کی قسم کھاتا ہون کہ تن بدر کا مانند ماہ نو کے گھٹ کے ہلال ہوگیا ہی اور اس بات
پر روے زرد اسکا اور پشت دوتا دو گواہ صادق ہین لیکن ہی یہ کہ خامہ کے مثل خدا اُسکا رو سیاہ کرے
اگر ایکدم بھی وہ خط حکم شہنشاہ سے سرکشی کرے

قطعہ دیگر با میر اصطبل پادشاہ

قوله یگانه دو جهان پای چار طاق درت + نشیب تا نه که از نه رواق در گذرد + فراز کنگرهٔ کبریای حشمت تو +
بجز کبوتر نه بال آسمان نپرد + بدست بدر ز انعام شاه یک لعلست + که وقت عجله زیکران انجم گرد و ببرد +
بیکدست مهرهٔ گاو زمین فرو شکند + بلبنیه زهرهٔ شیر سپهر را بدرد + شکوه کوه مرا ورا و بر بساط زمین + چها بر

یارہ مسافت بہ یک قدم سپرد + چنین نگاور رعنا کہ باغ جنت را + تنا خریست کہ برگ گلے از وبچرد + چنان ضعیف شد از بحبوسے کہ باد نیست + چو برگ گل بکفت خرمن مہش ببرد + اگر عطاش دہم ضرب مشتی نرسد + دگر بہاش کنم کس بیک جوبے نخرد + امیر آخر سلطان تو بی کرم اگرنے + کہ تا بچشم عنایت بروسے ادنگرد + یہ قطعہ بھی بحر ووزن صدر میں ہو اللغات نعل ہندی خچر عجلہ تشافتن سکون جیم بہ ضرورت شعر ضرب ای نوعی المعنی ای یگانہ دو جہان کے پایہ تیرے دروازہ کے چار طاق کا قریب ہو کہ علو شان میں زردان فلک سے نکلجاے ایسا عالی رتبہ تو ہوسے اور تیری حشمت کے کنگرہ کی ہمپائی میں سوائے کبوتر شہ بال آسمان کے نہ اوڑ سکے اب خواب ندا کا ہو کہ بدر کو پادشاہ نے ایک خچر انعام میں دیا ہو کہ وقت تیز روی کے حضرت سلیمان کے گھوڑے سے بھی جو خود ہوا ہی تھی سبقت لیجاتے گران بکاف تازی وہ گھوڑا جو ایک شخص کے واسطے مخصوص ہو اور ظاہر کہ ہوا سوائے حضرت سلیمان کے اور کسکا گھوڑا نہی معمول ہو کہ گھوڑا خچر وغیرہ اگلے ٹاپ سے زمین کو ریدتے ہین وہ خچر ایسا زبردست ہو کہ اگر زمین کو ریدے تو مہرے پشت گاو زمین کی توڑ دے اور اگر آواز کرے تو زہرہ شیر سپہر کا پھاڑ دے ہر چند کہ شیر سے گھوڑا گدہا خچر بہت ڈرتا ہو جسامت میں تو کوہ شکوہ ہو اور بساط زمین پر حال اسکا یہ کہ چار ماہ کی مسافت ایک قدم کے حوالہ کرتا ہو کہ تو ہی طو کرنے چار ماہ وہی چار نعل بشکل ہلال مخشی نے سپرد کے معنے مین لکھا ہو پامال ساز و ایسا خوبصورت نگاور ہو کہ باغ جنت سے اگر وہ ایک برگ گل چرلے تو جنت نہایت ہی فخر و ناز کرے سوا ایسا بے دانہ رہنے سے ضعیف ہو گیا کہ ہلکی سے ہوا اٹھا کر برگ گل کیطرح خرمن ماہ تک اسکو لیجاتے اب مجکو کچھ بن نہین آتا اگر کسیکو دیدون تو کسی قسم کا کچھ احسان نہین کس سے مثال دون کہ اتنا سا احسان ہوگا کوئی چیز ایسی نہین معلوم ہوتی اور اگر بیچون تو کوئی ایک جو کو مول نہین لیگا لا بد تو امیر آخر سلطانی ہی اپنے کرم سے کہدے کہ چشم عنایت اسکی صورت حال پر ڈالے رہے اور رحم کرے

قطعہ دیگر

قولہ مقصود ہو کاخ و حجرہ دایوان نگاشتن + کا شاہہائے سر بفلک برفراشتن + گلہائے دلفریب و درختان آبدار + در باغ و بوستان ز پے لطف کاشتن + از بہر آنست تا بمراد دل اندرو + یک لحظہ دوستی بتوان باز داشتن + ورنہ چگونہ مردم عاقل بنا کند + ہرگز عمارتی کہ بباید گذاشتن + یہ قطعہ بحر مضارع میں ہو ارکان

اسکے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان یا فاعلن اللغات کاخ محل ایوان صحن نگاشتن منقش کرنا المعنی یعنے کاخ وحجرہ اور ایوان کا منقش کرنا اور کاشانہ بلند سر بفلک بنانا اچھے اچھے گل دلفریب اور درخت آبدار باغ وبستان مین بڑے لطف کے ساتھ بونا اس سے مقصود یہی تو ہے کہ لحظہ بھر بہ مراد دل دوستی ان سے کرین اور اگر یہ ایک لحظہ کی دوستی انکو مقصود نہین ہی تو بھلا عاقل بھی کہین ایسا کرتے ہین کہ عمارت چھوڑ جانے کے واسطے بنائین یہ عاقلون کا کام نہین ہے

قطعہ دیگر

قولہ خداوند امر اور علم منقول + زبان و دیدہ و دل گشت گویا + سوء معقول نیزم دسترس ہست + اگرچہ نیستم چون پور سینا + ترا گر مال بسیار ست باشد + رضینا قسمۃ الجبار فینا + یہ اشعار ہزج مین ہین ارکان اسکے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اللغات منقول علم تفسیر حدیث معقول صرف نحو منطق ریاضی وغیرہ پور پسر سینا نام پدر بوعلی حکیم المعنی خداوند اطرف بادشاہ کے ہی کہ ای صاحب مجکو علم منقول تو ایسا ہی جس سے میری زبان و دیدہ اور دل سب گویا ہین اور معقول مین بھی دسترس ہی اگرچہ پور سینا یعنے بوعلی بن سینا کے مثل نہین کہ اسی معقول کی بدولت چندے مرتد ہو گیا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہی اسکا ہمسر ہون یہ دولت تو میرے پاس ہی تیرے پاس اگر بہت سا مال ہی تو ہو مین اسپر راضی ہون جو میرے حصہ مین خدا تعالی نے دیا

دیگر فرد

کرم بہ باغ سخا رستہ بود کرم بخورد + بگوش ہر کہ بگفتم کرم بگفت کرم + یہ شعر بھی بحر مجتث مین ہی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان یا فعلن اللغات کرم بفتحتین معروف و نیز بمعنی گر ہستم کرم بالکسر ہندی کیڑا المعنی کرم جہان سے ناپدید ہی کسیوقت مین باغ سخا سے جما تھا سو کیڑے نے اُسکی جڑ کھالی اب کسیکے سامنے نام کرم کا لیتا ہون تو کہتا ہی کرم یعنے بہرا ہون مجھسے مت پوچھ مین نے نہین سنا جواب ہی کیا دون

دیگر نظم

طال شوقی الی محبتکم + ایہا الغائبون عن نظری + روز و شب مونس خیال شما ست + فاسئلوا عن خیالکم خبری المعنی بڑھا ہوا ہی شوق میرا تمھاری محبت مین ای وہ لوگ جو میری نظر سے غائب ہو ذات تمھارا ہمہ

خیال تمیز امونس نہ انیس ہو تبس اس اپنے خیال ہی سے میری خبر پوچھو

خاتمۃ الشرح از جانب معز اللہ خان کمترین شاگرد شارح ذیشان نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعی شرحی کہ زبانست صفش قاصر + ہر بدگی متن از و شد ظاہر + بر جودت الفاظ معانی نازان + الفاظ بنازد از معانی فاخر + سبحان اللہ یہ وہ شرح ہی جس سے شارحین پر بات ہی + سچ تو یہ ہی کہ شارح کی اعجاز و کرامات ہی متن ماتن کی متانت عبارت اور علو معنے کے فواید جو مدت سے مردہ در گور ستھے آج اس شرح کی بدولت انکو وہ حیات حاصل ہوئی جو حضرت خضر کو آب حیات سے ناظرین شائقین اس شاہد لاثانی معانی کے حسن و جمال دلفریب پر اگر ہزار دل و جان سے نثار و قربان ہون تو سزاوار و شایان ہی کیونکہ آب و تاب جواہر حسن و خوبی کی بخوبی اسکی [illegible] عبارت و آئینہ رخسار سادہ الفاظ سے صاف آشکار و نمایان ہی مثنوی شاعر نے قصیدے جب سے لکھے + محتاج اسی شرح کے وہ بس ستھے + معنے لکھے معجزہ دکھایا + کوزہ مین کیا ہی بند دریا + ریتے نہان نظر سے جنکے + روشن ہوے اوسپہ مثل دن کے + انصاف سے دیکھین دین دعائین + شارح [illegible] کی لین بلائین + معنی کو کیا ہی صاف زندا + کیونکر نہ کہون مین رشک عیسی + ایسا نہوا نہو گا کو [illegible] اور یہ گا [illegible] سے دو ہی + الفاظ کے کھلگئے معانی + معنی کو ملی عجب روانی + ہو کیون نہ فروغ [illegible] دن + شارح تو قمر ہین بدر ماتن + روک اپنا قلم بیان ہی اعلی + کر بند دہن کہ تو ہی ادنی + قطعہ [illegible] مخدوم نے انصاف کیجیے + غضب کی دی ہی داد نکتہ سنجی + نکات مشکلہ سب ہو گئے حل + بلا کی ہی طبیعت [illegible] مین روانی + خرد سے مین نے سال ختم پوچھا + کہا بے مثل شرح بدر چاچی + پس ازین یہ کمترین [illegible] خوشہ چین خرمن افادت و افاضت جناب مولانای محمد عبد المجید خان صاحب شارح اول الشارحین اعنی ہیچمدان معز اللہ خان ولد عبد الرحمن خان مغفور [illegible] الرحمن حافظ آبادی [illegible] رحمت و مغفرت خداوند جہان آفرین سخن سنجان معنی فہم اور معنی سنجان سخن فہم کی خدمت مین ملتمس [illegible] عرض رسا ہی کہ استاد موصوف الصفات نے آغاز اس شرح کا ۱۲۸۲ ہجری مین کیا تھا اسیو آسطے ہی اسکے برعایت و مناسبت سال آغاز تصنیف باسم محبوب و مرغوب موسوم کیا ہی مگر افسوس کہ خاتمہ بقلم اعلی او شرف مشرف و مختتم نہونے پایا تھا کہ جناب مخدوم مرحوم عازم ملک بقا ہو کر نیکنامی دنیا

ومغفرت آخرت کا توشہ لیکئے اور یہ آٹھ کتابین کہ فی الحقیقت نمونۂ ہشت بہشت ہین اس دار ناپایدار مین
ہمکو تحفہ دئے گئے یعنے قصاید نعتیہ ہدیۂ مجیدیہ ترجمۂ تحفۂ اثنا عشریہ شرح شبستان نکات شرح سکندرنامہ
شرح گلکشتی شرح مثنوی مولانائے روم شرح قصاید عرفی شرح قصاید بدر چاچ۔ اللہ تعالے مصنف موصوف
کو داخل علیین کرکے اپنے جمال باکمال سے بہرہ مند وشادکام اور انکے کلام معجز نظام مطبوع خاص وعام
خصوصاً شرح ہذا کو مقبول کافہ انام فرمائے قطعہ الٰہی یہ محبوب ومرغوب ہو + جگہ آنکھ مین دل مین دین
خاص وعام + طفیل محمد علیہ الصلوٰۃ + طفیل صحابہ علیہم سلام آمین آمین

تاریخ وفات شارح

مثنوی مرے قدردان ومطاع جہان + سدہارے جو دنیا سے سوے جہان + دوشنبہ کا دن اولین
پاس تا + جو یہ حادثہ سخت ہمپر پڑا + تھی اول جمادی کی تاریخ سلخ + ہوئی زندگی ہمیہ جسپر وز تلخ + ہوے
تیرہ صدی جب تیرہ سال + گیا سوے گردون وہ مہر کمال + ہوکیا سال رحلت کی فکر وتلاش + جگر
چاک ہی اور دل پاش پاش + یہ کہتا ہی خود خامۂ سینہ چاک + رقم کر ہوے داخل خلد پاک + مثنوی یارہی غم کا تیر سینے
سے گذرا روح جیسے
اٹھا تو میرا انکا ساتھ + سر پہ + کس سے مین اب کرون گا ہمرازی + کون میری کرے گا دمسازی + چھٹگیا
امیر سے جنکا ہاتھ + عمر اپنی بھی پہونچی حد پر ہی + فکر عقبیٰ کی ہو تو بہتر ہی +
عفو ہو جائین سارے جرم وگناہ + ار
حمہ اللہ + یا خدا ہو دعا مری مقبول + بطفیل رسول وآل رسول آمین یا رب العالمین

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ ایزد متعال کہ ان ایام برکت التیام
کارنامۂ بشگرف جسکا حرف حرف روکش جام جم وآئینۂ اسکندر
ہی دافع معضلات رافع مشکلات موسوم بہ شرح قصائد بدر چاچ محقق بے نظیر ماہر روشن ضمیر جناب مولوی
عبد المجید خان صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت نہایت اہتمام وحسن انتظام سے مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی
جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ نومبر ۹۷ء مطابق ماہ جمادی الاخری
۱۳۱۵ھ ہجری حلیۂ طبع سے آراستہ ہوئی حق تعالی مقبول خلائق فرمائے

2679

دیوان حضرت - خواجہ معین الدین چشتی -
دیوان حضرت غوث الاعظم -
رباعیات عمر خیام - از استاد عمر خیام -
دیوان مخفی - ایرانی رشتی استاد سخن -
دیوان غنی - نازک خیال ملا طاہر کشمیری -
دیوان قاسم متخلص بہ دیوانہ استاد معروف -
دیوان ناصر علی - سرہندی مشہور آفاق -
دیوان کشفی - از مولانا سلامت اللہ -
دیوان ہلالی - از مشاہیر ایران -
دیوان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی -
دیوان خیال بیخودی - از سیتل سنگھ بیخود -
دیوان صہبائی - از امام بخش دہلوی معروف -
دیوان مخزن التوحید - از رائے کنہیا لال -
دیوان نویدی - مشہور عام -
دیوان رسوا - کلام ملا احمد حسن رسوا -
دیوان واقف - از نور الدین لاہوری -
دیوان امیر - کلام سید امیر الدین -
قصائد عرفی - محشی -
شرح قصائد عرفی - از ملا قطب الدین فارغ -
قصائد بدر چاچ - محشی مع فرہنگ اصطلاحات
شرح قصائد بدر چاچ - مسمی بکاشف الاسرار

از مولانا غیاث الدین -
قصائد مدحیہ نظام - از نواب مردان علی خان رعنا مرحوم -
ساقی نامہ ظہوری - محشی از ملا نور الدین ظہوری -
قران السعدین - مشہور تصنیف امیر خسرو دہلوی -
سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد - از مولوی عبد الحافظ محمد نذیر رامپوری -

قصص نظم درسی وغیرہ

مثنوی خسرو گل - مسمی بہ خسرو نامہ - از شیخ فرید الدین عطار
مثنوی مخزن الاسرار - از خواجہ نظامی -
ظہور الاسرار - شرح مخزن الاسرار از ملا ظہور الحسن -
مثنوی لیلی مجنون - از خواجہ نظامی -
مثنوی خسرو شیرین - از خواجہ نظامی -
مثنوی ہفت پیکر - از خواجہ نظامی -
سکندر نامہ بری محشی کلان جلی قلم مع فرہنگ از خواجہ نظامی -
سکندر نامہ بری - خفی قلم محشی -
شرح سکندر نامہ بری - از علمائے کلکتہ معروف بہ منتخب الشروح -
شرح سکندر نامہ بری معروف بشرح گلو می رائج پنجاب

شرح سکندرنامہ بحری - از محمد نصیر الدین شاہ -
شرح سکندرنامہ بحری - از مولانا غیاث الدین -
سکندرنامہ بحری - از خواجہ نظامی -
مثنوی یوسف زلیخا - از ملا عبدالرحمن جامی
جلی قلم محشی -
شرح زلیخائے جامی - از مولوی محمد شاد
تحفۃ الاحرار جامی - محشی -
تحفۃ الاحرار جامی محشی -
مثنوی یوسف زلیخائے فردوسی - استاد معروف
مثنوی لیلی مجنون - از امیر خسرو -
مثنوی ہشت بہشت - از ملا خسرو -
مثنوی لیلی مجنون ہاتفی -
مثنوی شیرین خسرو آصفی - از نواب
آصف جاہ -
مثنوی تحفۃ العراقین - از افضل الشعرا
خاقانی -
مثنوی نلدمن فیضی -
مثنوی غنیمت - از ملا محمد اکرم ملتانی -
مثنوی نشتر غم - از ملا محمد مقیم -
مثنوی زلالی - مشہور بنازک خیالی -
مثنوی تحفۂ طہران - مصنفہ مولوی ابوالحسن

صاحب فریدآبادی -
مثنوی عبرت الجلیل - بگزارد [illegible] القدر
نامی قابل [illegible] -
مثنوی نالۂ منظور - از سید منظور احمد ڈپٹی کلکٹر -
مثنوی نگارستان خیال - مع خوان نعمت
از ملا فوقی -
مثنوی زاد المسافرین - از ملا حسین واعظ -
ترجیع بند - خود رفتہ از منشی بہاری لال -
فسانۂ وامق وعذرا - از شعرائے قدیم صرفی -

قصص نثر درسی وغیرہ

عیار دانش - از شیخ ابوالفضل - وزیر اکبر بادشاہ
شبستان عشرت - معروف بہ عجیب القصص از
منشی بخت سنگھ -
انوار سہیلی - از ملا حسین واعظ -
مفرح القلوب - یعنی گیدڑ نامہ از مفتی تاج الدین
نگار دانش - تلخیص انوار سہیلی مؤلفہ منشی نول کشور
صاحب سی - آئی - ای مرحوم -
بہار دانش - جلی قلم محشی مع رسی - بیونسانی
مستورات میں -
نقاد العشاق - از ملا رضی -